DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222100

UNIVERSAL
LIBRARY

بعون صنایع مکین و مکان فضیل خلاق زمان و زمین

زینت بخش عزاز و ذریعه تشیون و ایکا و وسیله تحصال ثواب این جامع مصائب ابی عبدالله الحسین علیه السلام و اصحابه

اعنی

مجموعه نفیسه

جلد سوم

علامه آفاق مزبده اکرین و وحید شاعرین مقبول بارگاه قدیر منشی رلگیر لکھنوے

مطبع ناگری منشی نولکشور واقع کانپور مین طبع ہوکر چھپا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائقین کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے نمونہ پیچ کے تین صفحے جو سادہ و بغیر آئین بعض کتب علم فقہ وغیرہ فارسی و اردو مذہب امامیہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب فارسی و اردو مذہب امامیہ

حیات القلوب جلد اول - یہ ایک کتاب نوادر روزگار سے ہی کہ سوا ر کتب خانہ امرا اور علما کے جسکا یہ سر آنا دشوار تھا حالات و قصص انبیا مین ہر روایات صحیحہ مذہب اثنا عشریہ تصنیف عالم ربانی ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کہ جو تین جلد مین ہی منجملہ اسکے اس جلد مین احوال حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام سے تا حضرت عیسی علیہ السلام مع قصص حضرت دانیال و حضرت یونس و اصحاب کہف و اصحاب اخدود و حضرت خرحبیس و اخبار غیر پیغمبران بنی اسرائیل و بعضے با دشاہان اہل زمین تا قصہ ہاروت و ماروت مشرح و مفصل ہی۔

جلد ثانی - کہ منجملہ نوادر کتب کے ہی بہت مبسوط و طولانی مشتمل بر احوال سعادت اشتمال جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ از ظہور ولادت و نبوت و جملہ معجزات و غزوات و سائر واقعات و عجائبات و غرائبات تا فضائل بعضے از اصحاب اکرام و ذوی الاحترام۔

جلد ثالث - بیان امامت و اثبات امامت بہ آئمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم بہ براہین و نص قرآنی و احادیث

سرور و جہانی

زاد المعاد - مشتمل و مترجم بہ کتاب مذہب امامیہ کی اعمال اور وظائف مین نوادرات سے ہی پورے سال یعنی بارہ مہینون کے اعمال نہایت مبسوط کہین موجود ہین تصنیف جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ جمیع علماے مذہب امامیہ کا معتمد پر مرجع ہے حواشی عمدہ نایاب چھپی ہی۔

نبراس الاسلام فی احکام الصیام - یہ کتاب فیض انتساب بزبان فارسی تصنیفات عالم علوم جلی و خفی حجۃ الاسلام مجتہد العصر و الزمان جناب مولوی سید محمد عباس صاحب لکھنوی ہے اس کتاب لاجواب مین روزہ داروں کے ثواب اور روزے کے آداب نہایت مبسوط اور مفصل تحریر فرمائے ہین اور روزہ خورون کی عقوبت اور جنایت کو کس خوبصورتی سے بیان فرمایا ہی جسکے پڑھنے سے ماہ رمضان المبارک کی عظمت و جلالت اور روزہ دارون کی قدر و منزلت صاف صاف معلوم ہو جاتی ہی احادیث صحیحہ سے جناب مصنف نے ہر فقرہ کا ثبوت دیا ہی اور دلائل عقلی و نقلی و نصوص قرآنی سے صوم ادائم کی عظمت ظاہر فرمائی ہی۔

به عون صنایع مکین و مکان فضل خلاق مین ن

زینت مسبر عزاداریه شهوان و بکا وسیله تهصال ثواب این تالیف مصائب ال عبدا حسین کلا

اعنی

نخ نخ

جلد سوم

علامه فهامه نظام مرثیه خوان قمر دوشاعرین مقبول بارگاه قدیر منش

مطبع ناگری امی منشی نولکشور واقع کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

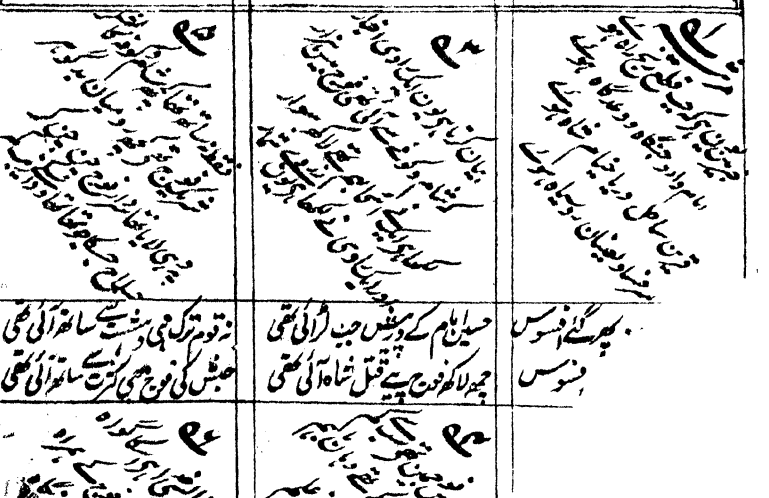

بھر گئے افسوس
افسوس

حسین امام کے پیش جب لڑائی تھی
چھ لاکھ فوج پیے قتل شاہ آئی تھی

زقوم ترکی وہ شت سے ساتھ آئی تھی
حبش کی فوج بھی کثرت سے ساتھ آئی تھی

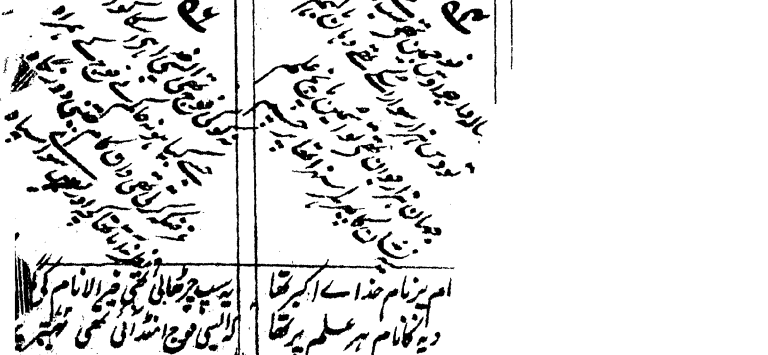

اس پر نام خدائے اکبر تھا
یہ کا نام ہر علم پر تھا

یہ سب چڑھائی تھی خیر الانام کی
کہ ایسی فوج اللہ کی تھی نہ ہوگی

۴۰

اور اُنمیں ستر ہ اس شاد کے یگانے تھے
نبی کے اور اسد اللہ کے یگانے تھے

۴۱

اُدھر یہ تھی مرض بہت پاس تو قناعت تھی
وہاں تو مال تھا اس سمت دین کی دولت تھی

۴۲

اُدھر یہ قیل تھا ماحشر زندگانی ہے
اودھر یہ سمجھے تھے دنیا سرائے فانی تھی

۴۳

اگرچہ پاس سے خشک ایک ایک کے لب تھے
صغیر و پیر و جوان فوج کے وہی سب تھے

۴۴

اُدھر سوا تھا پر اہل جفا کا لشکر تھا
اودھر کو کم تھا و لیکن خدا کا لشکر تھا

۴۵

بہت برا سر نہر آنکا بند و بست سمجھ
اگر یہ پانی پیئں اپنی تو شکست سمجھ

۴۶

جیسے ایک کی بہتر تھے اور نسب سب کے
صدلکی خو جمین بیشک تھے سب کے سب ایک

۴۷

اودھر تھی کم سخنی فان زیادہ گوئی تھی
اُدھر بدی تھی مرے ایماں نکوئی تھی

۴۸

اگر یہ پانی نہ ان سب پہ قید پانی کی
تو کون مشکل ہو ہم سبکی زندگانی کی

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائقین کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے مثیل پیچ کے تین صفحہ جو سادہ ہین انمین بعض کتب علم فقہ وغیرہ فارسی وار دو مذہب امامیہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب فارسی وارد و مذہب امامیہ

حیات القلوب جلد اول - یہ ایک کتاب نوادر روزگار سے ہی کہ سوا ر کتب خانہ امرا اور علما کے جسکا میسر آنا دشوار تھا حالات و قصص انبیا مین ہر روایات صحیحہ مذہب اثنا عشریہ تصنیف عالم ربانی ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کہ جو تین جلدین ہی منجملہ اسکے اس جلد مین احوال حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام سے تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع قصص حضرت ولیال و حضرت یونس و اصحاب کہف و اصحاب اخدود و حضرت جرجیس و اخبار غیر پیغمبران بنی اسرائیل و بعضے بادشاہان اہل زمین تا قصہ ہاروت و ماروت مشرح و مفصل ہی۔

جلد ثانی - کہ بمنزلہ نوادر کتب کے ہی بہایت مبسوط و طولانی مخص ہر احوال سعادت اشتمال جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ از ظہور ولادت و بعثت و جملہ معجزات و غزوات و سائر واقعات و عجایبات و غرایبات تا فضائل بعضے از اصحاب اکرام و ذوی الاحترام۔

جلد ثالث - بیان امامت و اثبات امامت بہ ائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم بہ براہین و نص قرآنی و احادیث

سرور و جہانی

زاد المعاد - مشتمل و مترجم یہ کتاب مذہب امامیہ کی اعمال اور وظائف مین نوادرات سے ہی پورے سال یعنی بارہ مہینون کے اعمال نہایت مبسوط آئین موجود ہین تصنیف جناب ملا الخوند محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ تصحیح علماے مذہب امامیہ کاغذ سفید پر خوشخط مع حواشی عمدہ و نایاب چھپی ہی۔

بہار الاسلام فی احکام الصیام - یہ کتاب فیض انتساب بزبان فارسی تصنیفات عالم علوم جلی و خفی حجۃ الاسلام مجتہد العصر و الزمان جناب مستطاب مولوی سید محمد عباس صاحب لکھنوی سے ہے اس کتاب لاجواب مین رسالہ دار روزہ کے مسائل اور ثواب اور روزے کے آداب نہایت مبسوط اور مفصل تحریر فرمائے ہین اور روزہ خورون کی سخت عقوبت اور جہنم کو کس خوبصورتی سے بیان فرمایا ہی جسکے پڑھنے سے ماہ رمضان المبارک کی عظمت و جلالت اور روزہ دارون کی قدر و منزلت صاف صاف معلوم ہو جاتی ہی احادیث صحیحہ سے جناب مصنف نے ہر مقرر کا ثبوت دیا ہی اور دلائل عقلی و نقلی و قرآنی سے صوم و ایام کی عظمت ظاہر فرمائی ہی۔

به عون صنایع مکین ان دل فضل خلاق من ان

زینت ممر عزاوز دایه شیون مبکاد وسیله تحصال الوالدین جامع مصالب ابی عبدالله محمد مسکین کاشانی

اعنی

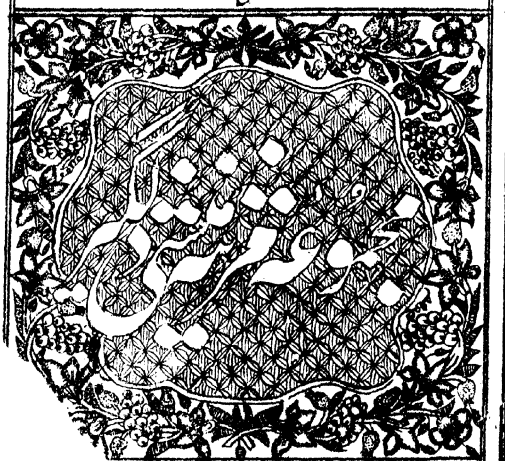

جلد سوم

طاهر خاتمه نظام مزینه دکرین تمه وه شاعرین مقبول بارگاه قدیر مشه

مطبع ناگری اندمنشی نولکشور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

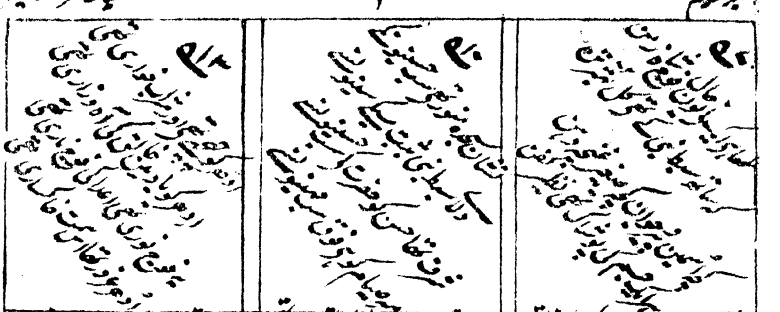

اور ان میں ستر و اس شاہ کے یگانے تھے
نبی کے اور اسد اللہ کے یگانے تھے

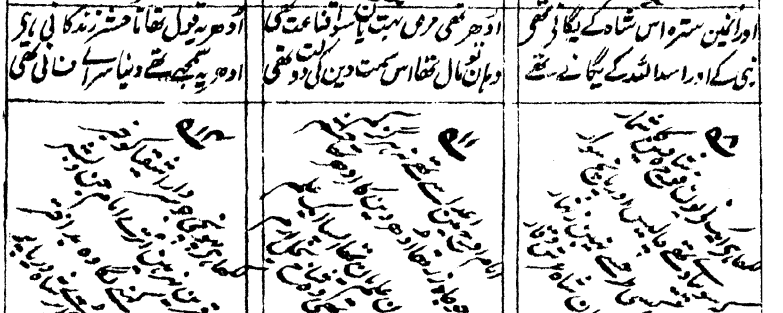

اُدھر تھی مرحمت یاں سو قناعت تھی
وہاں تھا مال یاں دین کی دولت تھی

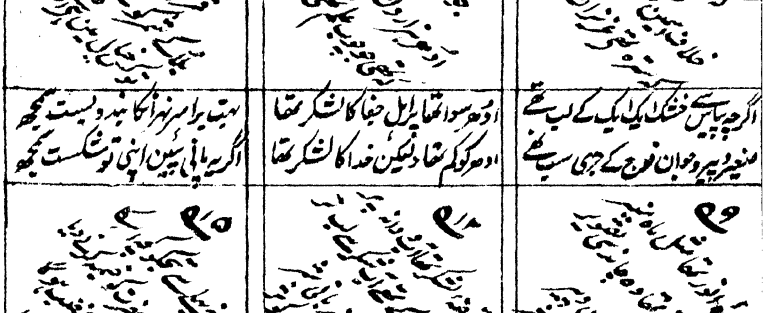

اُدھر یہ قول تھا ناحشر زندگانی ہے
اِدھر یہ سمجھے تھے دنیا سرائے فانی تھی

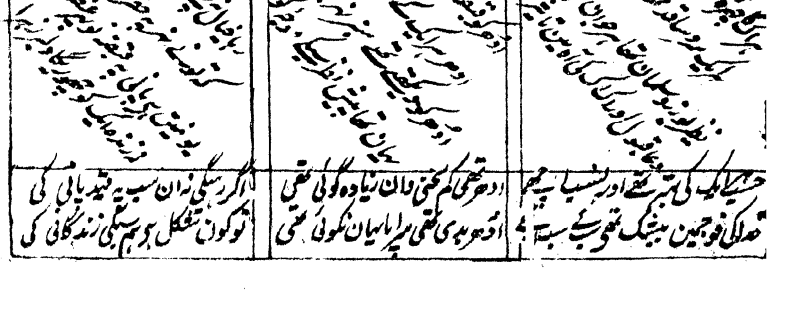

اگرچہ پانچ سے فشنگ ایک ایک کے لب تھے
صغیر و پیر و جوان فوج کے جری سب تھے

اُدھر سوا تھا پر اہل جفا کا لشکر تھا
اِدھر کو کم تھا و لیکن خدا کا لشکر تھا

بہت برا سر نہر آکا بندوبست سمجھ
اگر یہ پانی پیئں اپنی تو شکست سمجھ

جو ایک ایک کی بر تھے اور بسیا چھ
خدا کی فوج میں بیشک تھے سب سے

اُدھر تھی کم سخن و ان زیادہ گوئی تھی
اُدھر بدی تھی پر یاں نکوئی تھی

اگر بیکی نہ ان سب پہ فتح پانی کی
تو کون شکل ہے ہم سے کی زندگانی کی

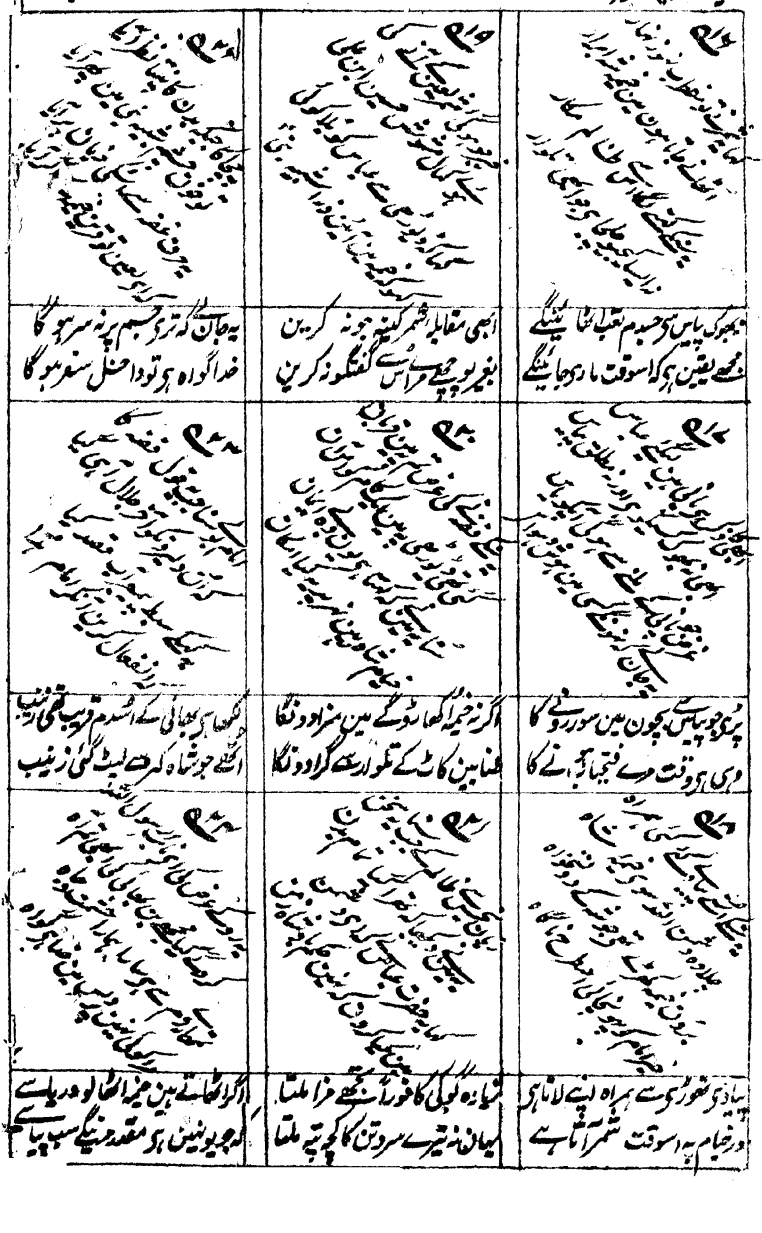

۲۸

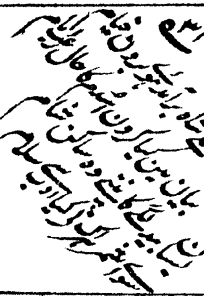

نہ ان لعینوں سے ہرگز بگاڑ دای بھائی
خدا کیوا سطے خیمہ کھاڑ دای بھائی

۲۹

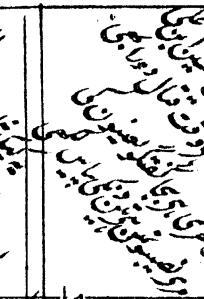

وہ آدمی نہ کرے ہو جو امر لاحاصل
بھلا بہانکے اڑنے سے ہمکو کیا حاصل

۳۰

کہا امام نے یہ کیا دلون مین آیا ہی
دخیام یہ کیون تمنے غل مچایا ہی

۳۱

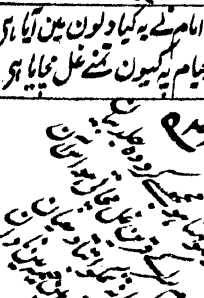

یہ خوف ہی کہ ابھی سے نہ خنجر سر سو جا
مین جانتی ہون کسی طرح فتح شر سو جا

۳۲

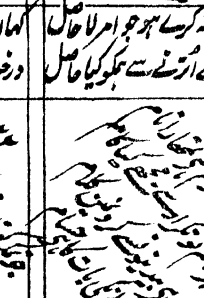

یہ تین دن ابھی تکرار کا نہین موقع
خیام اٹھا مین تلوار کا نہین موقع

۳۳

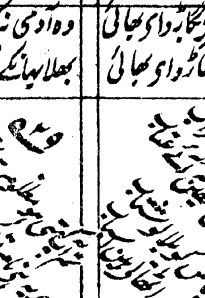

رہو تم اکے جو ساحل پہ تمکو رہنا ہی
ملامت سے کہو جو کہ حرف کہنا ہی

۳۴

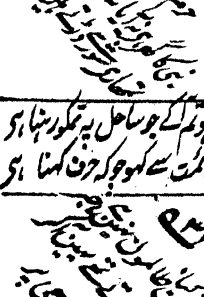

نہین ہی لطف رہی نہر پر جو زور سے تم
سکینہ ڈرتی ہی باتین کرو نہ شور سے تم

۳۵

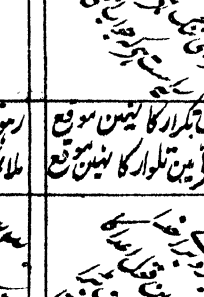

مین ان دلیرون کی سمجھا لے کی کرون تدبیر
یہ مانسے خیمہ کھڑا نے کی کرون تدبیر

۳۶

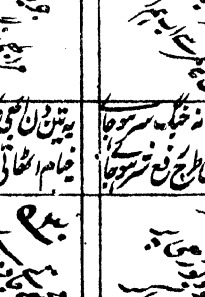

جہان مین گو نہین ثبت شکستہ سالت سے
یہ کھروہی ہی کہ زینب ابھی سلامت ہی

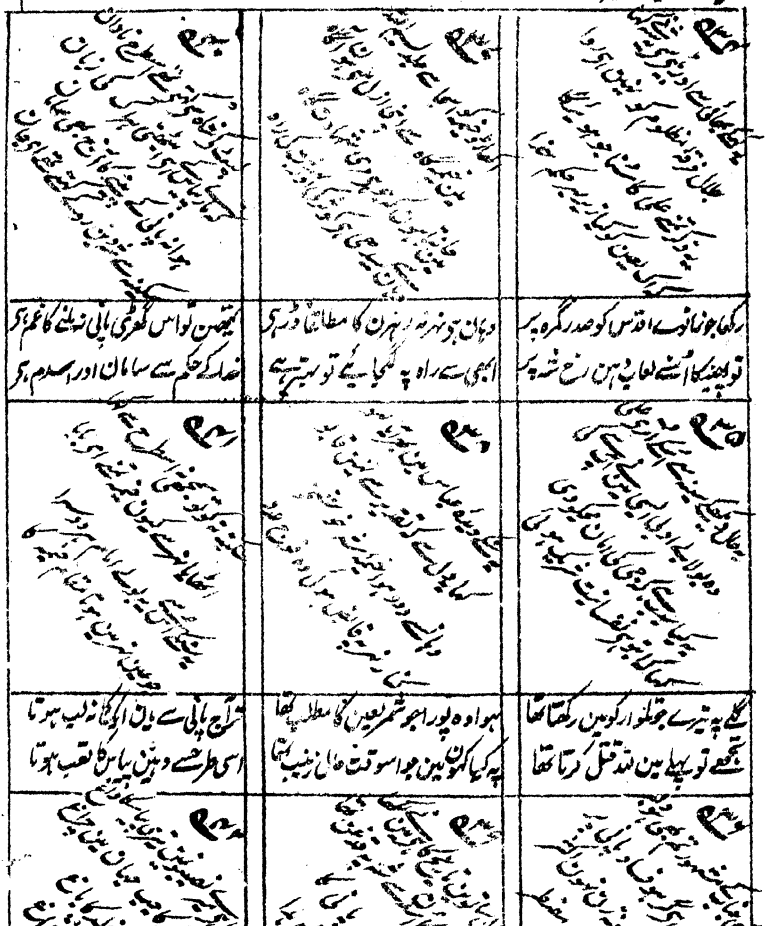

رکھا جو نام نے اقدس کو صدر گہ پر
وہان ہو نہر نہ پہرن کا مطلق ڈر ہے
تھیں تو اس گھڑی پانی نہ ملنے کا غم ہے

تو پھینکا اُس نے لعاب دہن رشحہ پر
ابھی سے راہ پہ لگ جائیے تو بہتر ہے
خدا کے حکم سے ساماں اور اسلحہ ہے

گلے پہ تیرے جو تلوار کو مین رکھتا تھا
ہوا وہ پورا جو شمر لعین کا مطلب تھا
ترے آج پانی سے دان اگر کا نہ لب ہوتا

تجھے تو پہلے مین اللہ قتل کرتا تھا
پہ کیا کہون مین جو اسوقت عالی زینب تھا
اسی طرح سے دہین بیاس کا نقب ہوتا

لڑو جو خیمہ اگھڑوانے پر قیامت ہے
تو ٹوٹی نہ پانی کا تھا نام خیمہ رشہ مین
ملائیگا نہ کسی کو خدا کے ہاتھ کے جلکہ کھاؤ گی

خدا کے واسطے لڑنے مین اور عزت ہے
عجب بنا تھا کہرام خیمہ رشہ مین
اسکینہ اسکو بھی پینے کو پانی پاؤ گی

۳۳

جب کہ اس لوٹ نے اہل جہم کو اہل جفا
سکہ یہ بیٹھا ہوا خوف خدا کا عالم تھا
کس لئے بیٹھا ہوا ڈر کہ بھی سے کیا دیکھا
اس دیار دین میں ہر طرف فتنہ و فساد کا
ہاں یہ بیٹھا ہوا شر سے ڈرا کہ کیا تھا
بلکہ وہ عام شر دین کا سب پہ لاتا تھا

۳۴

زبان حال سے کہتی تھی دو جنس بیچارگی
کہ دیکھ کر ہمیں ہوتی ہے دل کو بیقراری
کہ یہ ہیں بے نوا بے بال و پر بے یار و یاور
طمانچے کھا کے ہیں ہر دم ہمارے منہ پہ ہر در
پڑا ہے بھی تو ہمیں پر ہمیں کو ہے خواری
نہ آتا ہے کسی کو ہم پہ رحم ہم ہیں بیکس

۳۵

کلیجہ شرم سے کٹتا ہے ان کی حال زبوں پر
نہ اٹھتی ہے کسی کی آنکھ ان کی سمت ہرگز
دعا یہ ہے کہ خدا ان پہ رحم کرے ہر دم
علیم و خبیر ہے حال سے ہر کہ ہے ہر دم
جزا دیوے ان کو ان کے ظلم کی ہر دم
جو ہیں مظلوم و بیکس ان پہ ہو رحم و عدالت

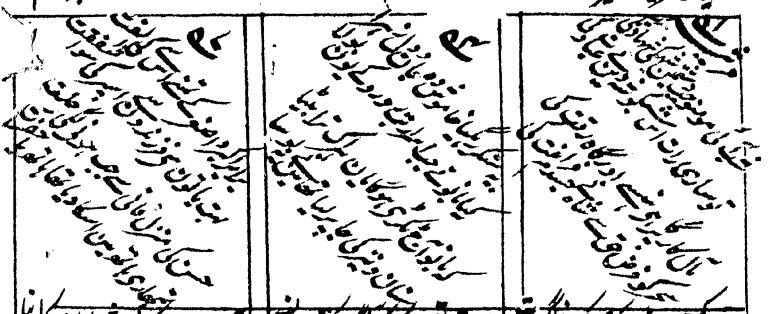

غیر دن کے قرین بھلا کبھی بھولے لگی حضرت
ہلک پیاری کی صورت دیکھ کر رونے لگی حضرت

سنان چھاتی پہ کھا کر گرینگا اکبر تو بیدم سے
گلا اصغر کا ہو جائیگا زخمی زین پیکاں سے

نہ آج اپسے کم کیجے شہا لطف و کرم اپنا
عنایت کیجے داری کی اسکو علم اپنا

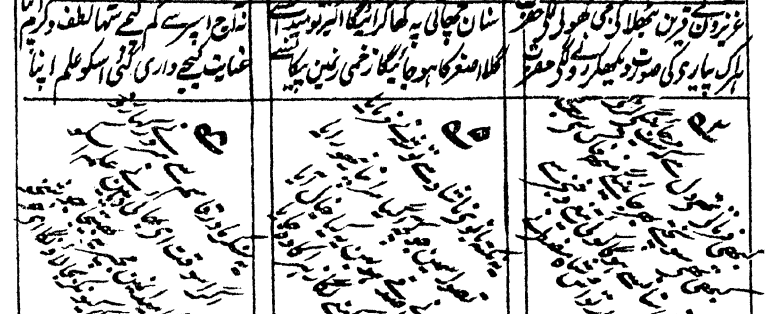

کسی کے ہاتھ چومی منھ کسیکا چاند سا چوما
علی اکبر کا سینہ چوما اصغر کا گلا چوما

بجا ہی سوچ اسلم ای بہن تجھ راہ و خطر کا
ابھی ٹھہرا نہیں کوئی علم بردار لشکر کا

جو یہ آگیا پہلے بنا اسکو بنا دن کا
بجای خلعت شادی کفن اسکو پہنا دن گا

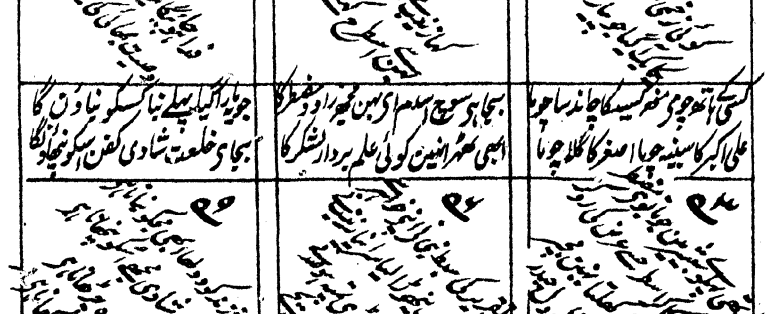

بڑے بیٹے کا سینہ تنے اگر شاہا ہا چوما
سبب کیا ہی جو تنے چھوٹے بیٹے کا گلا چوما

بھتیجا یا کہ داماد آپ کا یہ میرا چاہا ہی
یہ فدوی تو تمھارا ہی گا نہ تو تمھارا ہی

کوئی دم کو یہاں ابن حسن کی لاش آئیگی
کوئی دم کو یہاں تنھا چھوڑیاں اکبر ایڑھائیگی

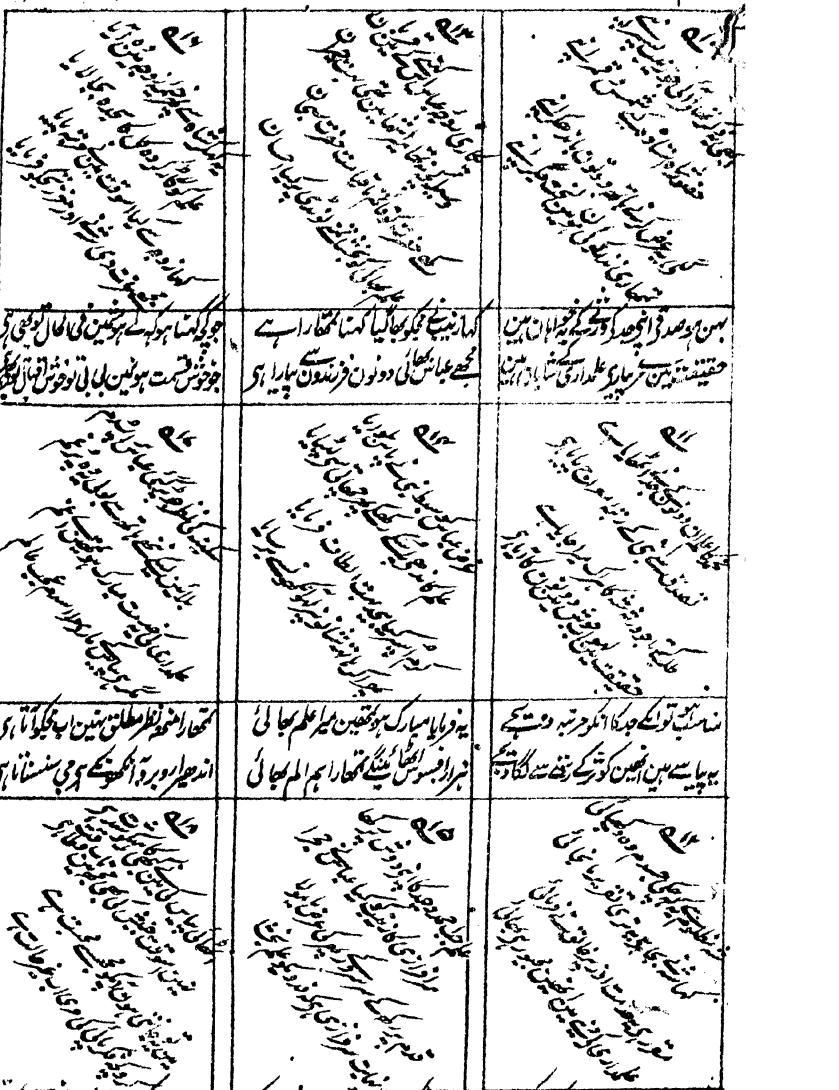

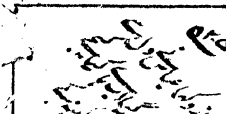

بلا لیں لیں مچا کی ہاتھ پھیلا کر سکینہ نے
دیا اک خشک مشکیزہ اسے لا کر سکینہ نے

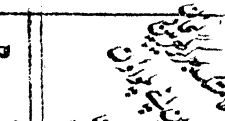

دعا دیں سب کہ معجزہ کو یہ اصغر کر دیں ہی
بچے پینے سے کر سکے لب اپنے تر کر دیں ہی

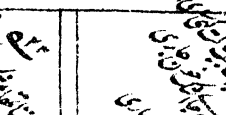

خدا شاہد ہے اب بھائی نہیں ہے زندگی تجکو
رہی یہ فکر شبیر سے شہ مظلوم کی تجکو

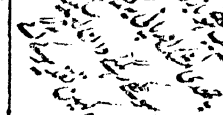

لپک کر جا بجا تھا جب لشکر کفار کے اوپر
تو گر پڑتے تھے جا جا کر لعیں سردار کے اوپر

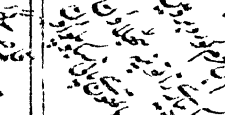

محبت جانتی ہے یہ پئیں تو سب پئیں پانی
نہ پیاسے لب کے پائے کیا یہاں اب ہم پئیں پانی

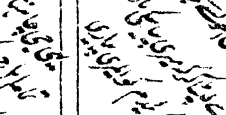

جو آنسو تھمتے تھے رخسار پر وہ ڈھلکے جاتے تھے
چھڑ کر شیر کو بھی دیکھتے اور روتے جاتے تھے

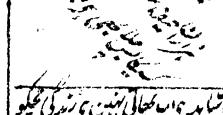

وہ سوکھی مشک بھر لی اور چلو میں لیا پانی
سکینہ واہ جو آئی نہ پیاسے نے پیا پانی

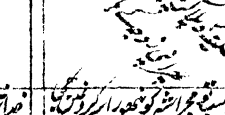

سہے اشک ندامت بڑھے فرزند ہر آتے
ابھی لاتا خاک کا رہ ناکردہ دونوں کشکئے شہ لے

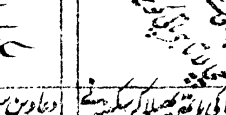

گرا یہ کہکے گھوڑے سے شہ دلگیر آ پہونچے
کہا عباس نے آقا نعش شبیر آ پہونچے

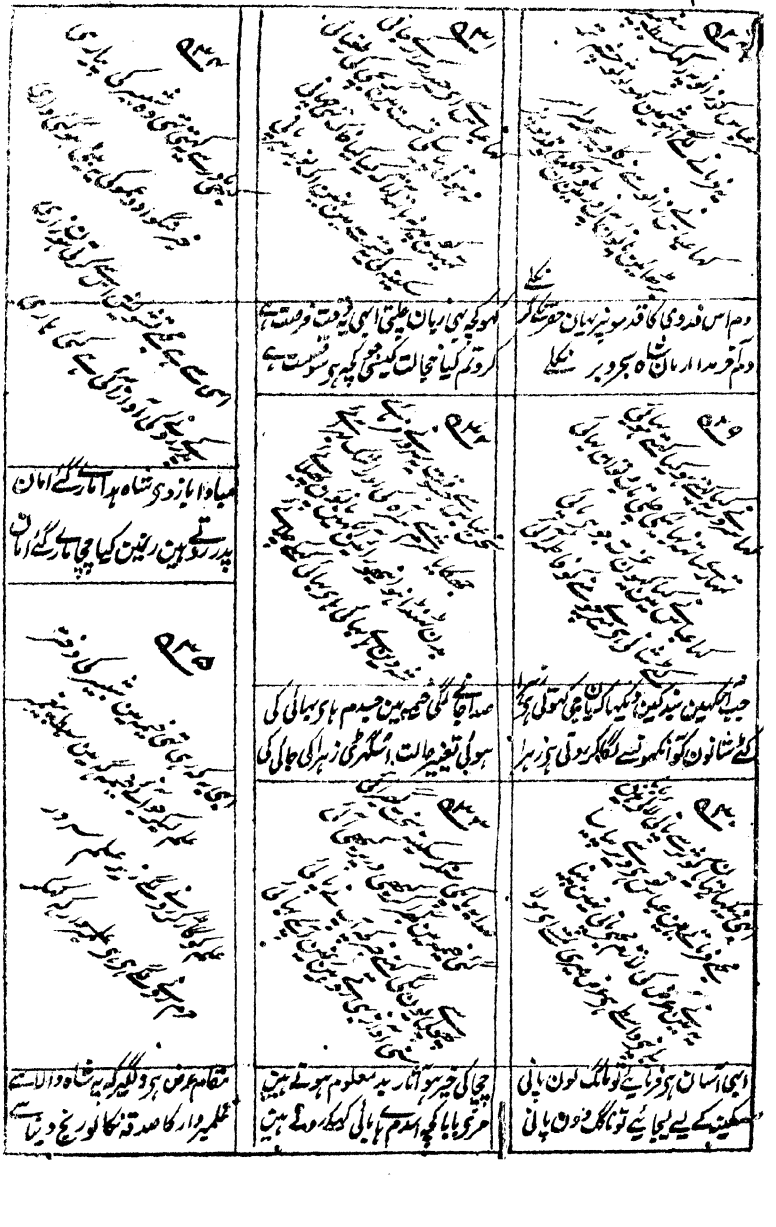

۴۲۹
دم اس فدوی کا قدموں پہ زبان حضرت کر
دم آخر مدار ارمان شاہ بحر و بر نکلے

۴۳۰
ابھی آسان ہے فرمائیے تو مانگ لوں پانی
سکینہ کے لیے لیجائیے تو مانگ لوں پانی

۴۳۱
ہو کچھ بھی زبان چلتی ابھی ہے وقت فرصت ہے
کرو تم کیا خجالت کیدنی جو کچھ ہو سو قسمت ہے

۴۳۲
صدا آنے لگی خیمہ میں جسم ہائے بھائی کی
ہوئی تغییر حالت اسکدم ظاہر زہر کی جاکی

۴۳۳
چچا کی خیر ہو آثار بد معلوم ہوتے ہیں
مرے بابا کچھ اسدم بابا کہکر روتے ہیں

۴۳۴
مبادا بازوی شاہ ہدایت گر کٹے اماں
پدر روتے ہیں رانین کیا چچا مارے گئے اماں

۴۳۵
مقام عرض ہو ولیعہد یہ شاہ والا سے
ظلم دار کا صدقہ نکالو رنج دنیا سے

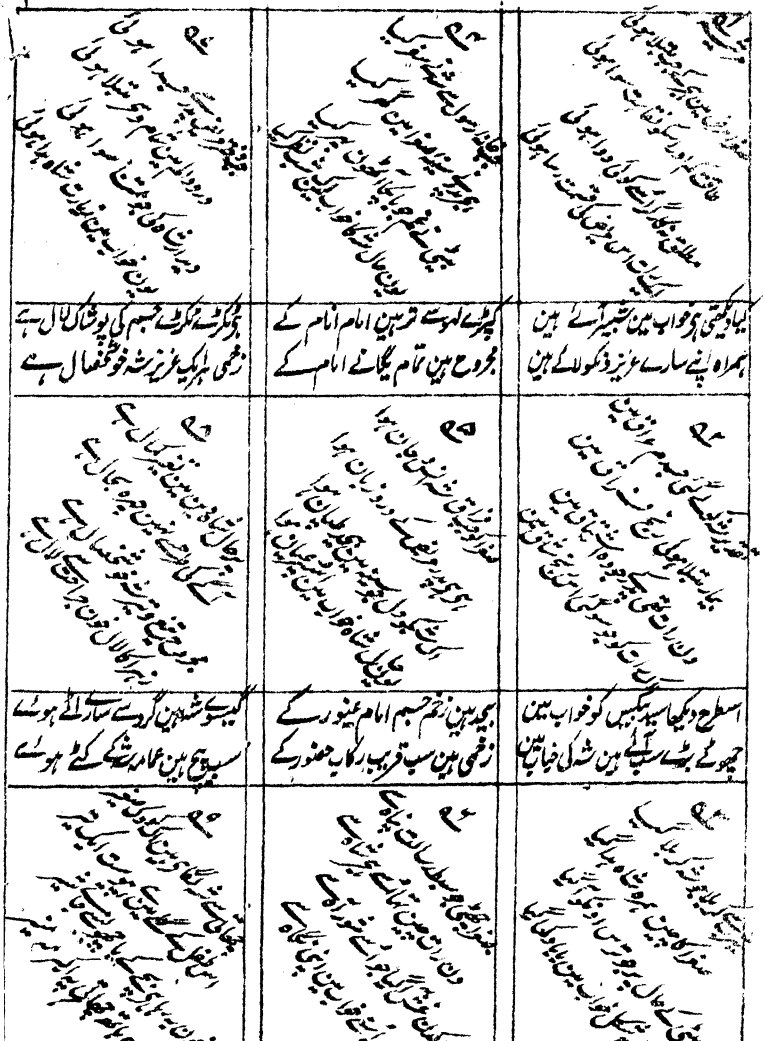

کیا دیکھتی ہے خواب میں شبیر آئے ہیں
ہمراہ اپنے سارے عزیز ذکو لائے ہیں

کپڑے لہو سے تر ہیں امام انام کے
مجروح ہیں تمام یگانے امام کے

ہر ٹکڑے ٹکڑے جسم کی پوشاک لال ہے
زخمی ہر ایک عزیز شہ خوش خصال ہے

اسطرح دیکھا سید بیکس کو خواب میں
جیسے بڑے سب آئے ہیں شہ کی خطاب میں

پیہم ہیں زخم جسم امام غیور کے
زخمی ہیں سب قریب رکاب حضور کے

گیسو شہ ہیں گرد سے سارے اٹے ہوئے
سر پوچ ہیں عمامہ شکے کٹے ہوئے

ڈوبے ہیں خون میں آئے ہیں گو بالے ہوئے
ہیں پانچ حجی بھائی پیچھے کھڑے ہوئے

زخمی پیہم و تیر حسین غریب ہیں
اور خون میں لال سارے اقارب قریب ہیں

ابن حسن بھی خون میں سارے نہائے ہیں
عباس سر جھکائے ہوئے ساتھ آئے ہیں

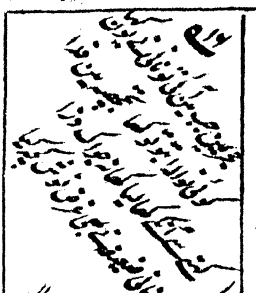

زخمی ہیں ساتھ شاہ کے چھوٹے بڑے تمام
گویا کہ پیرہن رنگین کھڑے تمام

۱۲

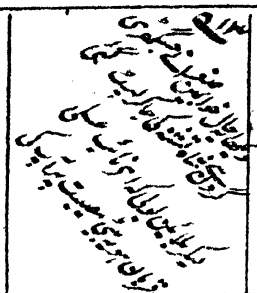

مجروح آپ ہو گئے یہ کیا غضب ہوا
صدقے ہو بیٹی آپ پہ یہ ظلم کب ہوا

۱۳

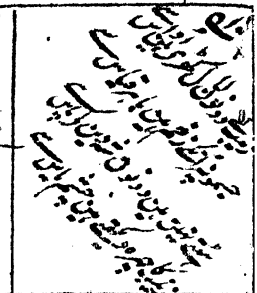

مائی کبھی جو فرط نقاہت سے سو گئی
چوکھٹ پہ بیٹھے بیٹھے مجھے رات ہو گئی

۱۱

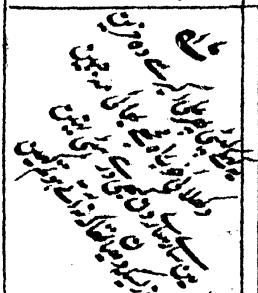

سجاد طوق پہنے ہوئے ساتھ شہ کے ہیں
بیمار کے گلے میں پڑے ہاتھ شہ کے ہیں

۱۲

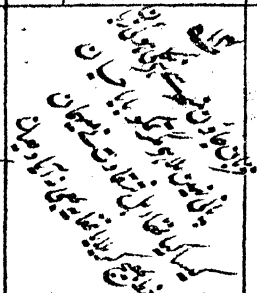

اہل جفا کے بغض کا باعث بیان کرو
کس طرح تم کو قتل کیا یہ عیان کرو

۱۳

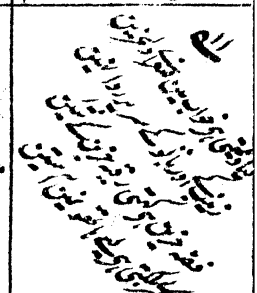

ہر روز جبکہ چار گھڑی رات آتی تھی
میں ڈر سے اٹھ کے قبر پہ دادی کی جاتی تھی

۱۰

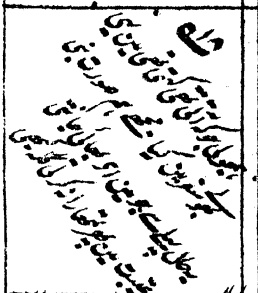

دنیا میں ہر کسی کو علی کی ولا ملی ہے
چھوٹے نے اپنے خاک ہر اک کے لگا ملی ہے

۱۵

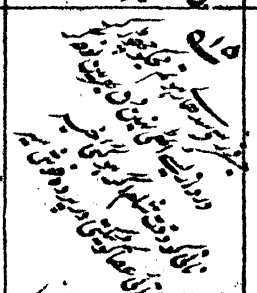

فرمایا رو نہ واسطے شاہ امام کے
بچے ہیں لیکن بازو کو تھامے نکے

۱۶

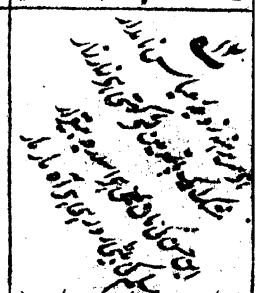

مجھ کو گمان تھا قول سے تم اپنے پھر گئے
یہ کیا خبر تھی جاتے ہی آفت میں گھر گئے

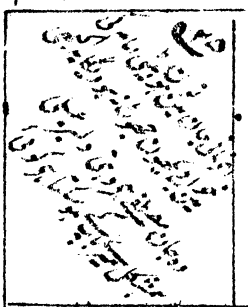

قاسم کو پھر پکاری وہ فریاد رس آہ سے
کیا دیکھتا ہوں خواب میں زہرا کو لال سے
ہوں اس سبب سے اور بھی دل اضطراب میں

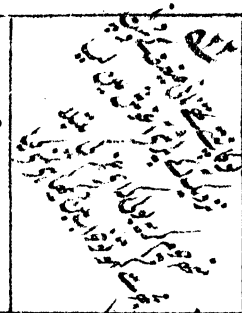

بھیا کو مطلع نہ کیا اپنے بیاہ سے
جلدی بتاؤ آئے نظر کیسے حال سے
بابا نہ کوئی بات نہ کی مجھ سے خواب میں

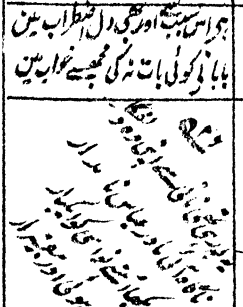

بولی کہ آئے دیر میں جلدی جدا ہوئے
پردیسی میرے آئے تھے لوگوں نے کیا کہا
پاس آکے پوچھا آج بہت حال غیر ہے

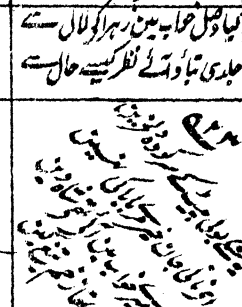

غصے غریز ساتھ شہ دیں کے آئے تھے
سب سے زخمی تھے کہ لہو میں نہائے تھے
پردیسیوں کی کچھ خبر آئی کہ خیر ہے

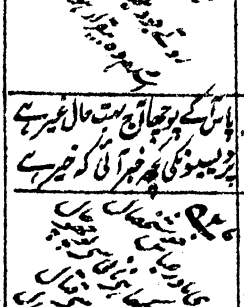

اکبر بھی تھا یقین کہ سرشتہ جدا ہوا
کہتی آئی ہے یہ صغرا کو کیا ہوا
فرمایا روتی پیٹتی کیوں آج بیٹھی ہے

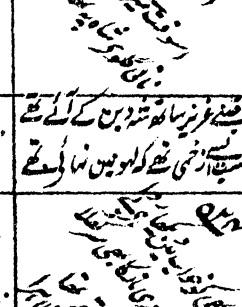

اندوہ شیر خوار شہ دیں کے ساتھ تھا
زخمی کلا تھا چھوٹی سی آرو نہیں ہاتھ تھا
اپنے گھر میں اب صف ماتم بچھاؤ تم

۲۹

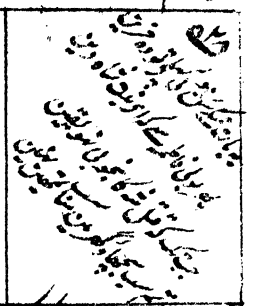

نالی ہر روز ہی تمکین بیتاب دیکھ کر
تم کی صدمہ پھاؤ نہ تم خواب دیکھکر

۳۱

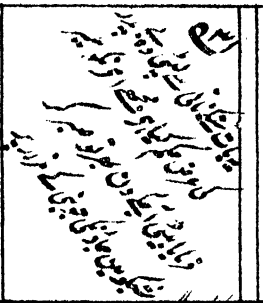

رو کر کرونگی عرض مرا حال غیر ہے
ارشاد کیجیے کہ نواسے کی خیر ہے

۳۲

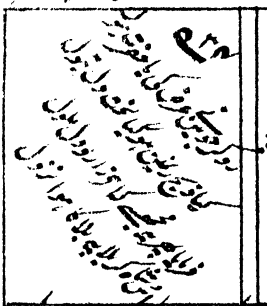

کردی خبر ہر ایک قریب و بعید کو
آتا ہوں دفن کرکے نواسے شہید کو

۲۹

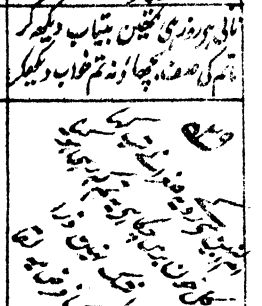

اللہ چاہیگی تو کھلیگی سفر کی راہ
دو چار روز دیکھ تو تم زمہریکی راہ

۳۱

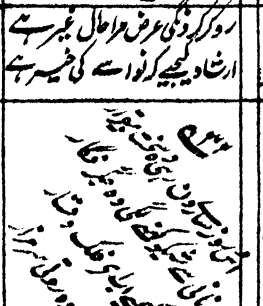

سر کھلکے قبر پر جو عش اکبار کر گئی
سمجھی نواسی ہائے مری نانی مر گئی

۳۲

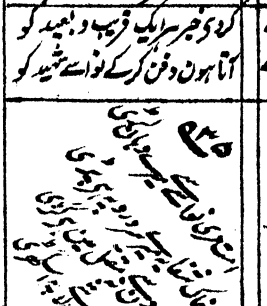

ظاہر ہیں غازیہ نے گارا امام کو
باطن میں دیدیے دفن کیا تشنہ کام کو

۲۹

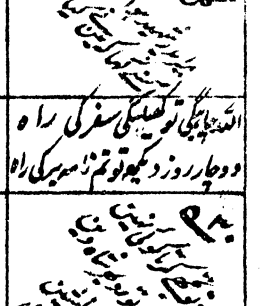

سب سے بزرگ سن میں ہر سب سے سوا ہی یہ
نانی سے بھی تو پوچھو تو فرماتی کیا ہی یہ

۳۱

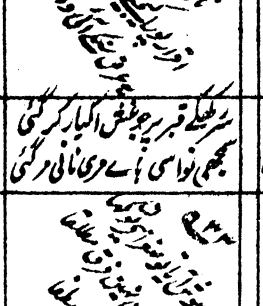

دیکھا مجھے تو رو کے پکارے غضب ہوا
میرا نواسا قتل ستم بے سبب ہوا

۳۲

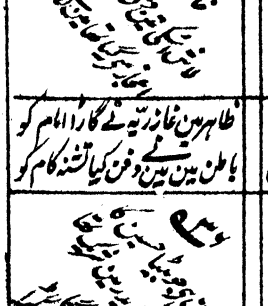

سینہ مرے نواسے کا تیر دغا سے چھلنی
بے غسل وہ جہاں سے گیا بے کفن گیا

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

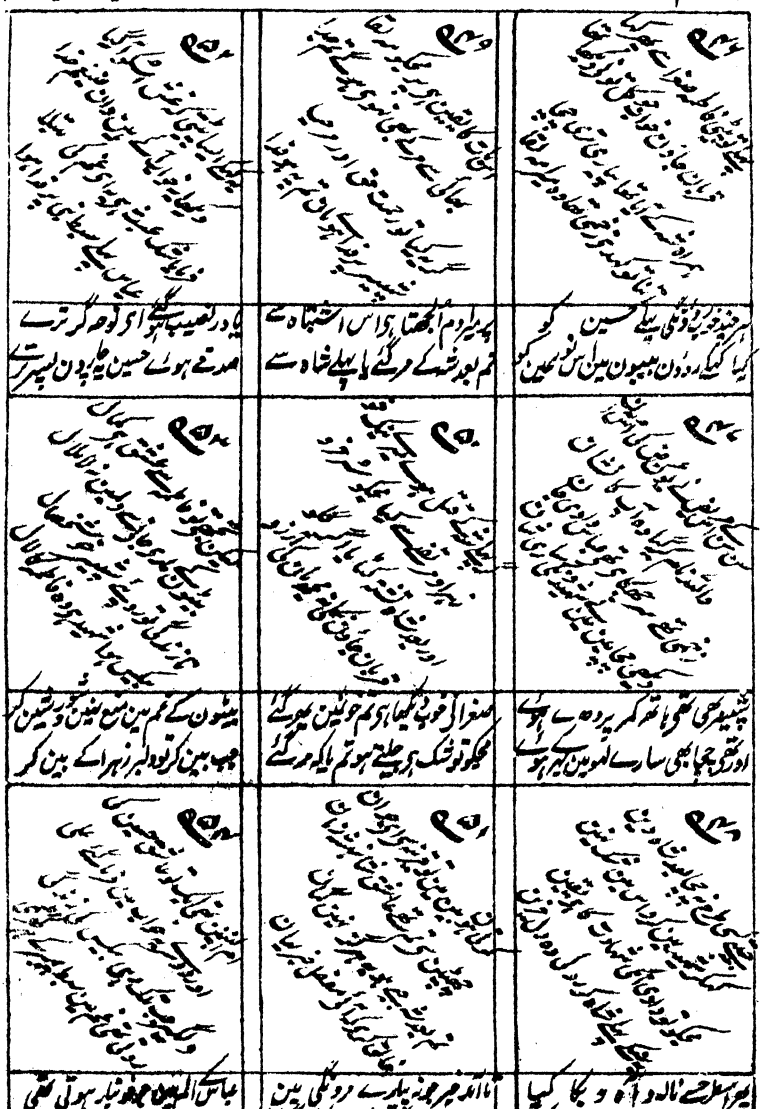

(۴)

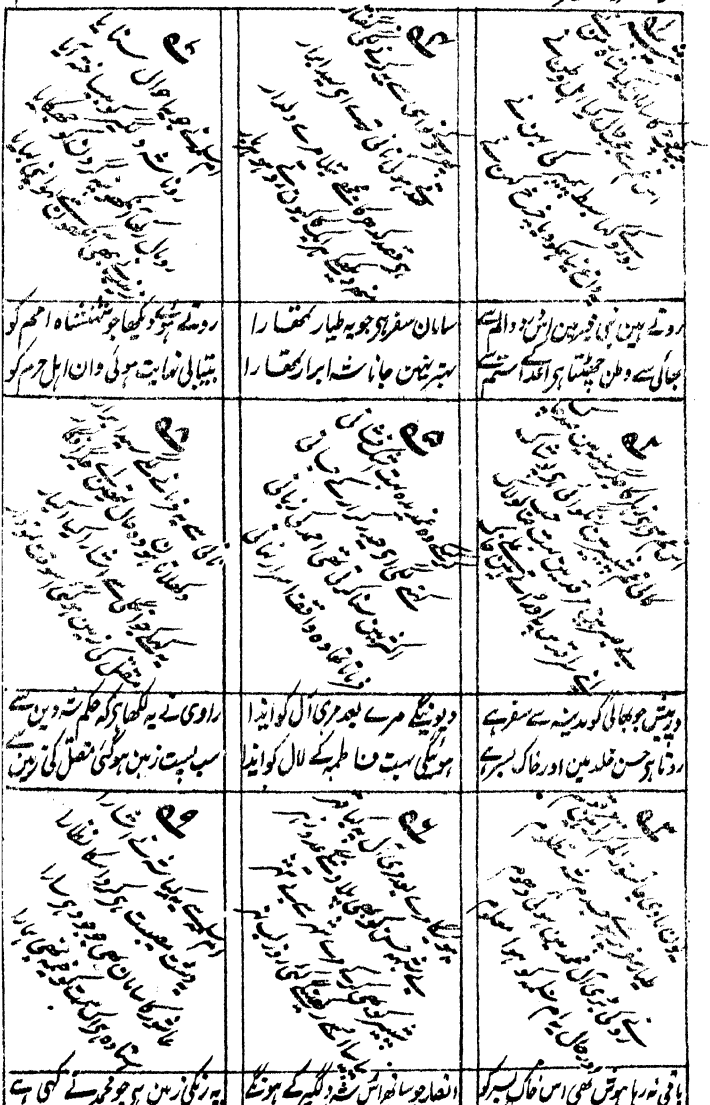

روتے ہیں سبھی فیصلہ ہیں اس دردِ والم سے
سامان سفر ہی جو یہ طیار تمھارا
روضے کو جو دیکھا جو شہنشاہ امم کو

بھائی سے وطن چھٹتا ہی اللہ کے اسم سے
بستر نہیں جانا شہ ابرار تمھارا
بیتابی نہایت ہوئی واں اہل حرم کو

دیویں گے مرے بعد مری آل کو ایذا
راوی نے یہ لکھا ہی کہ حکمت دین کی
باقی نہ رہا ہوش بھی اس خاک بسر کو

ہوگی بہت فاطمہ کے لال کو ایذا
سب پست زمیں ہوگئی منقل کی زمیں سے
بیہوش ہوئی تھام کے ہاتھوں سے جگر کو

انصار جو سانچے اس شہ دلگیر کے ہونگے
یہ رنگی زمیں ہی جو محمد نے کہی ہے
اماں مری بالوں سے اسے جھاڑ رہی ہے

وہ پیلے بھی اللہ کے سر شبیر کے ہونگے

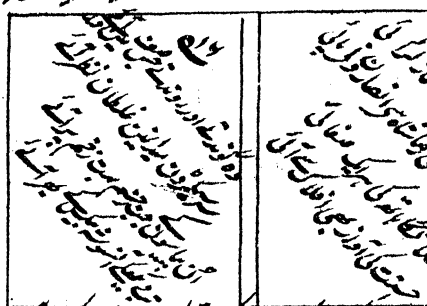

اس سمت کو کیا دیکھا کہ ہفتاد و دو تن ہیں
اس فوج کے سر وار شہ تشنہ دہن ہیں

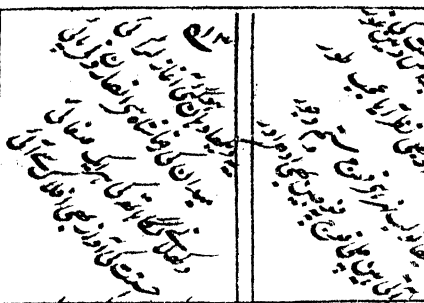

صدمے تھے جو سینا طہر کے ماہ کے اوپر
سر سب کے کٹے قدم شاہ کے اوپر

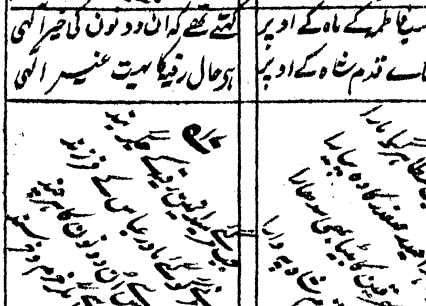

اور دو جو ہیں ہمشکل حضرت شہ دیں کے
اس فوج میں ہیں ہمراہ فقط سبط نبی کے

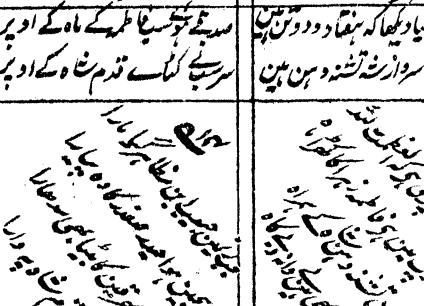

بیٹے گئے انصار شہ تشنہ دہن کے
بیٹے گئے میدان میں حضرت کی بہن کے

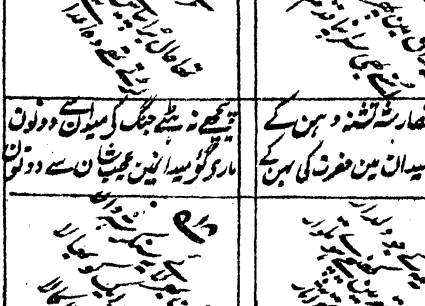

بیٹے ہیں جو ہمشکل شہ دیں کے وہ دونوں
ہیں ساتھ شہ تشنہ لب و غمگیں کے وہ دونوں

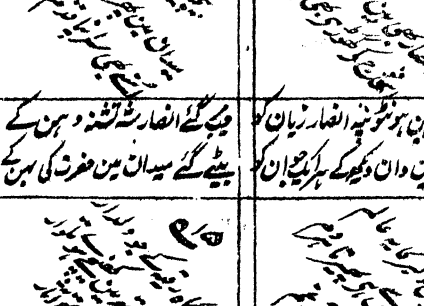

بیٹے ہیں جو ہمشکل شہ دیں کے وہ دونوں
ہیں ساتھ شہ تشنہ لب و غمگیں کے وہ دونوں

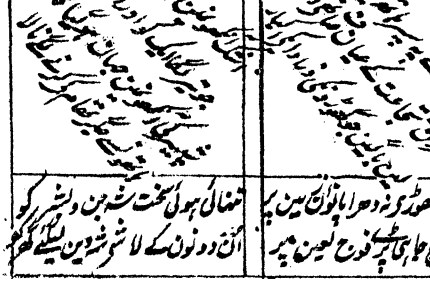

شہ سنتے ہیں یہ حال جو اس خستہ جگر کا
منھ دیکھ کے رو دیتے ہیں اس اپنے پسر کا

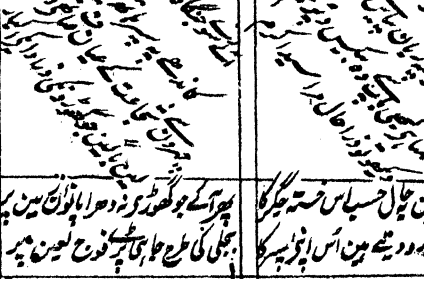

پھر آ کے جو گھوڑی نہ دھرا پانو زمیں پر
بجلی کی طرح جا ہی پڑے فوج لعیں پر

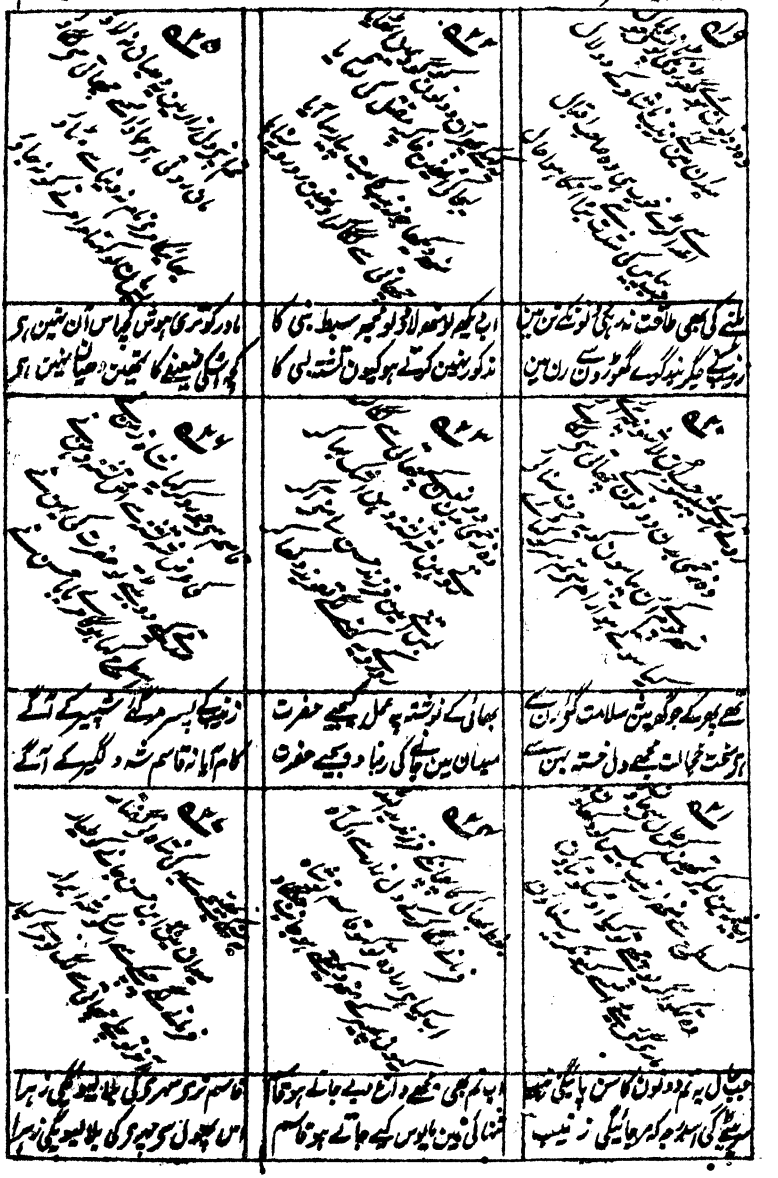

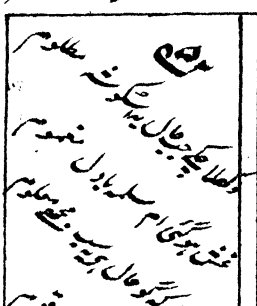

پھل برچھی کا دیکھا جو لگے اُسکے جگر پر
یہ کہکے گرے شاہ امم لاش پسر پر

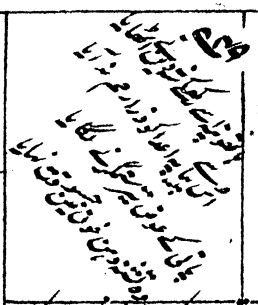

تلوار سے کھود اُنکو سبھوں نے زمین کو
پنہان کیا اُس خاک مین اس ماہ جبین کو

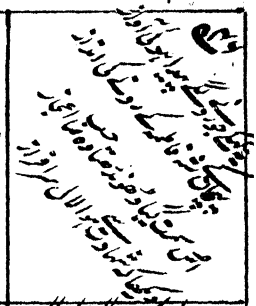

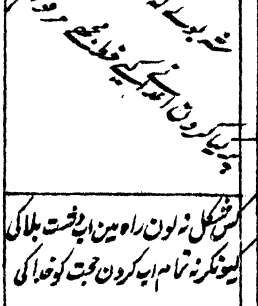

شکل اپنی دکھاؤ مجھے میدان سے آکر
لگجاؤ گلے سے مرے ارمان سے آکر

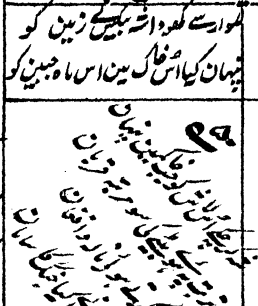

مظلوم پہ نرغہ جو ہوا اہل ستم کا
ٹکڑے ہوا تن تیغوں سے اُس شاہ اُمم کا

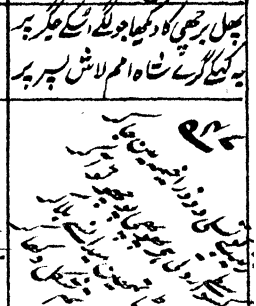

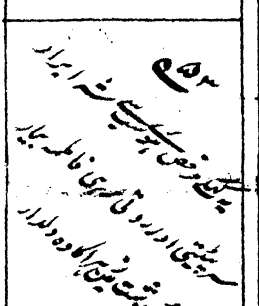

بھولے سے لیا گود مین فرزند کو اپنے
لائے نہ دوبارہ نظر بہ دلبند کو اپنے

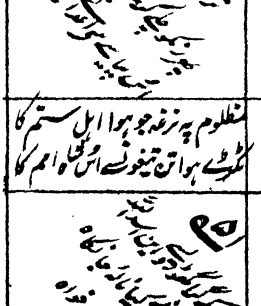

محو بین کیا قتل حسین ابن علی کو
بیچین کیا فاطمہ سی کوکہ جلی کلو

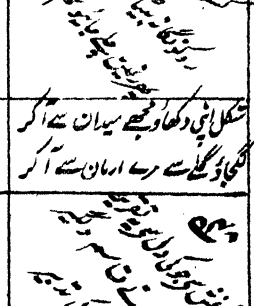

دلگیر نہین دل مین ترے کچھ بھی تاب تم
کس منہ سے شہادت مین کہون شاہ اُمم کی

نمبر (۵)

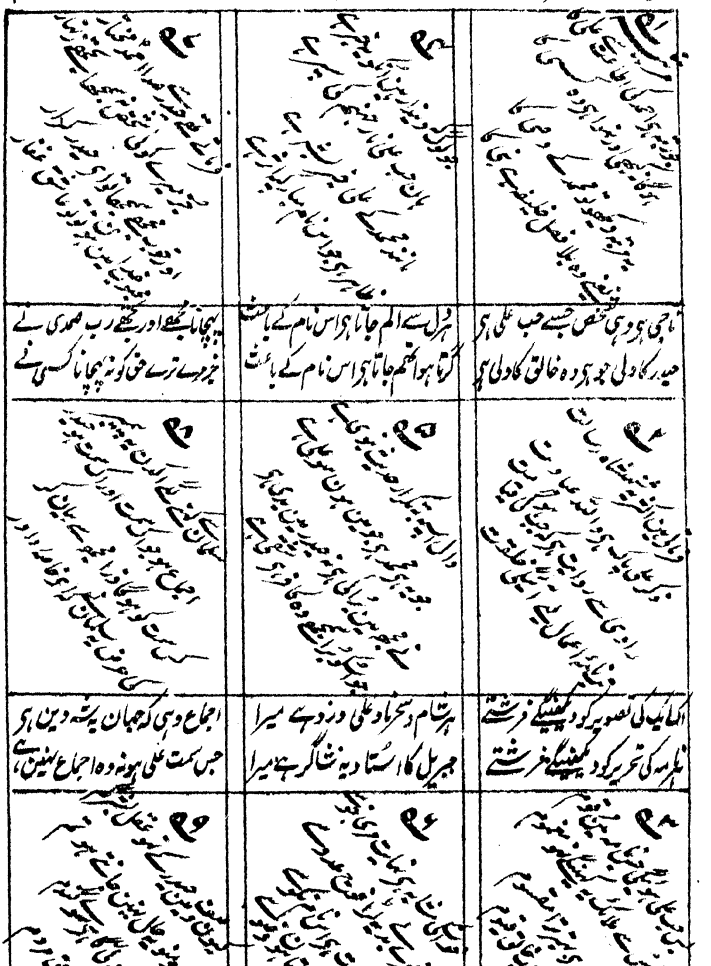

ناجی ہو وہی شخص جسے حب علی ہو
جو بغض علی رکھتا ہو وہ خالق کا ولی ہو

پہچانا تجھے اور تجھے رب صمدی نے
تیرے ترے خالق کو نہ پہچانا کسی نے

اکمل ہے تیری تصویر کو دیکھینگے فرشتے
نامہ کی تحریر کو دیکھینگے فرشتے

ہر شام و سحر یاد علی ورد ہے میرا
جبریل کا استاد یہ شاگرد ہے میرا

اجماع وہی کہ جہان پیشہ دین ہی
جس سمت علی ہو نہ وہ اجماع نہیں ہے

ناجی ہو وہی جسکو محبت ہو علی کی
بے حب علی ہوگی بخشش نہ کسی کی

اس شمس کی بخشش میں نہ مائل ہے نہ مائل
جو ملک سخی کا زمانے میں مقر ہے

معراج میں وہ آپ تھے جسکا یہ تھی
فرمیں کا تھا فرق جہاں ان بھی علی تھے

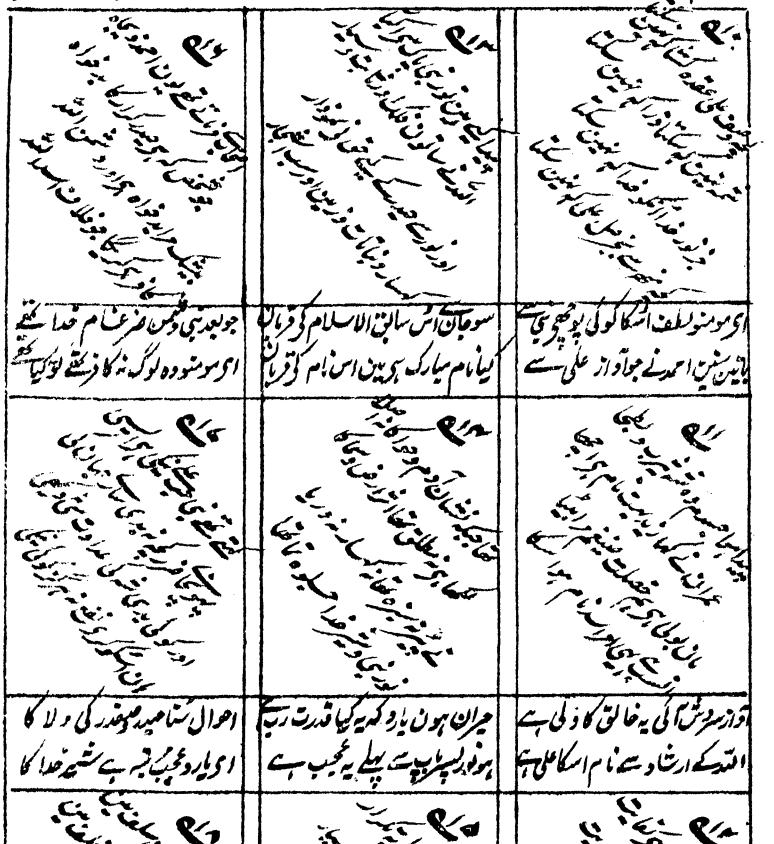

۱۰
ای مومنو سلف انکا کوئی پوچھتا ہی ہے
یا بانیٔ نبی احمد نے جو آواز علی سے

۱۱
سو جان اس سابق الاسلام کی قربان
کیا نام مبارک ہی یہ اس نام کی قربان

۱۲
جو بعد نبی دشمن ضرغام خدا تھے
ای مومنو وہ لوگ نہ کافر تھے تو کیا تھے

۱۳
آواز سروش آئی یہ خالق کا ولی ہے
اللہ کے ارشاد سے نام اسکا علی ہے

۱۴
حیران ہوں یارو کہ یہ کیا قدرت رب ہے
ہونو پسر باپ سے پہلے یہ عجب ہے

۱۵
احوال سنا حیدر صفدر کی ولا کا
ای یارو عجب رتبہ ہے شیر خدا کا

۱۶
یہ کفر ہی گر کہیے علی کو کہ خدا ہے
ہاں اسکے سوا اور جو کچھ کہیے بجا ہے

۱۷
جو دست ہی رکھتا ہے علی عقدہ کشا کو
رکھتا ہی مجھے دوست وہی اذن خدا کو

۱۸
دیتے ہیں وہی زرق بدونیک کو واللہ
روزی وہی پہونچاتے ہیں ہر ایک کو واللہ

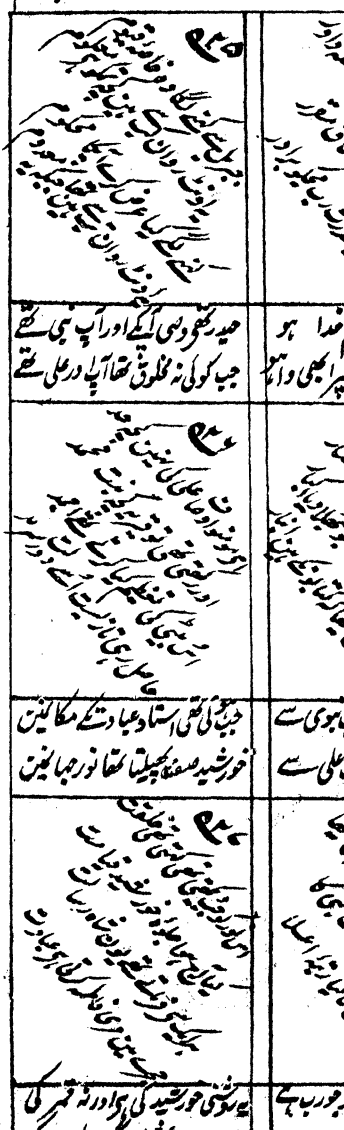

۲۱
اس شکل سے دنیا مین کوئی کم ہوا پیدا
وہ شاہ بلا اعجاز مجسم ہوا پیدا

۲۲
اللہ سے تم پوچھو اگر حکم خدا ہو
یہ عقدۂ سربستہ بھی مجھ پر ابھی وا ہو

۲۳
حیدر تھے وہی آپکے اور آپ نبی تھے
جب کوئی نہ مخلوق تھا آپا در علی تھے

۲۴
صندوق متقل ہر اک اشتر پہ دھری ہے
معلوم یہ ہوتا ہے کسی شے سے بھری ہے

۲۵
جبریل نے کی عرض جناب ہوی سے
ہر نسخہ یہ مکتوب رہے اوصاف علی سے

۲۶
خورشید صفت پھیلتا تھا نور جبین سے

۲۷
احمد نے کہا کچھ تمھین معلوم ہوا ہی
یا وٹ ہین کسطرح کے صندوق مین کیا ہی

۲۸
جبریل نے فرمایا کہ عرسندہ جو رب ہے
واللہ یہ سب آپکی خوبی کا سبب ہے

۲۹
یہ روشنی خورشید کی ہی اور نہ قمر کی
یہ فاطمہ مین روشنی ہی گیارہ پسر کی

۲۸

شبیہ شہ پہ فخر جوانان عرب تھے
جو معجزے تھے باپ میں اولاد میں سب تھے

۲۹

لخت جگر و فاطمہ نور خدا تھے
اپنے بدر و جد کی طرح عقدہ کشا تھے

۳۰

مرتاض تھے زاہد تھے ولی اہل ولی تھے
طاعت بن محمد تھے شجاعت میں علی تھے

۳۱

کھائی جو غذا زندگی بھر شیر خدا نے
کھایا وہی کھایا حسن سبز قبا نے

۳۲

طاعت سے انھیں کام رہا رات ہو یا دن
اور دونکی بھلائی کے لئے دیکھا کیا کرتے

۳۳

بازار جفا آتے نہیں فتنہ و شر سے
کچھ کام تو لو اسکو بھی شمشیر ہنر سے

۳۴

تھے تو پئے صلح پہ تھے حکم کیا ہے
یہ حکم پیمبر کا ہی یہ مسلم خدا ہے

۳۵

جرات وہی ہمت وہی انداز وہی تھا
تھا حیدر کرار طور کا اعجاز وہی تھا

۳۶

ایسا ہی ہے ان دونوں کی الفت کا قرینہ
کچھ انمیں کیا فرق نہ اللہ دنیا نے

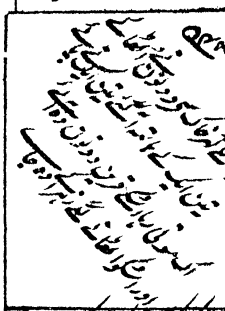

تم دونون جو کچھ لکھ کے لے آؤ تو بجا ہی
معلوم یہ ہو خوب بہت کیتے لکھا ہے

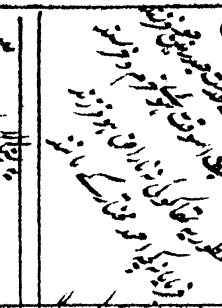

ہنسکر کہا یہ فاطمہ انصاف کریگی
دکھلاؤ خط اوسکو وہ بیان صاف کریگی

جبریل کو حکم آیا تو کیا دیکھ رہا ہے
پر مار کے دوکر اسے یون حکم خدا ہے

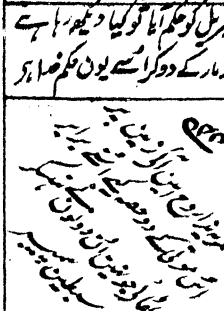

دکھلاؤ علی کو وہ فصیح الفصحا ہے
آفاق مین امی لقبہی پایہ ورا ہے

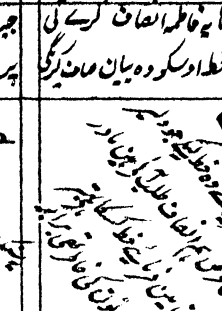

ہر چند کہ اُن دونون پہ پیار آیا تھا کیا کچھ
خاموش مگر رہ گئی منھ سے نہ کہا کچھ

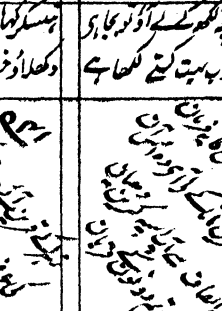

حاتم شکنی کی نہ زر گون مین کسی نے
رہنے مین برابر رکھا اللہ دنیی نے

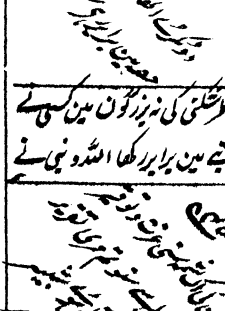

ہاریگی رنج جو دشوار نہی پر
کس محل سے مرقون رکھا اسکو علی نے

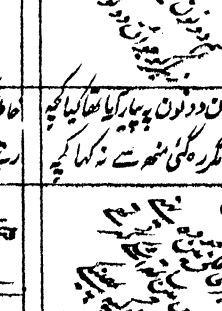

ہو فی صنیو تم دونون ہی مقصد یہی جی کا
دونون مین جو سوا پاے خط اچھا ہی کسی کا

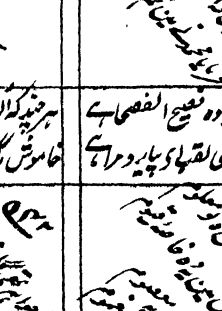

آمادہ ہوے اہل جفا ظلم و بدی پر
وہ ظلم ہوے شہ پہ ہو جو نہ کسی پر

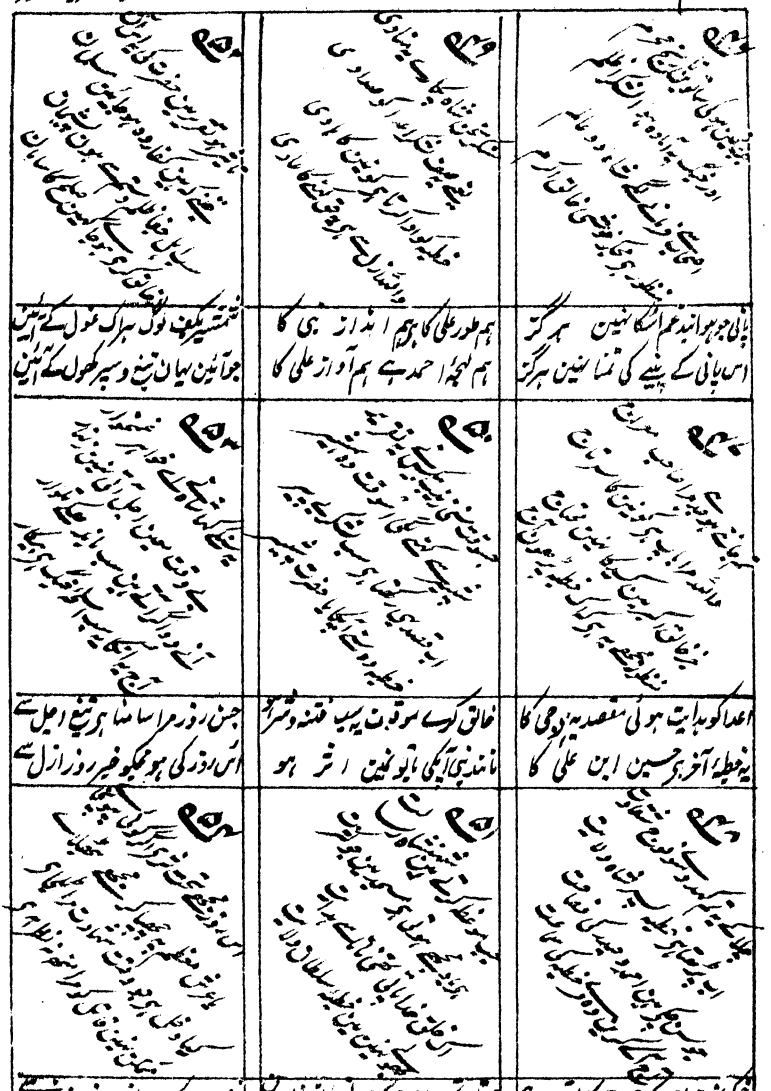

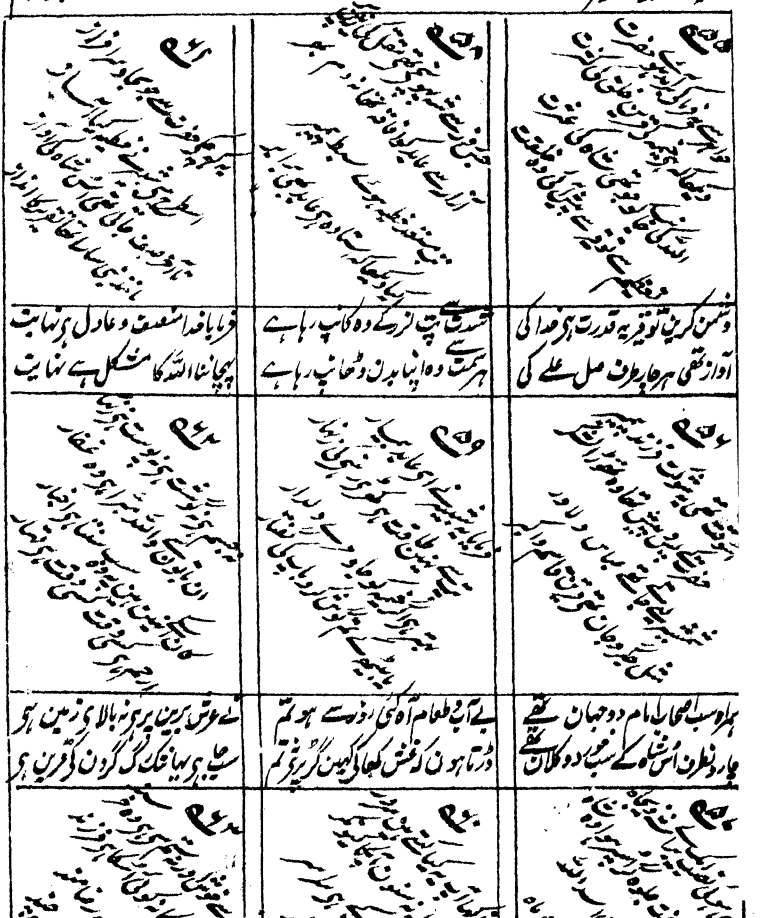

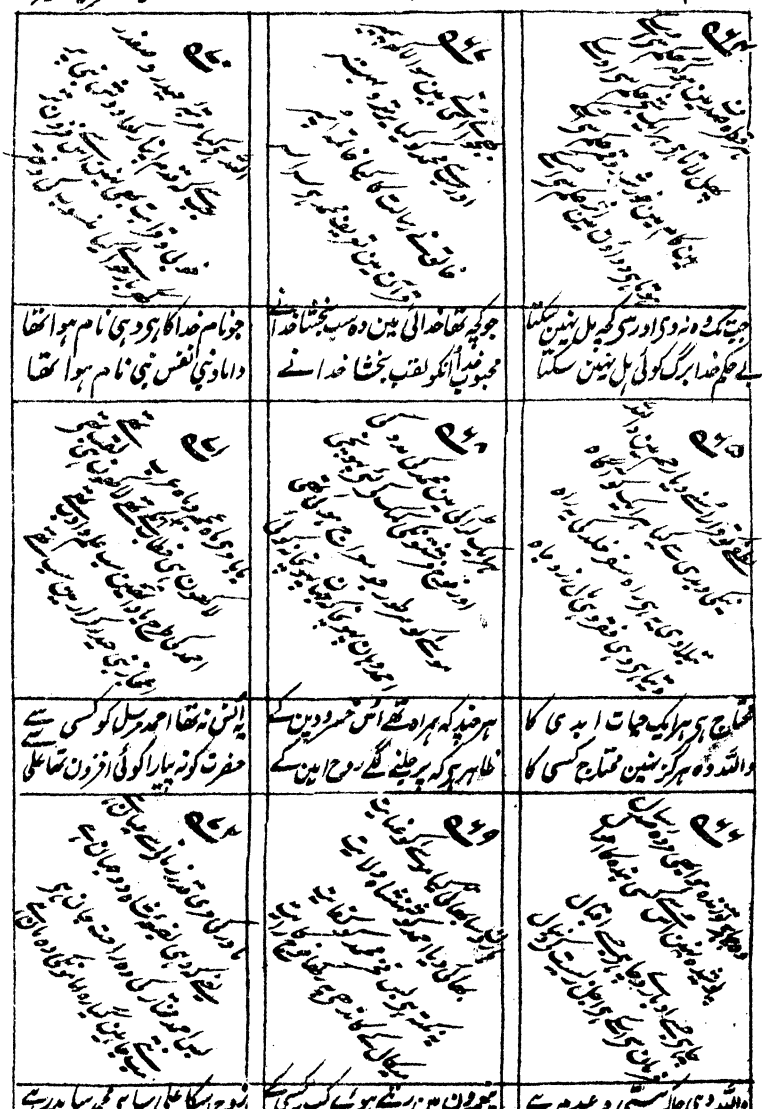

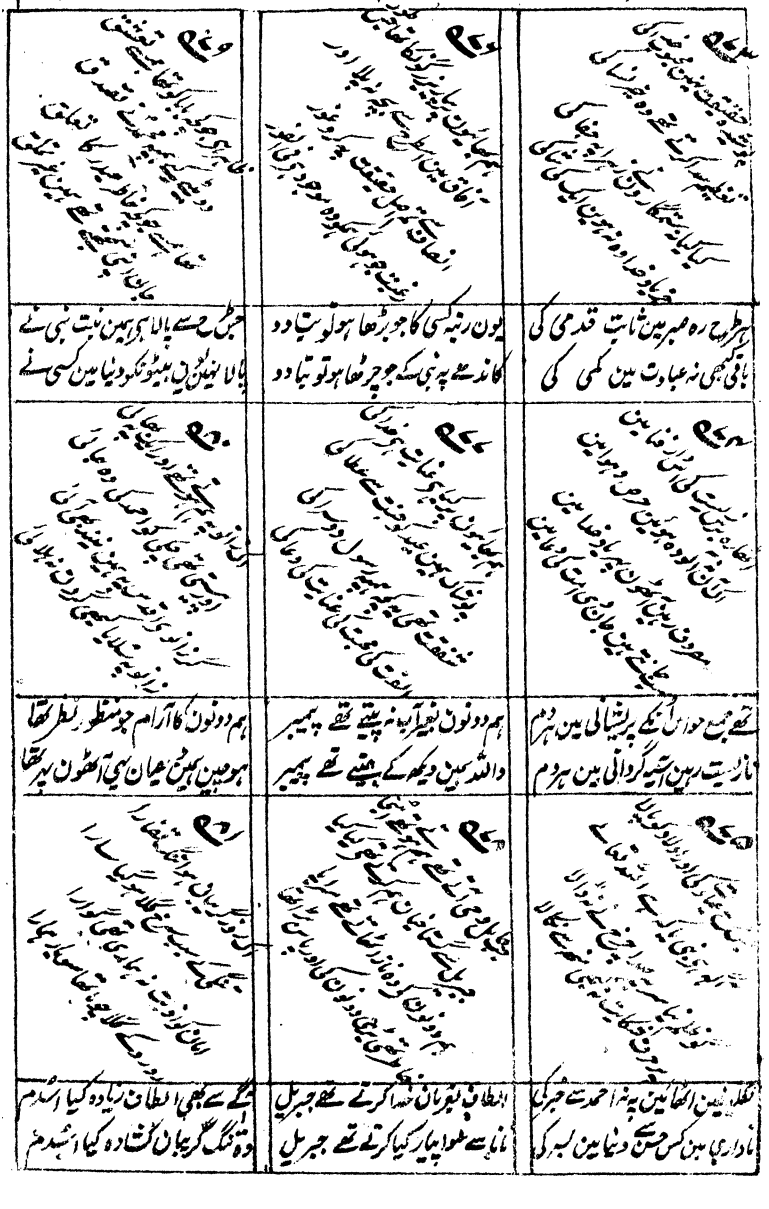

۴۵

ہر طرح رہ صبر مین ثابت قدمی کی
باقی کبھی نہ عبادت مین کمی کی

۴۶

یون رنبہ کسی کا جو بڑھا ہو تو بڑھا دو
کاندھے پہ نبی کے جو چڑھا ہو تو چڑھا دو

۴۷

جس گھر سے بالا ہی ہین نبت نبی نے
بالا نہین کیون بیٹو تمکو دنیا مین کسی نے

۴۸

تھے جمع حوالی انکے پریشانی مین ہر دم
نازیت رہین آسیہ گردانی مین ہر دم

۴۹

ہم دونون نہ پیارے نہ پیتے تھے پیمبر
واللہ مین دیکھ کے جیتے تھے پیمبر

۵۰

ہم دونون کا آرام جو منظور نظر تھا
ہو جین ہین عیان یہی آٹھون پہر تھا

۵۱

نکلین لبون سے احمد مرسل کی جو دعائین
ماتا سے بڑھ کے پیار کیا کرتے تھے جبرئیل

۵۲

الطاف بیکران خدا کرتے تھے جبرئیل
ماتا سے بڑھ کے پیار کیا کرتے تھے جبرئیل

۵۳

گلے سے بھی الطاف زیادہ کیا اسدم
وہ تنگ گریبان کشادہ کیا اسدم

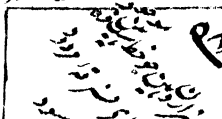

صابر ہی گھرانا مرا قوم قسم تھی مین
فرزند ہون دولت سے مین فاقہ کشی مین

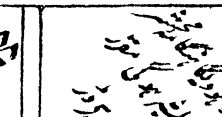

ہی کون نبی تیرا ترا کون خدا ہے
تو کس کی محبت مین جیا اور مرا ہے

ایمان کو اسلام کو کیون کھوئے ہو اسدؔ تم
لعنت کی سزاوار عبث ہوتے ہو اسدؔ تم

کوئین مین مطلق نہین سودا کے لیے ہی
اوزار جہنم مین خلود اسکے لیے ہی

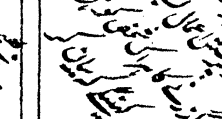

تقریر جو کی ماہ امامت کی نہین ہے
دہشت کتھین کیا روز قیامت کی نہین ہے

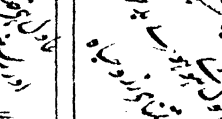

دوزخ مین سبی ہونا ہی عوض اسکے ادلی کا
یان چشمہ کوثر ہے صلاتشنہ لبی کا

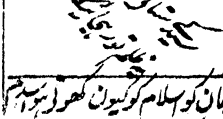

تکفیر سے اگاہ نہین ہون
واللہ برا مین نہین باللہ نہین ہون

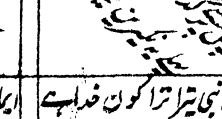

ہی خوف خدا مجکو یہ از دہشت فاسق
فرزند یداللہ کرے مدحت فاسق

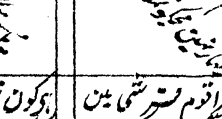

تقریر بجا شہ کی ہی ارشاد بجا ہے
اس شہ سے وفا کفر ہے اور عین خطا ہے

۹۱

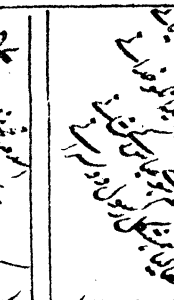

جب جنگ کا نقارہ ہوا فوج شقی میں
اُسوقت چلو فوج حسین ابن علی میں

۹۲

اصغر کو بھی جب کر چکے پیوند زمین کا
پھر وقت برابر ہوا سلطان بسین کا

۹۳

احمد کے قرین خونین تنہا ہوئے جاوان
خاک اپنے سر و رو پہ لگاتی ہوئے جاوان

۹۴

دو دن دہر ہوا دیکھئے گمراہ کی جانب
عاشور کے دن ہو گئے وہ شاہ کی جانب

۹۵

کیا خوب مرے ساتھ رفاقت کی وفا کی
اے جانی دلدل تجھے رحمت ہو خدا کی

۹۶

ترکی اسدم آخر نہ وہ عادت مری ہو جائے
خوں سے کہوں مقبول شہادت مری ہو جائے

۹۷

گر نہیں ہوا پہلے نثار سر پسر شبیہ
پھر شاہ پہ قربان ہوا لشکر شبیہ

۹۸

بیشک تجھے سو مرتبہ الہام ہوا ہے
موفق ترے موافق مری سب کام ہوا ہے

۹۹

باہر نکل آئی تھی زبان فرط عطش سے
اکبر کی بھی حضرت کو اٹھاتا تھا غش سے

۱۰۰

کیا ہاری کہ اس مدت سے کرتے تھے مناجات
اے خالق ذوالفضل و کرم قبلہ حاجات
اسکا کہا جو ہوا ہر جزیں دن رات
اسوقت تلک ہیچ نہ پہنچا ثمر بار
تشویش اسی بات کی اے رب ملا ب
کیونکے ہو منافق ترے گھر میں ہمارا

۱۰۱

اگر چہ عبادت میں بیں اکثر ہا مشغول
نہ ہیچ تو نیکی کے سبب کوئی دلیل
اور شب کی عبادت کا بھی دارو مدار ہے یوں
کیا جانے کوئی مجھ پہ ہوا یا نہیں مقبول
جن کیلیے ہو بھلا ایسی عبادت کی کیا ب
مقبول جو فرمائے فقط فضل خدا ہے

۱۰۲

کیا ہیچ عبادت نہ تری اسمیں دن رات
جنت تو نہ ملنے کی ہے بیکار ہی ذات
دانستہ نزاوار عبادت ہر تری ذات
جبکہ نہ مرا فضل ہو ہم اگر نہ ہے بات
جو بندہ ہی مجبور ہے نا چار ہے یارب
دانستہ تو فتار ہے فتار ہے یارب

۱۰۳

جبکہ مرا فضل ہو سب اسکے ہیں کام
حلال مہمات خلائق ہے ترا نام
جبکہ ترا لطف ہوا ہی کارو علام
کونین میں دانستہ ہیچ ہے ترا کام
سے حکم ترے خاک بہ سر کرتی ہے دنیا
جبکہ تو نہ ہو جب کہ مرا کوئی نہ یارب

غزل

ہر طرح کا نشان کی ہے تیری بدولت
جینک کہ ترو بخشے کوئی بات نہ دولت
دولت جو ملی یہ ہے اعمال کی نیابت
منظور نہیں جھکیں کسی کی ذلت
رکھا نہ روا ظلم و ستم کسی پر
آگاہ ہر اک کو کیا نیکی دیدی پر

غزل

جو چیز بھی تمنا کری بر لایا وہ تو سب
پھر اہوا مقصد و برآیا ما مطلب
باقی ہے یہی ایک تمنا جی میں اب
وہ ایک تمنا بھی ہری پوری ہو یارب
ہر چیز کی ان سب سے ہے تاثیر کی بابت
ہر خیر میں تو بخشیدات کی

غزل

زادی نے کہا ہو وفا کر نہ سکے عورت
روشن خاتون سے بیہ کو نہایت
قائل نے کہا ہے بیر شاہ ولایت
تن کا نہ بنا ہے کہا اور نہ ہے ثابت
کیوں کا ہو نہ تم نما سوت مرا ہے
کیا ہی وہ دشت سے بن کا نہ سا ہے

غزل

شفیعہ ترا سا نہ کیا اور کوئی کیا
اوس شاہ دو سرا کا ہے شاہ بیرا
ہر اک سے سوا ہے حشم و دبدبہ جا
درویش نیا ملک ہے اب اوپر ہارے
محبت میں ہیں بیٹھا ہوں بنا اور علی کی
دشت ہیں فقا فنک جو کی کی

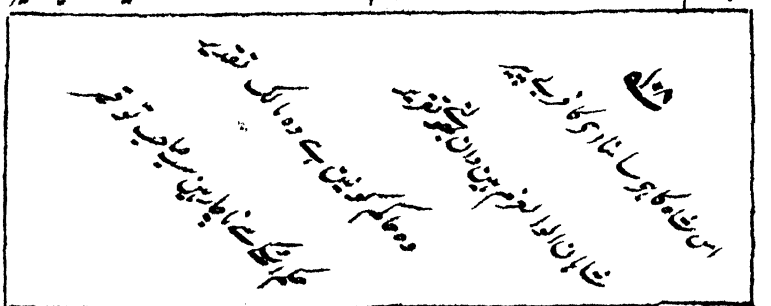

جو اس سے نہیں ڈرتا کسی سے نہیں ڈرتا | زہرا سے پیمبر سے علی سے نہیں ڈرتا

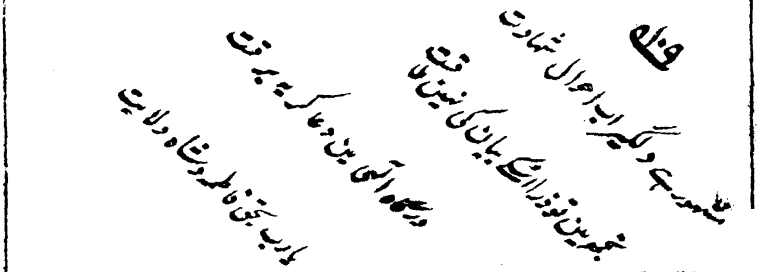

کر دے کہیں پوری، سوال کے ارادے | ایمان دے تو قبر دے اور محمد شفاعت دے

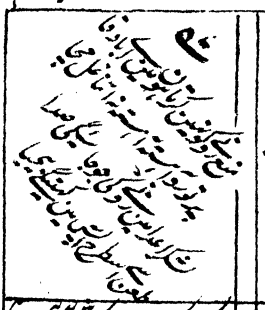

یا حسین ابن علی ہاتو نسے یہ دبر چلا
تب گیا تھا میرا کہ اب علی اصغر چلا

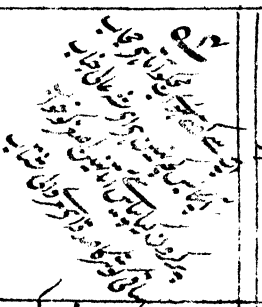

جسطرح سے ہو سکے یہ مہربانی کیجیے
جلد پیدا واسطے اصغر کے پانی کیجیے

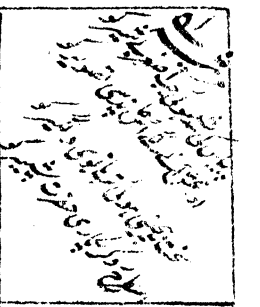

بلکہ بھوکا اور پیاسا کی سزا ہے یہ یقین ہے
ہی بہو خیر النسا کی یہ جو کرتی ہین ہے

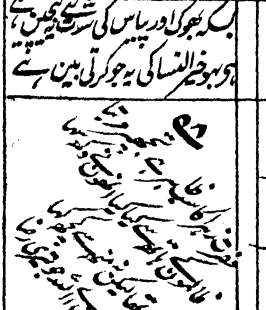

سو وہ یون بیجان ہوا عابد کا یہ احوال ہی
شدت تپ سے پڑا بستر پہ وہ بیحال ہی

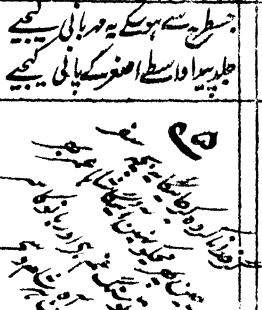

اسکے مرنے سے تجھے آرام کیونکر آئیگا
جان بچ جائیگی تھوڑا سا جو پانی پائیگا

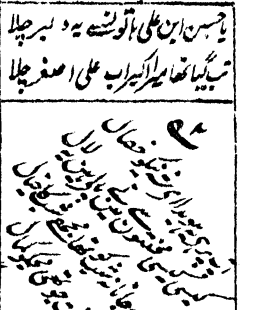

ہیں یہ توارث سے جو فاطمہ امان سے ہی
گھر بڑی بیکسی کی آہ و فغان سے ہی

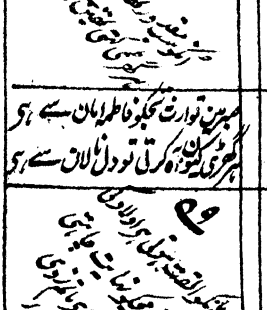

اب یہ تیر لال کو لی آن کا مہمان ہے
ہے سمیہ ابن علی بالون کی جاتی جان ہے

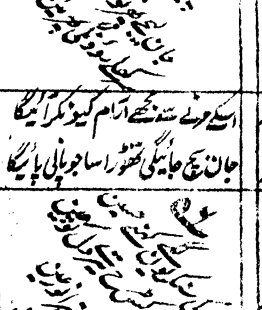

ہو گی یہ مشکل بھی آسان حق جو سبب ہے یک ہی
تیر از دہان شتر کا موجب تضحیک ہے

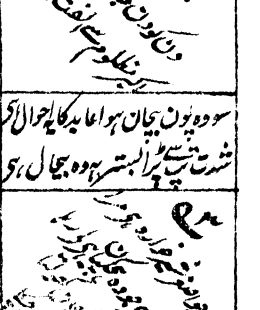

کر ادائے شکر حق کو فاطمہ کے طور سے
غور فاطمہ اب ہین لازم ہی الفت اور سے

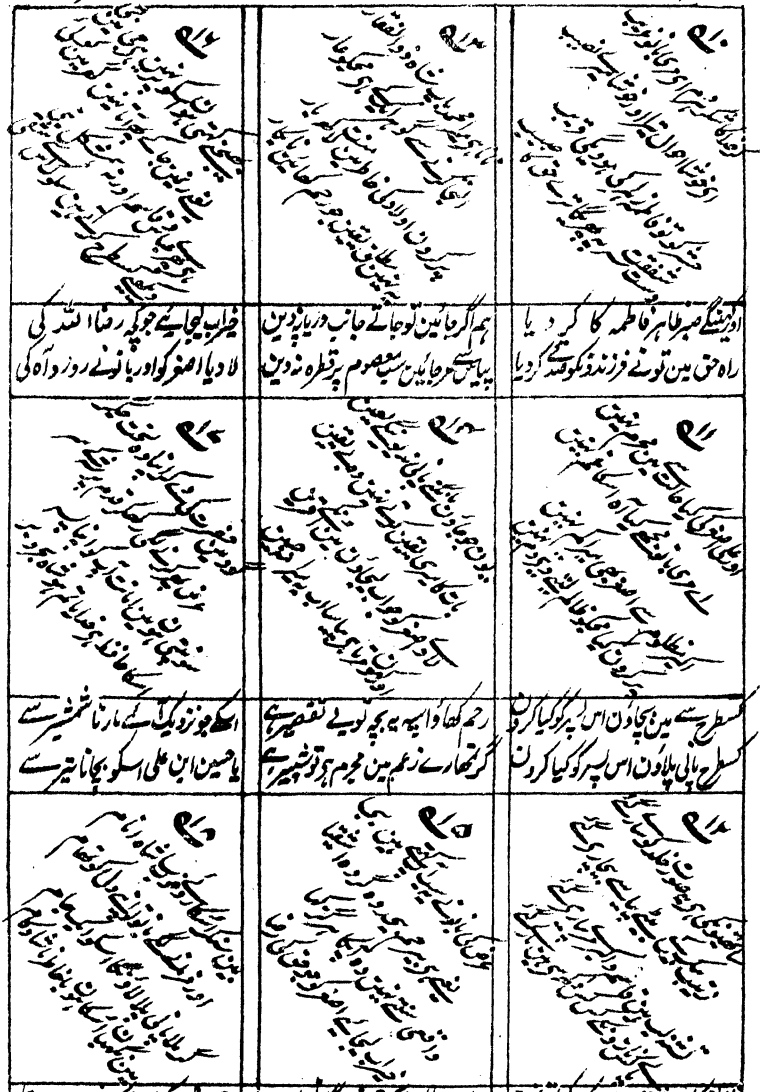

۳۹

پانی دوے پانی مرا یہ مرا جانی ہی اب
ساقی کوثر کا تو تا مانگتا پانی ہی اب

۴۰

پانی بھی کچھ چیز ہی مت دھیان پانی پر کرو
رحم اس معصوم کی تشنہ دہانی پر کرو

۴۱

اکبر راسا آپنے داب میری مت دیکھکر
رحم اس بچے پہ کھاؤ اسکی غربت دیکھکر

۴۲

پی چکا آپ جب یہ مین اٹھا لیجاؤنگا
فیر سے خیمہ مین اپنا دلربا لیجاؤنگا

۴۳

ہو چکے خاموش بیجا صل یہ سب تقریر ہے
آل احمد کے لیے بیان آپنے حق و تیر ہے

۴۴

خلق اصغر چھد گیا آخر کو لوگ تیر سے
خون کی ندی بہی تھی بازو شبیر سے

۴۵

رہیو شاید نذر تیری اے میرے دادر کیا
رائیگان بخش ماہ پسر ہدیے فدا بخشیر کیا

۴۶

نہر کو شرماؤ کو شرجب تمھارے پاس ہو
یاد تمکو ای علی اصغر ہماری پیاس ہو

۴۷

خیمہ مین لیجاؤنگا جسوقت مین ناوان کو
کیکے کیا سمجھاؤنگا مین، نوے نالان کو

۳۰

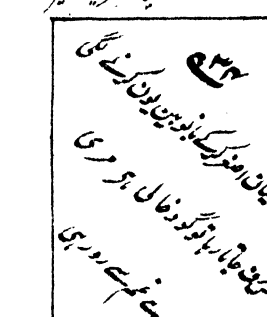

زخم کیسا ہوگا مایوں کے دل صد چاک میں
جسکا کچھ سا چاند اسدم ملگیا ہو خاک میں

۳۱

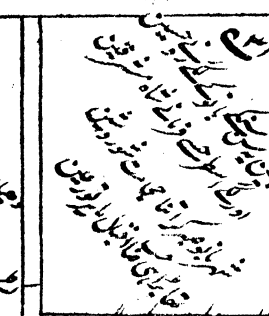

لشکر کا مجدہ لوکر اللہ کی درگاہ میں
اصغر نادان ہوا قربان حق کی راہ میں

۳۲

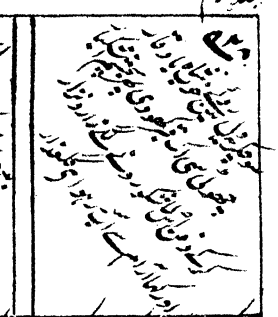

لیا ابھی پھل پایا تھا اسے پیر پیدہ دہر نے
پھر نہ نیچے کا ابھی سن تھا سدھارا دہر نے

۲۹

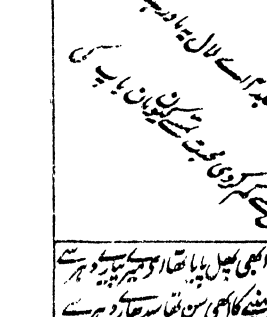

آئے جب یک نور در کے چلانے لگی
دیکھکر گود اکی خالی مانو گھبرانے لگی

۳۳

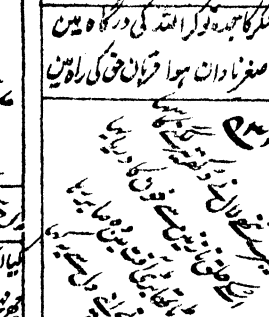

زنجیاں لانے سے ہوگا کچھ شکستہ حال کو
یا لو رنمیں دفن کر آیا ہوں تیرے لال کو

۳۴

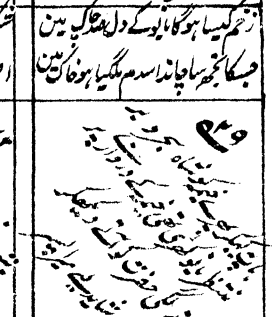

بے بہن کے چین تجکو کسطرح آئے لال ہے
تیری فرقت سے سکینہ کا عجب احوال ہے

۳۰

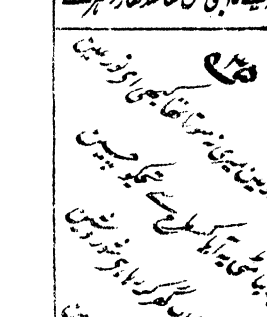

دم نکلتا ہے مرا لیجے مراد لیر کہان
کسکو سونپا کیا ہوا ہے علی اصغر کہان

۳۵

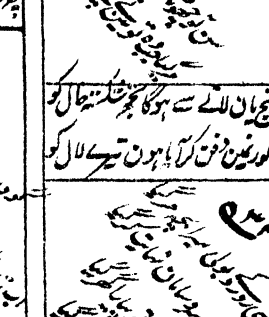

ہائے اس جنگل میں میرا راج سارا لٹ گیا
باری باری اکبر و اصغر بھی سب چھٹ گیا

۳۷

بیٹا یہ لڑائی تھی اور دو بانوی عالی وقار
لڑنے میں جو بیٹے کے میداں کو خوشا مار
جب جا کے ہوئے ختم تو ہمشیر کو دیکھا بیمار
رنگ اڑا ہوا تھا بھی دلگیر کیا ہوا اختیار

عرض کر حضرت سے شاہا نظم یہ مقبول ہو

حضرت اصغر کا صدقہ نظم یہ مقبول ہو

قائل تھے جو سب جرأت عباس علی کے
رنگ اڑ گیا منھ سے عمر سعد شقی کے

ہو قوت بازو سے امام زمن آتا
جنگاہ میں ہو دلبر خیبر شکن آتا

ہر چند کہ اسپر لقب فاقہ کشی ہے
فرزند مجاہد ہے جری ہے قرشی ہے

جانبازی کا ہنگام اگر ہے تو یہی ہے
کچھ تمنے سنا آمد عباس علی ہے

کیا بھول گئے جنگ و جدل حسن کی
مسلخ کی طرح ساری زمین سرخ ہے ورن کی

اس شاہ سے وہ اذن دعا لیکے چلا ہے
شمشیر و سپر تیر و لوا لیکے چلا ہے

کہتا تھا کہ یاں آیا ہوں میں ساتھ تمھارے
اے دیدہ بصیرت ہے مری ہاتھ تمھارے

ان سب سے علمدار جری سن میں بڑا ہے
بابا کی رفاقت میں کئی بار لڑا ہے

اب دیکھیے کیونکر یہ ٹھہرتی ہے لڑائی
کیا ٹھہرے ہے نیکر یہ بگڑتی ہے لڑائی

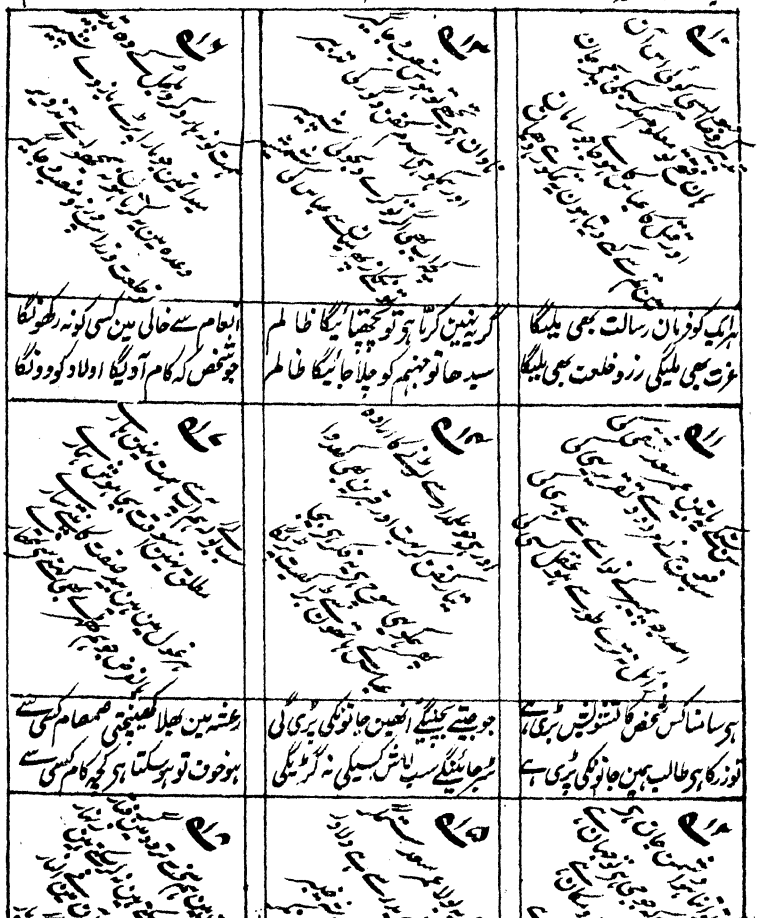

۴۱۹

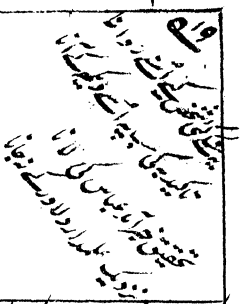

لکھا ہی اُدھر پانوں اٹھاتا تھا نہ کوئی
غازی کی خبر لانے کو جاتا تھا نہ کوئی

۴۲۰

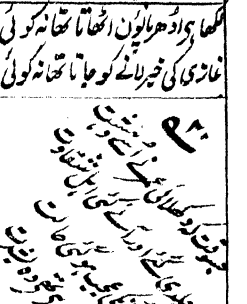

سب یہ صفت کاٹتے تھے دہشت جاں سے
کچھ بات کسی کی نہ نکلتی تھی زبان سے

۴۲۱

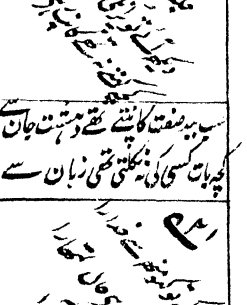

عباس عالم وہ بیان ہو نہیں سکتا

۴۲۲

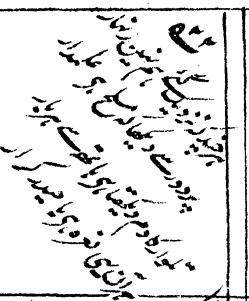

شہ کہتے ہیں بھائی اُدھر انبوہ بڑا ہی
وہ کہتا ہی گر فضل الٰہی ہے تو کیا ہی

۴۲۳

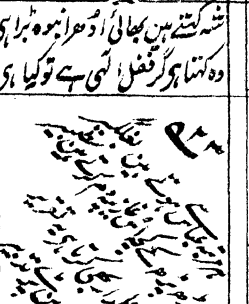

خود دینے سنا لیں یہی قول شہ دیں ہی
یہ پانی مری پیٹی کی قسمت میں نہیں ہی

۴۲۴

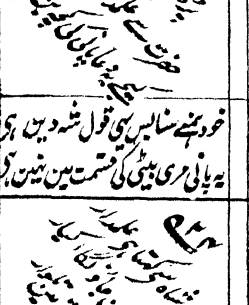

ہم نہر سے یا شاہ کو لانے ہیں یا پانی
یا جان ہی جاتی ہی یا لاتے ہیں پانی

۴۲۵

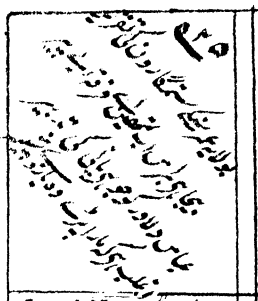

منظور فقط خیر جو ہوتی تو غضب تھا
پھر جانا کوئی سامنے یہ حوصلہ کب تھا

۴۲۶

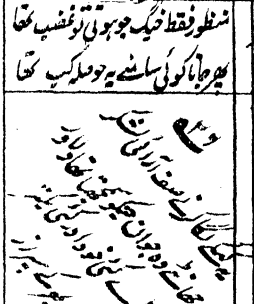

تیرے دیے ظالم نے سب اسوار و نکو دو دو
ترکش کیے تقسیم کماندار و ن کو دو دو

۴۲۷

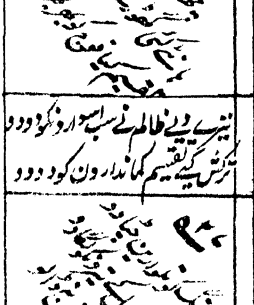

شمشیر علمدار کی شمشیر قضا ہے
ہو تیر ہی اس غازی کا وہ تیر قضا ہی

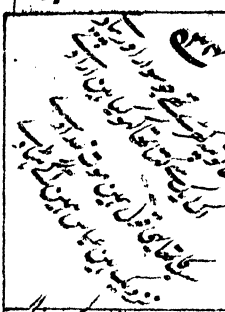

۴۰

تشبیہ سے لڑے دو نہ عباس علی کو
تلوار پکڑنے دو نہ عباس علی کو

۴۱

ظاہر میں بچاتے ہو مجھے زیر ستم سے
باطن میں ہی مجروح جگر ناوک غم سے

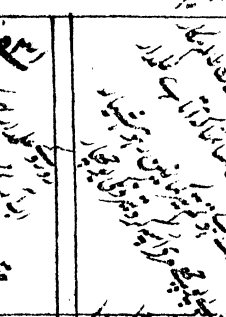

۴۲

ہتھونہ علمدار سے تلوار کریں گے
بھاگا تو نہ جائیگا مگر ڈوب مریں گے

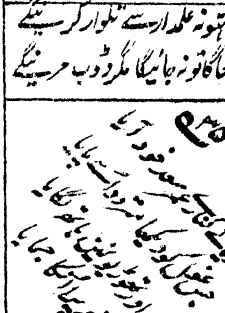

۴۳

عنقای خلایق ہوا ہنگام قیامت
میدان بلا ہو گیا میدان قیامت

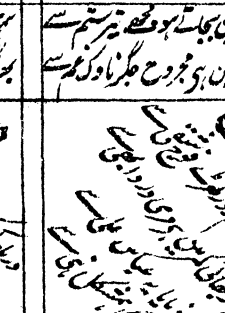

۴۴

رکھنا نہ روا بھائی کی تنہائی کو اکبر
تم چھوڑ دیو تنہا نہ مرے بھائی کو اکبر

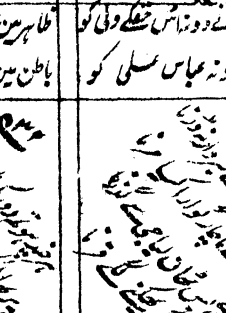

۴۵

سب کانپتے تھے خوف سے عباس علی کے
تھے ہوش نہ قائم مع سردار کسی کے

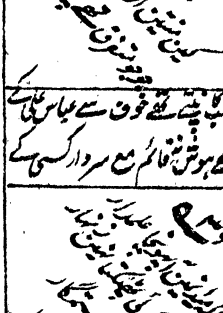

۴۶

ہر بار یہ تقریر ہے اب جاے علمدار
فرماتے ہیں شبیر یہی ہاے علمدار

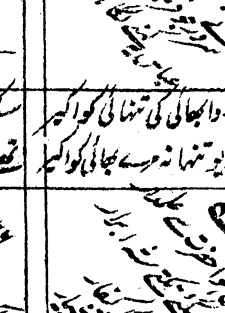

۴۷

بر رشتہ بس اڈھر پاے نہ عباس علمدار
بر بائی طرف جانہ عباس علمدار

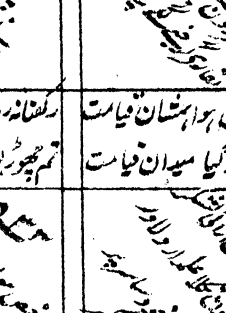

۴۸

بھاگی ہیں ڈھالو نسے وہ منھ پھاڑ کے ہر ہیں
ہیں کہنا ہوا آگے بڑھو وہ کانپ رہے ہیں

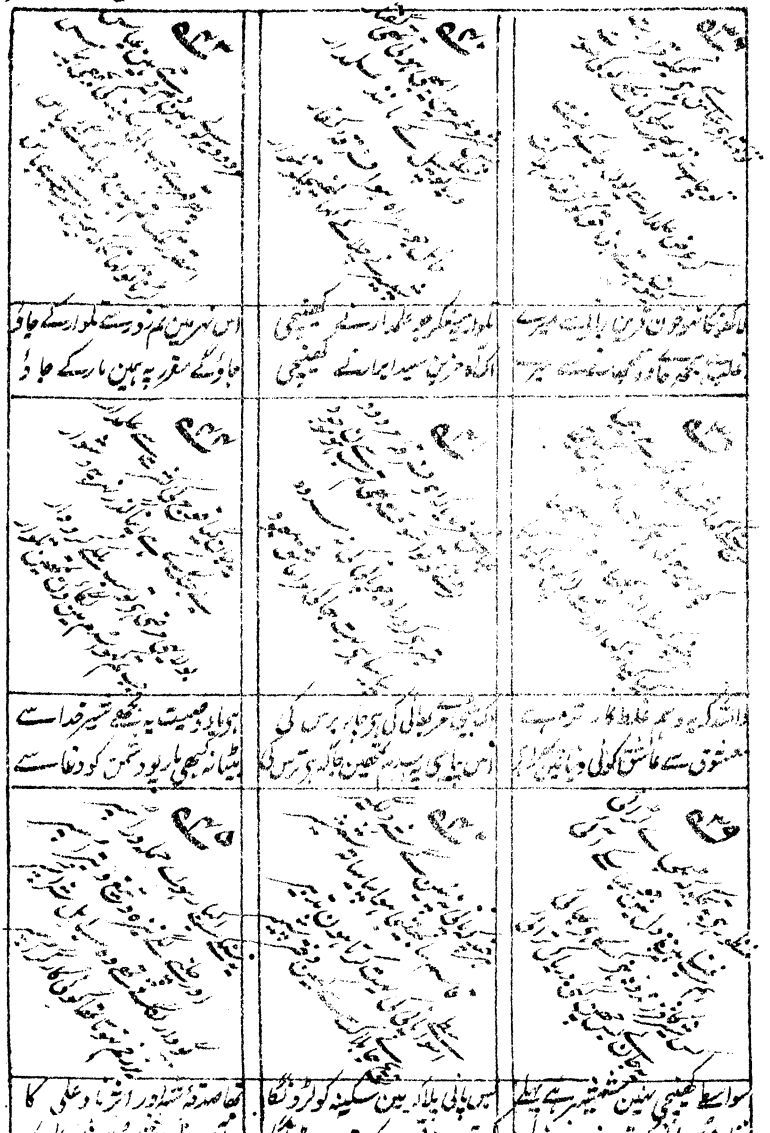

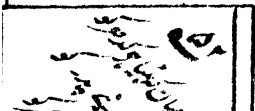

اعدا پہ ابھی وار نہ زنہار لگانا
تلوار کو کھا لینا تو تلوار لگانا

پھر تو یہ کہا نیک سر افواج شقی نے
جو حملہ کیا فوج پہ عباس علی نے

کچھ کام بعبارت سے نہ تھا فوج شقی کو
دوزخ کے سوا سوجھتا تھا کچھ نہ شقی کو

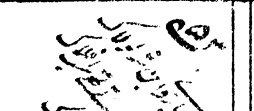

غازی نے نہیں وار کیا تم پہ ابھی ہے
بس چکا عباس اگر جنگ یہی ہے

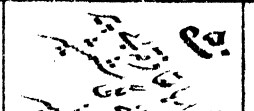

زعم عمر سعد ہیں تم چھٹے چھوٹے ہیں
غار و لعین وہ پوشیدہ ہیں کیا پہ ٹوٹے ہیں

تلوار بھی ایسی کہ نہ رکتی تھی کمین پر
ہر بار ٹھہرتی سر گاؤ زمین پر

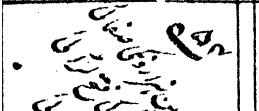

جان کارگر اپنا بھلا ایسے یہ کب ہو
عباس کو جب رحمین سپر دست قضا ہو

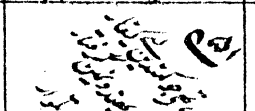

جھوٹا جو کبھی زور سے آتا تھا ہوا کا
گر پڑتے تھے وہ کہ گمان تیر قضا کا

کچھ ڈوب گیا حاکم خود کام کا لشکر
فرعون کا لشکر ہوا وہ نام کا لشکر

۵۵

لشکر نہ رکھا تو سن چالاک کے اوپر
پھر لشکر کے مجبے کو جھکے خاک کے اوپر

۵۶

کافی تھا رشارہ فرس تیز قدم کو
دریا میں اُتارا فرس تیز قدم کو

۵۷

دریا سے نکلتے ہی علمدار کو گھیرا
سب نے پسر حیدر کرار کو گھیرا

۵۸

حاصل ترے صدقے سے ہمیں فرب پدر ہو
کوثر کے کنارے بھی یونہیں مہ اگر در ہو

۵۹

حیران تھا پر انسان سے سو مرتبہ ان تھا
منھ پھیر کے عباس کی جانب نگران تھا

۶۰

تو بی ہے کہ کھینچو نگہ تر آنکھ دوبارا
ور پیش ہو اعدا سے ابھی جنگ دوبارا

۶۱

حیمہ میں عباس گیا ہاتھ کب آیا
پانی جو یہ شبیر کو پہونچا غضب آیا

۶۲

وہ دو دو نوبت ہوئے پہونچے ہوا صبت پر لگا
منہا ہوا چھ ماہ سے پھوکوں لڑا لگا

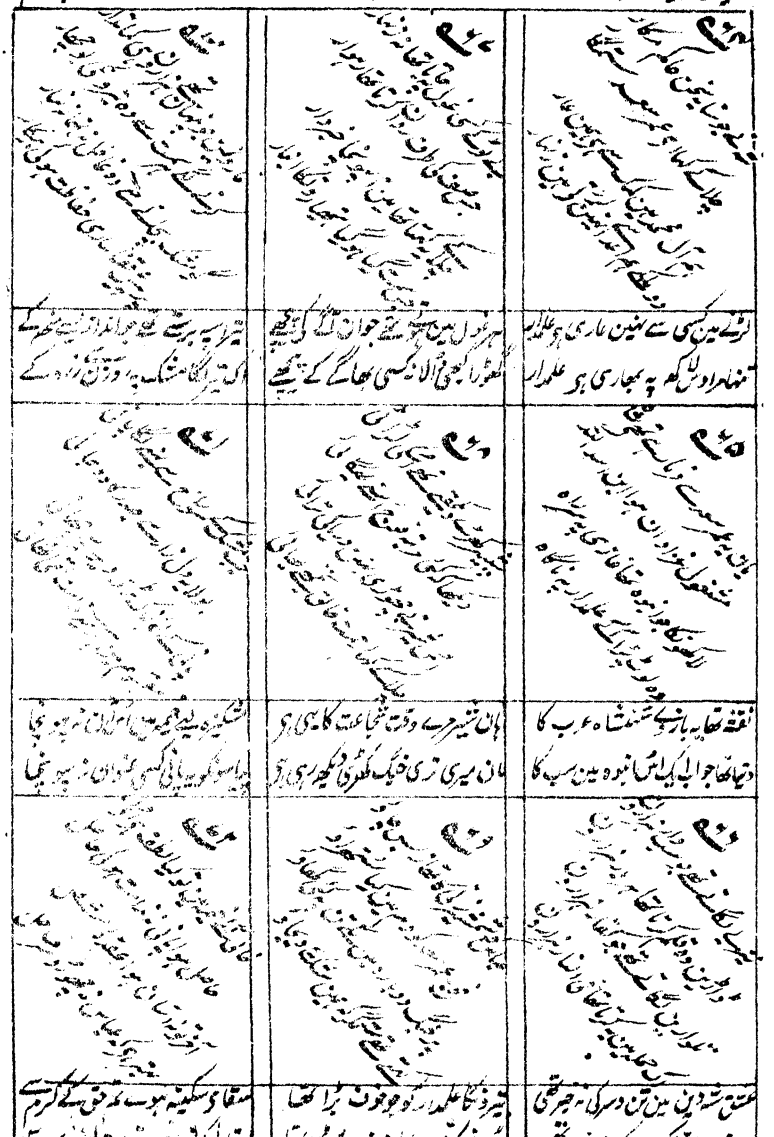

فقط یہ ہے کہ اثیر وہ خالق کے ولی کا
گرنے ہیں لیا نام حسین ابن علی کا

دنیا میں تقدیر پہ کر جا سے کسی کی
ٹوٹے نہ تصفیق میں کہ ہاتھ کسی کی

جب تک کہ زبان چلتی رہی چپکے نہ ہوتم
جس بات کو جی چاہو وہ اشوفت کہو تم

کہتے چلے بھائی سے جدائی تمھیں بھائی
اس نہر کی اے شیر ترائی تمھیں بھائی

زنہار نہیں چوکا نہیں تدبیر سے حضرت
کچھ بس نہ چلا خواہش تقدیر سے حضرت

دم دیر میں نکلے گا مری فکر بجا ہے
دل میرا بیت بالی سکینہ میں لگا ہے

پوشاک جو ہے جسم کی وہ خون سے بھری ہے
تیروں سے چھدی مشک کلیجہ پہ دھری ہے

ہر چند کہ میں خلق میں مہمان ہوں دم کا
اک دم مخمل نہیں دل تیرے الم کا

ہوتی نہ کبھی طرز ادا بے ادبی کی
رہتیں اسے بلواؤں جو پوتی ہو علی کی

فرمایئے یہ بات تنہا خیمہ میں جا کر
لے آئے جو گود میں سُریف اُسکو اُٹھا کر

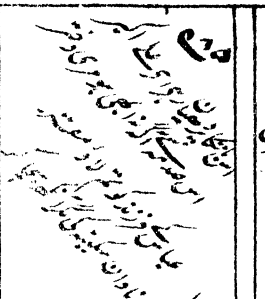

آہستہ یہ کہدیجیو تم میری بہن سے
عباس جدا ہو گئے سلطان زمن سے

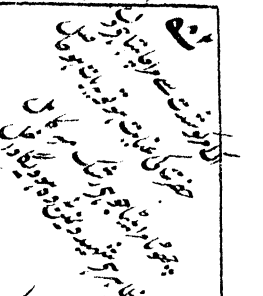

اسوقت ہیں تشریف جو لائے علی اکبر
میرے ہیں فقط لینے کو آئے علی اکبر

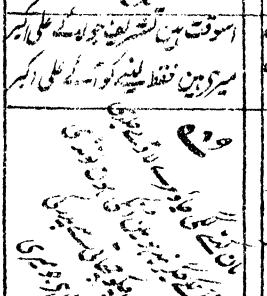

واں بہر خدا دیر نفرمایئے گا آپ
لیکر مرے بیٹے کو شتاب آیئے گا آپ

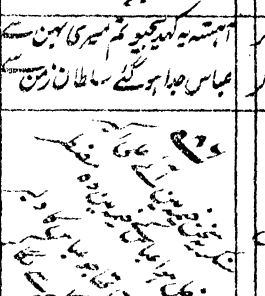

ہر چند کہ سن چھوٹا تھا اُس شوخ فہم کا
پر رو دیا تھا کہو کہ حال پدر کا

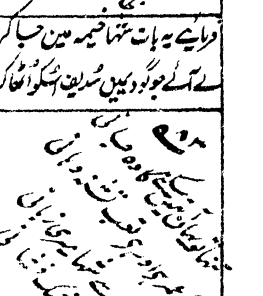

اکبر آن مجھے راحت و آرام نہیں ہے
جز عشق سکینہ مجھے کچھ کام نہیں ہے

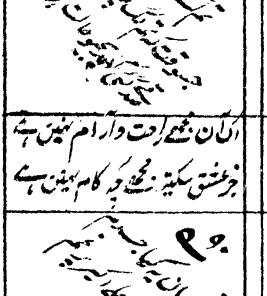

تم خیمہ عباس میں جاؤ علی اکبر
عباس کے فرزند کو لاؤ علی اکبر

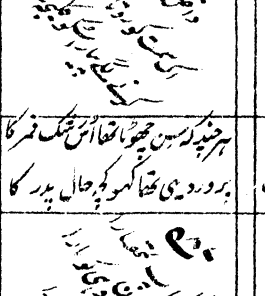

بہتر ہے کہ اب پوچھ کے جان خستہ جگر سے
تم چلکے ملاقات کرو اپنے پدر سے

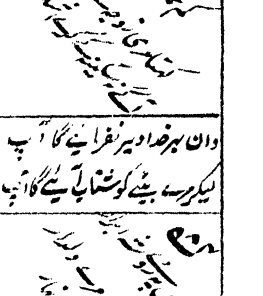

مجرا کیا خضر کو جو اس خیمہ میں نے
گود میں بھیجے کو شاہ زمن نے

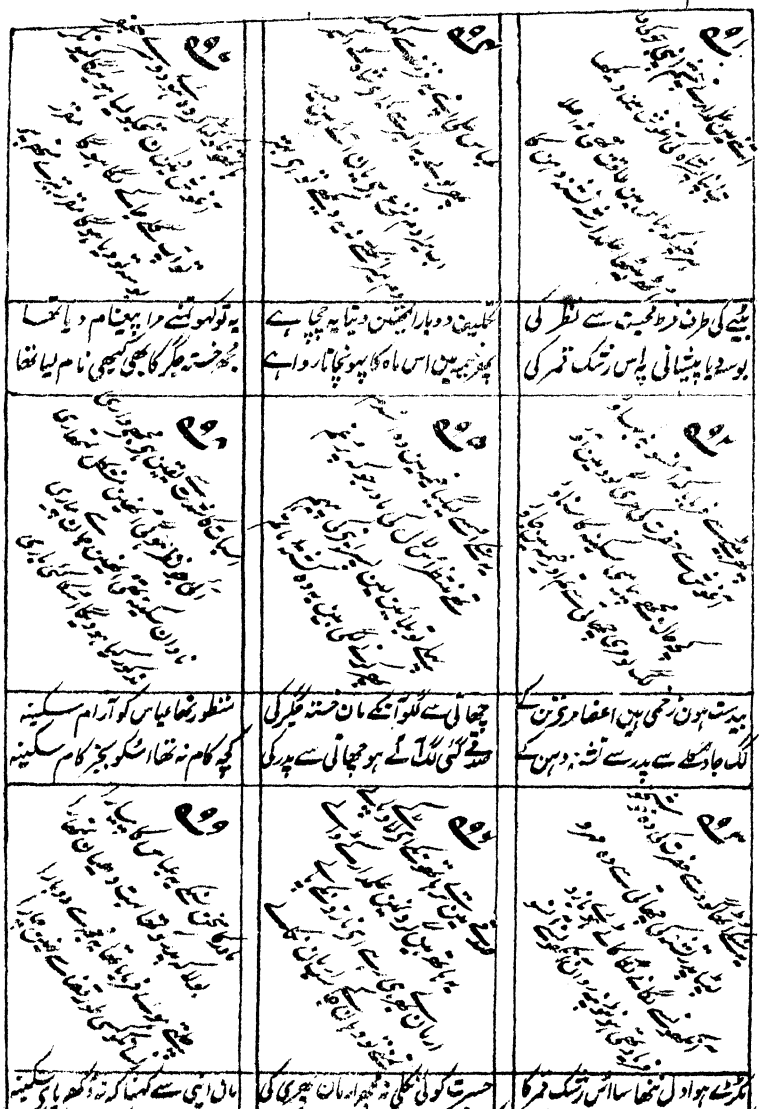

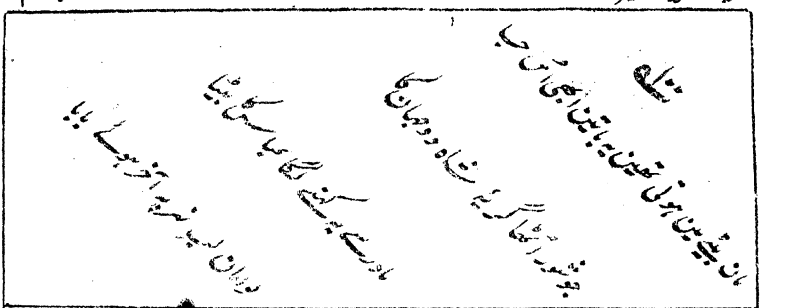

تم غور سے رونا تو شہ سبط نبیؐ کا | ہو دیر سے غل ہائے اخی ہائے اخی کا

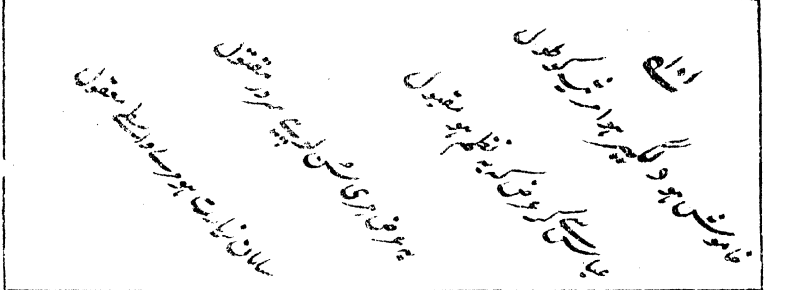

روؤں در اقدس کو بھی آنکھوں سے لگا کر | یہ مرثیۂ روضہ پہ پڑھوں آپکے آکر

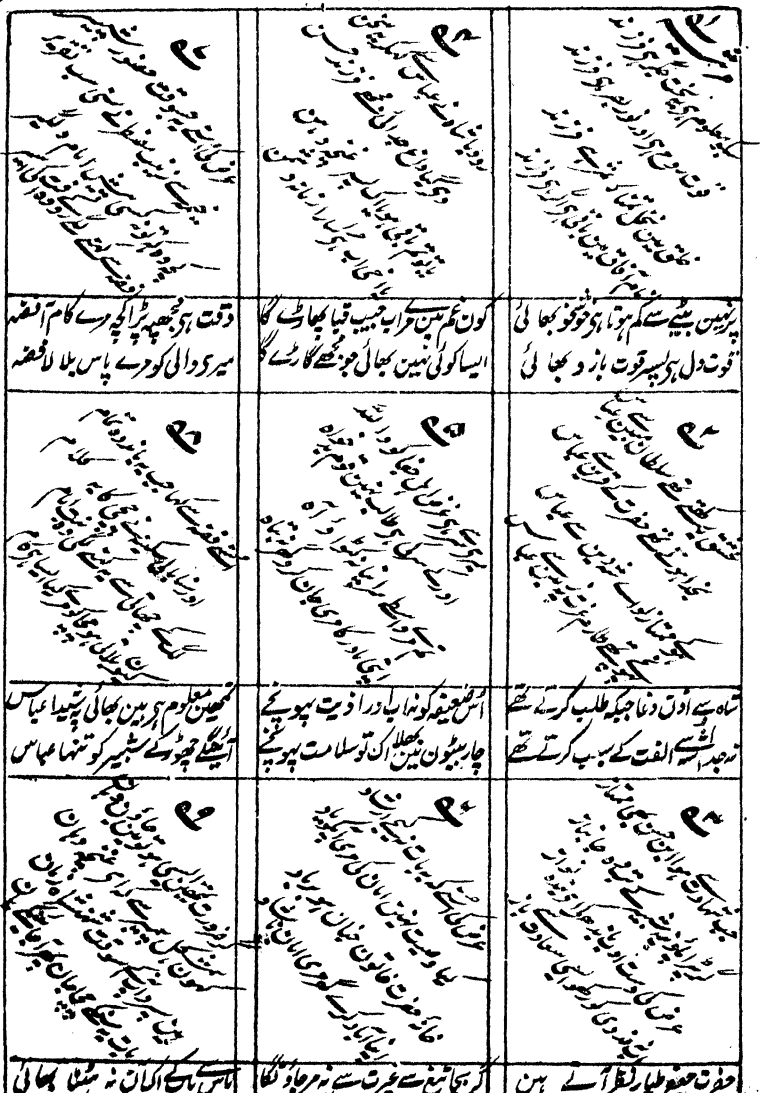

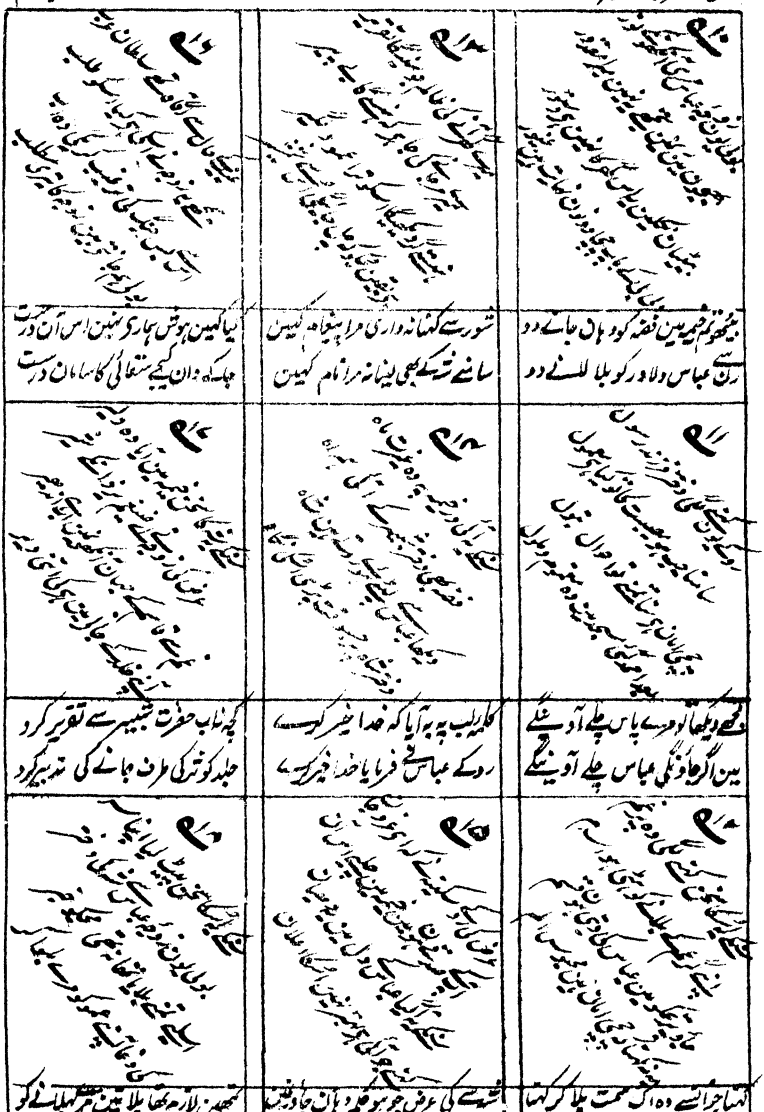

۴۱
تجھیں منصف ہو یہ شبیر کرے رد دیکھیں
نہ نو مکو شاہ کی ملو ہی میں کھلے سر دیکھیں

ہوا اسپر نہایت نری تقریر سے تیں
پھوپھا کہ ثر کے کنارے تری تدبیر سے ہیں

ساحل نہر کو منظور عضنفر نے کیا
زخم کو تڑکا علمدار دلاور نے کیا

۴۲
آپ کو اسے دریا کی طرف جانے دو
مشک پہ میرے چچا جان کو بھر لانے دو

ہیں کے نازوے امام دوسرا کو کھویا
ہی غضب بیڑہ و دانستہ چچا کو کھویا

ظاہر ہے زوے شاہ شہدا قتل ہوا
شور ہے رہن سکینہ کا چچا قتل ہوا

۴۳
گر رحم بھتیجے پہ واری تو بنا کام ترا
اور رہو کہ ثر پہ گئے یوں بھی ہوا نام ترا

عشق صادق کا نباہ آپنے کیا خوب کیا
اپنی زوجہ سے دلیکن تیں محبوب کیا

کماشہ نے نہیں یہ صدمہ اعظم اٹھایا ہے
حوادث کیا ہیں نہیں زمانہ دم اٹھایا ہے

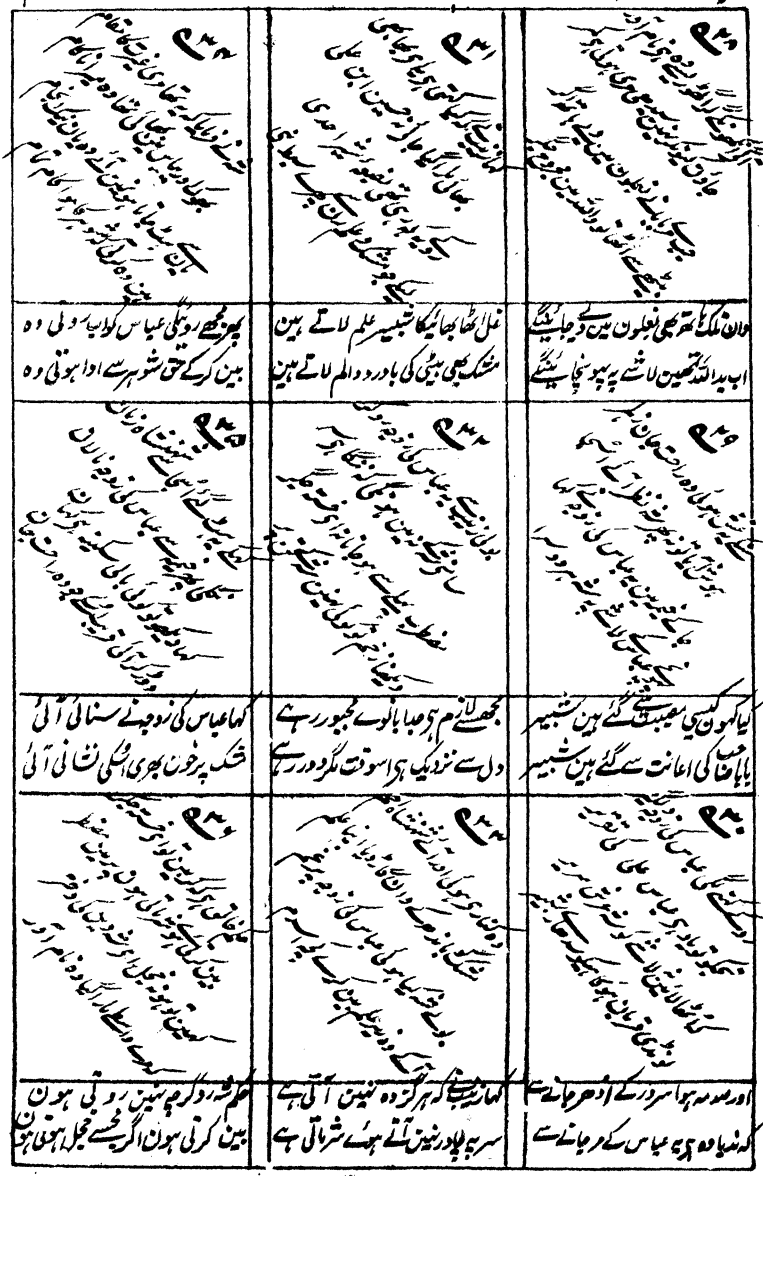

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

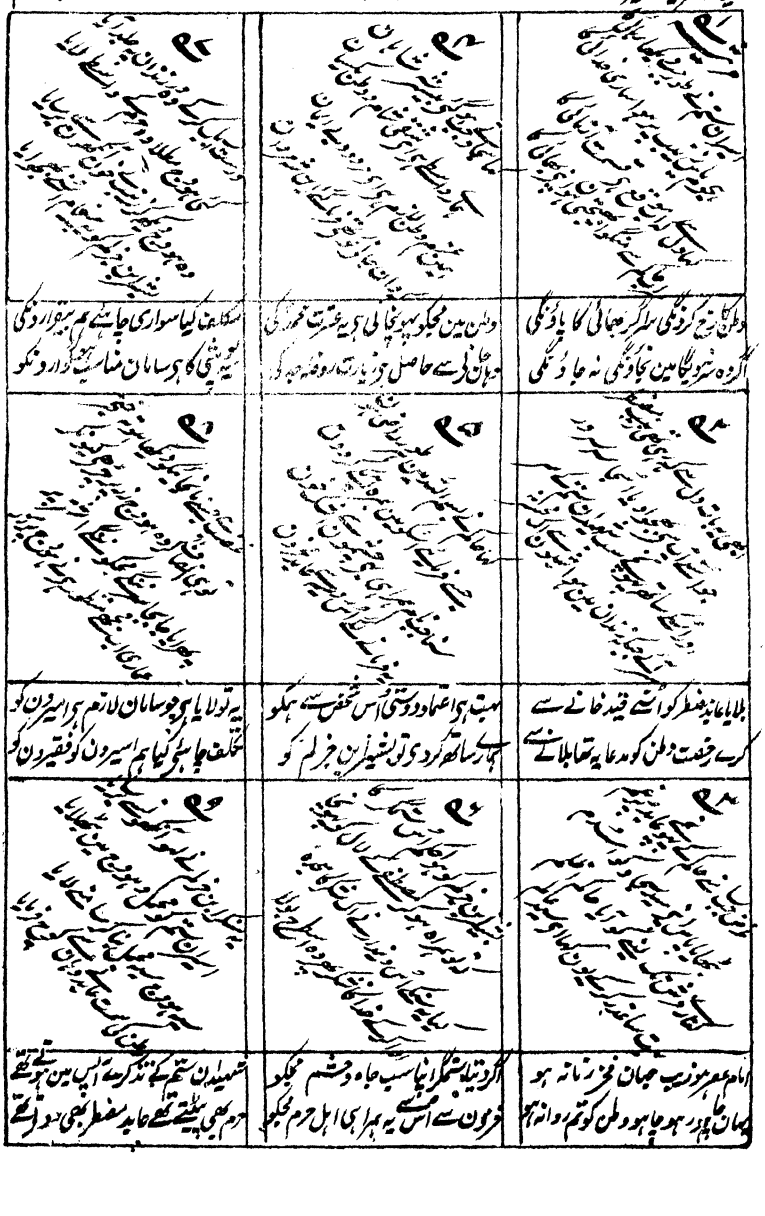

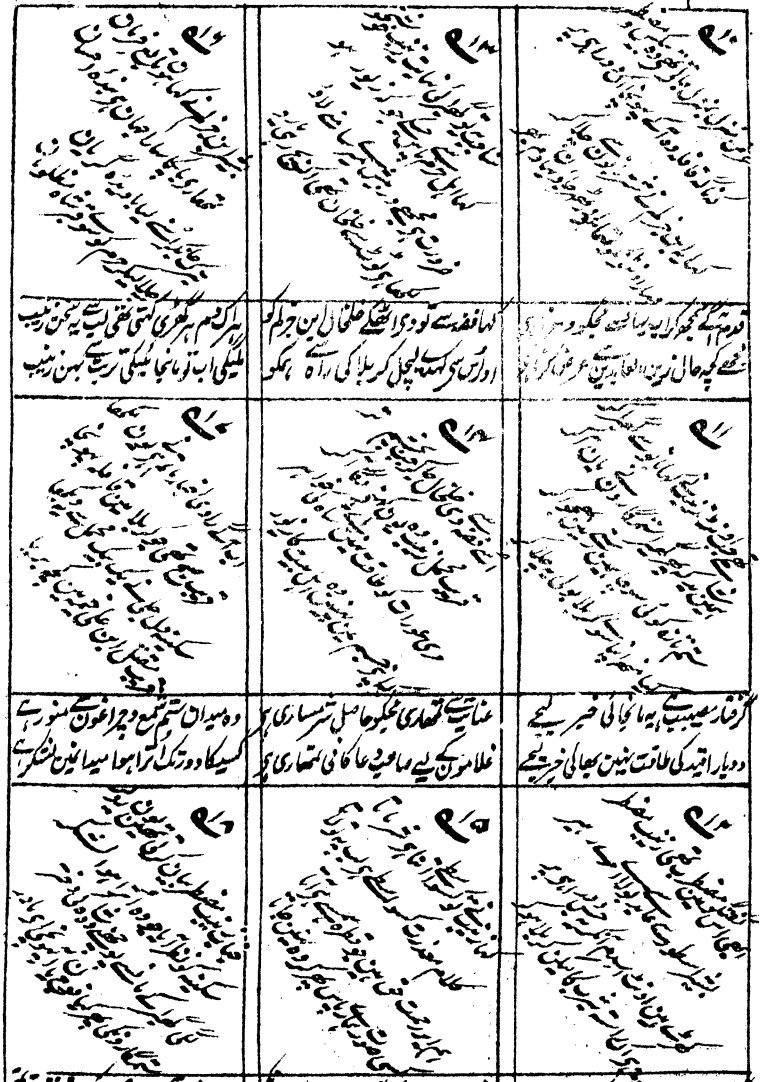

۱۰
قدم آگے کبھی کرتا یہ میرا دل نہیں تھکتا
مجھے کچھ حال زینب العابدین سے عرض کرنا ہے

۱۱
گر فکر مصیبت ہے یہ ماجائی خبر لیجے
دو دن اقامت کی طاقت نہیں بھائی خبر لیجے

۱۲
تنگ و دشوار رستہ ہے غریب کو سیدھا ہے
مرا سیدھا کبھی رستہ چھوٹ جاتا ہے

۱۳
کہا فضہ سے تو دے اٹھ کے خیمہ ان جرائم کو
اور اس ہی کہنے پر لپٹی کر بلا کی راہ لی ہم کو

۱۴
عنایت ہے تمہاری مجھ کو حاصل سر بسر ساری ہے
غلاموں کے لیے ماحی و عاگانی تمہاری ہے

۱۵
رضا مندی ہری بھی آپ کی ہے اور مرضی اماں کی
دکھاوے تو مجھے تربت اگر شاہ شہیداں کی

۱۶
ہر اک دم ہر گھڑی کہتی تھی اب یہ سخن زینب
للہی اب تو ماجا ئی للہی تربت بہن زینب

۱۷
وہ میدان تیغ و چراغوں سے منور ہے
کسی کا وہ ترک آرا ہوا میدان لشکر ہے

۱۸
غرض مشکیزے یوں اشدم کے نہر تھرا تی تھی
کہ اس کی ٹہنیوں کی مجھ کو صاف آواز آتی تھی

۴۱

ڈری کیونکر نہ یہ وہ ظلم اعدا یاد ہی سکو
طمانچہ شمر کے ماتھے کا بیٹا یاد ہی اسکو

۴۲

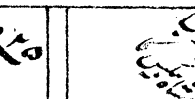

مناسب ہے نہیں تھوڑی دور تک لینے سے جانا ں
کوئی ایسا نہیں ہے جان کہ جیکو ساتھ لیجاؤں

۴۳

بہت ہے دیدۂ مشتاق ماتا کا کہاں ہو تم
بہن آئی ہے چھٹ کر قید سے بھائی کہاں ہو تم

۴۴

نہیں ہے ہمسری ہرگز کسیکو کوئی عزت سے
ہو پہلے مشرف یہ رشتہ دین کی زیارت سے

۴۵

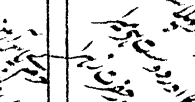

مع اہل حرم مشغول تھے سایہ و شیون میں
پڑی شال عزا تھی عابد بیکس کی گردن میں

۴۶

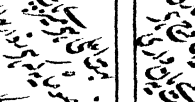

تری تربت پہ لالی ہو یہ ارمان ناچار آ جلدی
تری غربت کے صدقے میرے غیرت ذرا آ جلدی

۴۷

کہاں سے ہماری پیشوائی کو وہ آیا ہے
ہیں جو جو ساتھ اسکے سیکڑوں ہمراہ لایا ہے

۴۸

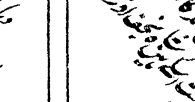

اٹھا یا باؤں ہی جب تک نہ پدر کو جا برسے
دعا پدر سا پدر کا عابد مضطر کو جا برسے

۴۹

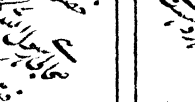

خوشی ہو گر تری تو ساتھ میرے یہ وطن جائے
کہو گر تم یہیں چھوڑوں کہو گر تم وطن جائے

۴۲۹

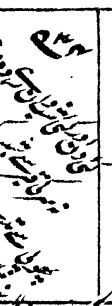

تڑپتی تھی کوئی رو دیتی تھی کوئی پیٹتی کوئی
کوئی تو دوڑ جیتا کہتی تھی اور یا علی کوئی

۴۳۰

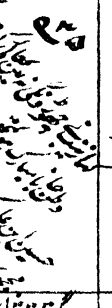

کہا سب سے ہو کم حوصلگی کچھ پروش رفت کا
یہی ہے وقت بس بابا نہ زینب کی شہادت کا

۴۳۱

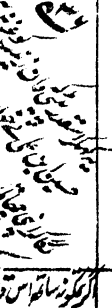

اگر کپڑا ہے سر پر بھولو نکی چادر جو چھاتا ہے
پکا کر اچھے کھانے فاتحہ اسپر دلاتا ہے

۴۳۲

کہا فضہ سے ڈھونڈھے وہ مقرر ہو دیگا یا نہیں
حرام آل نبی کا قافلہ ہے انسان و حیوان پر

۴۳۳

کیا دست مبارک سے اسے پھر صاف زینب نے
پکانے میں پھر اسکے کی مدد زینب کی واں سب نے

۴۳۴

دو گر کر نے جو وقت کچھ فرصت دی زینب کو
تو گر کر نہ کا شبیہ کے بانٹا وہاں سب کو

۴۳۵

کبھی سیری ہو گی تشنہ کی مرقد کی زیارت سے
مسافر چلکے ہو اب سوئے نجد کی زیارت سے

۴۳۶

بین ہر گز تربت شاہ شہیداں سے نہ اٹھوں گی
مجھے تکلیف جاں کی نہ دو یاں سے نہ اٹھوں گی

۴۳۷

اگر کوئی ہے ساتھ اس قافلے کے بانکی صغرا
بہت بیمار ہے سر پیٹ کر مر جائیگی صغرا

۳۷

ابھی منھ خواب میں آکر مجھے دکھلائے بھائی
وطن کجانے کو اصرار سے فرمائے بھائی

۳۸

ملا پانی نہ وقت قتل کسی بھائی پیاسے کو
کیا احمد نے پیاسا دیکھ حضرت کے نواسے کو

۳۹

نہ یہ آداب شرع و دین نہ کھانا اور نہ پانی تھا
مسلمانوں بھلا یہ کون طرز میہمانی تھا

۴۰

وطن کو بھائی صاحب آپکے کہنے سے جاتی ہوں
نہاری پاسبانی کے لیے دل چھوڑ کر جاتی ہوں

۴۱

سنا جب اُسنے عابد ابن شاہ بحر و بر آیا
ہوا جو شور رونے کا وہ منبر سے اتر آیا

۴۲

ملاطم ہوگیا پر نامزی غسل ان کے تھے
امام اُٹھا حیا سے ہائے سب کہ کہکے گریاں تھے

۴۳

صدر زہرا کی آئی صدقے میں یہ ہی مصیبت ہو
رہوگی نا قیامت میں تری بھائی کی زینت ہو

۴۴

صدائے گریہ سجاد سے صدمہ سہا ہو نہ جا
میں کہا خیمہ پر ٹوٹا حزن منکر جو مالک ہوا ہو نہ جا

۴۵

دعا ہی خیر سے یہ دلگیر کی حاجت روائی کر
تصدق حیدر کرار کا مشکلکشائی کر

۱

سعد و رو نوں آنکھوں سے وہ خوش نہاد تھا
اکبر علی کے ساتھ شریک جہاد تھا

۲

صد حیف عمر کی مجکو نہ فرصت دی لکھائیگی
صد شکر شکل شمر نظر اب نہ آئیگی

۳

تقریر یعنی ایسی اُس ابن شقی کی تھی
تحقیر جس میں آل نبی و علی کی تھی

۴

عاشق تھا فاطمہ کے ہر اک نور عین کا
تیر انتھا گر حسن کا تو دانہ حسین کا

۵

صورت نبی کی دیکھ نہ پھر تو کوئی سکے چین کی
انکو خبر جو ہو گئی قتل حسین کی

۶

اسطرح سے بیا احمد مختار تو نہ کر
اے ابن زانیہ یہ عبث گفتگو نہ کر

۷

دوش کا زار جو اکبار ہو گئی
صفین میں بانین آنکھ بھی بیکار ہو گئی

۸

جسجا پہ قید عترت شاہ شہید تھی
لکھا ہو وہانسے مسجد جامع بعید تھی

۹

معلوم مجکو رتبہ اسبط رسول ہے
وہ جان مرتضے ہے وہ جان بتول ہے

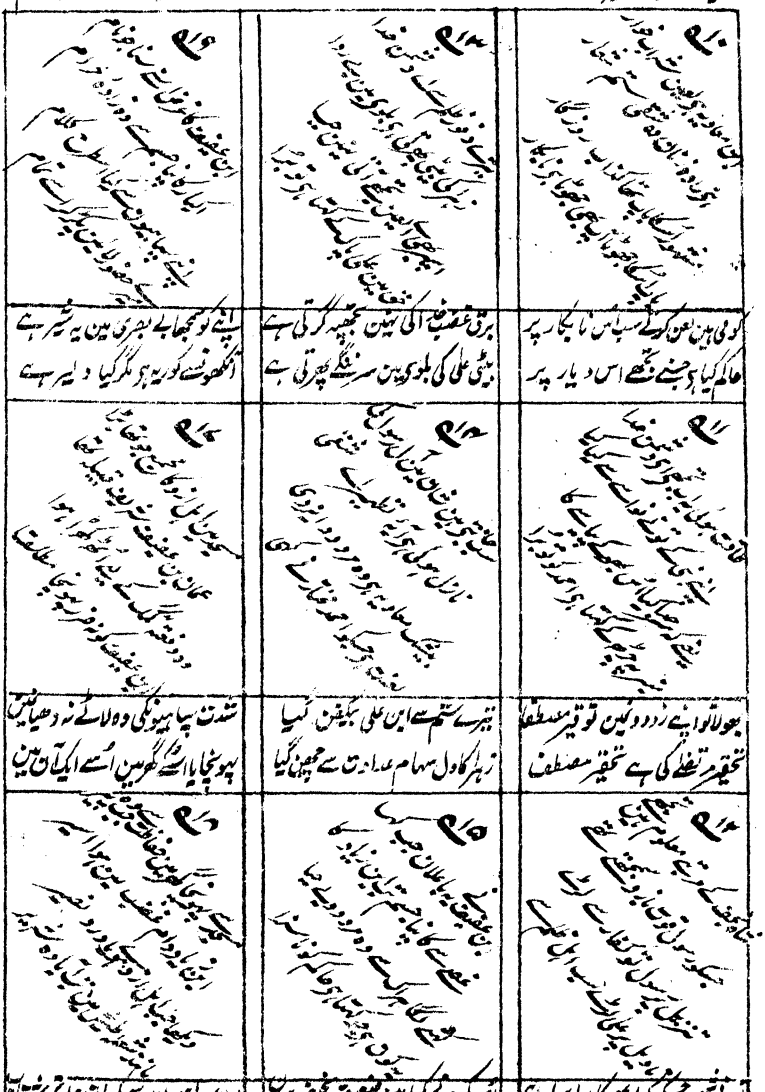

۱۰

کوفی ہیں لعن کرتے سب اس نابکار پر
حاکم کیا ہے جنکے تجھے اس دیار پر

۱۱

بھولا تو اپنے رد و دین تو قہر مصطفٰے
تحقیر مرتضٰے کی ہے تحقیر مصطفٰے

۱۲

تو نے شہید جسکو کیا بھوکا پیاسا ہے
حیدر کا وہ پسر ہے نبی کا نواسا ہے

۱۳

برق غضب ضد اسکی نہیں بچھ کر گرتی ہے
بیٹی علی کی بلوے میں سر ننگے پھرتی ہے

۱۴

تیرے ستم سے ابن علی بیکفن گیا
زہر کا دل سہام عداوت سے چھن گیا

۱۵

اس کو رسے کہا میں ضعیف و نحیف ہوں
اپنی زیادتی ہے میں ابن عفیف ہوں

۱۶

اپنے کو سمجھا بے بصری میں یہ شیر ہے
آنکھوں سے کور یہ ہے مگر گیا دلیر ہے

۱۷

شدت پیاس ہیبتوں کی وہ لائے نہ دھیان میں
پہونچا یا اسکے گھر میں اُسے ایک آن میں

۱۸

اس کور بدزبان کو پکڑ لاؤ تم شتاب

۱۹

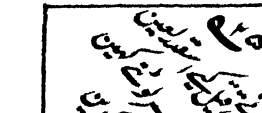

دین سیتا تھا اُس بصیر کا آیا یہ وہ میان میں
سب ستترہ سو آٹھ کے ہوتے جمع آن میں

۲۲

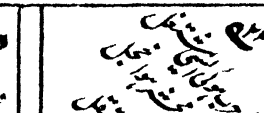

آگے بڑھا جو کوئی جدا تن سے ہوا
اہل سمر کو پانوں بڑھانا مفر ہوا

۲۵

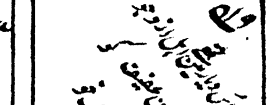

غول انکا نالگان جو برآگندہ وان ہوا
ابن عفیف گھر کی طرف کو روان ہوا

۲۰

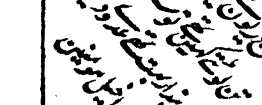

ظالم نے بہر جنگ مہیا کیا انھیں
اپنی کمک کے واسطے اکٹھا کیا انھیں

۲۳

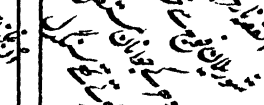

ایسے سے لڑکے صاف جہنم حصول ہے
ابن عفیف عاشق سبط رسول ہے

۲۶

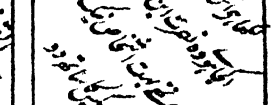

تاگہ خبر یہ ہوئی نا موس شاہ کو
گھیرا ہے اتو آکے اس خیر خواہ کو

۲۱

ابن بصیر کی کچھ تو اعانت نہ کیجیو
کچھ پاس اسکا اور مروت نہ کیجیو

۲۴

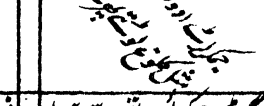

ہاتھوں سے اُنکے قتل امام امم ہوئے
عاشور کو نہ شہ کی رفاقت میں ہم ہوئے

۲۷

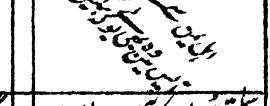

ماریں اُسے یہ حکم ہے ابن زیاد کا
گھیرا ہے ظالموں نے گھر اُس نامراد کا

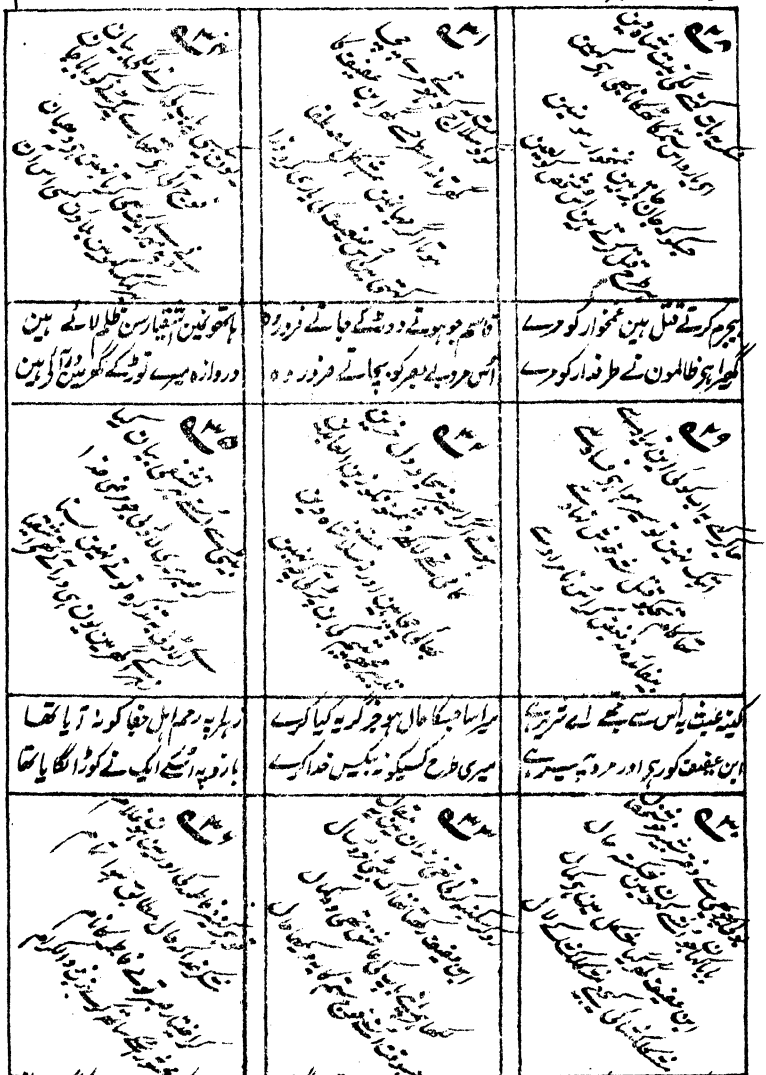

۴۳۸

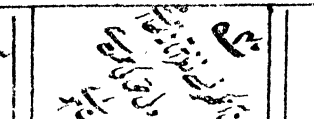

گر قتل بھی ہوا تو بڑا نام کر گیا
نصرت مین خاندان محمد کی مر گیا

۴۳۹

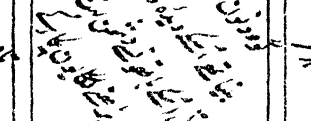

ای یار و نام پاکی میرے عفیف ہے
وہ اہل فضل ہے وہ نجیب و شریف ہے

۴۴۰

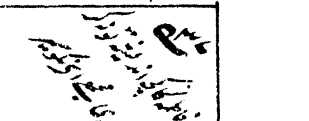

اس حکمت مفید کیے اعدا سے لڑنے کا
ہو قصد ظالمو تمھارے پکڑنے کا

۴۴۱

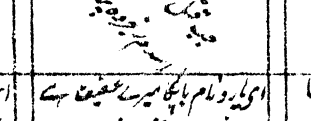

ہوگا حصول باطن و ظاہر کا مرتبہ
ملوائیگا حبیب مظاہر کا مرتبہ

۴۴۲

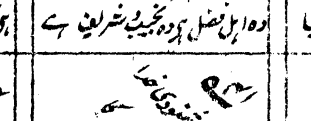

مارو لگا انکو نیزے جو ظالم پکڑتے ہین
نخوت کی راہ بے زرہ و خود لڑتے ہین

۴۴۳

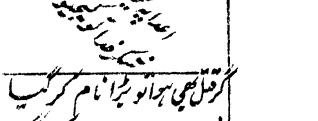

بہتو نکوا ہی کیلئے نے چور تک کر دیا
ایسا لڑا کہ دشمنون کو تنگ کر دیا

۴۴۴

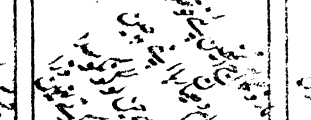

اس بے بصر نے کیا کہو نین کام جو کیا
جو دشمن آیا اسکے قریب اسکو دو کیا

۴۴۵

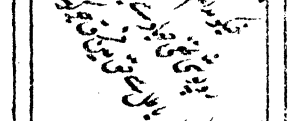

بابا مجھے یہ قول پیمبر کا یاد ہے
واجب نہین نسا پہ جہا نہین جہاد ہے

۴۴۶

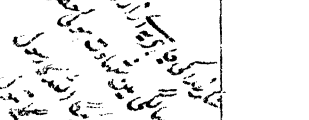

نزدیک کیلئے پھر نہ ستمگار آنے تھے
شمشیر و نیزہ اور اُسے پتھر لگانے تھے

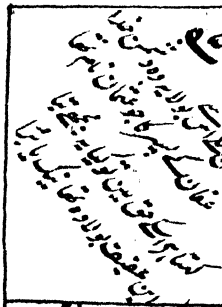

کوئی نہیں جو اسکی کمک آنکر کرے
اسوقت میرے باپ سے دفع ضرر کرے

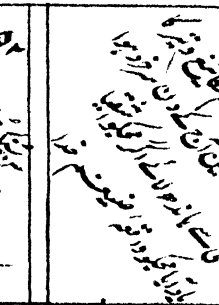

گھر میں نہ مرد حشمت و کے جو اہل فساد ہیں
زہرا یہ جو ستم ہوے مجکو وہ یاد ہیں

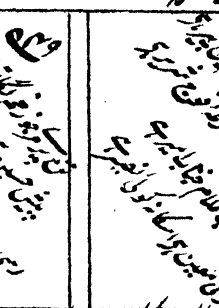

باطل پہ ہر کہ حق پہ یہ سب جانتا ہی حق
جو کوئی جیسا ہو اُسے پہچانتا ہی حق

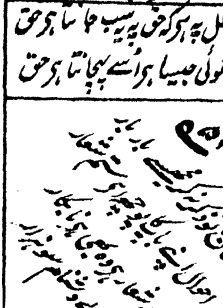

ٹھیلا کے فینگے اونٹ پہ اُس نامراد کو
دکھلایا اُن لعینوں نے ابن زیاد کو

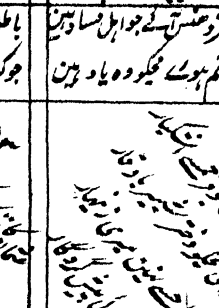

کر قتل مجکو درگذر اب مکر و کید سے
بس چھوڑ دے حسین کی عترت کو قید سے

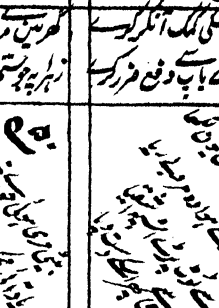

وہ دونوں بکار بھی ہین اور بلید بھی
ظالم معاویہ تھا لعین ہے یزید بھی

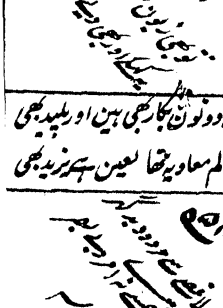

رب کریم کا مین نظر کردہ اب ہوا
ذلت کا میری یہ تو تماشا کیا سبب ہوا

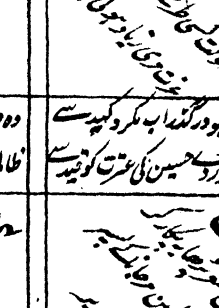

گھر فاطمہ کا صاف ہوا تیرے ہاتھ سے
جینا محال ہوتا مجھے میرے ہاتھ سے

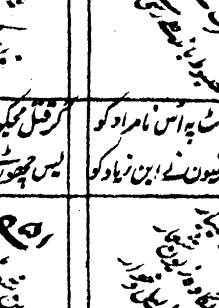

پورا کریگا مطلب دل اب خدا مرا
شکر خدا کہ پورا ہو مدعا مرا

۴۵

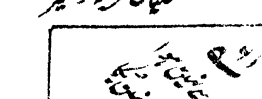

آل رسول کی تجھے الفت نصیب ہو
آئے اجل قرین تو شہادت نصیب ہو

۴۶

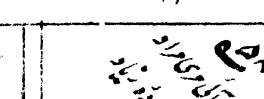

ہو دوستی کمال اسے بوتراب سے
مٹی پہ اسکا سر تو قلم کر شتاب سے

۴۷

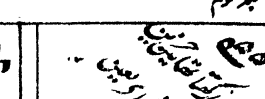

لبتھی بھی روکے روح رسالت پناہ سے
بخشا نامیرے باپ کو کہکر آلہ سے

۴۸

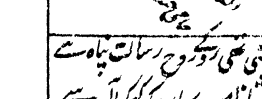

آخر جسم خون سے کیونکر بھرو نگاہیں
بیٹا پڑا یہاں رگڑے کے جہاں ہو مرو نگاہیں

۴۹

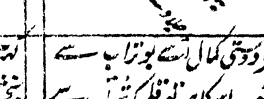

بابا کے غم میں گو تھا محل سرور و تسکین کا
پر پڑ پڑی تھی نام وہ لیکر حسین کا

۵۰

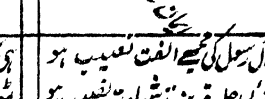

بابا کو مجکو بخشش محشر نصیب ہو
جنت میں سب شہید و نکے اک گھر قریب

۵۱

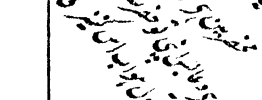

بسا رجہان میں تو کوئی تجھ سا شقی نہیں
دشمن خدا کا تجھ سے زیادہ کوئی نہیں

۵۲

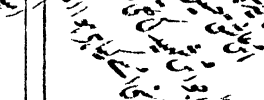

بیٹی سکینہ آپ کی ہے بے پدر ہو لی
قربان اس یتیم کے یہ نوحہ گر ہو لی

۵۳

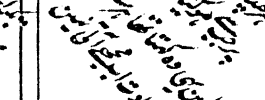

طوف مزار شاہ دوعالم نصیب ہو
روضہ کے پاس باب کا محرم نصیب ہو

اسوقت کسی کام کو بابا کے چلے ہو یا کسکے کمر لینے کو صفدر کے چلے ہو	بانو نہیں جواب اسکی مرے جان کسی کا نہیں ہے تنے جو کہی بات جواب اسکا نہیں ہے	راضی تو ہوئے مشکل نبی کر چکا اب ہے ٹھہرا جو جواب تنسے فقط اذن طلب ہے
خبت کی طرف جاتا ہی گلفام تمھارا تو کام تو میرا ہی پہ ہی نام تمھارا	سب جانتی ہون کیا مجھے سمجھانے ہوا کیر مین اپنے کہونگی کہ کہان جاتے ہوا کیر	شہ نہین تھے رخصت کیا یان مان اسپر کو آیا نے دیا ہوتا شہ جن و بشر کو
زہر ابھی ہو خوش مجھسے پیمبر بھی خفا ابھی انام تمھارا ابھی ہو اور نام مرا ابھی	زینب کی جدا ایکا بڑا جگر خلق ہے تنسے بھلی سوا مجھپہ پھوپھی جان کی حق ہے	مین تو نہین کچھ کہتی ہون جاو مین علی اکبر بابا کو مگر اپنے بلا و مین علی اکبر

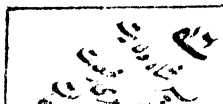

بہتر ہو کہ بابا کی اجازت سے لیسر جائے
تم شہ کو بلا لو تو کوئی بات ٹھہر جائے

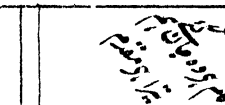

حسو قت سے عباس علی چھوٹ گیا ہی
ٹوٹی ہی کمر کیا مرا دل ٹوٹ گیا ہے

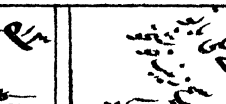

تجویز جو حضرت کے بلانے کی ہوئی ہے
تدبیر فقط دیر لگانے کی ہوئی ہے

جوں شیر لب نہر پہ عباس پڑے ہین
شہ پکڑے کمر بھائی کے لاشے پہ کھڑے ہین

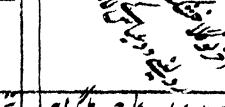

اسوقت اگر غیرت مین جاؤنگا اکبر
عباس کی زوجہ سے مین شرماؤنگا اکبر

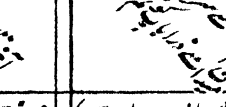

درواز یہ کہکے کہا ہی حرمی ہمشیر
قرزند کو رخصت کے لیے لایا ہی شبیر

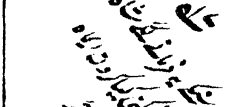

شہ بولے بلانے کا سبب سچ کہو کیا ہی
اکبر نے یہ کی عرض کہ کچھ کام مرا ہے

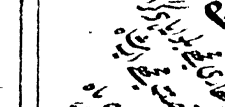

پیارے تجھے تم پیار اگر کرتے ہو جی سے
بے تیر رضا مرنے کی لے آؤ پھوپھی سے

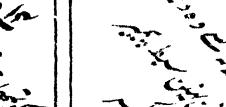

یہ تو کہو کیا پیٹے سے ٹھہرا کے ہو آئے
یا شاہ جو تم خیمے مین ٹھہرا کے ہو آئے

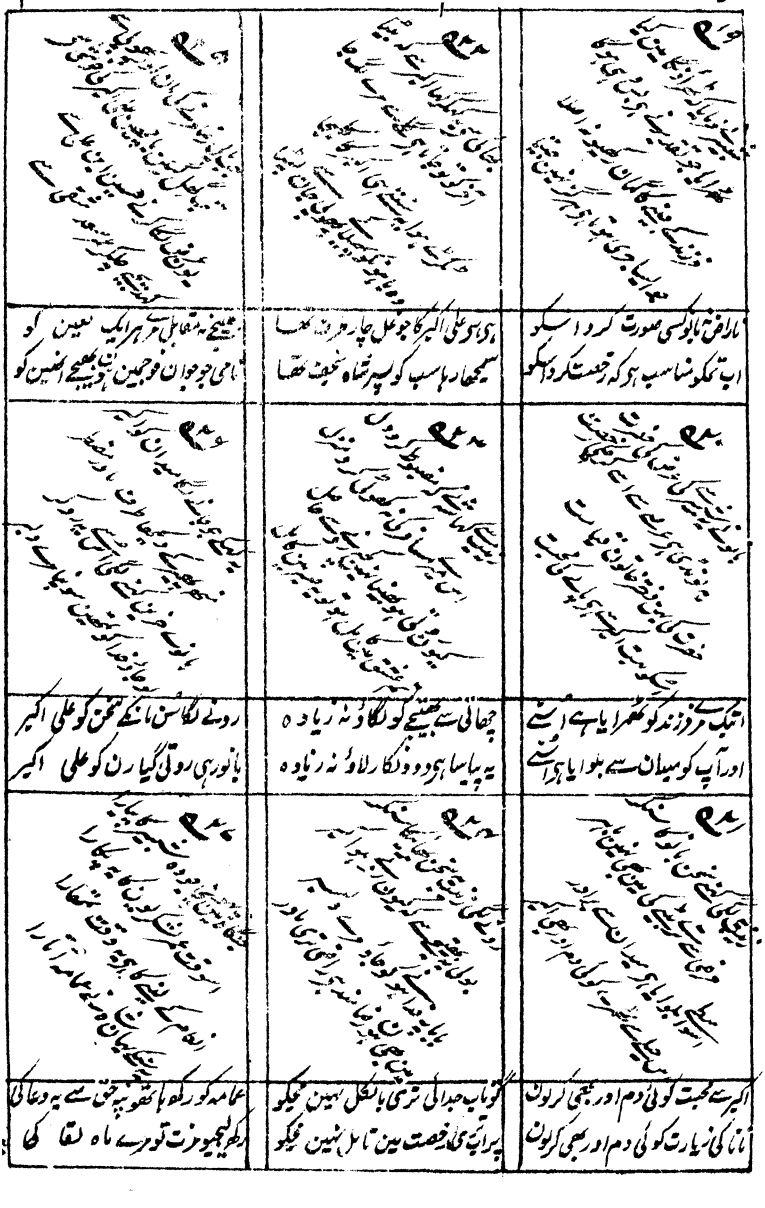

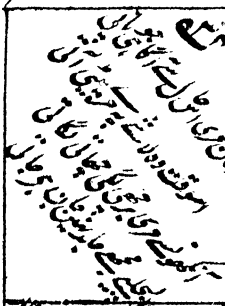

ہمت پہ فدا اور مین تصدق تری سنکے
شاباش تجھے اے مرے پیارے کلی دنکے

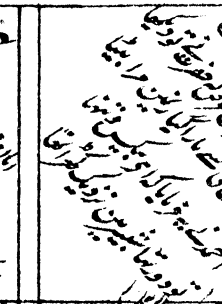

لو غنچہ جھکایا نہ نگاہ کسی سے
اکبر کی لڑائی کوئی پوچھے مرے جی سے

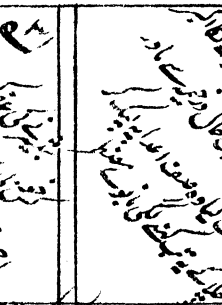

یہ تو ہی یقین مجکو کہ اب مین نہ بچونگا
مرتے ہوے اما نکو بھلا دیکھ تو لونگا

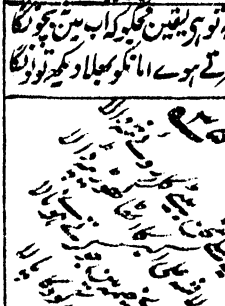

ماں بولی کہ مجروح یہ اب ہو گیا لوگو
اکبر گرے گھوڑے سے غضب ہو گیا لوگو

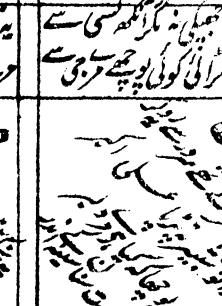

مین جا پتا ہون کھولون نہین کھاتی پلک سے
اسوقت زیادہ مرے سینہ مین کھٹک ہے

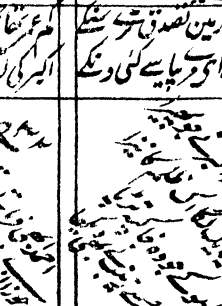

مانند علی لڑکے ہی میدان سے آیا
دیکھو کوئی لوگو یہ ہی کشتن سے آیا

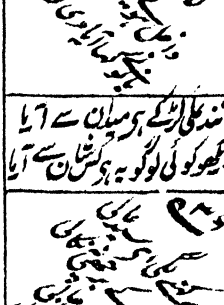

غش ہو کے گرے مین جو اکبر نظر آیا
غش ہوتے ہی دیدار پیمبر نظر آیا

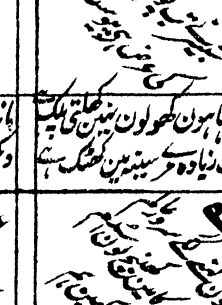

لیچلیے جو خیمہ مین مجھے اب تو بجا ہے
اسوقت کلیجے مین مرے درد سوا ہے

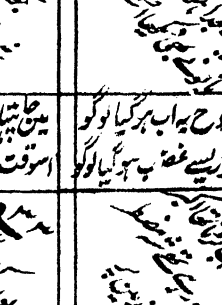

تشنے کہا بابو تری تقدیر ہے یہی
برچھی جو کلیجے سے نکل آویگا کلیجا

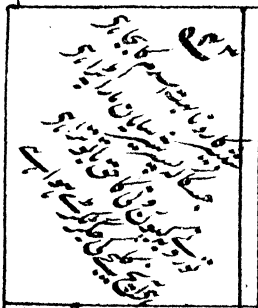

یہ عرض کی بابا سے جو اس ماہ لقا نے
سر پیٹ لیا ہاتھوں سے شاہ دوسرا نے

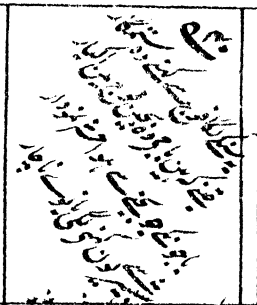

غل کر رہی اسوقت یہ کیوں خلق شقی ہے
شہ نے کہا یہ مرگ اکبر کے خوشی ہے

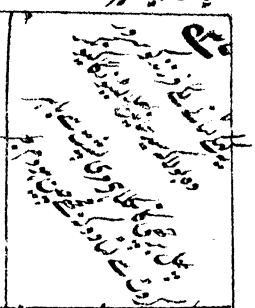

جو ہے تری حالت وہی اسوقت مری ہے
بین دونوں نہ کیونکر کہ کلیجے کو لگی ہے

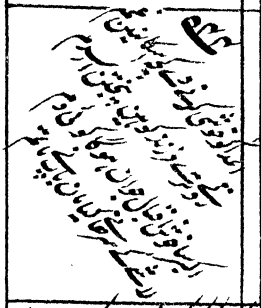

اب سینہ سے ہر بار دم آتا ہے گرہ سے
پھل برچھی کا آتا ہے نظر پشت زرہ سے

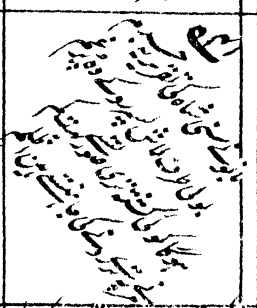

گھبیں سے مرجانے سے ہوتا نہیں کوئی
ہے ہے علی اکبر تجھے رونا نہیں کوئی

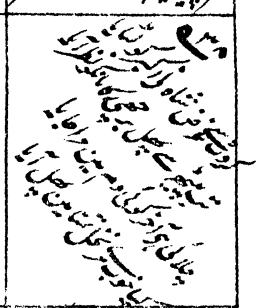

گر شکر کرا سر شہ والا کو نہ رویا
باپ اسکے لیے رویا یہ بابا کو نہ رویا

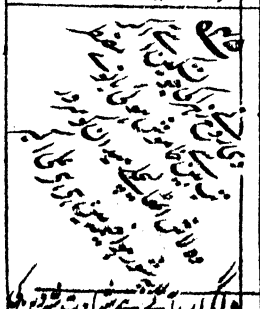

بولا کوئی آخر تو نہیں مودہ چکا تھا
اکبر تو فقط دیکھنے کو مانگے گیا تھا

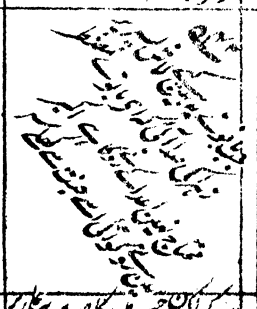

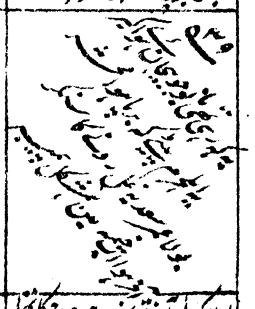

دلگیر اب آئے ہے شہادت شہ دیں کی
زاری نہ رقم ہوگی بانوے حزیں کی

۱

[illegible]

۲

[illegible]

۳

[illegible]

۴

[illegible]

۵

[illegible]

۶

[illegible]

۷

[illegible]

۸

[illegible]

۹

[illegible]

۷۱

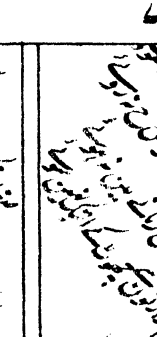

پوچھا کی میں نے بیٹی ہوئی بابا کی کر سے
کھل کر نہ کہا منھ سے کہان جاتا ہون گھر سے

۷۲

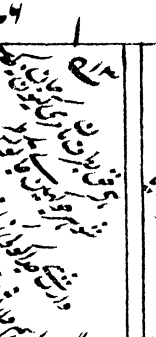

گر بابا تیرے گھر سے کہین دور گیا ہی
مادر ترسی کیا تیرے بھی گھبرانے کی جا ہی

۷۳

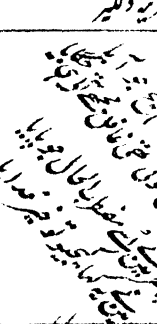

خالق کے لیے پوچھ ذرا اپنی زبان سے
جو شہر مین آتا ہی وہ آتا ہی کہان سے

۷۴

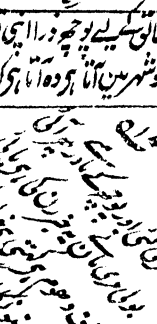

گر قصد ہوا جانے کا سلطان زمان کا
صغرا سے کچھ احوال نہ تو کہنا یہان کا

۷۵

سرآہ جواب بھر لی نہ مین حسنہ جگر تھی
کر دان دنون مین آمد اکبر کی خبر تھی

۷۶

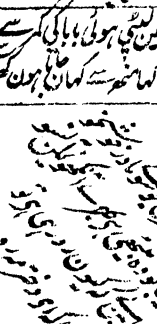

کچھ اور نہین منھ سے سخن کہتی ہین دونون
چلاتی ہین اور شیشہ دہن کہتی ہین دونون

۷۷

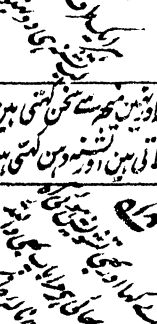

جب نکلا گھر سے تھا تو وہ خوش تھا کہ حزین تھا
پر یہ تو بتا میرے تو کچھ ذکر نہین تھا

۷۸

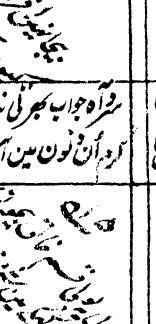

انداز سے بابا کے یقین ہر مرے جی کو
ماسے کی طرف لیتے گیا ہی وہ کسیکو

۷۹

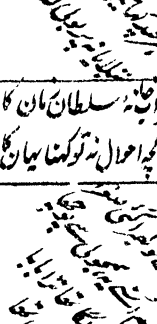

چلا رہی ہر ایک بھو بھی میری حزین ہے
اب سمجھی کہ دونین کوئی ساتھ نہین ہے

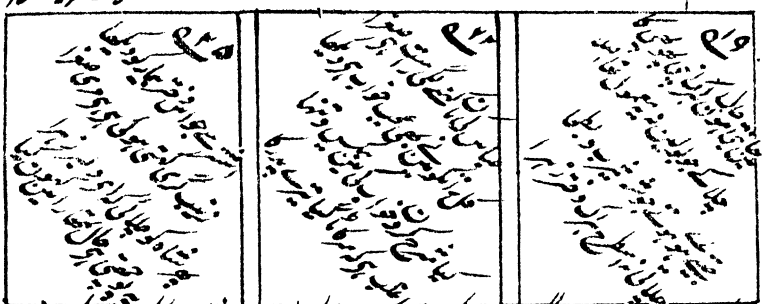

کیونکر نہ چلے غم سے چھری میرے جگر پر
مرتے ہوئے پانی کی ہوئی قید پدر پر

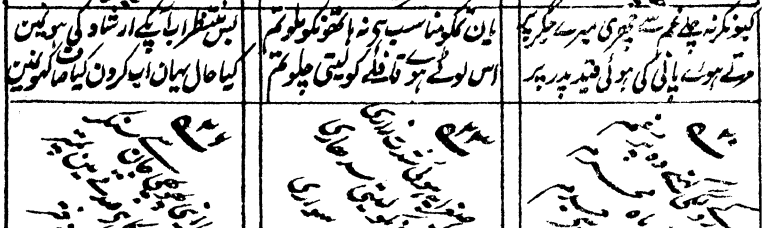

بس منتظر اب آپکے ارشاد کی ہیں ہم
کیا حال یہاں اب کروں کیا مانگتے ہیں تم

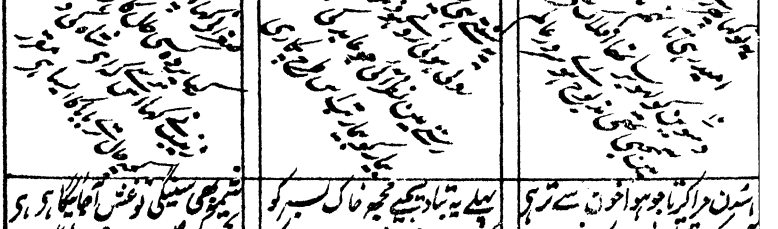

پہلے یہ بتا دیجیے مجھے خاک بسر کو
کے روز نہ تھا پانی ملا میرے پدر کو

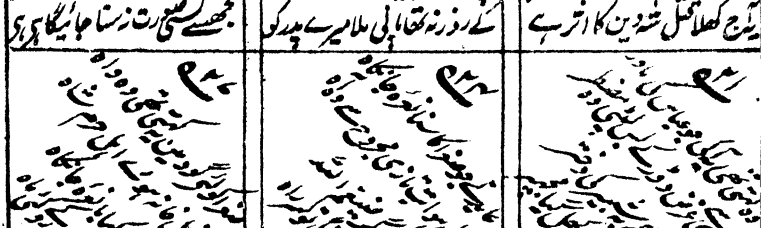

شیرو بھی سنیگی تو غش آجائیگا ہی ہی
مجھسے کسی صورت نہ سنا جائیگا ہی ہی

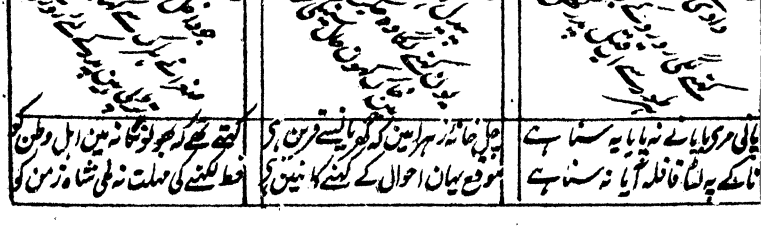

پانی مرے بابا نے نہ پایا یہ سنا ہے
ناکے پہ امام قافلہ آیا نہ سنا ہے

۲۹

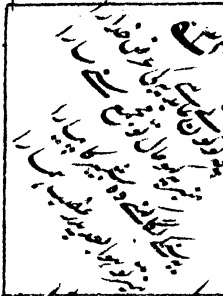

جب وقت قریں آیا ہی لوگو مرے غش کا
لو جلد کہو حال شہ دین کی علش کا

۳۰

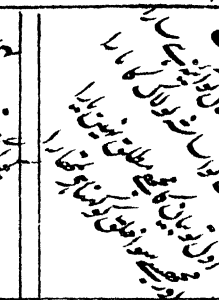

جو ذکر تشنہ نہ پہ آجائیگا عابد
تا حشر کتابو نین لکھا جائیگا عابد

۳۱

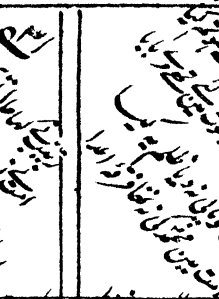

الفت کی نہ تقریر کچہ اس آن کردم
احوال سنو اور نہ کچہ دھیان کردم

۲۹

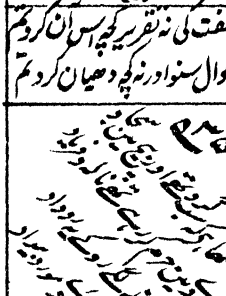

اصغر کی جہان جانے لگی تازہ رجا تھی
حالت مرے بچے کی بے دودھ کیا تھی

۳۰

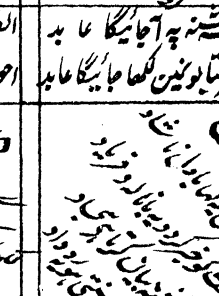

عابد نے جسو وقت کہا اشک بہا کر
جو عاشق حضرت تھے وہ جا مرثیہ اکثر

۳۱

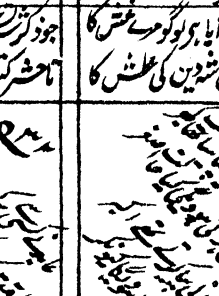

آخر کی مصیبت کہون یا مشکل اول
منزل ہین ہر ایک ہوئی منزل اول

۲۹

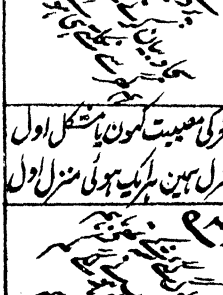

روے سے ابا کے آن تو ماموس ہوا تم
کہیو مرے بچون کو فاطمہ صغرا سے کہو تم

۳۰

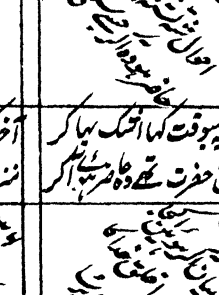

روے سے محب شاہ کا خالی نہ کوئی تھا
ہر لب پہ غرض نام حسین ابن علی تھا

۳۱

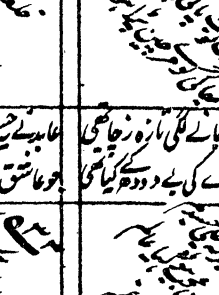

عصے کی طفر الی غرض ہاتھ تمہارے
ہان فضل الہی تھا فقط ساتھ تمہارے

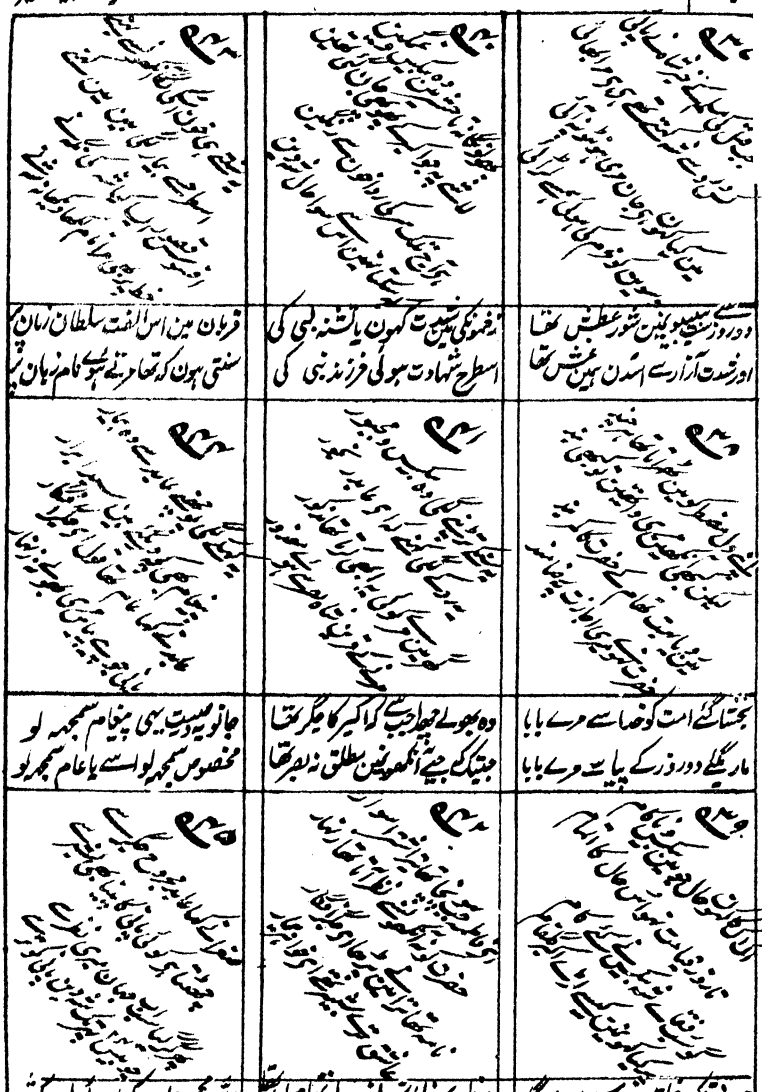

۴۲

پورا نہ سنا تھا ابھی مسال شہ دلگیر

جو حال ہوا اس مجلس بیکس کا نہ تغیر

کیا بین کروں فاطمہ معصوم کا میں دلگیر

خالق سے دعا کر تا ہوں اے مالک تقدیر

مقبول دعا کرلے یہ مجھ سوختہ جاں کی

ذلت سے بچالے مجھے اپنے مہماں کی

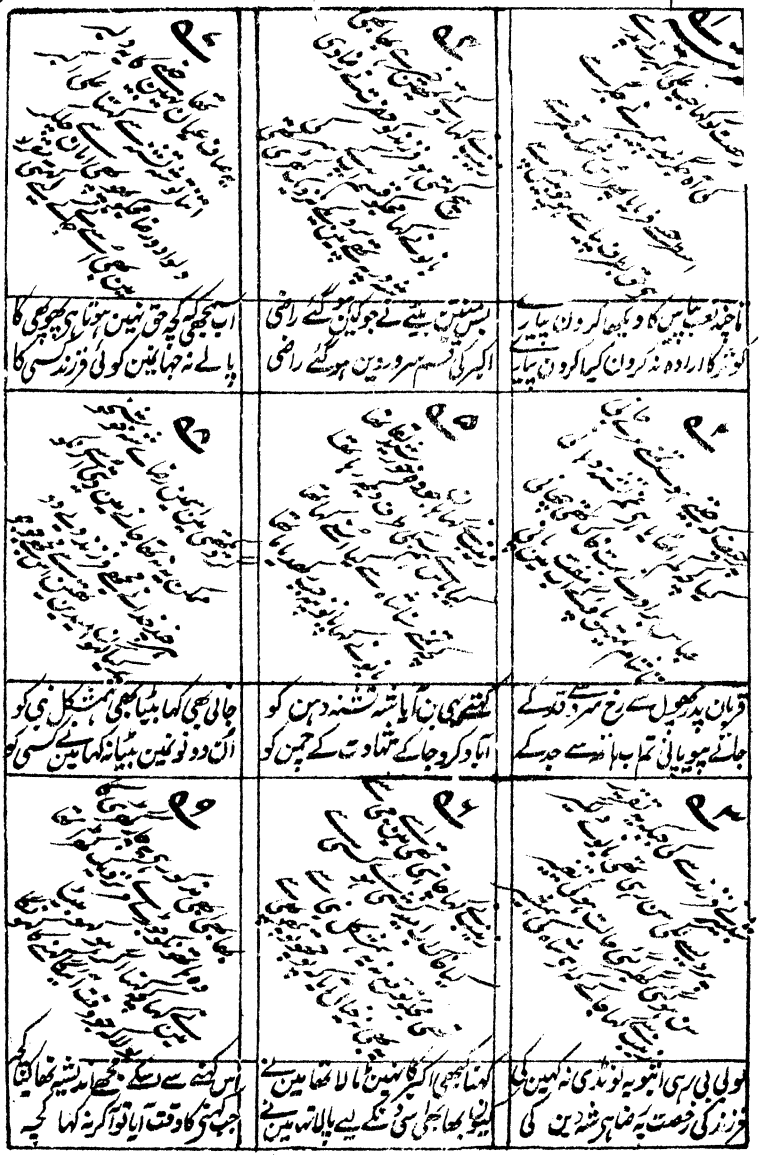

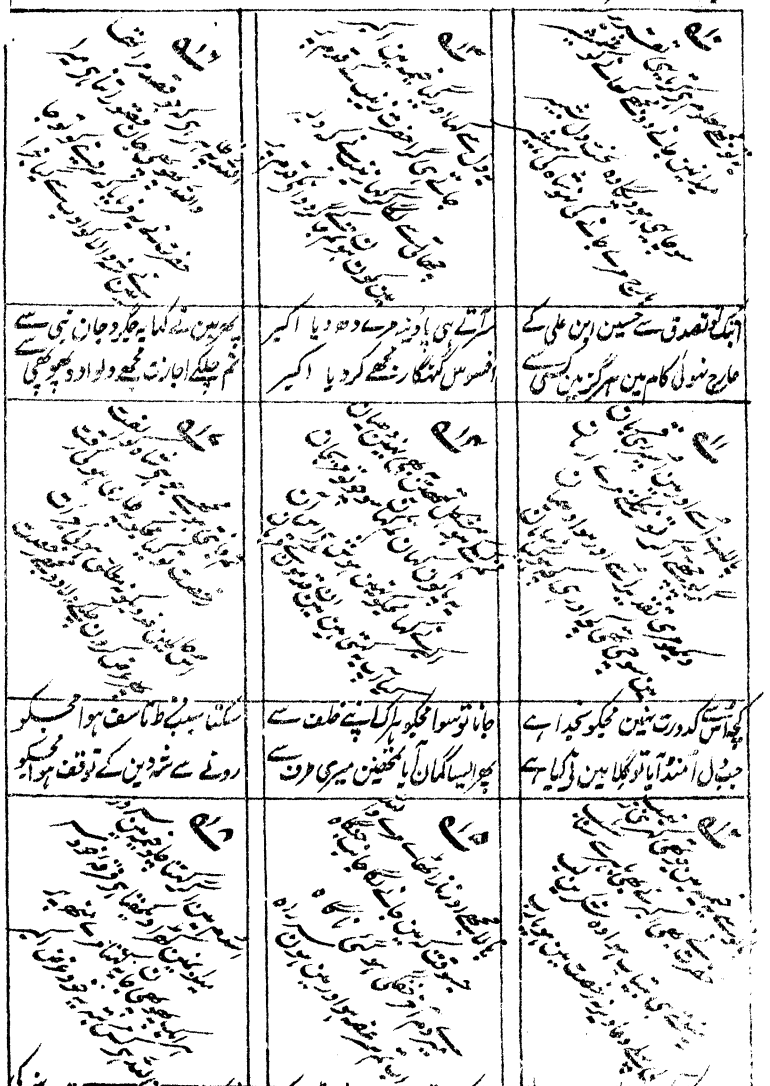

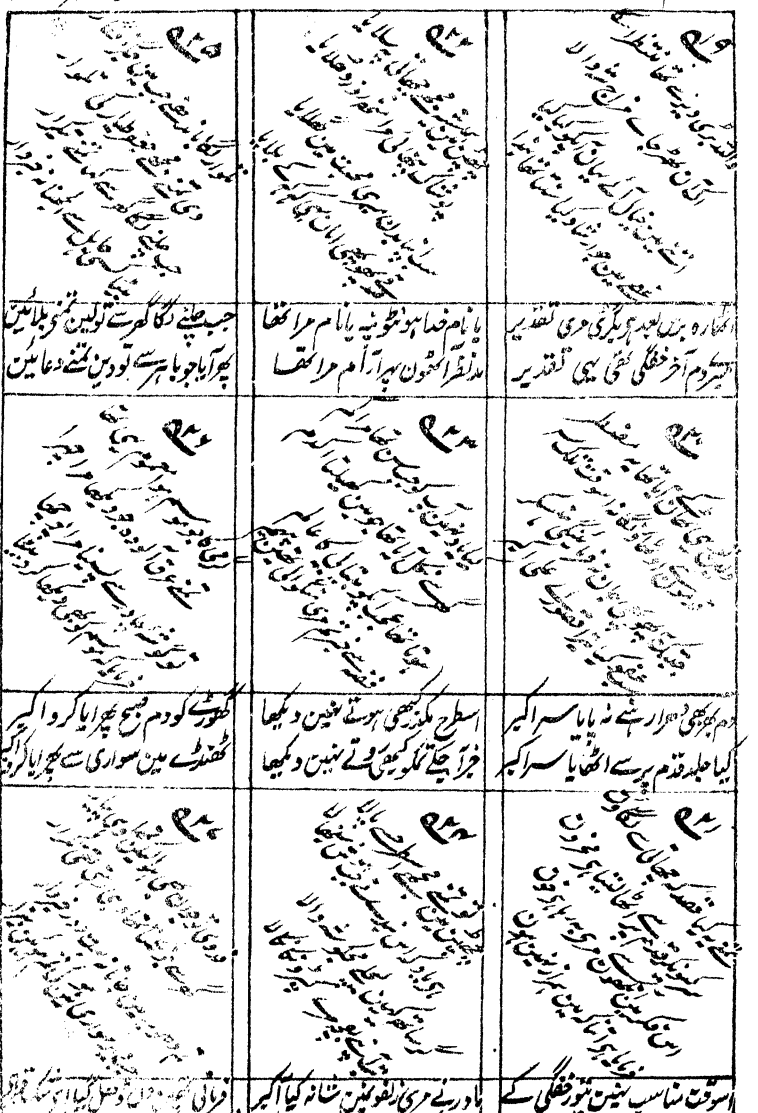

۳۱
اکٹھا رہے بس بعد ہی بگڑی مری تقدیر
تیرہ دم آخر خفگی تھی یہی تقدیر

۳۲
یا نام خدا ہونٹ تو ہلتے تھے یا نام مرا تھا
ہر نظر اٹھتی تھی سو آرام مرا تھا

۳۳
جب چلنے لگا گھر سے تو لیں تم نے بلائیں
پھر آیا جو باہر سے تو دیں تم نے دعائیں

۳۴
دم بھر بھی دھواں رہنے نہ پایا سر اکبر
کیا جلد قدم پر سے اٹھایا سر اکبر

۳۵
اسطرح مکدر کبھی ہوتے نہیں دیکھا
جز آج کے تم کو کبھی روتے نہیں دیکھا

۳۶
گھوڑے کو دم صبح پھرایا کرو اکبر
ٹھنڈے میں سواری سے پھرایا کرو اکبر

۳۷
اسوقت مناسب نہیں تیور خفگی کے
فرمائیے شایان ہیں اکبر خفگی کے

۳۸
مادر نے مری یہ تو نہیں شانہ کیا اکبر
جب بھیجا کہیں تم نے تو دو لھا سا بنا کر

۳۹
فرمائی کچھ دل کی دعا یا نہ کہا اکبر
نہ دھوپ میں دیکھا کبھی نہ کھانے کو جو اکبر

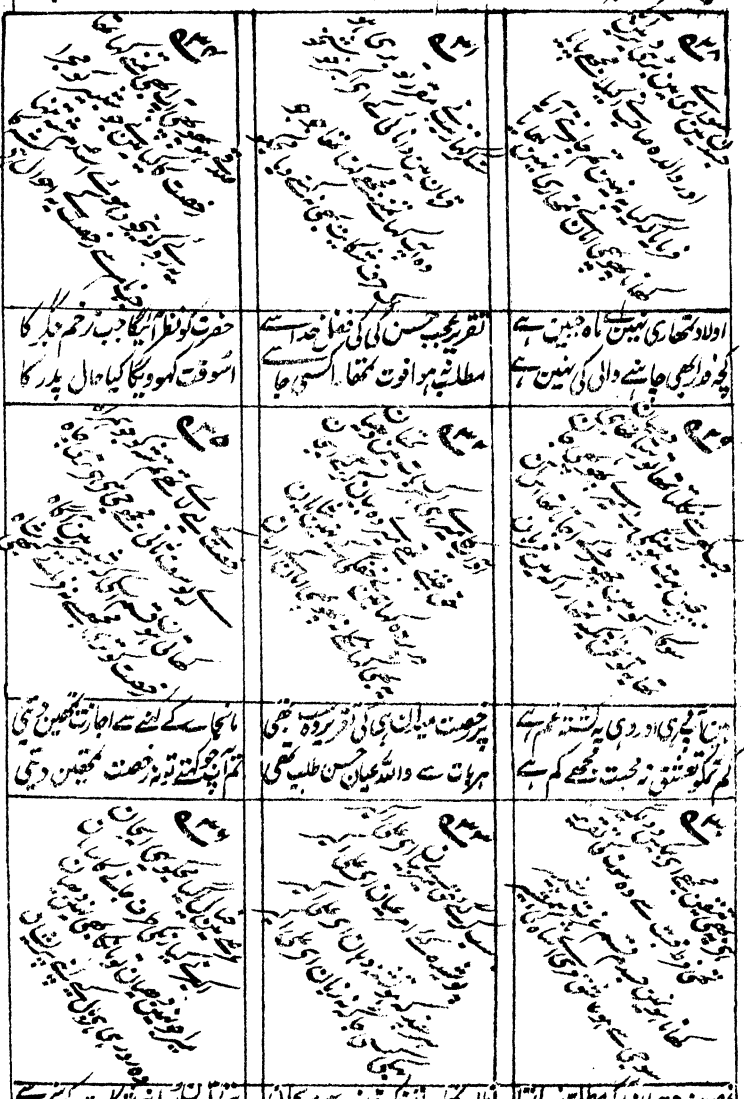

اولاد تمھاری نہیں ماہ جبیں ہے
کچھ فکر ابھی جانے والی کی نہیں ہے

تقریر عجب حسن ادا کی تھی فضا سے
مطلب ہر افوت تھا اسی جا سے

حضرت کو نظر آئیگا جب زخم پدر کا
اسوقت کہو دیگا کیا حال پدر کا

دنیا تجھے دی اور دی یہ رتبہ عظیم ہے
کم تر کو تیرے عشق نہ محبت نہ مجھ سے کم ہے

پر رخصت میدان ہی کی تقریر وہ سب تھی
ہر بات سے واللہ عیان حسن طلب تھی

ماں جاے کے لینے سے اجازت تھیں دیتی
تم آپ جو کہتے تو نہ رخصت نہ تھیں دیتی

نصے میں وہ یہاں اکبو مطلق نہ پاتا
سکوہ نہیں وہ مرثیہ جو غصے میں کہا تھا

ظاہر تھا یہ باتوں کے قرینہ سے سریحاں
بالکل ہی تنفر تھیں فیضے سے ریحاں

پہنچا تی ہوں اس اپنی شکایت کے سخن سے
اب کہتی ہوں کسی زخم کا ٹکڑا تھا دہن سے

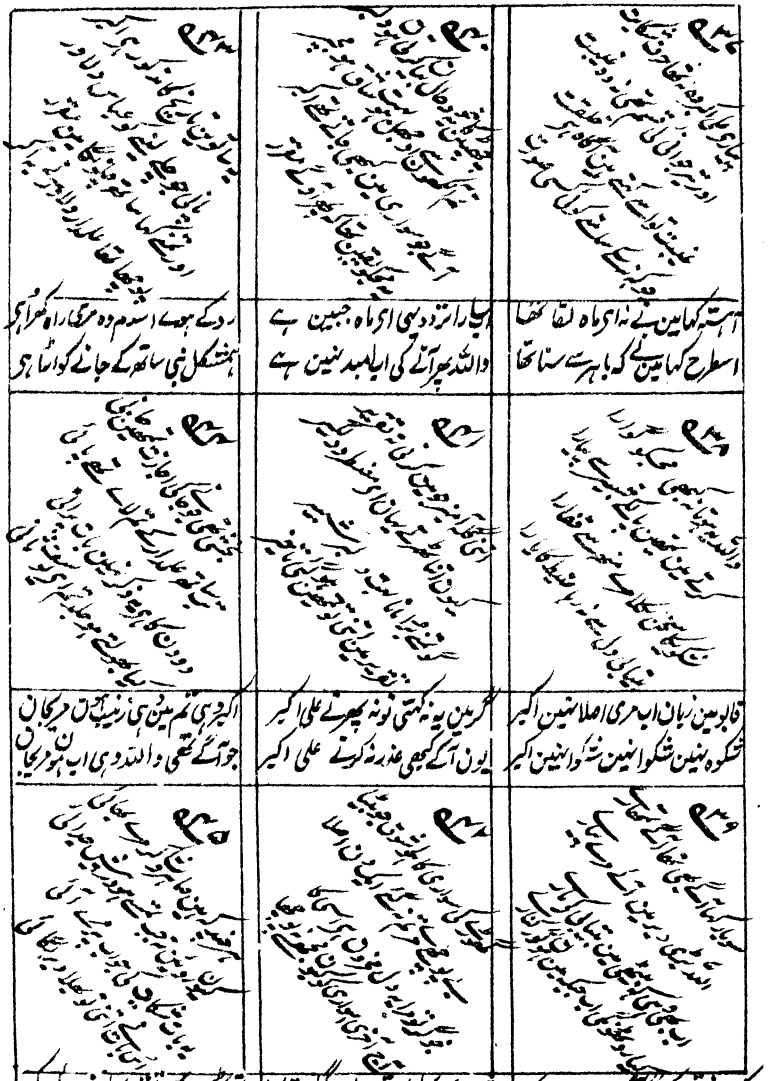

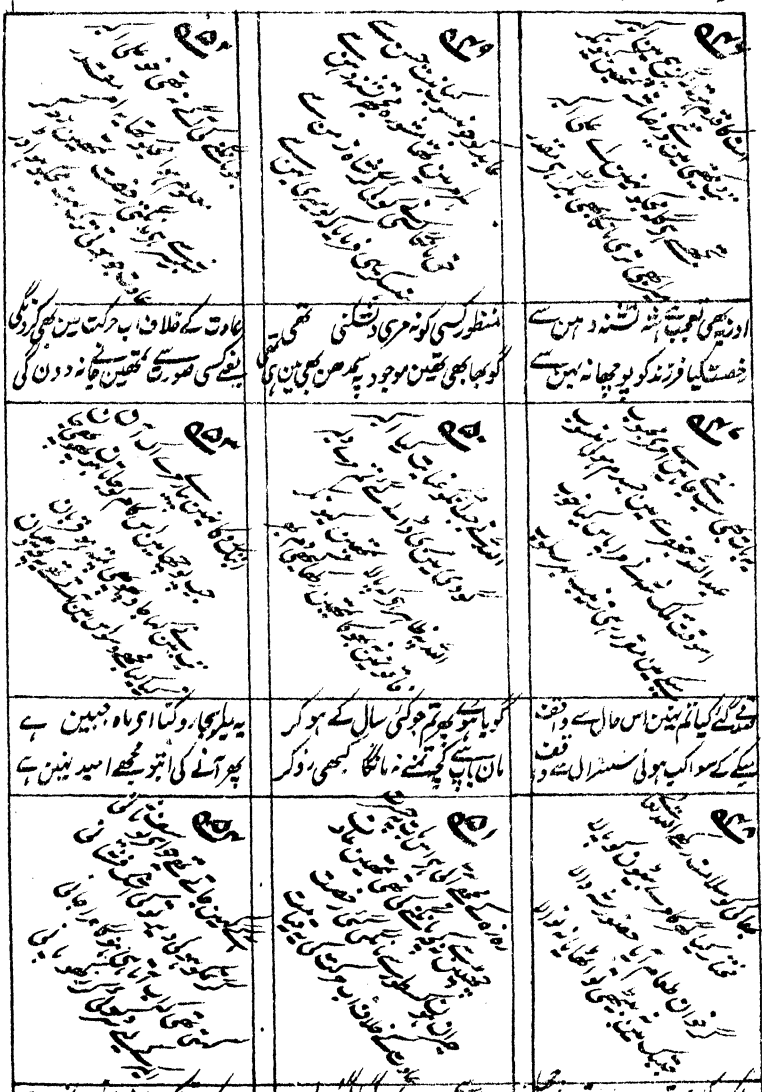

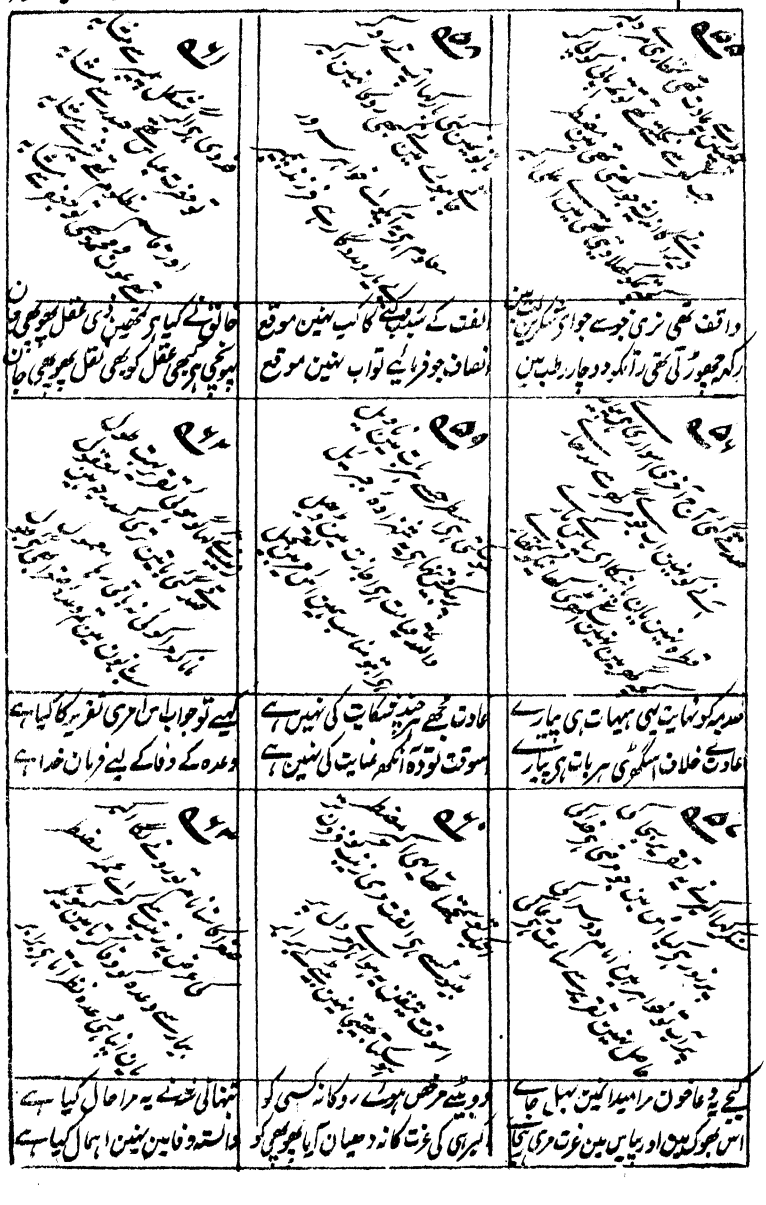

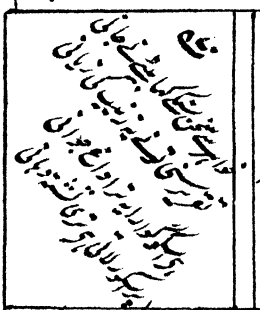

اس لیے کاہی فخر جو بابا پہ فدا ہو
کہ ڈالیے جاد لبر زہرا پہ فدا ہو

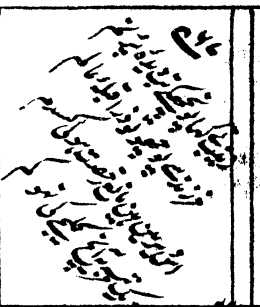

آگاہی ہی حضرت تو ہر دو دو الم سے
کیا حال ہوا آپ کا عباس کے غم سے

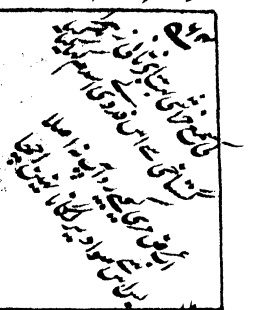

تو جانتا ہی جیسے کہ تیری یہ پھوپھی ہی
زینب ترے ماں باپ کی جانب سے تہی ہی

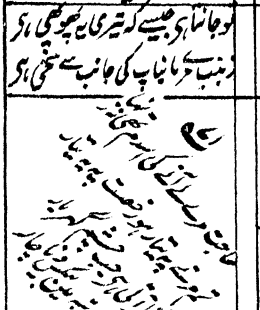

حل مرثیہ شکل کسی عنوان سے ہو جائے
حاصل مجھے رخصت جو پھوپھی جان سے ہو جائے

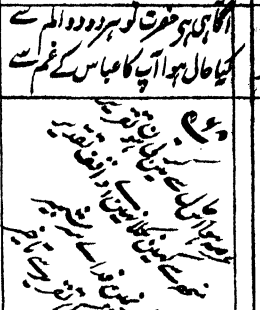

مرنے کا تو اس لال کے مدت سے یقین ہی
جانے کو جو بیٹھوں یہ دل میرا نہیں را ہی

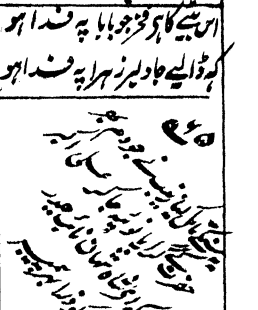

ہاں مجھے یاد آئی ہیں جب لی ہی زینب
اٹھارہ برس بعد تجھے کھوتی ہی زینب

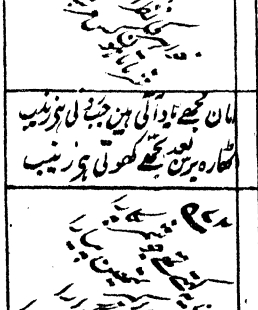

رخصت دو اسے جانے کی تم کہتی کیا ہو
زہرا کی طرح خلق میں تم عقدہ کشا ہو

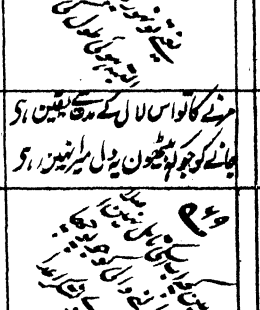

عمت یہی اس پانے والی کا صلا ہے
یہ اسکی شکایت ہی مجھے کچھ نہ گلا ہے

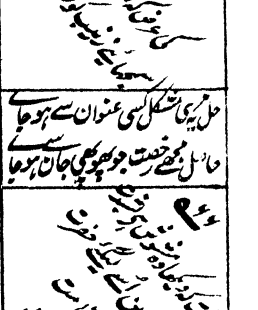

ٹھہرایا ہی کیوں خیمہ ویران میں پسر کو
بہتر کر دیا کیوں بیچ بیابان میں پسر کو

۴۶

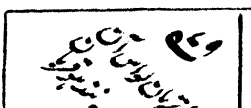

شہ بولے کہ تم کام رکھو کام سے پیارے
کیا کام ہے اس شمر مبا انجام سے پیارے

۴۷

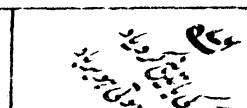

مادر تمھیں فلکو بھی امان نہ کھیگا
آواب ہی رہیگا اکبر نہ رہیگا

۴۸

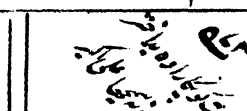

حاضر ہے یہ تشنک گل ترسامنے میرے
یہ مان کے تم اسکو پھر سامنے میرے

۴۹

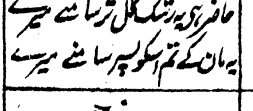

کہلا کے رہے تم شہ مظلوم سے اکبر
لی رخصتی وقت نے عجب دھوم سے اکبر

۵۰

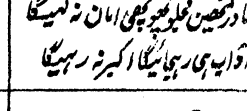

اے جان نہم جنت پسر ماہ جبین ہے
قربان گئی وقت ادب کا یہ نہین ہے

۵۱

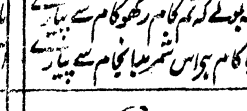

یہ لال تو معصوم ہے محبوب خدا ہے
مین اسکی بلائی جو ہوئی فخر کی جا ہے

۵۲

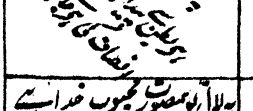

لب پر مرے بیٹا کبھی آیا ہے تو کہدو
گے کبھی چھاتی سے لگایا ہے تو کہدو

۵۳

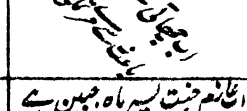

نہین نے ذرا رد کیا فرمانا تمھارا
کیا یاد نہین کیا ہی کہانا تمھارا

۵۴

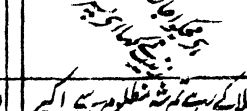

امرار کرین آپ سے مجسوختہ جان سے
بیٹا تو نکلنے کا نہین میری زبان سے

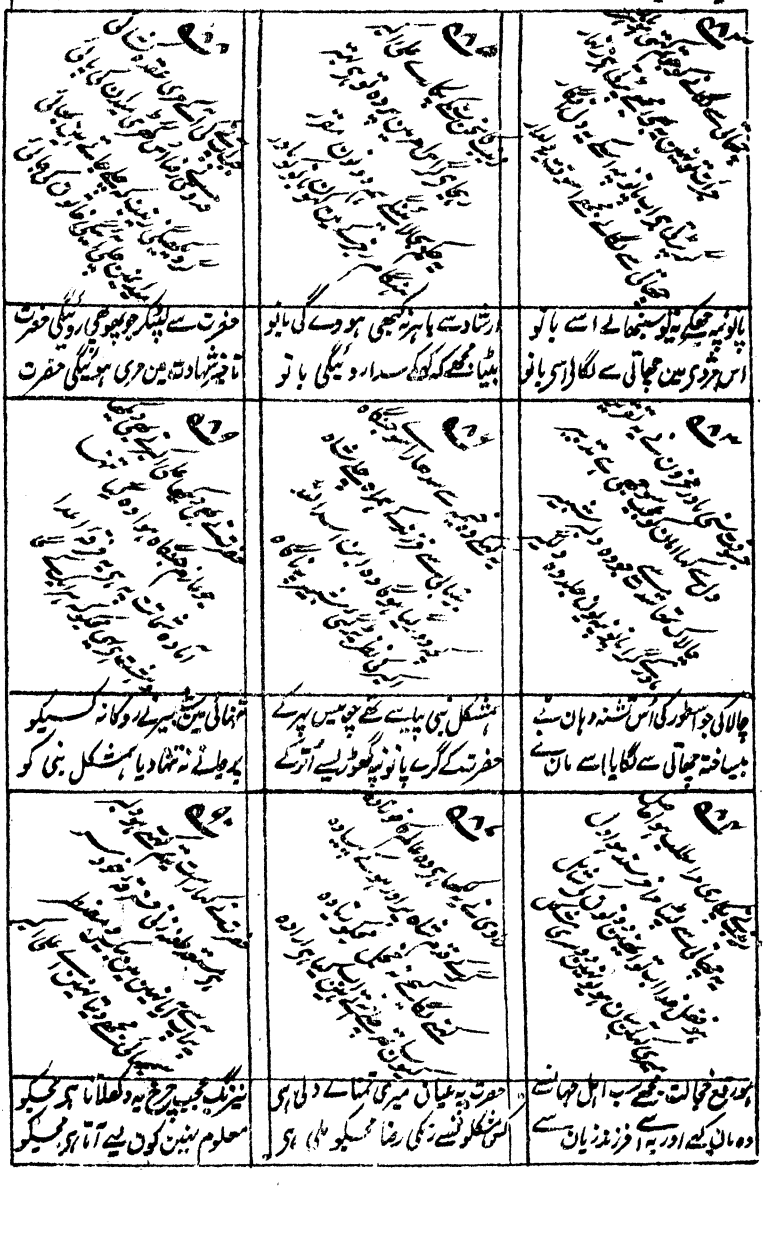

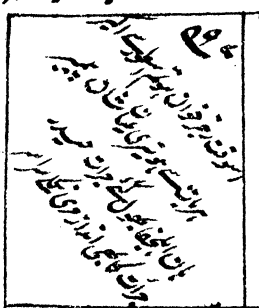

تنہا نہیں نہیں فضل خدا ہے مرے ہمراہ
واللہ کہ حضرت کی دعا ہے مرے ہمراہ

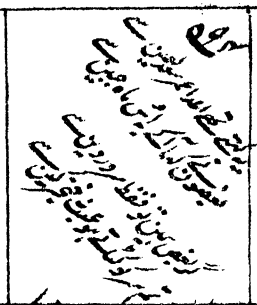

پھر جاؤ گھٹانے دو سراپ سبط نبی کو
لیجاؤ مدینہ کی طرف مان کی بھوپی کو

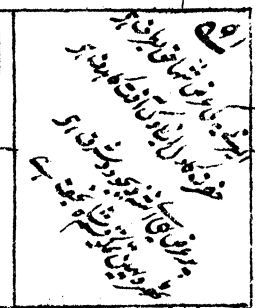

پہلے تو خدا اور پیمبر کا بیان ہو
پھر صابری و غربت زہرا عیان ہو

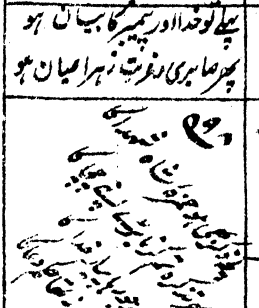

ذکر کرے کوئی نہ سلطان امم سے
بیعت کو جسے کہتا ہوا کرکے ہمسے

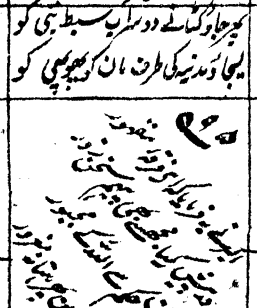

مکاری نہ اے فرقۂ اشرار کرو تم
نفرت نہ مجھے بانوں سے ہتھیار کرو تم

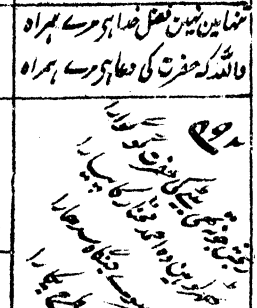

جرأت گانہ دعوے ہو مری جان زیادہ
مظلومی شبیر کا ہو دھیان زیادہ

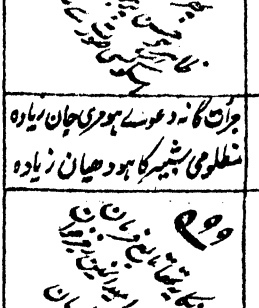

نہ دار سخن دیکھو تو ہمشکل نبی کا
طغنہ نہیں دیتا ہے یہ بیعت طلبی کا

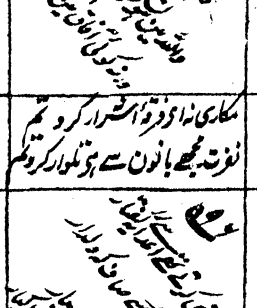

ہاں اب پہ جزا پنے جو تو لائیگا اکبر
احمد کی فصاحت کا مزا پائیگا اکبر

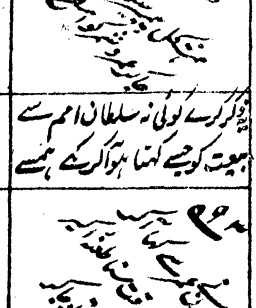

جو مرتبہ دنیا میں ہوا نس حق کے ولی کا
جز احمد مختار نہیں ہمدرد کسی کا

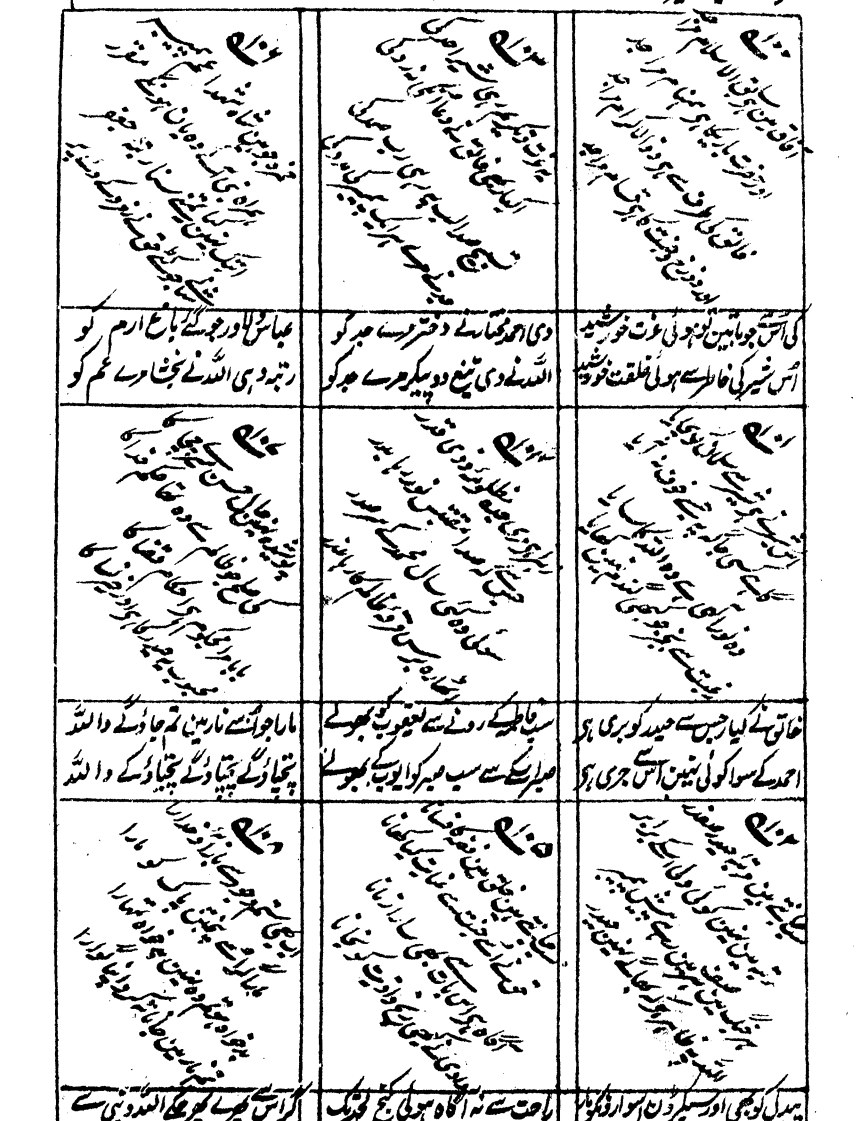

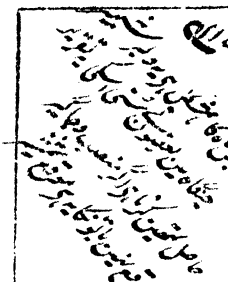

اس احمد مختار کی تصویر کے صدقے
ان باتونکے اس لال کی تقریر کے صدقے

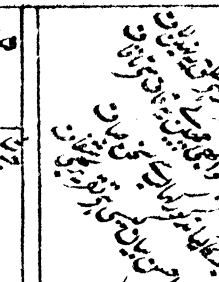

تنہا ہی ہر اک جرات و شوکت کی بیا مین
اکبر سا حلیم اب نہ کوئی ہوگا جہا مین

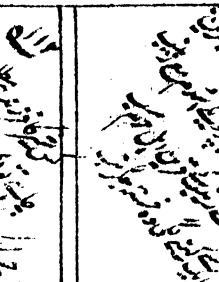

گر آگئے باتونمین تبا ہی مین پڑوگے
لڑجائیگی تقدیر جو اکبر سے لڑوگے

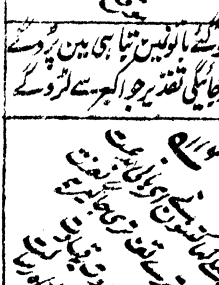

وہ چار تو ایسے کلمہ اسنے کہے ہین
گویا کہ مرے بابا علی بول رہے ہین

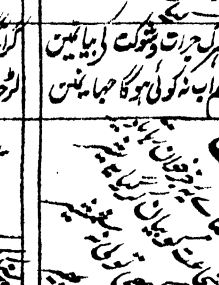

زہرا کا کیا ذکر تو اشک آنکھونمین بھر کے
مذکور سے شبر کے ہوئے ٹکڑے جگر کے

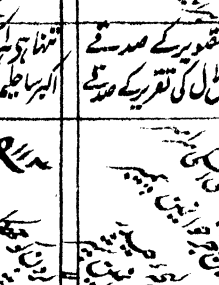

کچھ بولے سپر پہلے زرہ سے بھر دے
بعد اسکے جو دینا ہو تو مہر اسپہ بھی کر دے

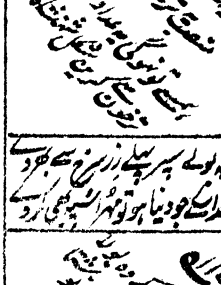

واصل یہ جرہبی ہی کرامات مین لوگو
کہلانے غرور اسکا کسی بات مین لوگو

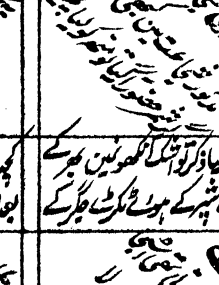

اب خیمگی کہان والہ تقریر ہوئے ہو
یہ دیکھتے ہی صورت تصویر ہوئے ہو

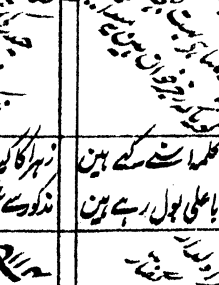

صدقہ ہون اس نے مجھے مطلق کسی شی کا
یک سالہ محاصل بھی ہے بخشندگاری کا

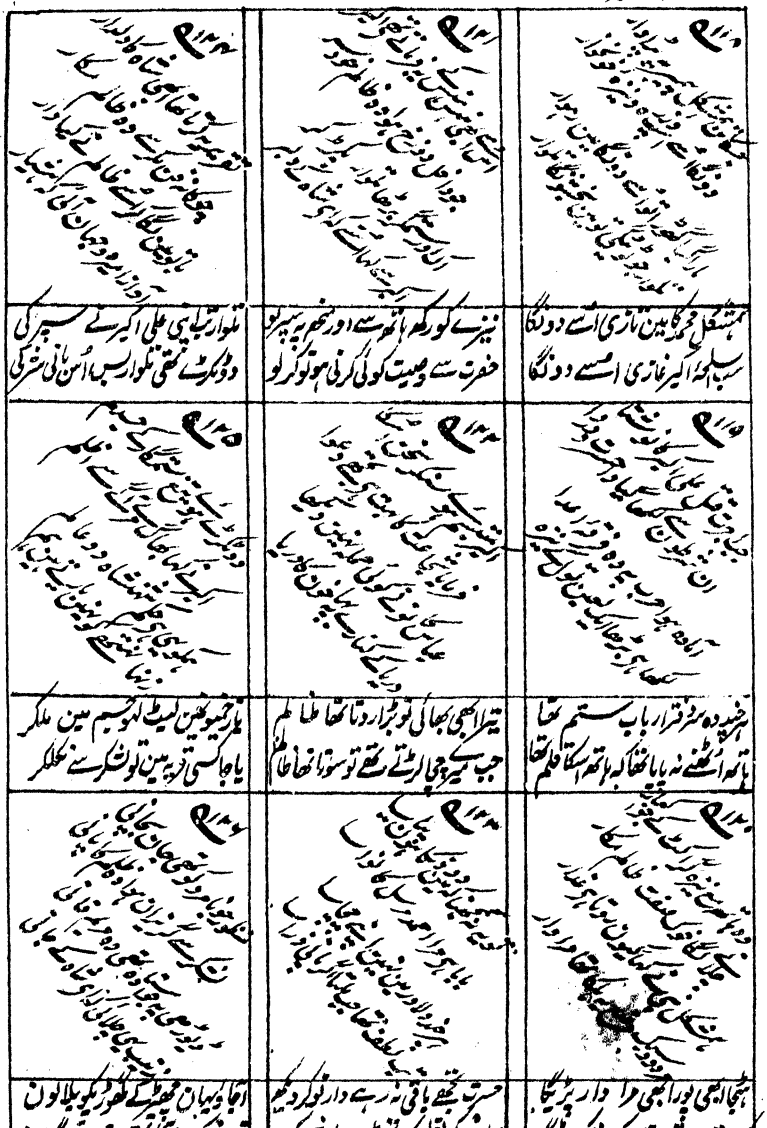

۱۲۹

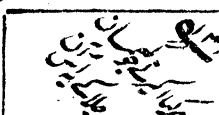

اک سنسنی ابھی بھاگا ہی اور ایک مچا ہی
کوچہ کا رنمایاں نہیں فدوی سے ہوا ہی

۱۳۰

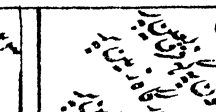

گہ برق تھی گہ شعلہ تھی اور گاہ ہوا بھی
ہندا نکھ ہوئی جاتی تھی ہر بار قضا تھی

۱۳۱

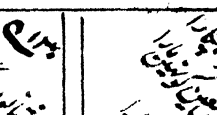

کیا بھول گئے تم نے جو اقرار کیا ہی
پھر آنے کا وعدہ تو کئی بار گیا ہی

۱۳۲

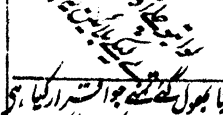

ششدر ملک الموت تھے حیران قضا بھی
تعریف ملک کرتے تھے اور شیر خدا بھی

۱۳۳

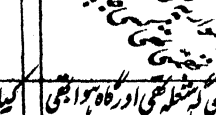

مارا نہ اسے لشکر میں آلودہ نہ جو تھا
دو خالق اکبر کو جو سجدا وہی دو تھا

۱۳۴

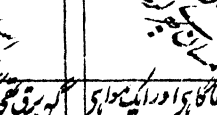

اوپر سو شہ زنگ پہ بھی خاک پڑی ہی
ہونسے یہ ظاہر ہی اسے پیاس بڑی ہی

۱۳۵

خود دوڑ کے مانند فرس جاتی تھی تلوار
صابو ان صفت کوہ میں دھنس جاتی تھی تلوار

۱۳۶

وحدت پہ تفرق کے وہ تیغ رو زریاں تھی
اور دیدہ جوہر سے سوا حق نگراں تھی

۱۳۷

پھر مالبو کو بلوا کے کہو تیغ و سپر لو
لڑ آیا بسیار اسے خوب کر لو

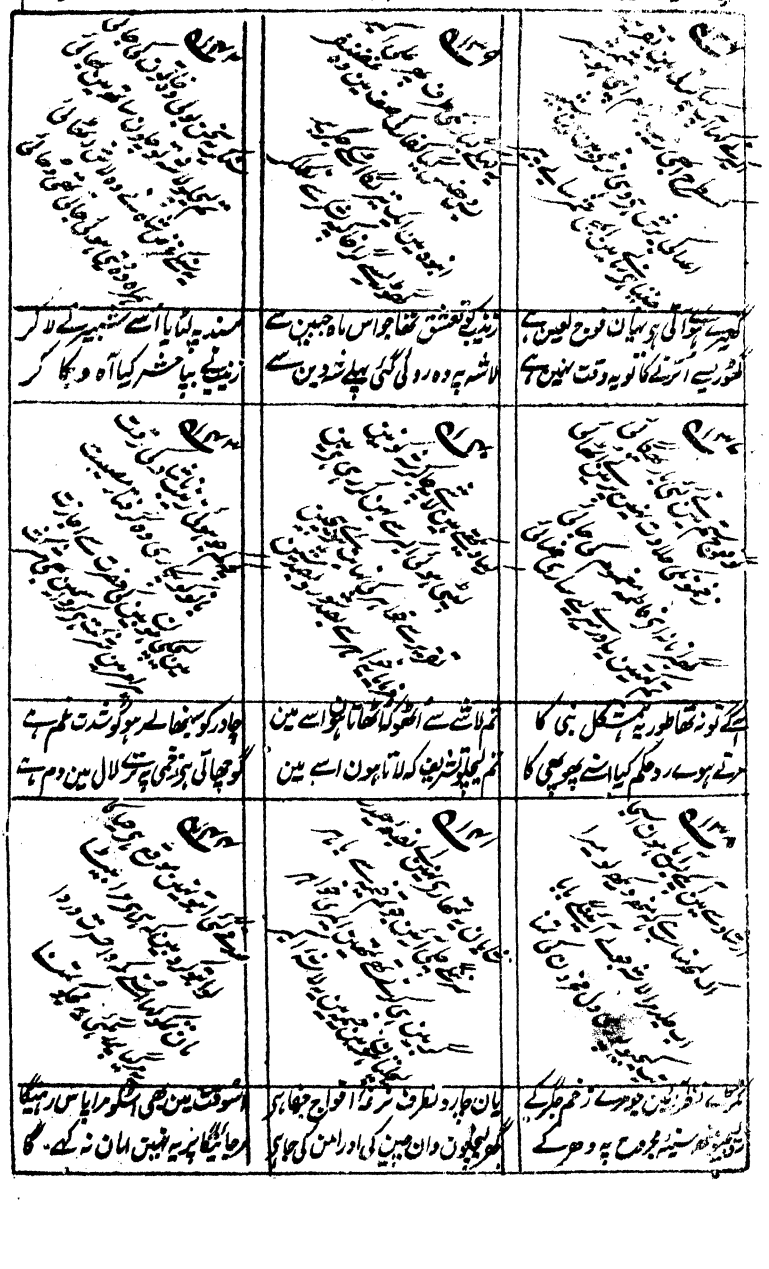

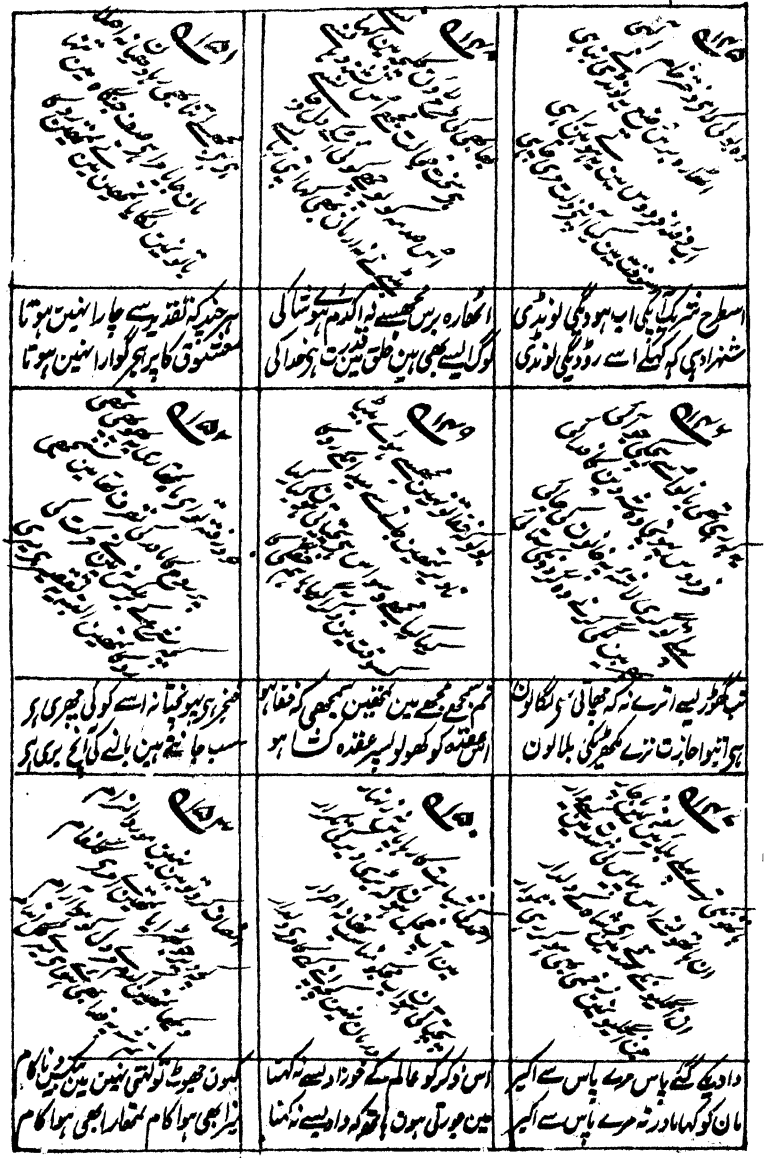

۱۴۵

اسطرح شہر بھر میں چلی اب ہوا دگی نوبدی
شہزادی کہہ کہ کہتے اسے رونڈگی نوبدی

۱۴۶

اٹھارہ برس مجھسے نہ اکدم ہوئے شاکی
لوگ ایسے بھی ہین خلق مین قدرت ہے خدا کی

۱۴۷

ہر چند کہ تقدیر سے چارا نہین ہوتا
معشوق کا پر ہجر گوارا نہین ہوتا

۱۴۸

شب گھوڑ لیے اترے نہ کہ بھائی کے لگا لون
ہے اتنوا اجازت ترے کھیڑکی بلا لون

۱۴۹

تم سمجھے مجھے مین تمھین سمجھی کہ خفا ہو
اچھا قصہ کو کھولو لب سر عقدہ کشا ہو

۱۵۰

منجدھار ہی پہونچا نہ اسے کوئی پھری ہے
سب جانتے ہین بالنے کا آنچ بری ہے

۱۵۱

ہر چند کہ تقدیر سے چارا نہین ہوتا
معشوق کا پر ہجر گوارا نہین ہوتا

۱۵۲

ہر چند کہ تقدیر سے چارا نہین ہوتا
معشوق کا پر ہجر گوارا نہین ہوتا

۱۵۳

داد دیکے گئے پاس مرے پاس سے اکبر
ماں کو کہا مادر نہ مرے پاس سے اکبر

۱۵۴

اس ذکر کو عالم کے خوزادے سے نہ کہنا
مین عورتی ہون ہاتھ کہ داد ے سے نہ کہنا

۱۵۵

جھوٹ تو کہتی نہین مین بیٹی ناکام
بیٹا بھی ہوا کام تمھارا بھی ہوا کام

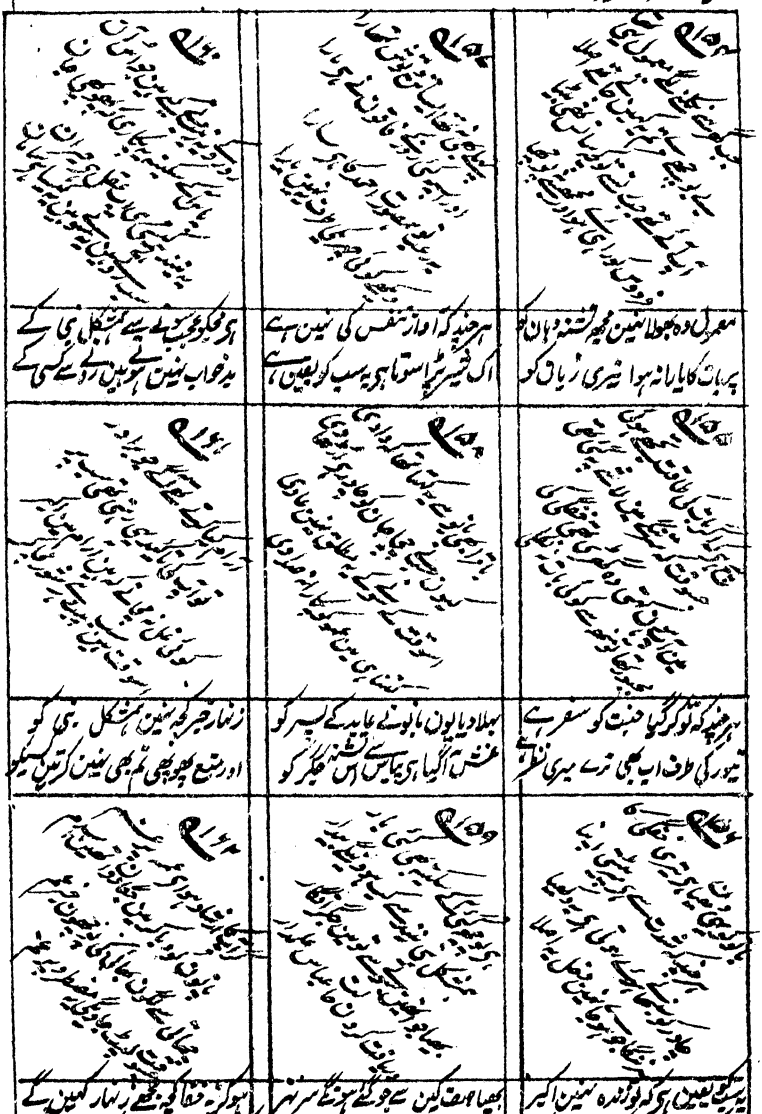

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

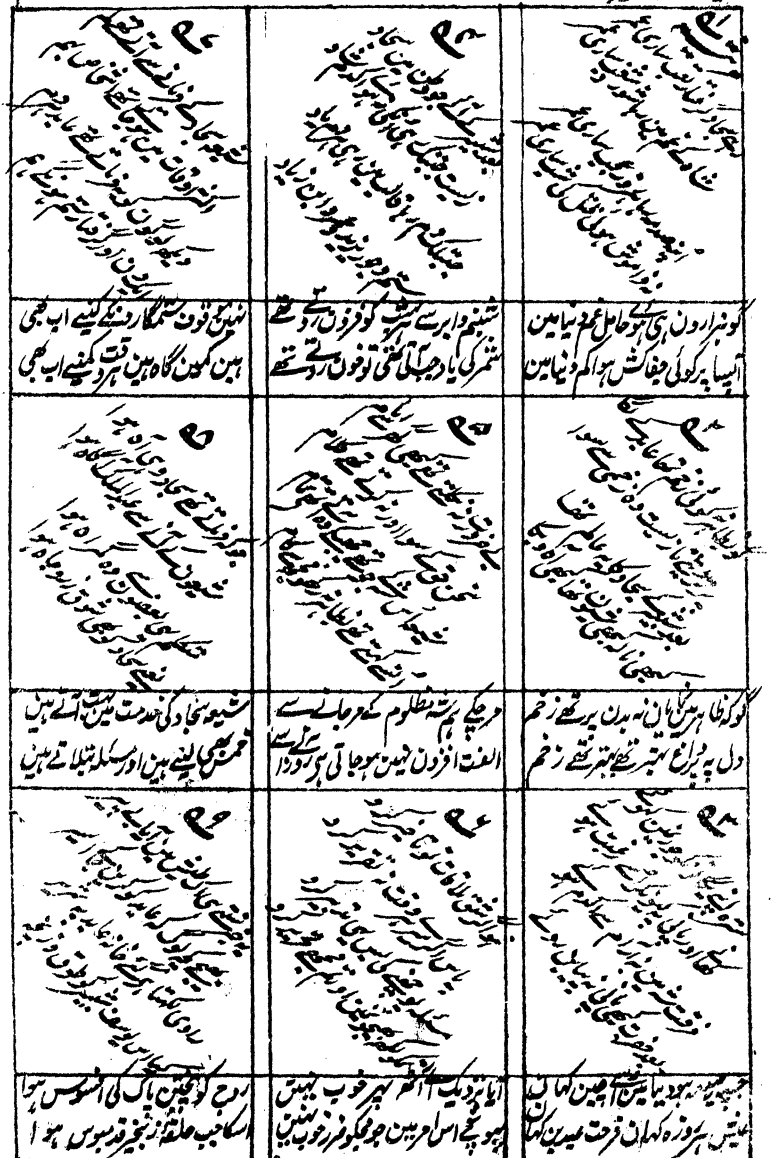

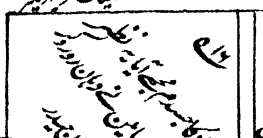

قید پھر صورت اوّل ہوے سجادِ حزیں
کون والی العزم ہے جس سے کہ لڑائی ہوگی
کاش ہو جاتا سزاوار یہ اس اُفت کے

یعنے آہن میں مسلسل ہوے سجادِ حزیں
اُنکی اس قید سے کاہے کو رہائی ہوگی
طوق و زنجیر پہنتا پہ عوض حضرت کے

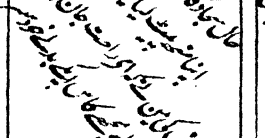

اہلِ یثرب سے ملاقات نہ کی عابد نے
اپنے دادا کی طرح صبر میں یکتا ہوں
عاجز آرام سے ہر گز نہ ہوا عابد کا

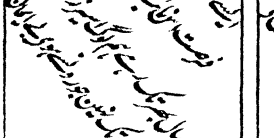

جاہ و حشمت کی کبھی بات نہ کی عابد نے
اک شہِ دیں میں کو میں لا سکتا ہوں
دیکھتا کیا ہوں کہ عابد کا عجب عالم ہے

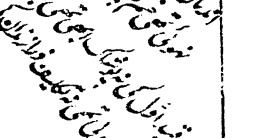

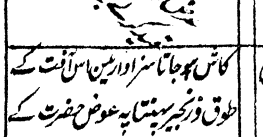

عابد آگاہ کبھی راحت سے فارغ نہ ہوا
غش جب آجاتا ہے سو جاتے ہیں سوتا ہوں
بار سے طوق گرانبار کے گردن خم ہے

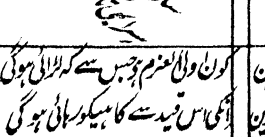

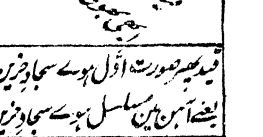

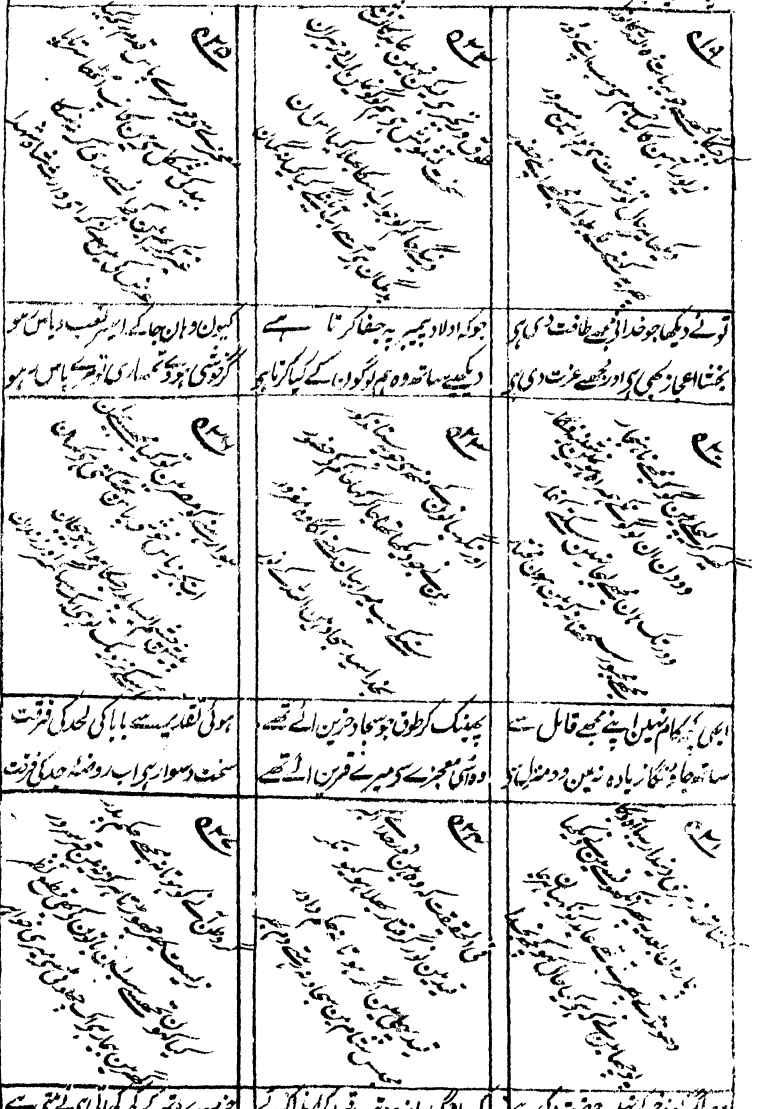

تو نے دیکھا جو خدا نے تجھے طاقت دی ہے
بخشا اعجاز بھی اور مجھے عزت دی ہے

جو کہ اولاد پیمبر پہ جفا کرتا ہے
دیکھیے ساتھ وہ ہم لوگوں کے کیا کرتا ہے

کیوں وہاں جا کے ایسے نسب دیا س سو
گر تو شی ہو تو ہماری تو قعہ یا س سو

اجی کہا تم نہیں اپنے مجھے قاتل سے
ساتھ جاؤ گے زیادہ نہیں دو منزل سے

پھر نہ گر طوف جو سجاد حزیں نے کیے تھے
وہ اسی معجزے کو میرے قرین نے کیے تھے

ہوئی تقدیر سے بابا کی لحد کی فرقت
سخت دشوار ہے اب روضۂ جدی فرقت

وہ لگے دینے خبر کچھ نہیں حضرت کی ہے
راہ میں مجھ کو تو عابد کی حفاظت کی ہے

کیوں نہ گوارا نہ وہ تب قید کی بدا کرے
مان پھوپی قید تھی ساتھ انکے بھلا کیا کرتی

جز سوے ہاتھ کے کچھ کھانی ہے بنتی ہے
بند شلسلہ مجھے دیکھ کے وہ جلتی ہے

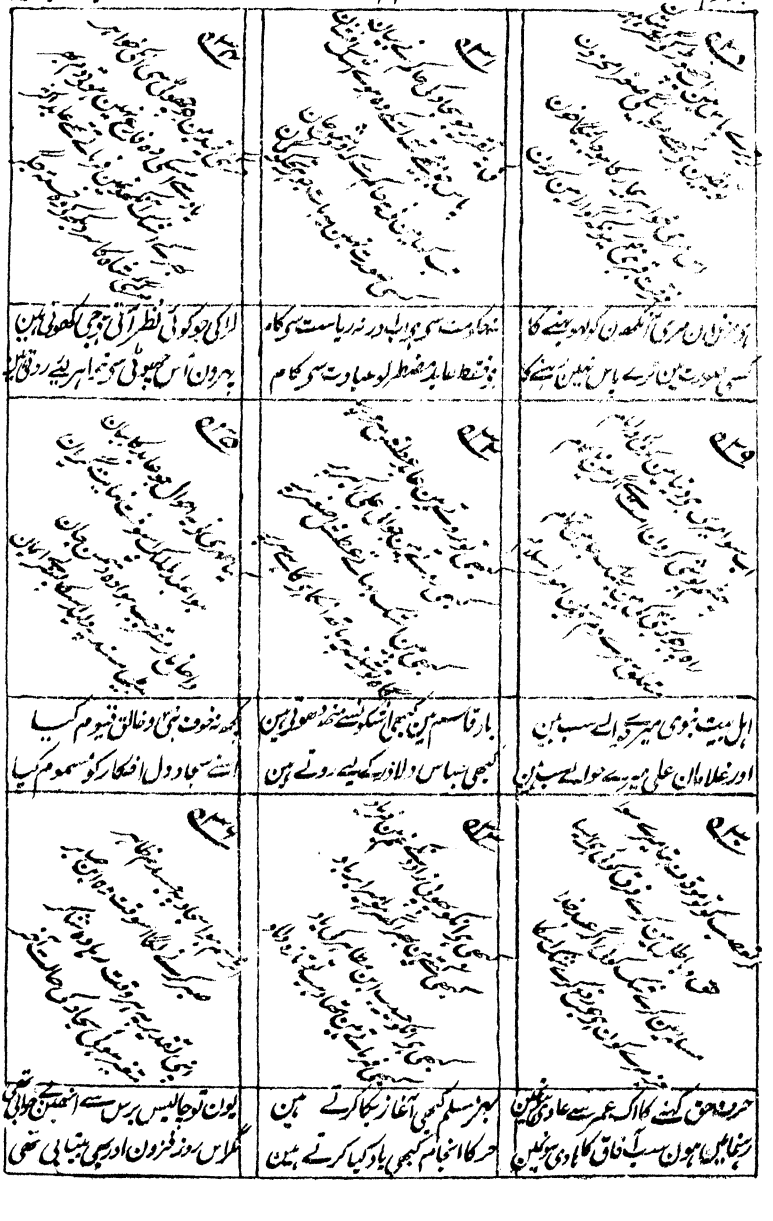

فضل اللہ سے جنت کے سزاوار ہیں ہم
جہاں جاہیں گے ہمیں اس بات کو گھبراتے ہیں ہم

روضۂ تم رسل کا نپ رہا بالکل تھا
ہائے سجاد کا ہر چار طرف سے غل تھا

بیٹ پر کوڑے جو ان ظالموں کے کھاتے ہیں
ہم یہ سب فضل کوڑوں کو نظر آتے ہیں

جان غم میں نہ کریں میرے تلف ہائے باقر
وقت پر دنیا سے آپ دعا ہائے باقر

گھٹے پہ بیٹھ پہ سجاد کی کاہیکے ہیں
زخم یہ کیسے ہیں یہ ہائے نشان کیسے ہیں

صدقے اے سینۂ شبیر کے سونے والے
جلد آ اے مرے مظلوم کے رونے والے

آہ و فریاد کی آواز گئی گردوں پر
ہائے سجاد کی آواز گئی گردوں پر

نہ رہا وارث سلطان زمن دنیا میں
کون اسیروں کا نگاہی اب قافلہ شکن دنیا میں

سر پہ خاک اپنے اڑاتا ہوا مضطر بیکس
قبر سجاد پہ رستی کو توڑا کر بہو بچے

۶۹

اے مہ وہ ایسے تئیں سجاد حزیں و مضطر
کوئی نالے کو نہ مارا کبھی غصہ ہو کر
یا پھر کہ جی کسی درجہ وہ قوم خوبسیر
درمیان بیٹھے لگایا بن عابد پر
آگے دیگر نہ کہا تھا کو جگر آبلہ
رونا یاد آتا ہے مجھ کیا جانے

۶۸

اے تماشا گہ عالم تو کہو تو کر خونبار
گئے یا بین جو ان تہ پہ ہو کر سوار
اسکے گھوڑا مرے یا رہ نہ مارا کہ یار
جلم پر اسکے فدا اسکی محبت پہ نثار
حرم دیدہ ان کو ایسے پہ نہ تا بار قبر
اسکو خوں تھا شتربان بنا یا ہے قبر

۶۷

کہیو کچھ میر کہ اس شاہ کو پہونچی خبر
قبر پر کسکے کھائین گی جی سے گذر
رکھ کر منے لگا عابد فرد شکایت
کامل عشق تحیا نا تہ بمروج جگر
فرصت حضرت سجاد کا تم کہا یہ کہا
نا بہ تقاں جدائی کی ذرا لا نہ سکا

۶۶

الغرض لاکے اسکے مکان پر عابد
چین پڑتا تھا نہ تا کو ذرا دو یا
کم نہ ہوتا تھا کسی طرح تڑپنا اسکا
قبر عابد تھی جہاں پھر گیا وہیں جا
پہنچی باقر و خبر لے رہے شہود
قبر سجاد پہ جا کے اور رہے دو

۶۵

ہاتھ سے پیچھے کر کے جو کہا اسکو یا
نا تہ عابد کا تو اٹھ کے لگے اپنی تو یا
خصلت انسانوں کی کہتا تھا جو وہ ہیں رفتار
یا باقر پہ کہا کہ سر اپنا کہاں
کہا اتنا تو کہی کہیان حال پہ تو تر
بکے عابد کے پہ ہو تا ہین خبر پھر تر

۶۴

ہوگی نا تہ عابد کی اجب باقر کو خبر
قبر عابد کے قریں آئے حزین و مضطر
دیکھا نا تہ کو سب آنسو نے چشم تر
رہتا تھا قبر پہ جا کی سینہ رکھ کر
پوچھا باقر کہ تہ ایسا کوئی ہے صابر
صبر کر تو بھی کہ تھا وہ ترا آقا صابر

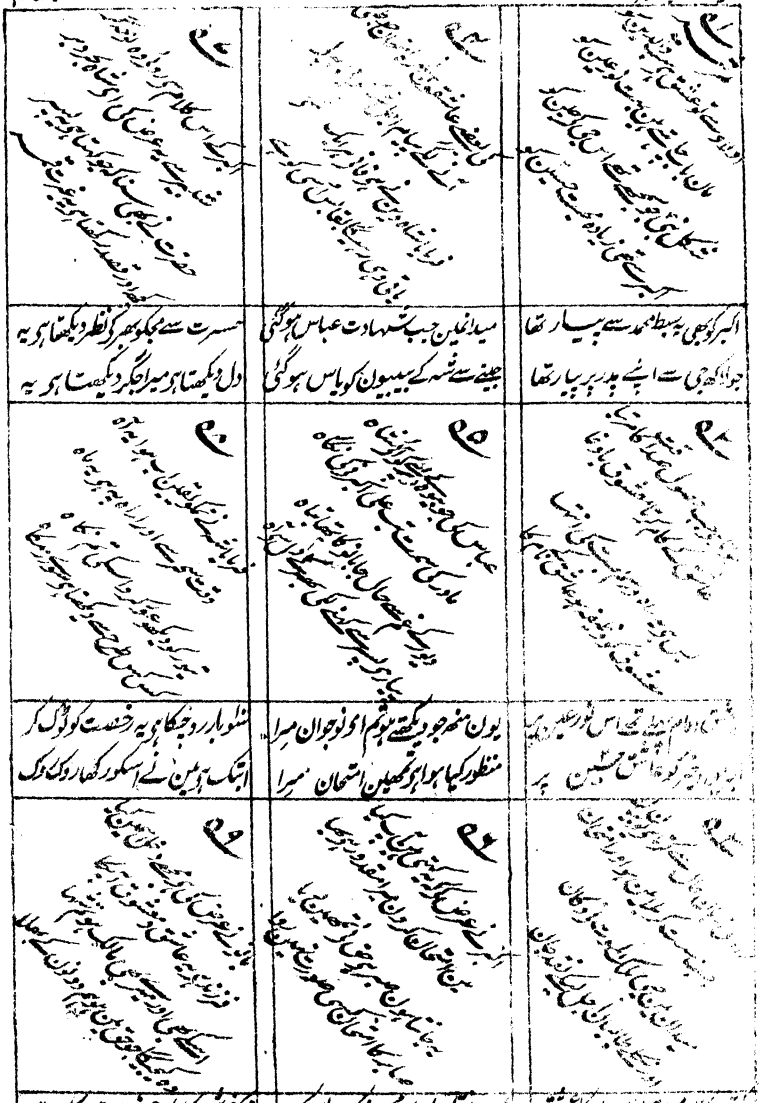

اکبر کو بھی پسر مثل محمد سے پیار تھا
جو اکبر نبی سے اپنے پدر پر نثار تھا

میدان مین جب شہادت عباس ہو گئی
جینے سے شہ کے بیبیون کو یاس ہو گئی

حسرت سے مجکو بھر کر نظر دیکھتا ہی یہ
دل دیکھتا ہی میرا جگر دیکھتا ہی یہ

یون منھ جو دیکھتے ہو تم اے نوجوان مرا
منظور کیا ہوا ہی تمھین امتحان مرا

شنوبار رد چکا ہی یہ رخصت کو ٹوک کر
اب تک ہی مین نے اسکو رکھا روک روک کر

محکو خوشی کا مادر حضرت سے کام ہے
مین ہون کنیز فاطمہ اکبر غلام ہے

۱۱۰

دونوں طرف سے دعوی عشق امام ہے
دعوا ہر یہ امر دلیل کل تمام ہے

۱۱۱

حضرت اسے عزیز یہ تم کو بھی پیارا ہے
یا نہ تم آپ غش ہو وہ عاشق تمہارا ہے

۱۱۲

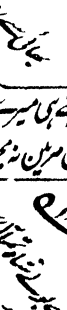

روتی ہوں سوچ سوچ کے یہ حال آپکا
غالب ہو عشق بیٹے کا اب یا کہ باپ کا

۱۱۳

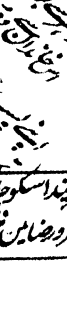

راضی ہو یہ قسم ہی مجھے اسکی جان کی
ناظر بھی تو نہ ہو کوئی نوجوان کی

۱۱۴

تو نے کسی طرح سے نہ ناظر کبھی مری
اپنی خوشی پہ رکھی مقدم خوشی مری

۱۱۵

عاشق ہمارے دم کا ہے رسول ہے
عاشق حسین ہے تو آپکا عاشق بتول ہے

۱۱۶

تیر ابھی دماغ اٹھانے کی ناظر حسین ہے
عاشق تو ہے یہ عاشق صادق حسین ہے

۱۱۷

جیتے ہی میرے پاس نہ تنکے مرا کیا
اس مرثیہ نے مجھ سے ذرا مشورا کیا

۱۱۸

ہر چند اسکو چاہتی ماں سے سوا ہو تم
صبر و رضا میں ثانی خیر النسا ہو تم

۱۹

[illegible]

بیٹا خاص وہی ہو جو صدقے ہو باپ پر
اسپہ سر نہیں ہزار اگر ہو تو آپ پر

۲۰

[illegible]

میرے مجھے کوئی نہیں اصلا عزیز ہے
بیٹی عزیز ہے نہ بھتیجا عزیز ہے

۲۱

[illegible]

مضطر کیا ہو فرقت اکبر نے اور بھی
کھبرا دیا ہو رخصت اکبر نے اور بھی

۲۲

[illegible]

اسوقت میں غضب ہے جو تو کہو ملال ہو
میرا ہو اب وہ حال نہ دشمن کا حال ہو

۲۳

[illegible]

میرے حواس اس سے بجا اسکتے نہیں
اب ہم نہیں غمگسار پدر کا کوئی نہیں

۲۴

[illegible]

فرمان ہو بھوپال مرے ہم مدعا ہو تم
اعدا جہاں ہوں چھکی ہیں سو اسی پر فدا ہو تم

۲۵

[illegible]

اپنے پدر کے بدلے سر اپنا فدا کرو
حق میرے پالنے کا یہی ہے ادا کرو

۲۶

[illegible]

نیچے خفا بھی پہلے تو ہو خجند ہو گئی
پر اب تری رضا پہ رضامند ہو گئی

۲۷

[illegible]

بندہ کا بھی یہ حال ہے جنبے سے سیر ہے
اب میرے پوجنے میں عبث اتنی دیر ہے

۳۰

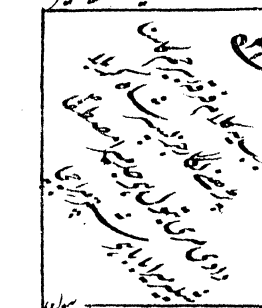

اکبر کے دل میں خوف سا پیدا ہوا ہے
بابا کو ساتھ لیکے وہ لڑنے کو آیا ہے

۳۱

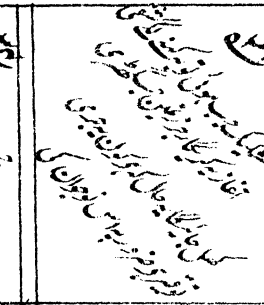

ایسے سے لڑنا اور ذرا مردمی نہیں
ہمشکل ہو نبی کا اگر یہ نبی نہیں

۳۲

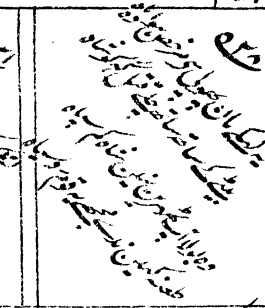

کوثر کا ورثہ دار ہوں و دودان کا پیاسا
دیکھو مرا شرف کہ نبی کا نواسا ہوں

۳۳

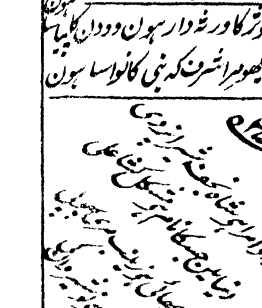

اکبر جو آیا اب ترے لشکر کے سامنے
سب مر چکے ہیں تب اسے بھیجا امام نے

۳۴

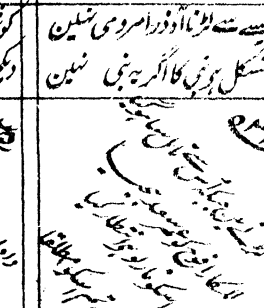

چاروں طرف سے گھیر کے تم اسکو مار لو
پھر آکے میرے پاس ذرا بے شمار لو

۳۵

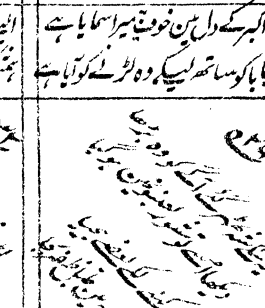

ظاہر ہو سب پہ کچھ نہیں کہتا زیادہ ہوں
دونوں گھروں کی سمت سے میں شاہزادہ ہوں

۳۶

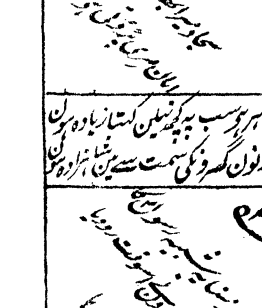

تھا نور احمدی جو عیاں اس نگاہ میں
صلی علیٰ کا شور تھا ہر سو سپاہ میں

۳۷

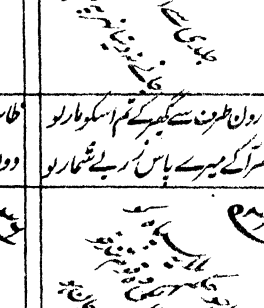

یہ تو یقین کی جا ہے کہ عالی وقار ہو
ہم چاہتے ہیں نام و نسب آشکار ہو

۳۸

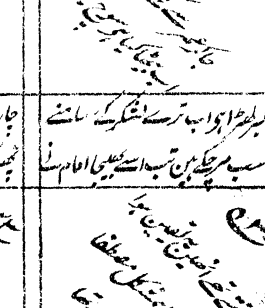

اکبر نے سیکڑوں ہی کو بیجان کر دیا
شیر خدا کے پوتے نے گھمسان کر دیا

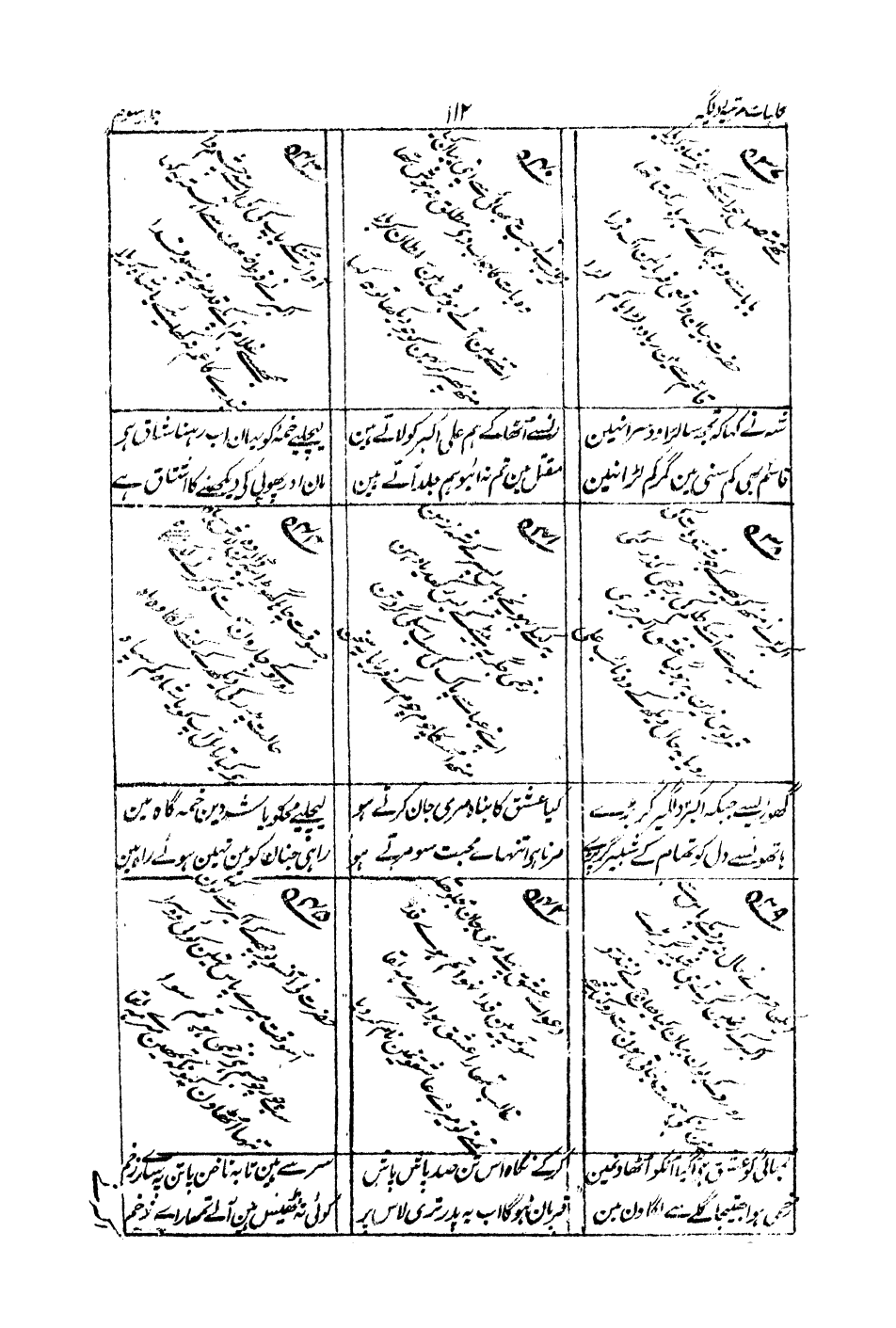

۳۵
شہ نے کہا کہ تو ہے سالار اور سرانیمن
قاسم بھی کم سنی مین گرگم لڑانیمن

۳۶
رستے اٹھا کے ہم علی اکبر کو لاتے ہین
مقتل مین تم نہ آیو ہم جلد آتے ہین

۳۷
پیچھے خدا کو یہ ان اب رہنما شاق ہر
ماں اور پھوپی کی دیکھنے کا اشتیاق ہے

۳۸
گھوڑے سے جبکہ اکبر دلگیر گر پڑے
ہاتھ سے دل کو تھام کے شبیر گر پڑے

۳۹
کیا عشق کا بناد مری جان کرتے ہو
مرنا ہی تمہارے محبت سو مرتے ہو

۴۰
پیچھے مکو یا شد دین خمہ گاہ مین
راہی جنان کو مین نہین ہوئے راہ مین

۴۱
بھائی کو عشق ہوا آیا انکو اٹھا دنمین
حرمی ہوا جیمیا گلے سے اگا دان مین

۴۲
کر کے نگاہ اس تن صد پاش پاش
قربان ہو گا اب یہ پدر تری لاش پر

۴۳
سر سے مین تا بہ ناخن پا تن پہ سار زخم
کوئی نہ ٹھیس مین آئے تمہارے نہ زخم

۴۴۹

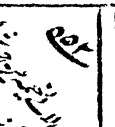

آنکھوں سے تیری لاش اٹھانی ضرور ہے
تو میری نور چشم کلیجہ کا نور ہے

۴۵۰

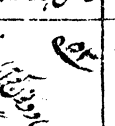

بر بھی اسے لگی ہے ذرا دیکھ بھال کر
بوتے کی اپنے لاش کو اٹھاتی ہے آل پر

۴۵۱

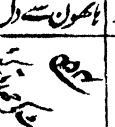

گر ان لشکر یہ بھی دست ستم بڑھا
لاکر غرض اٹھا یا اسے خیمہ گاہ میں

۴۵۲

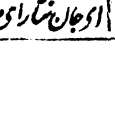

دیکھو تم اسطرف کہ ہم اکبر کو لاتے ہیں
عاشق ہمارے ہیں پہ فدا ہو کے آتے ہیں

۴۵۳

بالنے چھاتی کوئی جو حضرت کے سامنے
ہاتھوں سے دل بکڑ لیا تم نے امام نے

۴۵۴

بیشک بسر تھا السیا ہی لائق حسین کے
ای جان نثار ای مرے عاشق حسین کے

۴۴۸

مین آپ اٹھونگا تھا یہ شاہ سریر
دادی جو چین نہ پاوین یہان آنکھ مرا

۴۴۹

آنکھوں سے تیری لاش اٹھانی ضرور ہے
تو میری نور چشم کلیجہ کا نور ہے

۴۵۰

بر بھی اسے لگی ہے ذرا دیکھ بھال کر
بوتے کی اپنے لاش کو اٹھاتی ہے آل پر

۴۵۱

گر ان لشکر یہ بھی دست ستم بڑھا
لاکر غرض اٹھا یا اسے خیمہ گاہ میں

۴۵۲

دیکھو تم اسطرف کہ ہم اکبر کو لاتے ہیں
عاشق ہمارے ہیں پہ فدا ہو کے آتے ہیں

۴۵۳

بالنے چھاتی کوئی جو حضرت کے سامنے
ہاتھوں سے دل بکڑ لیا تم نے امام نے

۴۵۴

بیشک بسر تھا السیا ہی لائق حسین کے
ای جان نثار ای مرے عاشق حسین کے

۵۵۰

آئی نہ مرے قاتلہ زہرا ہو ناکہاں
خیمہ میں شاہ دیں کی قیامت ہوا عیاں
لاشہ اٹھا کے لے گئے سلطان انس و جاں
اب حال عاشقان خدا کا کروں بیاں
دیکھا گر تم نے کہ وہ شہادت حسین کی
ہوگا نصیب تم کو زیارت حسین کی

۵۵۱

کر لی تھی روح نے ہمہ یا نوت یہ کلام
چوسا تھا یک بچی کہ اکبر سے تا مام
پوچھی پسر کی لاش بگیسوئے دلفشاں کلام
آئی ندائے عشق ہے مشکل یہی مقام
تعدید مان کو لاشہ فرزند کا دکھائے
مشوق کا یہ مرد کہی کو خدا دکھائے

۵۵۲

اسم سنی تلہ یہ بانو نے تفگو
زہرا کی روح نے یہ صدا دی کہ ہو بہو
اکبر کی راہ عشق میں کامل ہوئی ہے تو
گل گل کے مر نا عشق میں پوچھی آرزو
اوسط سے کم نہ ہیں شہید ستم تین
یعقوب سے کہی تجھ تراعشق کم نہیں

۵۵۳

اکبر تو مجھ سے کہتے تھے تم آن آن کے
اکبر کو لاکھ جان سے عاشق حسین پر
سو عشق کا نباہ دیا خوب ای پسر
لینے کو اٹھے ہاتھ سینہ کیا پسر
اماں نثار مان کو بھی تو نثار کر چکا
معشوق کو تم اپنے رضا مند کر چکا

۵۵۴

عاشق تو تیری پوتی بھی نیت پہچان گئی
پوچھا کہ کیا ہے عشق میں بن باپ کا پسر
اب بھی دونوں ارکی صورت ہے جو بہو
بیٹے کو دیکھ کر ہوئی بیتاب وہ بہو
بیٹے کو دفن اصغر بے شیر کر چکی
یہ عشق ہے جو تھا تیرے بابا کا حال عشق

۵۵۵

ملا تھا قبیلہ بنو اکبر سے شیر کام
تیرہ برس کی عمر میں عاشق ہوئے تمام
تھا عشق میں سخت جان ہار کے کچھ نہ آئی کام
افسوس کار عشق رہا میرا ناتمام
یہ عشق ہے جو تھا تیرے بابا کا حال عشق
یا فضل ایزدی کا ہے یہ کمال عشق

۵۵۶

آئی نہ مرے قاتلہ زہرا ہو ناکہاں
خیمہ میں شاہ دیں کی قیامت ہوا عیاں
لاشہ اٹھا کے لے گئے سلطان انس و جاں
اب حال عاشقان خدا کا کروں بیاں
دیکھا گر تم نے کہ وہ شہادت حسین کی
ہوگا نصیب تم کو زیارت حسین کی

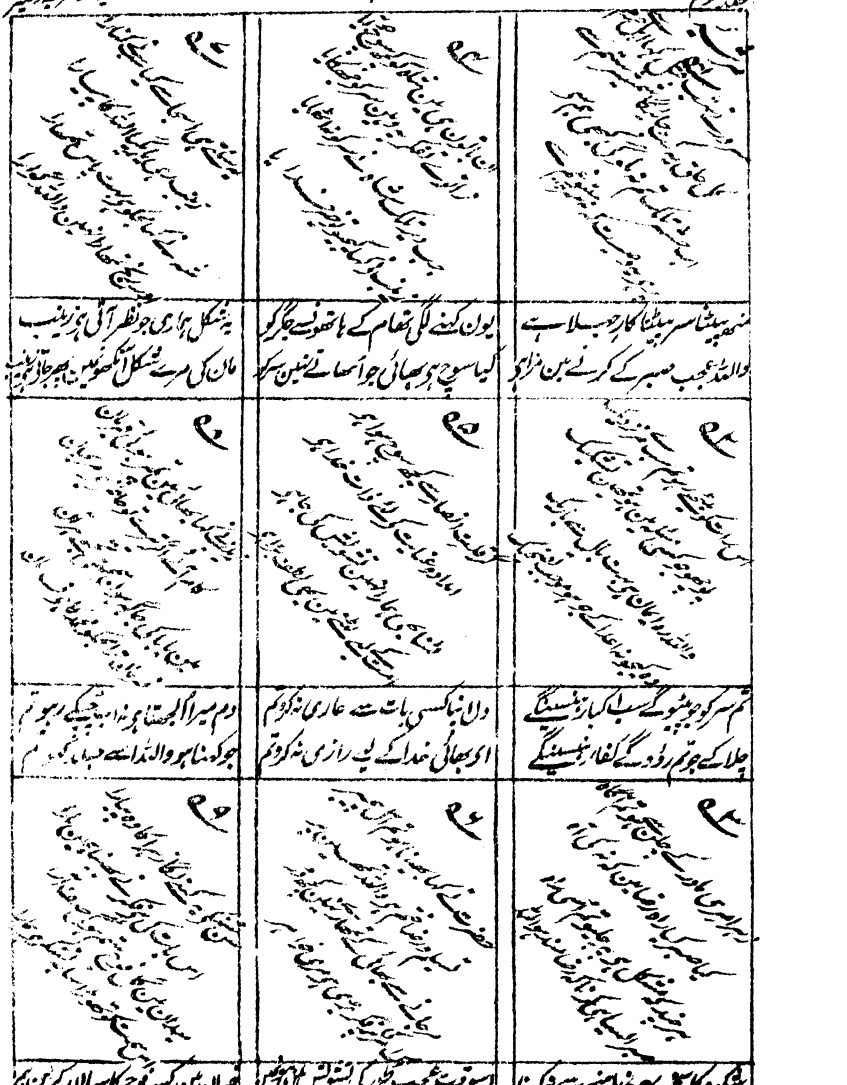

۱۱۰

سو پشت نہ علم اپنے بگاڑینگے کسی کو
یہ بات نہ لازم تھی حسین ابن علی کو

۱۱۱

جو جعفر طیار سا غازی ہو جری ہو
اس فوج حسینی کا علمدار وہی ہو

۱۱۲

چاہو جسے یہ مرتبۂ جاہ و حشم دو
نوکر ہو تم یا ہو جسے سید اعلم دو

۱۱۳

جسدم نظر آئیگا نہ دیدار تمہارا
کیا کیا نہ رولائیگا مجھے پیار تمہارا

۱۱۴

اکبر جو ہو ہمشکل رسول عربی ہے
اتنا نہ علم اُس سے بڑی بے ادبی ہے

۱۱۵

یہ مرتبہ اب کسکے بھائی نہ کسکو
بہتر ہو علم دیجیے عباسؑ علی کو

۱۱۶

ظاہر ہیں بھی سب سے قد و قامت میں ہزارے
وہ چار جگہ ساتھ پدر کے بھی لڑا ہے

۱۱۷

والد سے بہت خصلتوں میں مثل پدر ہے
حیدر کی شجاعت کا بہت اُس میں اثر ہے

۱۱۸

لیجیو وہ خدمت ہو نہ دشوار جسکے
پھب جائیگا واللہ علم دوش پہ اُسکے

۱۹

[illegible]

مجھ بیکس و بے یار کا ہو یار تو ایسا
ہو فوج حسینی کا علمدار تو ایسا

۲۰

[illegible]

بلوائے اب جلد مرے بھائی جری کو
دیجیے یہ علم ہاتھ سے عباس علی کو

۲۱

[illegible]

مجھکو علم فتح رسالت ہو مبارک
اے بھائی یہ زینب کی عنایت ہو مبارک

۲۲

[illegible]

ہوتے ہوئے اب جعفر طیار کی اولاد
لے کیونکر علم حیدر کرار کی اولاد

۲۳

[illegible]

ہرگز نہ علم اپنے یمین کاندھے پہ دھرونگا
ہاں اپنی سکینہ کی یمین سقائی کرونگا

۲۴

[illegible]

میدان کی طرف پہلے قدم ہم نہ اٹھائے
ہوتے ہوئے بابا کے علم کو نہ اٹھائے

۲۵

[illegible]

کاندھے پہ چڑھائے تھے نبی اس نے فلک پر
ہر انکی علمداری سزاوار نہیں کو

۲۶

[illegible]

بانون نے تمھاری مجھے کیا شاد کیا ہے
کیا خوب خدا نے تمھیں انصاف دیا ہے

۲۷

[illegible]

کیونکر نہیں انصاف فضہ فصل خدا ہے
کملائے ہو کس منصف و در آن کی فدا ہے

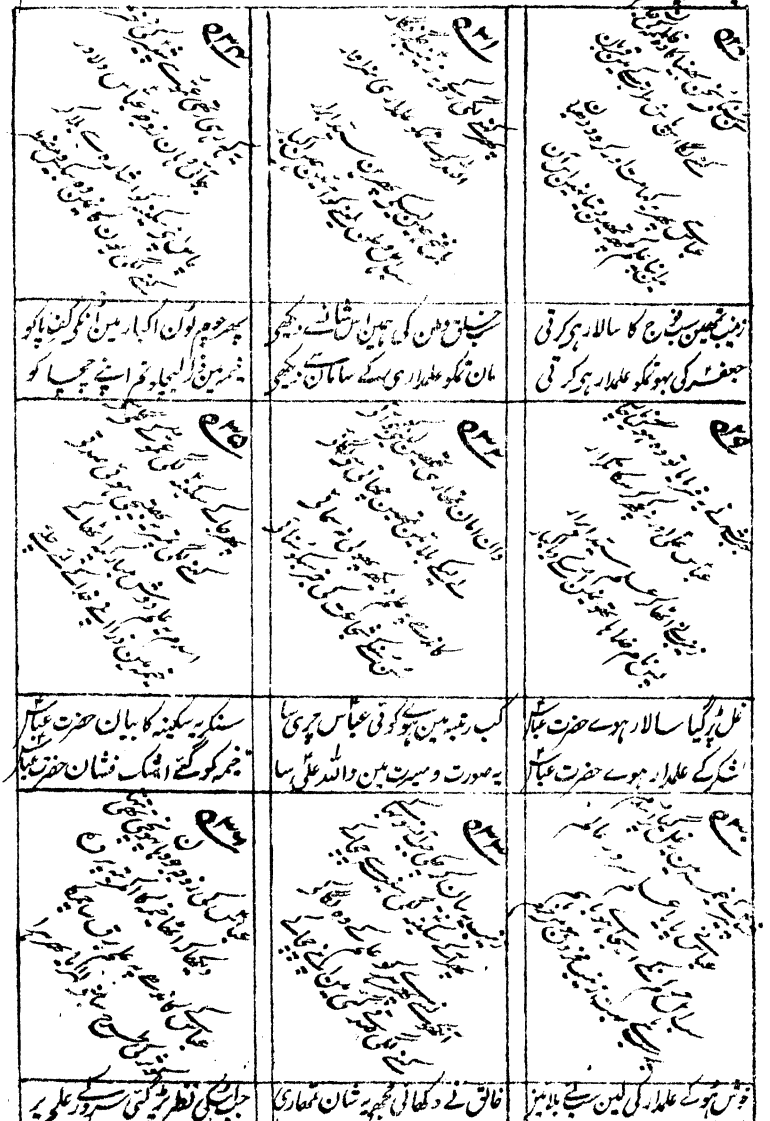

۵۵۵

عباس کے جب نام سے نسبت تھی کا
دلبر ہوا اس غازی کشک جوش خوشی کا
قبل الظہور دم آخر ہوا عباس علی کا
اُسوقت عجب حال ہوا شاہ کے جی کا
ولگیر بیان شہ و دلگیر کے کیا
اور آہ و فغان شہ و دلگیر کے کیا

۵۵۶

شہ نے کہا یہ جو تجھے دیتی ہو دکھائی
سچ ہو کہ تو اسکو نہیں پہچانتا بھائی
بہنت ہیں خبر تیری شہادت کی جو پائی
یہ فاطمہ مادر ہو مری خلد سے آئی
تو قتل ہو وہ خلد سے کیوں روکے نہ آئی
ماں میری گئے بیچ کے کیونکر نہ گئے تھے

۵۵۷

وہ سنکے یہ کہنے لگے عباس محترم
کب بال یہاں آئی ہو ما عظمت و شوکت
ترتیب کا ساماں ہی یہاں کا ہے بقدر قات
مادر کی طرح مجھ پہ وہ فرماتی ہیں شفقت
گاہے تو مرا زخمی گلا چومتی ہے وہ
گہہ سر پہ ہر اک شانہ کنگھا چومتی ہے وہ

۵۵۸

کہتے تھے یہ بالیں پہ کلیجے سے لگائے
چادر کرم سے نعشوں کو پوچھتی جاتی
یہ کہکے مری لاش پہ خاک اُڑاتی
عباس تری شکل ہو کسی مجھے بھاتی
قسمت پہ پھرن واری تری تقدیر کی صدقے
اس لہو بھرے چاند سی تصویر کے صدقے

۵۵۹

خیمہ نے آواز دی او عباس علمدار
آنکھیں تو ذرا کھول کے دیکھو مجھے اکبار
کس شخص سے بنس ہنسکے یہ تم کرتے ہو کشتار
ہین فرسی کے چہرے سے اثار نمودار
ہنستا یہ بھیا رانجھے رُلوا رہا اب ہے
یہ تو کہو کیا خندۂ آخر کا سبب ہے

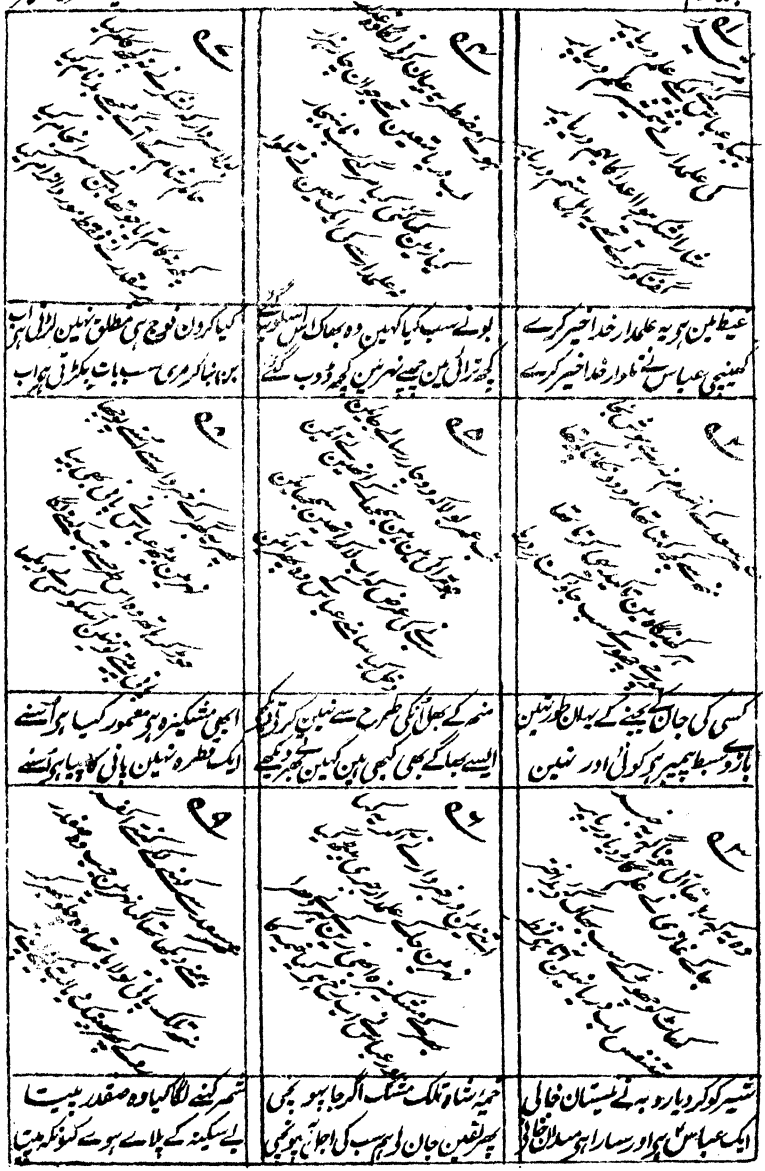

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۲۱

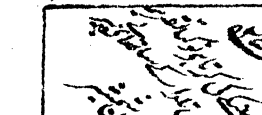

۲۲

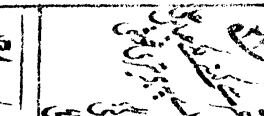

۲۳

۲۴

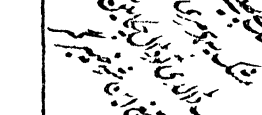

۲۵

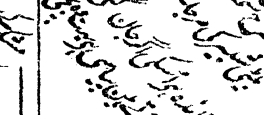

۲۶

۲۷

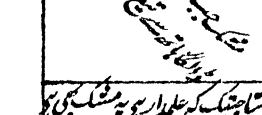

۲۸

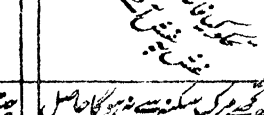

۲۹

۳۰

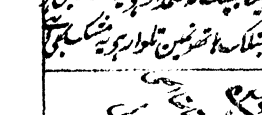

۳۱

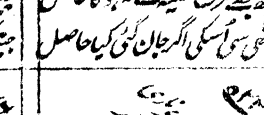

۳۲

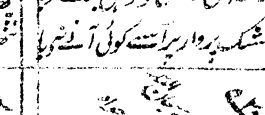

۲۸

تا کہکشاں تو مل بدین لے جلائی تلوار
دینے نشانے پہ علمدار نے کھائی تلوار

۲۹

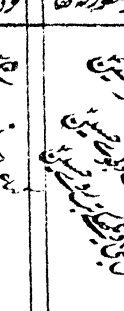

اسطرح مشک سنبھالی پسر حیدر نے
تسمہ بہشک لیا دانتوں میں اس مضطر

۳۰

دامن پہ اس نمازی کے گرما فلک کا اس گرا
مشک سے پانی گرا گھوڑے سے عباس گرا

۳۱

خیمۂ اہل حرم نہر سے کچھ دور نہ تھا
واں پہونچنا مہر القدیر کو منظور نہ تھا

۳۲

کیا یہ حضرت کی کمر یاس کے مارے خم ہے
کہ شہ نے غم عباس کے مارے خم ہے

۳۳

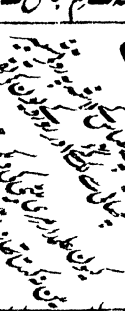

غیر خالق کوئی کیا جانے جگر کی حالت
جبکہ کمان خم ہو دراو طعمہ گر کی حالت

۳۴

بولے شہ اور دلاور نہیں حق تا قسما
کوئی دنیا میں نہ پھر ہوگا ستا قسما

۳۵

بعد کربل ہی کے ہر آپ نے لاشہ دیکھا
یا کہ کچھ جنگ کا ہو میری تماشا دیکھا

۳۶

مرحبا بھی مجھے شہ نے کبھی فرمایا تھا
دار بھی کوئی مرا انکو پسند آیا تھا

۳۰

دار کے ساتھ پر آنسو بھی نکل پڑتے تھے
تیرے ہر وار پہ سب لوگ اچھل پڑتے تھے

۳۱

بولے شہ میں ہی آواز گئی ہو گے
جو سنی تو نے وہ آواز علی ہو گے

۳۲

تم گرد اور علم آ کے اٹھا لے اکبر
تم تو مرجاؤ علمدار کہا لے اکبر

۳۳

دوسری بار بھی ساحل پہ طرائی دیکھی
میں نے وہ ہی ترے ہاتھوں کی صفائی دیکھی

۳۴

شانے کٹوا کے جو لوٹے تھے کھڑا تھا جو متاع
میں نے دیکھا تھا پدر شانے ترے جو ستا تھا

۳۵

میرے کانوں میں سکینہ کی صدا آتی ہے
کیا بلا لے گئے یہ ماہ لقا آتی ہے

۳۶

جب ترا ہاتھ ہر اک تن سے کٹا تھا عباس
تب ہی یہ میرا گریباں پھٹا تھا عباس

۳۷

نہ تو اب رو دیئے نہ حرف و حکایت کیجیے
میرے چچے علم اکبر کو عنایت کیجیے

۳۸

ادھر یہ کہتی ہو وہ رو کو نہ مجھے جانے دو
اک نظر شکل چچا جان کی دیکھ آنے دو

ردیف الف

قطعہ

بعد از حمد و نعت و مدح و منقبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من ارادت
ہیچ کس را نیست ہمچو من عقیدت
ہیچ کس را نیست ہمچو من محبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت

ردیف ب

قطعہ

بعد از حمد و نعت و مدح و منقبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من ارادت
ہیچ کس را نیست ہمچو من عقیدت
ہیچ کس را نیست ہمچو من محبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت

ردیف پ

قطعہ

بعد از حمد و نعت و مدح و منقبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من ارادت
ہیچ کس را نیست ہمچو من عقیدت
ہیچ کس را نیست ہمچو من محبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت

ردیف ت

قطعہ

بعد از حمد و نعت و مدح و منقبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من ارادت
ہیچ کس را نیست ہمچو من عقیدت
ہیچ کس را نیست ہمچو من محبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت

ردیف ث

قطعہ

بعد از حمد و نعت و مدح و منقبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من ارادت
ہیچ کس را نیست ہمچو من عقیدت
ہیچ کس را نیست ہمچو من محبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت

ردیف ج

قطعہ

بعد از حمد و نعت و مدح و منقبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من ارادت
ہیچ کس را نیست ہمچو من عقیدت
ہیچ کس را نیست ہمچو من محبت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت
ہیچ کس را نیست ہمچو من بضاعت

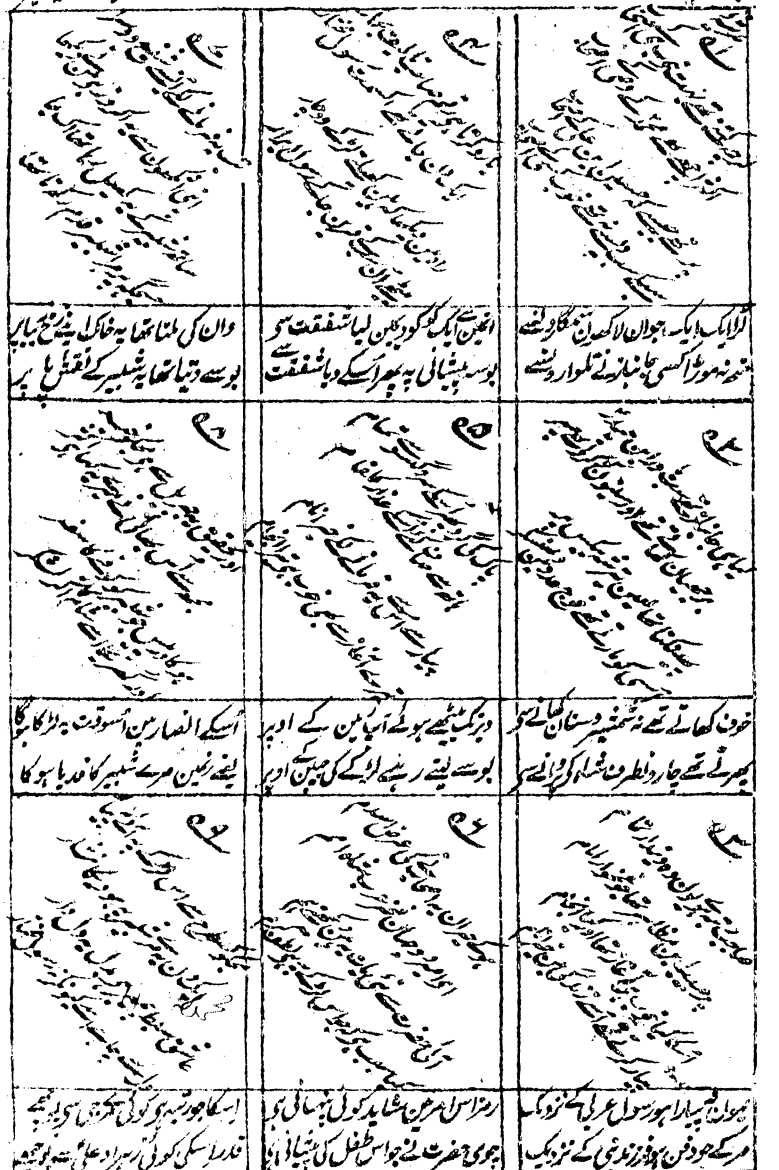

لڑا ایک دا یکہ جوان لاکھ جن کا دلیری سے
نہ موڑا کسی جانباز نے تلوار دنسے

انھیں سے ایک کو دیکھا لبا شفقت سو
بوسہ پیشانی پہ پھر اسکے دیا شفقت سے

واں کی ملتا تھا یہ خاکا پہ رخ پیار
بوسے دیتا تھا یہ شبیر کے نقش پا پر

خوف کھاتے تھے نہ شمشیر و سنان کھانے سے
پھرتے تھے چار و نظر طرف شاہ کی ورانے سے

دیر تک بیٹھے ہوئے آپ زمین کے اوپر
بوسے لیتے رہے لڑکے کی جبین کے اوپر

اسکے انصار میں اسسوقت یہ لڑکا ہوگا
لیٹے زمین پر مرے شبیر کا فدیا ہوگا

جوان تھا پیارا ہو سوا عربی کے نزدیک
مرکے جو دفن ہو فرزند نبی کے نزدیک

رمز اس امر میں شاید کوئی پنہانی ہو
جو وی حضرت نے جو اس طفل کی پیشانی لیا

اسکا جو رتبہ ہو کوئی سمجھ سکے یہ مجھے
فدیہ اسکی کوئی سردار علی سے پوچھے

۱۰

بعضوں کا قول ہے یہ ہوتا ہے ظاہر یارو
کہ وہ لڑکا تھا حبیب ابن مظاہر یارو

۱۱

حسن طرح تھا وہ مسلمان تھے نبی پر عاشق
ویسا ہی تھا حسین ابن علی پر عاشق

۱۲

اسقدر پیار کیا کرتے تھے سرور اسکو
کہ سمجھتے تھے عزیزوں کے برابر اسکو

۱۳

میری مظلومی پہ جو نالہ و فریاد کرے
تو حبیب ابن مظاہر کو بھی وہ یاد کرے

۱۴

پاس اُس شخص کے محروں نہ دلگیر آئے
خونہیں رووے ہوئے حضرت شبیر آئے

۱۵

یہ مرا دوست ہے غمخوار مرا یار و مسیحا
پہ سب اصحاب میں گویا ہے برادر مسیحا

۱۶

میری مظلومی پہ جو نالہ و فریاد کرے
تو حبیب ابن مظاہر کو بھی وہ یاد کرے

۱۷

اسقدر رو کہ شبیر کو خوش کر دو
اسقدر رو کہ شبیر کو خوش کر دو

۱۸

ہو چکی حرب سے جو غازی عرب کی رخصت
پھر حبیب ابن مظاہر نے طلب کی رخصت

۱۹

خوشی سے جائے جو میدان میں موت ہے بہتری
ایک مدت کی نہ کھانے کی محنت ہے بہتری

۲۱

کاس یہ بوسۂ احمد کا اثر ہو جائے
یہ جبین آج مری خوانِ گہر ہو جائے

۲۲

دیکھو اصحاب میں پیارا ہی کوئی تم سے
در کے پاس آ کے سخن کرتی ہے زینب کیسے

۲۳

ہاتھ تم پہلے اسے سر پہ نہ دھرنے دینا
آپ تم کرنا سلام اُس کو نہ کرنے دینا

۲۴

مرتبہ کیا ہی ملے روز قیامت مجکو
منھ سے شاباس کہیں ختم رسالت مجکو

۲۵

ایک نام کے لیے سر کو نہ مرے پاس تم
کہ محبت میں مجھے کم نہیں عباس سے تم

۲۶

یوں جلا دے تجھے خدا ہی یہ کرمی اُسکی
شاق ہر مجھ پہ نہایت ہی تھی اُسکی

۲۷

تم سا غمخوار و فا کیش کہیں ملتا ہے
اور یہ سب ملتا ہے اک دوست نہیں ملتا ہے

۲۸

ایسا صید افگن کوئی صاحب شمشیر نہیں
ایسا دنیا میں کوئی عاشق شبّیر نہیں

۲۹

کہو گے اُسے جو ہیں رشتہ فراموش ہوا
یہی ہے سبط نبی زینت آغوش ہوا

۲۸

کسی حالت مین نہ حضرت کو بھلایا حضرت
مجکو کھلوایا جب آپنے کھایا حضرت

۲۹

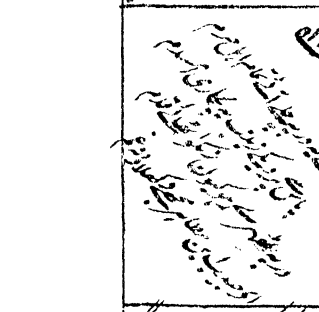

جبکہ یہ قدر ہو حضرت کی مدد لیتے ہیں
آج مرنے ہی مین اللہ ہو عزت میری

۳۰

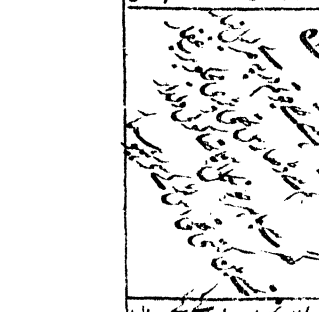

وہ اگر ساتھ مرے ہوتا تو کیا کرتا مین
پہلے اونکو علی اصغر پہ فدا کرتا مین

۳۱

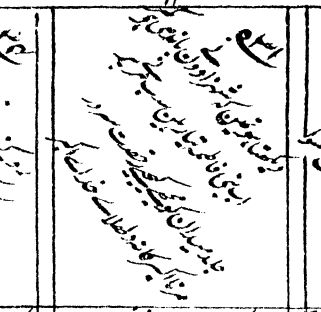

ہو نہ منکر مرا پہلے بدن زخمی ہو
میرے آگے نہ کہین ابن حسن زخمی ہو

۳۲

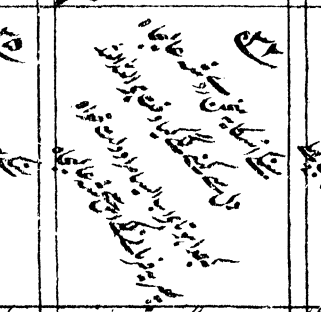

چلو دیوڑھی پہ اگر ہوئے ہو رخصت
پہلے دیلو دو تسلین اہل حرم سے رخصت

۳۳

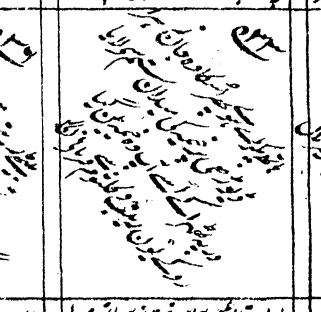

پاؤن قابو مین ہو اسوقت نہ ہو ہاتھ میرا
آج چھٹین کا یہ مہمان چھٹتا ہو ساتھ مرا

۳۴

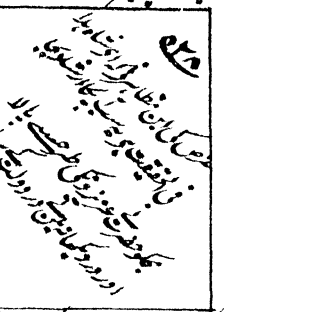

ایک ساعت مین یہ اب ساتھ مرا چھوٹیگا
سنگ فرقت سے مرا شیشۂ دل ٹوٹیگا

۳۵

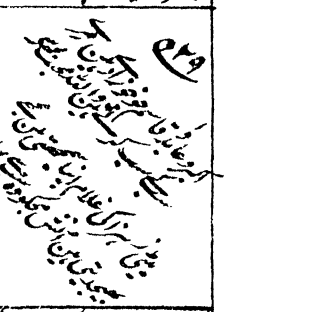

بات کہنے کو کسے در پہ مین بلواؤنگی
تمسا اب اپنا مین غمخوار کہان پاؤنگی

۳۶

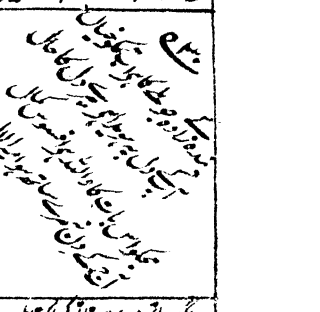

جیسے سلمان تھے مرسی امان دیتے تھے
تم اسی طرح تھے تسلیم یہ گھر کے دربان

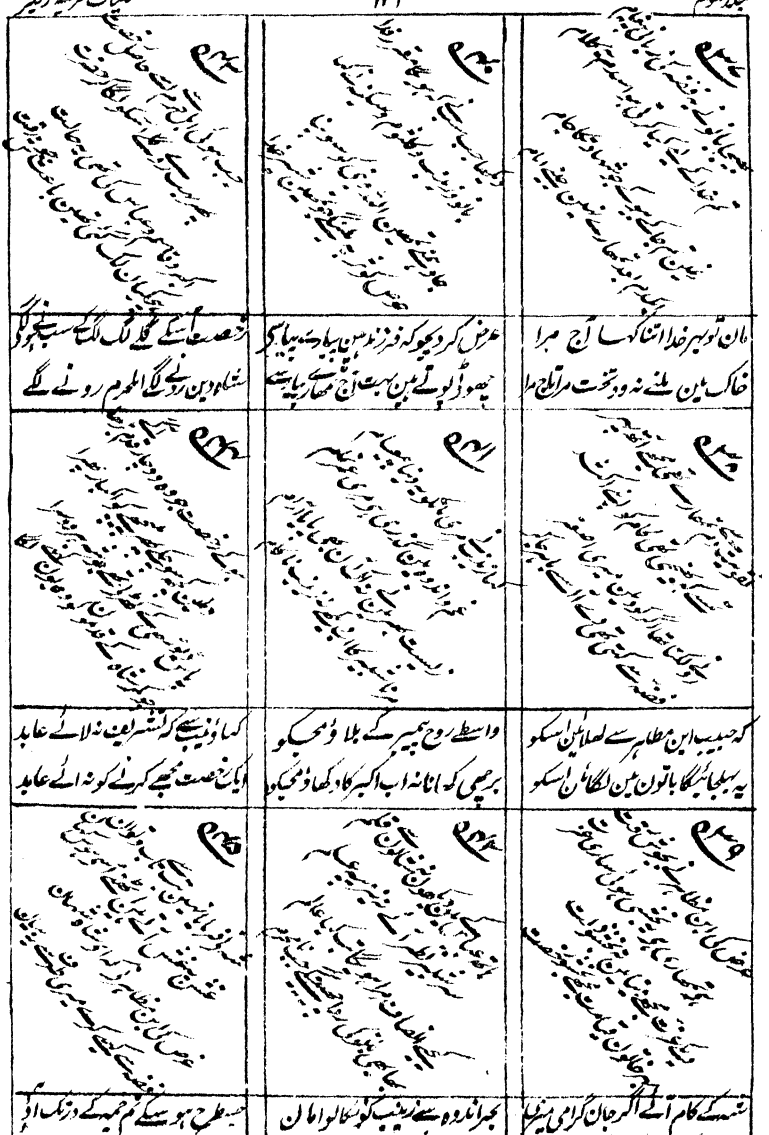

نقطہ تین پہ جگر کی کل اُسکے ان ناگاہ
اے حبیب ابن مظاہر اور مین خلد گاہ
صدمے کے شبیر نے فرمایا کہ انا للہ
آگے دیکھا مین کس منہ سے کہون حالت شاہ
شہ کے رومال پہ رومال تر ہوتے تھے
یون حبیب ابن مظاہر کے لیے روتے تھے

۵۰

خیمے کے نزدیک گیا لاشہ کے نزدیک گھوڑا
اُسکا سر کھلا زانو پہ رکھا ناقہ آہ
کھولکر آنکھ جو کی ابن مظاہر نے نگاہ
کہا کیا بیتی ہے اسلام پہ اللہ اللہ
وقت آخر ہے مرے بندہ نوازی ہو ضرور
نعرہ کرتے ہوئے آجا شہ دیگر آئے
کھولی وہ دست ہی پہونچی تین اس مرنے کو
زانو حضرت کا جو ہاتھ آیا ہو سر دھرنے کو

۴۹

پیچھے دوڑے فرس کی طرف کتے ہی تختمور
گر پڑا گھوڑے سے جسوقت ہوا خون سے چور
شہ کو آواز دی اور فاطمے کے لوٹ گھوڑے کو
وقت آخر ہے مرے بندہ نوازی ہو ضرور
نعرہ کرتے ہوئے آجا شہ دیگر آئے
مقتل لاشے کے روتے ہوئے شبیر آئے

۴۸

نیزے سے بچکے جھکی اسپہ فوج کفر
لشکر شام کو دہ کرنے لگا تیغ تبر
ایسا ہی قتل کیے میدانمین کھڑے تھے ظلم
آفرین شاہ نے فرمائی اسے سو بار
کھائی جب ان مظاہر نے ہزیمت سب نے
یا وکی مالک اشتر کی شجاعت سب نے

۴۷

ہوچکا عابد مضطر سے بکا حد سے سوا
گیا میدانمین وہ تلوار کے بانی علم
پر یا بانہے ہوئے میدانمین کھڑے تھے ظالم
انسے للکار کے یون کہتے تھا وہ غیرتمند
لڑنے کو واسطے غمخوار امام آیا ہو
ساتھ کھیلا ہوا حضرت کا غلام آیا ہو

۴۶

فتنہ نے جاکے کہا عابد بیمار سے حال
آیا ڈیوڑھی پہ عصا تھامے ہوا وہ فرزند ارجمند
عرض کی ابن مظاہر نے بچشم خونبار
فوجدی اب جاتا ہو میدانمین ہے کوئی تیار
یہ وصیت ہو کہ جب لاشہ کو گر دیکھنا
پاس شاہ کے لاشہ مرا وقتلینے گا

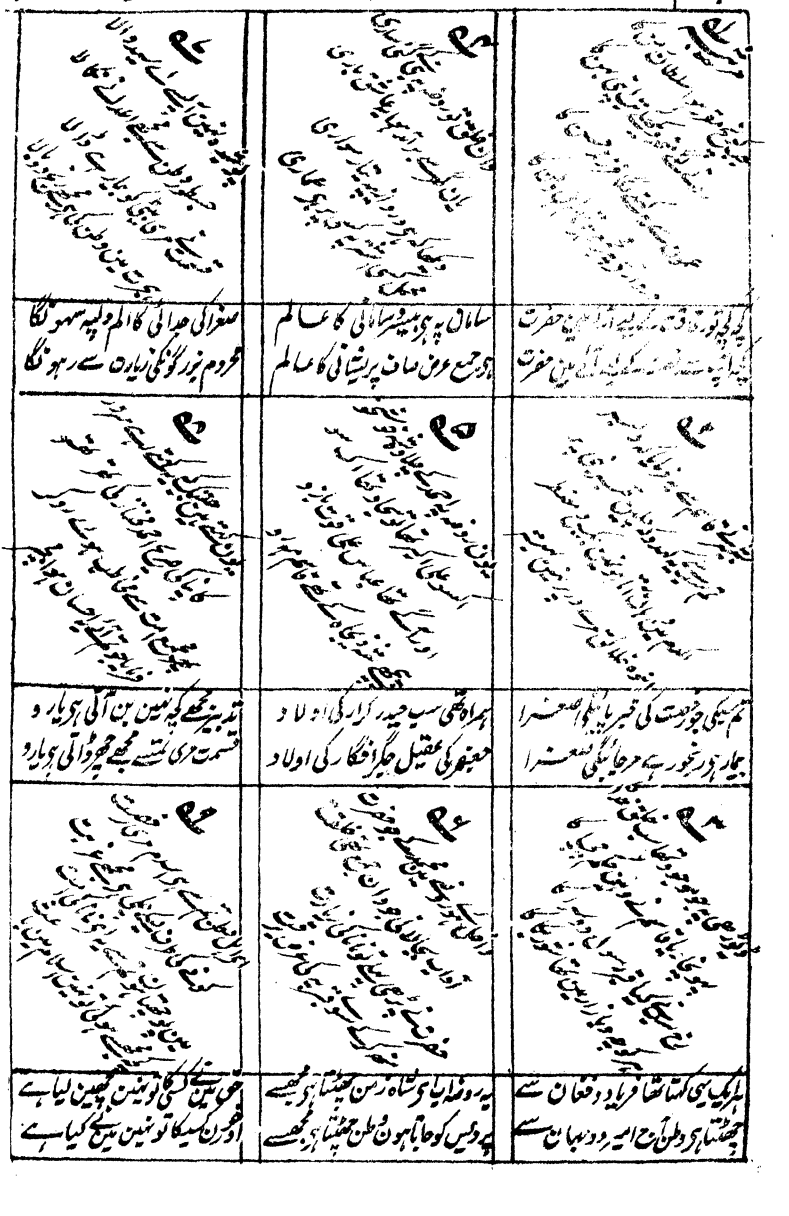

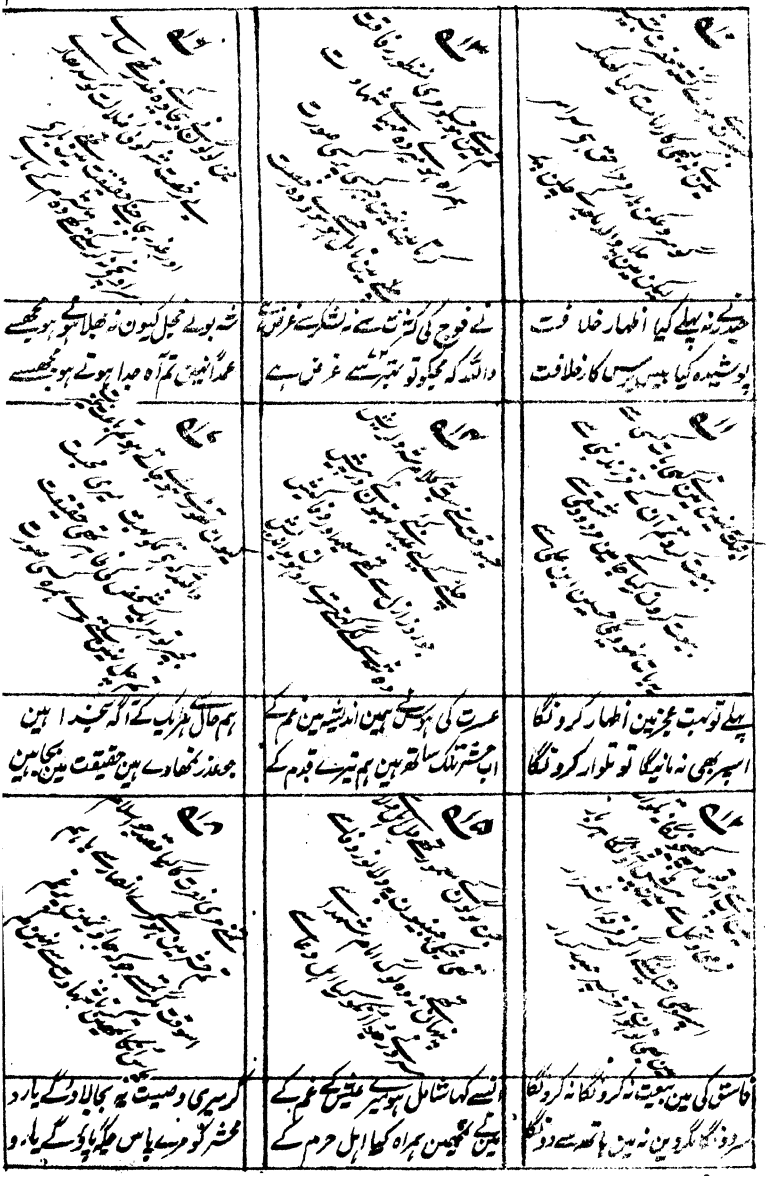

۴۱

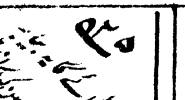

خالق کی امانت ہے یہ تربت مرے جد کی
اور قبر ہے یہاں فاطمہ بنت اسد کی

۴۲

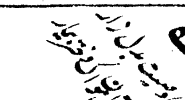

ام سلمہ زوجہ محبوب خدا ہے
اسکا ادب و پاس مناسب ہی روا ہے

۴۳

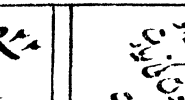

چالیس ہیں ہم بعد تمہارے یہ بجے گا
بے روئے ہوئے پر کبھی پانی نہ پیے گا

۴۴

غافل کبھی رہیو نہ ذرا قبر نبی سے
رکھیے نہ قدم کوئی یہاں بے ادبی سے

۴۵

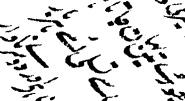

ہے زوجہ حمید رقم ادب کیجیو اسکا
زہرا کے برابر تم ادب کیجیو اسکا

۴۶

مانند حسن خلق سے مسموم اوٹھیگا
مظلوم کا فرزند ہے مظلوم اوٹھیگا

۴۷

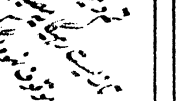

گھر پیارے نبی کا گھر فاطمہ کا خیر بشر کا
ہے پاس مسلمانوں کو لازم مرے گھر کا

۴۸

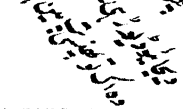

حیدر کی طرح فخر عجم شاہ عرب ہے
جو بات ہے مجھ میں مرے سجاد میں سب ہے

۴۹

دلوانا اگر فاتحہ مجھ تشنہ دہن کا
تو نام لیا کیجیو ہفتاد و دو تن کا

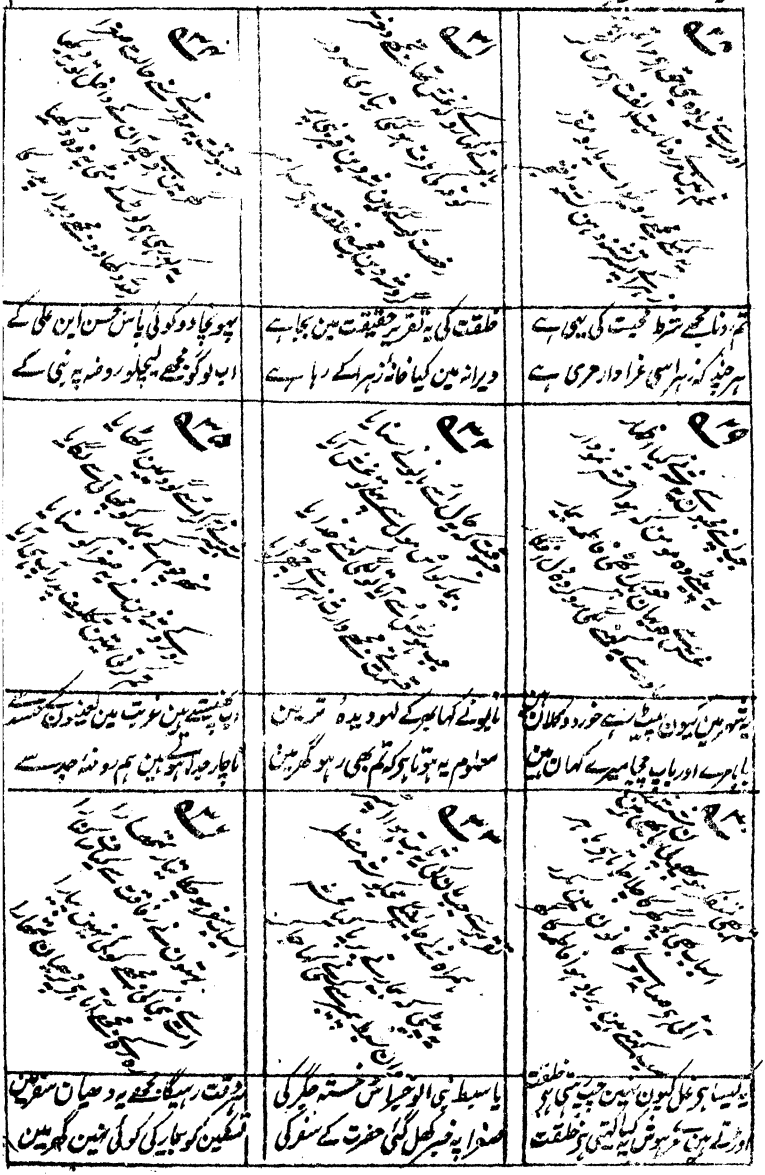

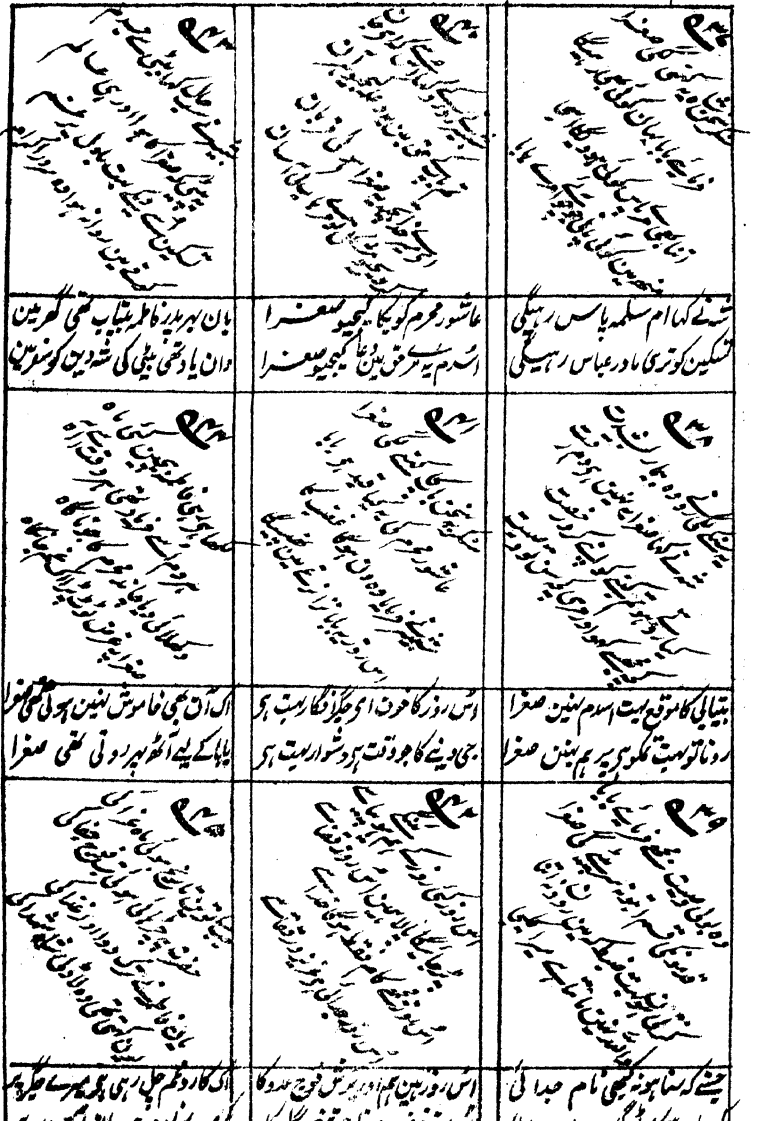

شنے کہا ام سلمہ پاس رہیگی
تسکین کو تری مادر عباس رہیگی

عاشور محرم کو بکا کیجیو صغرا
اسدم یہ ترحم مین دعا کیجیو صغرا

بان بہر پدر فاطر بیتاب تھی گھر مین
وان یاد تھی بیٹی کی شہ دین کو سفر مین

بیتابی کا موقع ہیت اسدم نہین صغرا
رونا تو ہیت تمکو ہی پیہم نہین صغرا

اس روز کا خوف اے جگر افگار ہیت ہی
جی دینے کا جو وقت ہر دشوار ہیت ہی

اک آن بھی خاموش نہین ہوتی تھی صغرا
پایا کے لیے آٹھ پہر روتی تھی صغرا

جیسے کہ سنا ہو یہ کبھی نام جدائی
کسطرح سے کاٹے گی وہ ایام جدائی

اس روز بین ہم اور یہ لشکر فوج عدو کا
اس روز غرض سامنا ہو تیغ و گلو کا

اک کار دگر چل رہی ہو میرے جگر پر
کچھ صدمہ زیادہ ہو وہان اکبر پر

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۴۱

جو کہ فرزند علی نائب پیغمبر ہو
حیف ہی خلق پہ ایسے کے روان خنجر ہو

۴۲

کیا قیامت ہی کہ وہ شاہ زمین پر سوئے
وائے شاہ رسل جب کا سد السبتر ہو

۴۳

حیف اس شاہ سے بہر جائیں وہ ظالم گمراہ
ہادی خلق ہو کونین کا جو رہبر ہو

۴۴

خیمۂ شاہ کو جب آگ سے وہ جلوائیں
آتش غم سے یہ دل داغ نہ کیوں اخگر ہو

۴۵

جس کے تلوار وں سے وہ جسم جو سارا ہوئے
قبر میں فاطمہ کو چین بھلا کیونکر ہو

۴۶

اختر برج اسد ہو جو شہ ماہ جبین
اسکا بدخواہ ہر اک شامی بداختر ہو

۴۷

بے خطر جب اسے یوں فوج لعین کر ڈالی
کیوں نہ خالق قیامت پہ بپا محشر ہو

۴۸

واسطے جسکے سدا طلعۂ فردوس آئین
سو میسر نہ کفن کو اسے اک چادر ہو

۴۹

جب لعینو نہیں وہ پاک حال پریشان نکلی
قبر میں فاطمہ کا حال نہ کیوں ابتر ہو

۵۰

گو پڑا وقت ہی سر پر ترے اے نیک صفات
پردہ کر کام جوانمرد کے لیے بہتر ہو

۵۱

سوچ یہ ہی کہ نہ اس میں کمین بدفعال
مرزا نائب حیدر نے بہت مضطر ہو

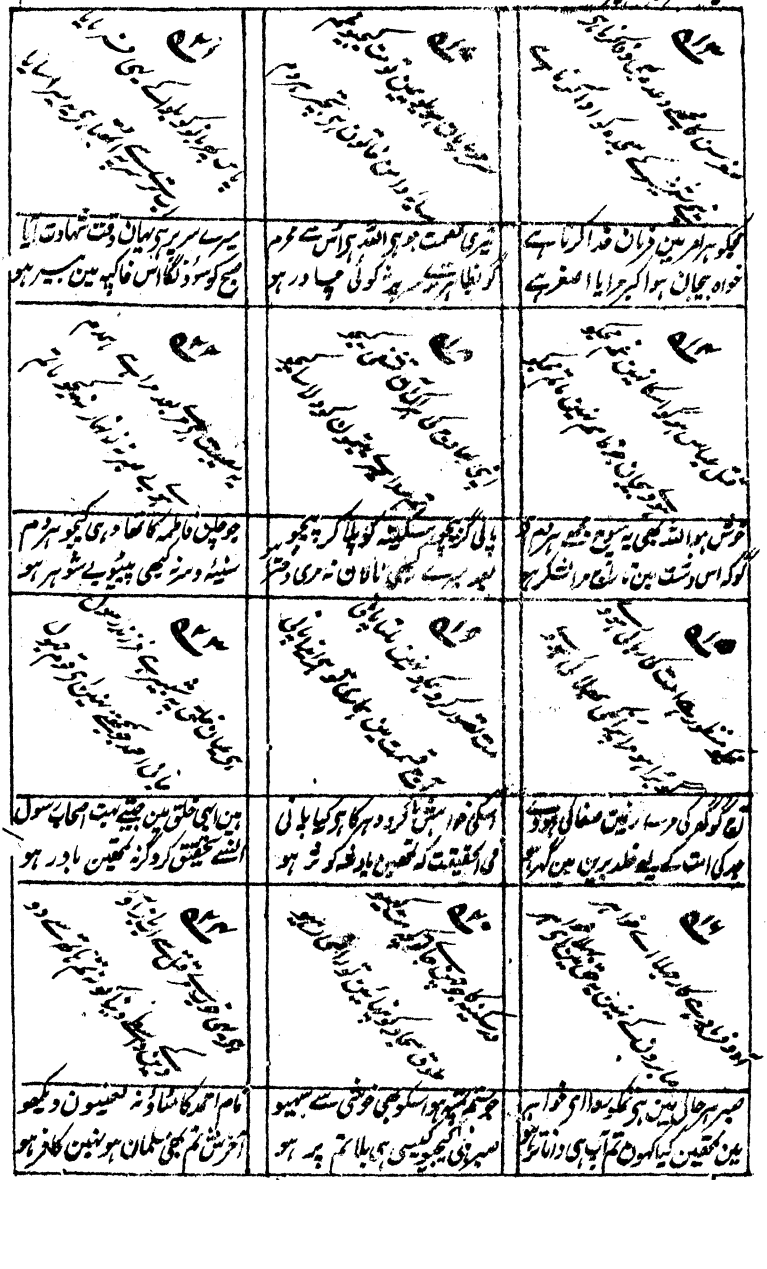

۴۲۵

جب ہولی صبح تو سر دینے کو راضی ہو کر
بولے عباس سے للہ مرا لشکر ہو

۴۲۶

حضرت نے فرمایا بیٹے ہمارے لشکر تمام
تم روا رکھو کہ فرزند نبی بے سر ہو

۴۲۷

آہ خاتون کا عالم کو اثر ہے معلوم
قہر ہے تس پہ جو ناراض مری مادر ہو

۴۲۸

یہ مرا چہرۂ پرنور نہ تم خوں سے بھرو
ڈر خدا کا تو کرو گر نہ مرا کچھ ڈر ہو

۴۲۹

ابھی اک آن میں ہولی ہو امان مکتوبی
غیر بیعت کے امان پاوے یہ کیونکر ہو

۴۳۰

اب کوئی آئین کرے ہیں یہاں مکتوبی
خوب ہم جانتے ہیں تم خلف حیدر ہو

۴۳۱

آج تو چین ہو کل کیسا ہی ہووے احوال
ہم کریں گے وہی جس میں ترا حاصل زر ہو

۴۳۲

کہا حاتی نے جو ہونا ہو خدا یا مت پر
آج میں ہی ہو وہ انکے عوض مجھ پر ہو

۴۳۳

یوں فصاحت کہا جب تیلو نے سنا یہ شعلے
تم ہو کس بات پہ ایسے کے تم دلبر ہو

۴۳۴

آگ بھڑکائیں گے خادی جو سر پر دن شام
خیمۂ اس شاہ کا مسکن ہے پیمبر ہو

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

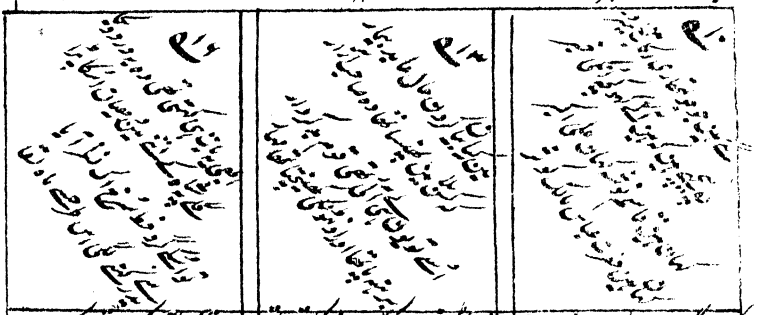

کہاں گیا مرا بھائی ہے اصغر معصوم
بہن تیرے حلق کے صدقے یہ کیا ہوا بابا

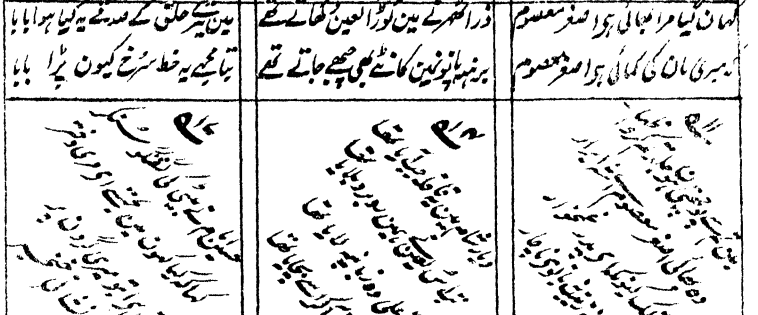

وہ ہاتھ میں نہ کوئی ہے نہ کوئی ہے
زمین پہ ڈالدیا تن لہو سے تر میرا

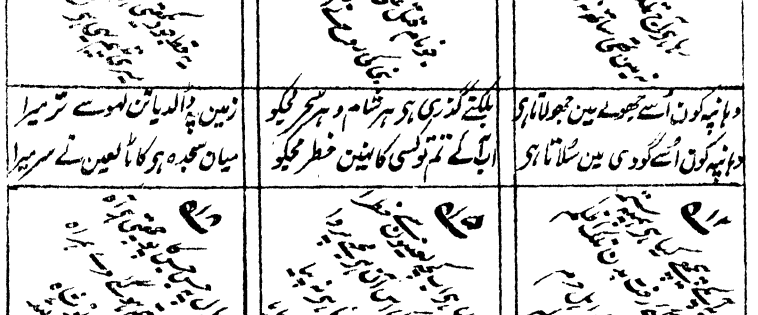

یہ ہنہنا اونٹنیوں کا ادھر کو آتی ہے
نہ صاف کہی بھی ترتیب کہ تو نہ مرجائے

۴۱

میں آیا ہوں مجھے کیجئے رخصت کو اب اس گھر سے
سکینہ جلد تو رخصت ہو اپنی مادر سے

۴۲

پدر کو دیکھا ہی شاید جو بلبلاتی ہے
شتابی آئے سکینہ کی جان جاتی ہے

۴۳

اب پٹے گھر ہی مصیبت ہی بیقراری ہی
یہ شور و غل ہی ہی برپا اسی کی زاری ہی

۴۴

چمک کے سر کہا اب بین کا فرینہ ہے
تمہاری شکل پہ قربان یہ سکینہ ہے

۴۵

ابھی پدر کے تشریف لاں پہ لائے تھے
پتا بتا دیں وہ خونین نہائے تھے

۴۶

بین سن کر جو گردہ نہ شور و شین کرے
یقین ہی بین نہ لیوں دختر حسین کرے

۴۷

پدر کے تیر الم نے جگر میں چھید کیا
امیدوار مجھے کر کے نا امید کیا

۴۸

ابھی یہیں تھا نہیں وہ مرا پدر ہی ہی
یہیں سے لٹتی ہوں جاتا رہا کدھر ہی ہی

۴۹

الغیاث کو کچھ مختصر رقم آیا ہی
کہ تیرے کھانے کو یہ خوان کو کی لایا ہی

۲۸

ذبیح فرقان کے جسم سے گئی روح جب سکھائی
حسین ابن علی کی ایسا کیا کسی نے فغاں آئی
پڑی کسی سوگ کے جو شہ پر وہ ایک کیا جاں
جو اپنے سوز جگر کے زبان پہ لالی
یہ کیا گلشن کسی حسین نے آہ
جو تر کر زلیخا حسن سنہ آہ

۲۹

جو دیکھا فرقان نے لوٹا یا کاسہ نظر آیا
لہو میں غرق جمال پر نور نظر آیا
یہ دل پہ تیر ستم کا اثر نظر آیا
جبیں پہ خون سے سرخی کا اک گہر آیا
جھکا وہ سجدہ میں عابد کا کاسہ سر کا تاج

۳۰

کسی نے شمر کو لکھا دو ہم ترا نہ بچا ہا
کسی نے فرق پہ تیرا مارا پر جا ہا
نہ خوف آگ کا دوزخ کے اور نہ حشر کا ہا
ہمارے پاس ہیں یہ پانچ معصوم کے کہا ہا
پڑے ہیں سال سے سر کٹ کے بیچ میدان کے

۳۱

کسی نے کہا کہ یہ دیدہ ور کیا ہے انقلاب
یہ کیا ہوا کہ ہوئی آسماں سے خوں کی سحاب
یہ کیا ہوا کہ ہوئی آسماں سے خوں کی سحاب
یہ کیا ہوا کہ ہوئی آسماں سے خوں کی سحاب
ہوئی ہے شام سے ظاہر یہ کیا ہوا ہے غضب

۳۲

ہوئی جو شام تو شہ نے کہا یہ میری جاں سے
ہوئی ہے شام تو شہ نے کہا یہ میری جاں سے
ہوئی ہے شام تو شہ نے کہا یہ میری جاں سے
ہوئی ہے شام تو شہ نے کہا یہ میری جاں سے
ہوئی ہے شام تو شہ نے کہا یہ میری جاں سے

۳۳

یہ بین بانو نے کی جب کہ ہو گئی دوپہر
کسی نے کہا کہ یہ بیچین ہے کہ ہے دوپہر
نہ کہہ کہ بین جو سن لے تو ہو گئی دوپہر
وہ کہہ رہی ہیں کہ دن میں ہوا ہے کیا دوپہر
دیا ہے کس نے یہ دل گیر کو جواب حسین

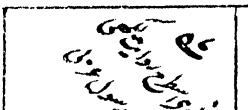

جیتے جی رو نہ کیا حکم الٰہی اُس سے
چاہی جو بات خدا نے وہی چاہی اُس نے

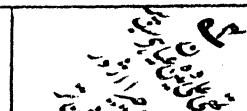

غیظ معلوم ہو اُس شیر خدا کا سب کو
ایک تلوار میں دو ٹکڑے کیا مرحب کو

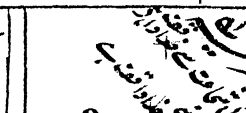

پیل تن دیو صفت تخت سیہ منظر تھا
کہنے کو صورتِ انسان نہ تھا مگر اژدر تھا

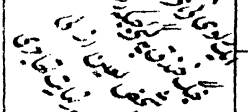

بسکہ تھا دیں کی سخاوت کا اُسے ہر یاری
راہ خالق میں کیا آپ بہتر باری

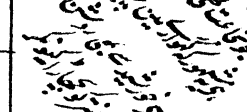

کبھی جنگاہ میں احمد سے جدائی نہ ہوئی
بے علی فتح کبھی کوئی لڑائی نہ ہوئی

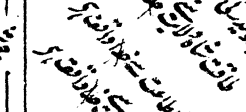

باندھا جا آئینہ بالائے زرہ دوش کا
سر سے لی تا بہ قدم تک میں گیا وہ آہن کا

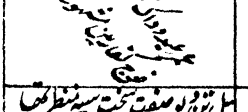

منہ سے فرمائی سوا حق کے نہ گفتار کبھی
غیر مرضی خدا کھینچی نہ تلوار کبھی

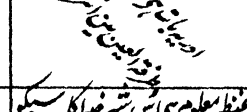

تھک میں ہر ضرورت جو جدا کرتے تھے
جب تلک پھر کے نہ آتے تھے دعا کرتے تھے

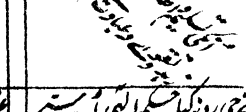

سامنے لشکر اسلام کے پہونچا آکر
ابا میدان میں اسپ عربی چمکا کر

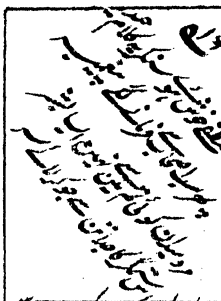

اس صبح فوج ستمگار کھڑی تھی اسجا
گویا اک لوہے کی دیوار کھڑی تھی اسجا

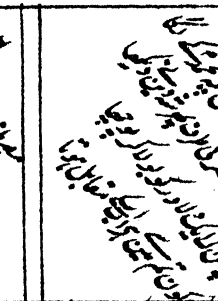

تھرتھری پڑگئی اصحاب کی وان جانو نمین
اپنے سر ڈال دیے سب نے گریبانو نمین

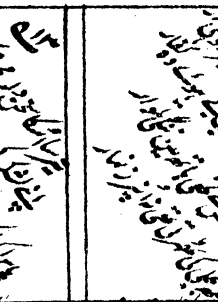

مستعد کوئی ہوا وان نہ کسی صورت سے
ابن خطاب یہ آکے کہا حضرت سے

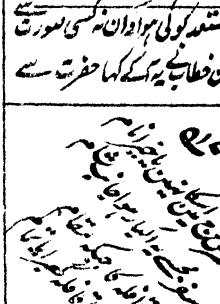

ناگہان تیغ بکف حیدر صفدر آئے
اون مبدان کے لیے پیش پیمبر آئے

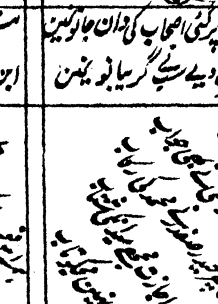

پہلے اس بیوہ کی جاکے زمان کاٹو نمین
بعد ازین اسکا سر آشاہ شہان کاٹو نمین

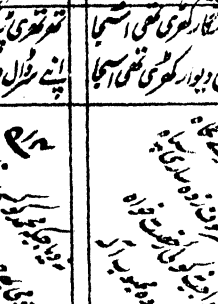

سدرہ وڈاکے کا اسدم ہوا ایک شیر
قافلے والون سے آگے نہ بڑھا ایک شیر

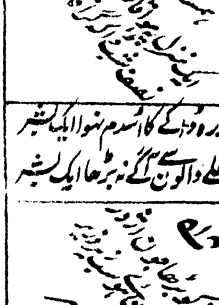

کیون نہین آتا ہے ابا میرے برابر کوئی
ہا نہین فوج محمد مین دلاور کوئی

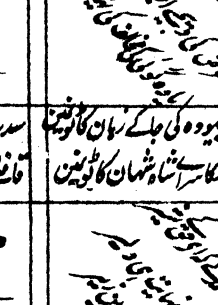

آپکے صدقے مے ہر طور سے مین ناشاد نہین
یہ عمر ہے مین علی ابن ابی طالب ہون

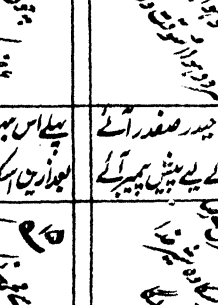

کوئی لڑنے کے لیے اس سے نہ آیا آگے
اپنے ہتھیارون کو سب چھوڑ کے واپس بھاگے

۴۱۹

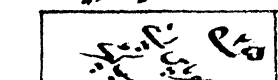

ایسی اس تغل و حکایت سے مین بیزار ہون
حکم اگر پاؤن اسی قتل ابھی کرتا ہون

۴۲۰

سامنے اژدر خونخوار کے یہ جاتا ہے
جوش اسوقت مرا خون جگر کھاتا ہے

۴۲۱

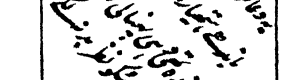

رکھدیا خود بھی پھر اپنے وصی کے سر پر
ہاتھ سے باندھا عمامہ بھی علی کے سر پر

۴۲۲

یا الٰہی یہ علی خاص ترا بندہ ہے
عجز سے رو بر و تیرے یہ سر افگندہ ہے

۴۲۳

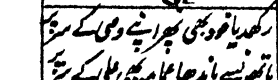

مجھسے اس قوت بازو کو جدا مت کر
دست اسلام کو یارب تہی و بے قوت کر

۴۲۴

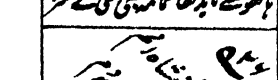

پھر سر پر کے یہ کہنے لگا شاہ دو جہان
ہی حقیقت مین علی پشت پناہ دو جہان

۴۲۵

باگ پھیرے تین میدان وغا مین دیکھی
پست شمشیر ردی تو نہ غزا مین دیکھی

۴۲۶

میرے جیتے ہوئے بیتاب نہ ہو زہرا
اسکے ماتم مین نہ منھ ڈھانپ کے رو دے زہرا

۴۲۷

باندھا اس نخل بلا سے اس نے چاہا تھا نہ
کہ صفائی پہ ہوا اسکی نثار آئینہ

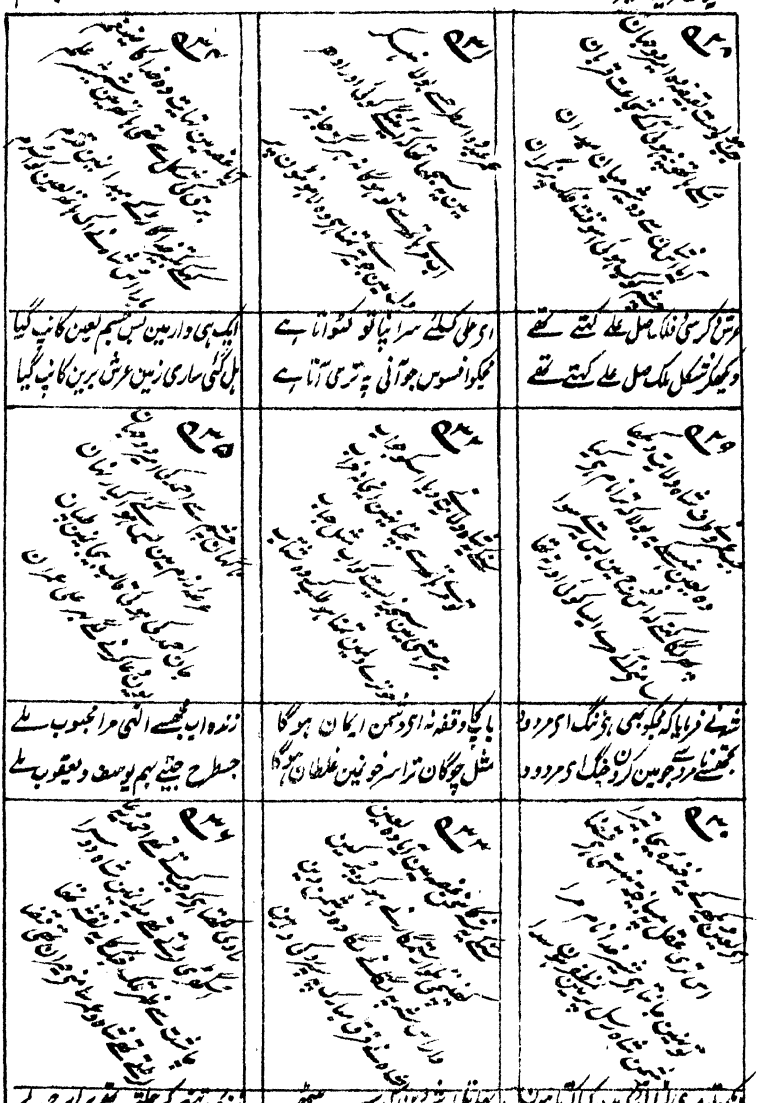

۳۰
جب جبرئیل آئے محمد پر لے کر قرآن
کہا خدا نے کہ جاؤ تم علی کے گھر میں ابھی فوراً
وہاں سے لے کر وحی کو پھر آنا تم میرے در پر
مرتبہ کرسی فلک کا حاصل علے کہتے تھے
دیکھکر مشکل ملک حل علے کہتے تھے

۳۱
اے علی کس لئے سر اپنا تو کھجاتا ہے
تجکو افسوس جو آئی یہ تری آتا ہے
ایک ہی وار میں بس جسم لعین کانپ گیا
ہل گئی ساری زمین عرش بریں کانپ گیا

۳۲
شہنے فرمایا کہ مجکو بھی ہے ننگ اے مردود
بھتنے مردے ہیں جو مین کرتا ہون جنگ اے مردود
زندہ اب مجھسے الٰہی مرا محبوب ملے
جسطرح جیتے ہم یوسف و یعقوب ملے

۳۳
پہلے تلوار رشتہ دین کی سپر پر بیٹھی
پھر سپر جاکے یک اس شاہ کے سر پر بیٹھی
ہیزہ و تیغ کے چلتے تھے برابر حربے
لیتے کہتے ہین کہ باہم چلے ستر حربے

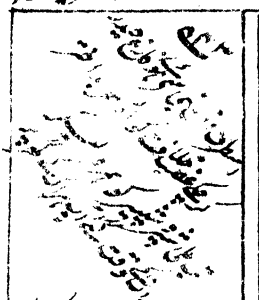

۳۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

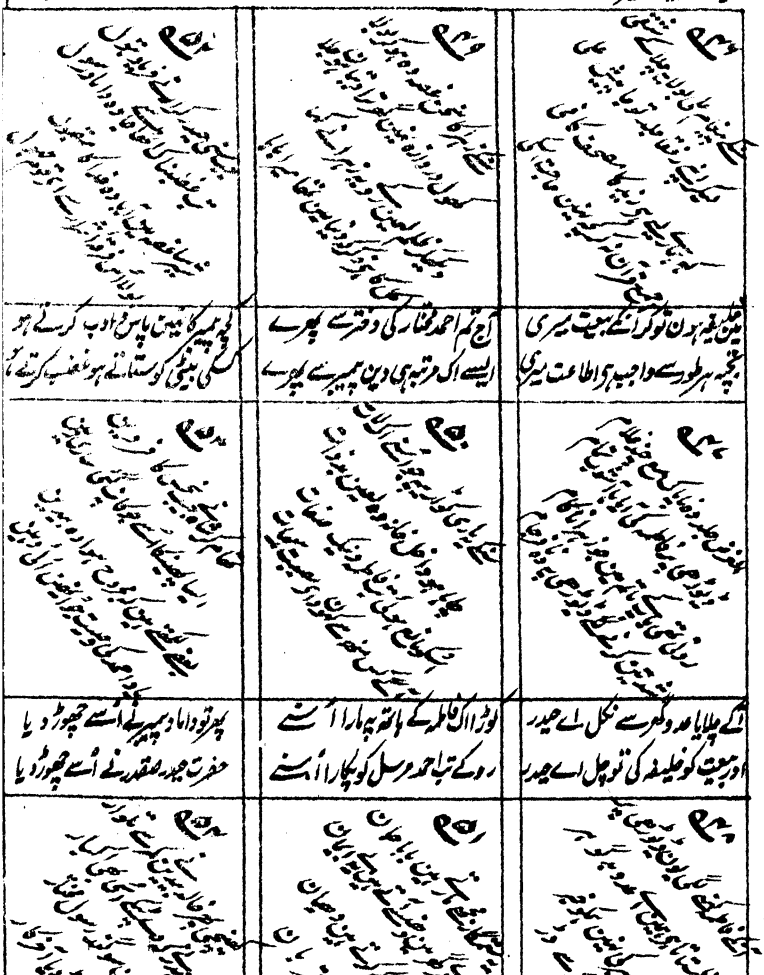

۴۹
جلیفہ ہوں تو کرانے بیعت میری
جبکہ ہر طور سے واجب ہے اطاعت میری

آج تم احمد مختار کی دختر سے پھرے
ایسے اک مرتبہ ہی دین پیمبر سے پھرے

کچھ پیمبر کا بھی پاس و ادب کرتے ہو
کس کی بیٹی کو ستاتے ہو غضب کرتے ہو

۵۰
آگے چلایا عدو گھر سے نکل اے حیدر
اور بیعت کو خلیفہ کی تو چل اے حیدر

لوڑا اک قافلہ کے ہاتھ یہ مارا اُس نے
روکے تب احمد مرسل کو پکارا اُس نے

پھر تو داماد پیمبر نے اُسے چھوڑ دیا
حضرت حیدر صفدر نے اُسے چھوڑ دیا

۵۱
بہر حق مرسل کے وصی کو نہ ستا
بہر بتول زہرا کو علی کو نہ ستا

آپا ٹھکرا کے تعظیم کیا کرتے تھے
جھکے وہ ڈر سے تعظیم آپ سے جو کرتے تھے

جمع ہمت سے جون مور و مگس ہو آتے ہیں
اور نا مرد کبھی سنگ سے کو آتے ہیں

۴۱

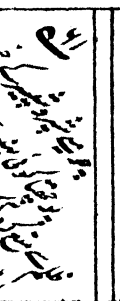

حرف حق چاہیے حیدر کو کہ منصور نہیں
کشت و خون مجکو کسی طرح سے منظور نہیں

۴۲

لعنہ زن کہتے ہیں ہو تیرا پدر آج کہاں
مورد وحی کہاں صاحب معراج کہاں

۴۳

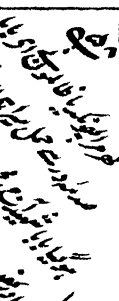

بابا تشریف یہاں لائے تو اری زہرا
آج ہو ظالموں کے بس میں تمہاری زہرا

۴۴

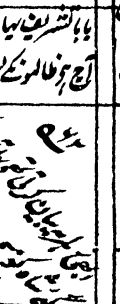

رحمی معصومہ ہوئیں اور ہوا معصوم شہید
بطن مہر میں ہوا محسن مظلوم شہید

۴۵

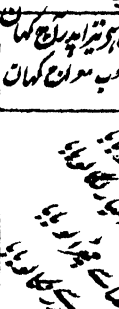

آکے محمد مضطر و ناشاد کی حالت دیکھو
بیٹی کا دکھ سنو داماد کی حالت دیکھو

۴۶

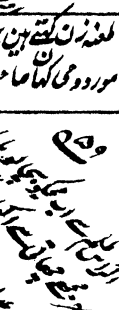

باپ کے سر پہ کھنچی دیکھی جو شمشیر اسدم
سہم کر رہ گئے شیر و شبیر اسدم

۴۷

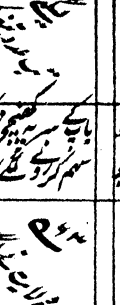

گردن شیر خدا پہلو دختر دیکھو

۴۸

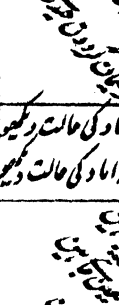

بیٹے دلسوختہ یہ کہتے ہیں ترا نام ہے کیا
بیٹے کہتے ہیں محمد سے بتھے کام ہو کیا

۴۹

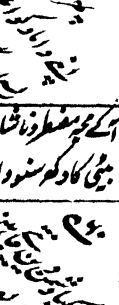

حال داماد کا اب حال تو آکر دیکھو
مجلو اور حاکم ملعون کی بیعت دیکھو

۶۴

ہوئی کرتا تھا یہ اجزا صبا بھی وہ صبا ہر
قرار جنت صدا یہ ہوں نالۂ نا ہر
لے جفا کار لگر ہوگیا قوی کا فر
دمتہ خیر خواہ سے یہ تو روا ہر
ایک دو دن ای یہ تو فیر اب بھولیا
اے دلگیر میری اعادت یہ بھی بھول لیا

۶۵

جب صبا تیز خوبی سے وا ان ایک بار
کاپنی اٹھی کیا احمق وہاں ہر دیوار
ساتھ صفائی کی اک دیتے رہنے کی پکار
در سمجھ کی اوٹ دیکھے کیا ہیں حضار
دست غم سر پر بیٹھ کر زار و ہیں آ لیا
اک دو دار و ہے بیکس سر پہ تیں آ لیا

۶۶

کسی بیوفا کو دیا رکھے خدا یہ بوجھا
اسے نیچے ہوا کیا ہیں خوب خدا
ہے شمی میاں سب پیچھے ہیں لگے زہرا
اسطح سے دو میاں آ رہی ہوا آہ دل جلا
ہیچ اس شیر آدمی کی طاقت ہر
اے دلگیر دیکھا یہ نیکی کی ہر

۶۷

قرار مسکن تیرین بیچ نہ سکا
اے دلگیر دیکھا یہ ہوا کہ خدا
دی سے کھو دو ہر شاہ ولایت کا گلا
ہمچو ہوا آ ہے ہیں کھوئی ہر سر زہرا
ہے سب رونے سے دل تنگ رہتی ہے بیکل
اور اے دلگیر ہوش ہیں ہے خوب حق ہوا

۶۸

اے دلگیر کان دوات خوب نہ سکا
نہ لاؤ اب دو دیوار کو سمجھی ہوا
ہے کہ یہ فاطمہ کے لئے شیر خدا
دم کر باپ کی امت ہے تو اب ای زہرا
سنگ یہ فاطمہ سمجھے ہیں اے دلگیر کی
سنگ دلگیر تو دیدہ اسے سر کی

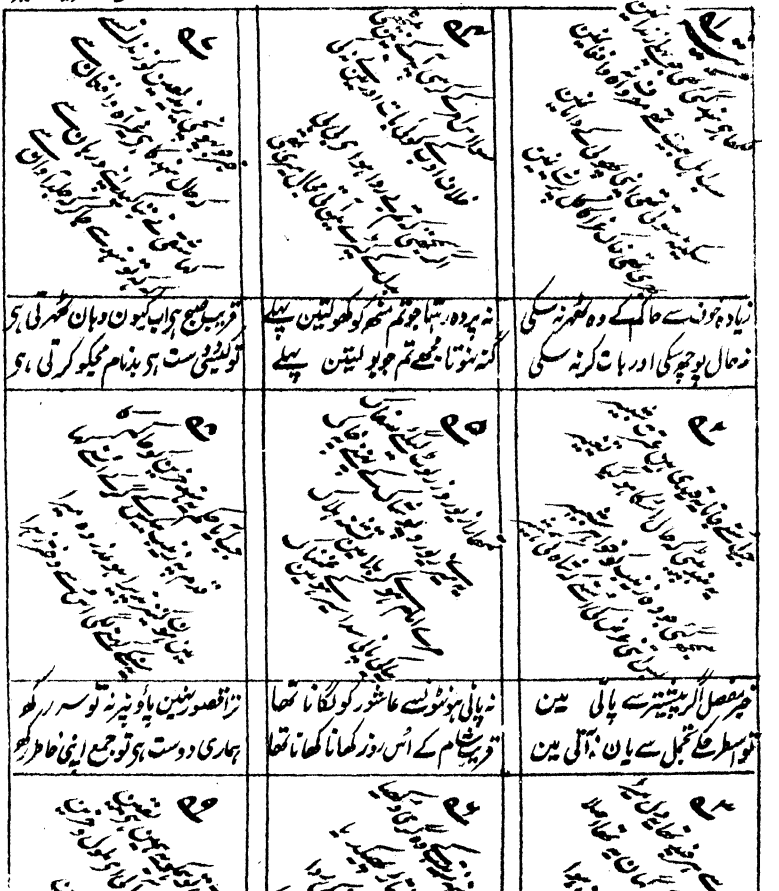

زیادہ ہو خوف سے حالت کے وہ ٹھہر نہ سکی
نہ حال پوچھ سکی اور بات کر نہ سکی

نہ پردہ رہتا جو تم سنتم کو کھولتیں پہلے
گنہ نہ ہوتا مجھے تم جو بولتیں پہلے

قریب صبح ہے اب کیوں وہاں ٹھہرتی ہے
تو لیٹی دست ہے بدنام مجھکو کرتی ہے

خبر بفضل اگر پہنچتے سے پائی ہیں
تو واسطے کے تجمل سے یاں نہ آئی ہیں

نہ پانی ہونٹوں سے عاشور کو لگانا تھا
قریب شام کے اُس روز کھانا کھانا تھا

ترا قصور نہیں پاؤں پر نہ تو سر رکھ
ہماری دوست ہے تو جمع اپنی خاطر رکھ

کیا جواب ادب کے خلاف اے زینب
صدا کے واسطے کرنا معاف اے زینب

بھی تو بانو کو اکبر کا پرسا دیتی تھی
اڑا کے خاک وہ نام حسین لیتی تھی

ہمیں تو آٹھ پہر اہل کین ستاتے ہیں
ہمارے بال کھلے دیکھنے کو آتے ہیں

۱۰

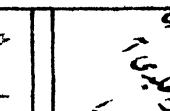

کہان نبی ہین تمھاری مدد کو آتے نہین
کہان حسن ہین تمھین قید سے چھڑاتے نہین

۱۱

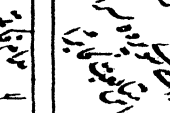

جو ایکدن وہ قتل ناتمام تھا ای منہ
وہ روز قتل شہ تشنہ کام تھا ای منہ

۱۲

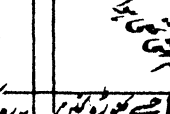

اسے تو پالا تھا اٹھارہ سال دامان مین
سر حسین کھلاتی ہی اکبر کی لاش میدان مین

۱۳

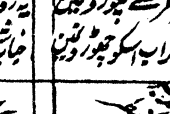

عزیز جان ہو سر کسطرح سے چھوڑ دین
صغیر بیٹی ہی کیونکر اب اسکو چھوڑ دین

۱۴

ترے ستم سے محمد کا گھر تباہ ہوا
قسم خدا کی تو عقبے مین رو سیاہ ہوا

۱۵

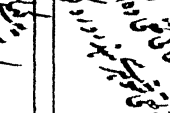

عطا سے تا بدم شمع جان کھونا تھا
تمام شب سے تا شام اسکو رونا تھا

۱۶

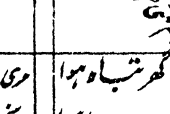

یہ رو کے کہتا ہو کیا ہی غضب کیا مین نے
جناب شاہ رسالت کو غم دیا مین نے

۱۷

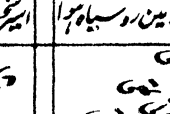

مری غرض یہ نہین انگوٹھی زیور و زر دے
اسیر سخت اذیت مین ہین رہا کر دے

۱۸

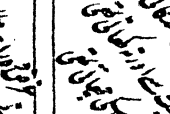

سنا جو نہد نے سامان شہ کے ماتم کا
تو پھر کمال ہوا اسکو ولولہ غم کا

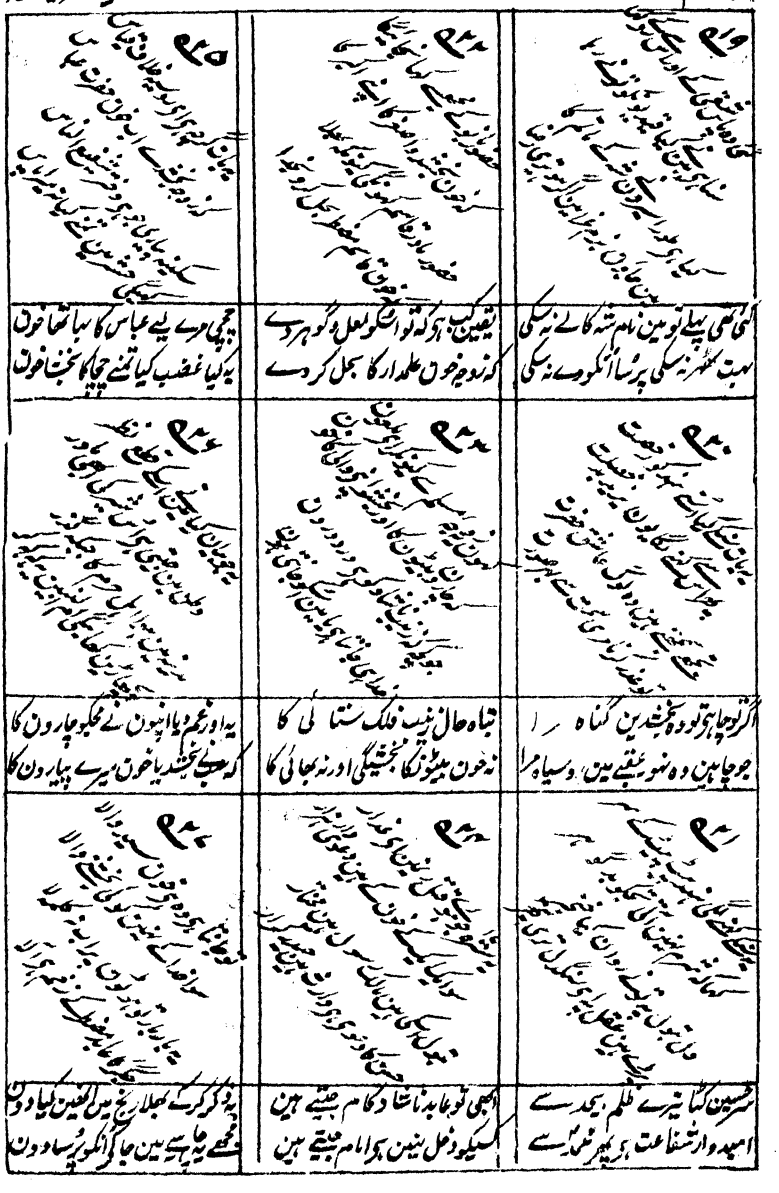

۱۹

کبھی تھی پہلے تو مین نام شہ کا لے نہ سکی
بہت کھنچی پر سنا انکو دے نہ سکی

۲۰

اگر تو چاہی تو وہ بخشدین گناہ مرا
جو چاہین وہ نہو بیقے مین، وسیاہ مرا

۲۱

سر حسین کٹا تیرے ظلم بیحد سے
امید وار شفاعت ہو پھر نمد سے

۲۲

یقین کب ہو کہ تو اشکو لعل و گوہر دے
کہ زہر خون علمدار کا بحل کر دے

۲۳

تباہ حال نہ فلک ستا لی کا
نہ خون پیوگی تجھکو بھائی کا

۲۴

ابھی تو عابد ناشاد کام جیتے ہین
کسیکو ذبح نہین ہوا امام جیتے ہین

۲۵

بچی مرے لیے عباس کا بہا تھا خون
یہ کیا غضب کیا تینے چچا کا بخت خون

۲۶

یہ اور ظلم کیا انہون نے مجکو چارون کا
کہ بعد عشر یہ خون میرے پیارون کا

۲۷

یاد کر کرکے بھلا رنج مین کیا دون کیا
مجھے یہ چاہیے مین جا کے انکو پسا دون

۴۸

تھا اشتیاقِ زیارت تو خونسے تر دیکھا
قدم نہ دیکھا جو دیکھا سنان پہ سر دیکھا

۴۹

عطش میں قتل ہوئے تم یہ لونڈی جان گئی
گیا یزید کا دین اور تمھاری جان گئی

۵۰

جہاں کی حشمت و دولت یہ جاں کسا ری ہے
پسند آپکی صحبت سے انکساری ہے

۴۷

ہی پہلے حشر سے محشر گھڑی قیامت کی
کہ بیٹے پائی خبر آپ کی شہادت کی

۵۱

کیا سلام نہ یا شاہ بحر و بر آنکو
کبھی نہ دیکھا تھا لونڈی نے ننگے سر آنکو

۵۲

روانہ اوٹھی تو کبھی سبب یہ سارا ہی
کہ زین لال شہ پر ابکیفن تمھارا ہی

۴۶

گئے تو شیر خدا گھر تم نہ میرے گھر آئے
تمھارے غم میں مری بی بی کے جگر آئے

۵۱

جناب بولیں کہ پہلے مری مطالب ہے
اٹھائے ناں جو منھ سے تو کبھی زینب ہے

۵۲

خدا یا آلی پیمبر یہ عذر سارا ہے
تو ہی ہماری تعشق سمجھے ہمارا ہے

۵۵

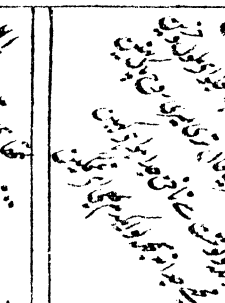

تری سمن کا شہ تشنہ لب نے جو اٹھا دیا
تو ذرہ تھی سو بنے ہیں آفتاب دیا

۵۶

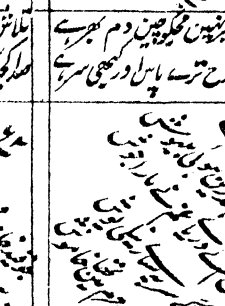

اسی طرح تری فرقد میں شاہ آئینگے
نثار قبر سے السلام تجھ پہ آئینگے

۵۷

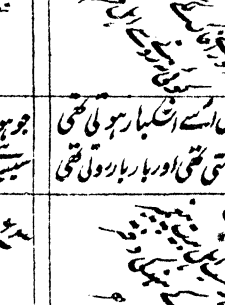

کہتی فلیں کہ دیکھو لگا تو کیا زمانہ ہے
کہ غیر غیر یگانہ ہے سو یگانہ ہے

۵۸

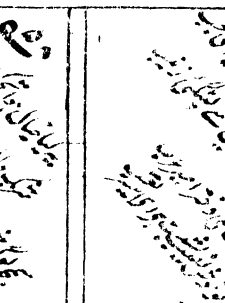

ترے بغیر نہیں مخملوں چین دم بھر ہے
کبھی تو روح ترے پاس اور کبھی سر ہے

۵۹

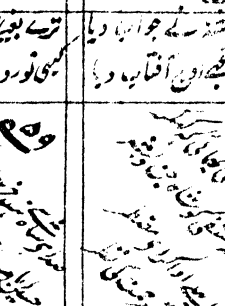

جب آ ہوش اسے اشکبار ہوتی تھی
حسین کہتی تھی اور بار بار روتی تھی

۶۰

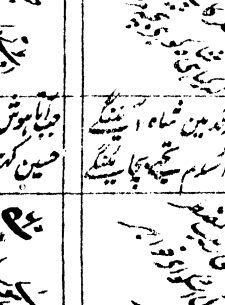

ہر ایک سمت کو میں بیقرار دیکھتی ہوں
ہر ایک گود کو میں بار بار دیکھتی ہوں

۶۱

تلاش تم بھی کرو اس پدر کی شیدا کی
خدا کرے آتی نہیں ہائے ہائے بابا کی

۶۲

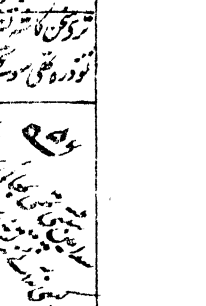

جو ہوتی دور مجھ پاس غم آتی
سبب ہے کچھ تو جو وہ یاں نظر نہیں آتی

۶۳

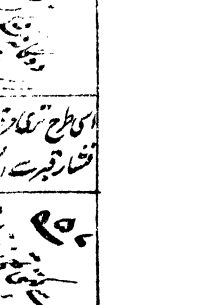

وہ قید دان ہی تعلق مجھ یاں گذرتا ہے
تو اسکو چھوڑ دے گر مجھکو پیار کرتا ہے

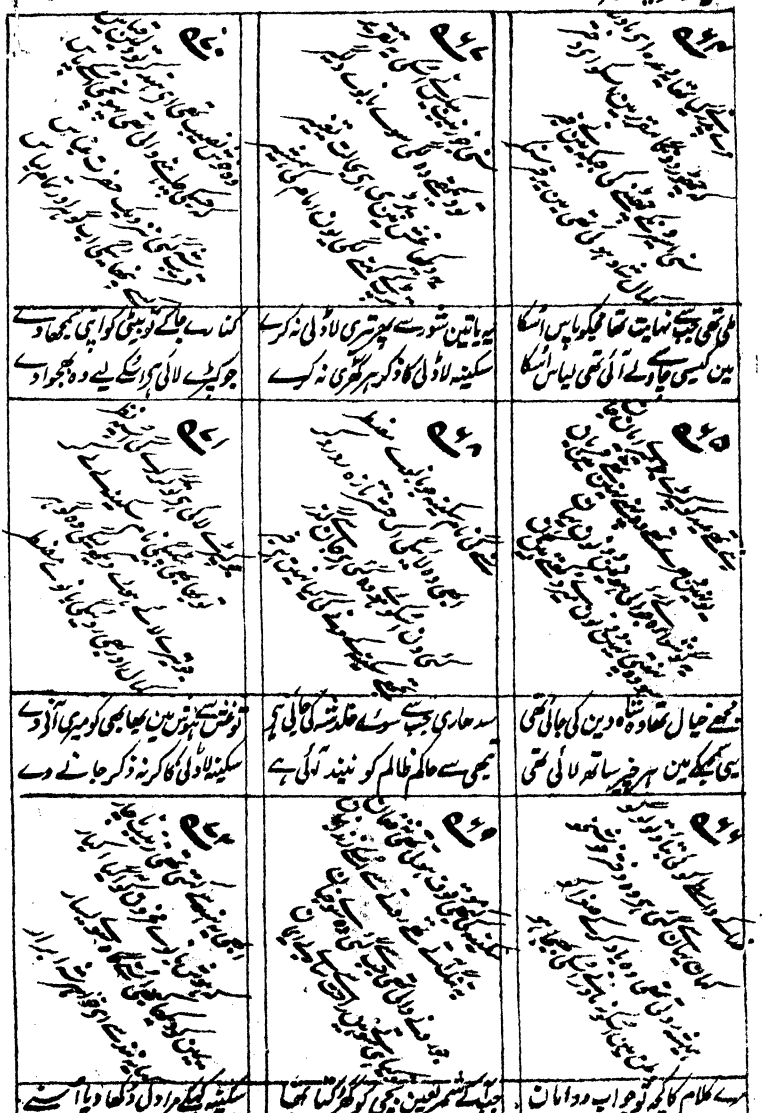

۴۳
اسے بیکسی تھا یہ بھی ارادہ
دیکھو ذرا بھی تھا نہ تمہیں اسکا
سن کر یہ بات ہو گئی بیتاب
ملی تھی جب سے نہایت تھا مجھکو پاس اسکا

۴۴
یہ باتیں شور سے پھر تیری لاڈلی نہ کرے
سکینہ لاڈلی کا ذکر ہر گھڑی نہ کرے

۴۵
کنارے جاکے تو بیٹی کو اپنی سمجھا دے
جو کپڑے لائی ہے اسکے لیے وہ بھجوا دے

۴۶
مجھے خیال تھا وہ شاہ دین کی جائی تھی
یہی سمجھکے میں ہر چیز ساتھ لائی تھی

۴۷
سدھاری جب سوئے خلد تشنہ کامی لائی ہے
تبھی سے حاکم ظالم کو نیند آئی ہے

۴۸
توقع ہے ہنر میں بھابھی کو میری آزادے
سکینہ لاڈلی کا کرنہ ذکر جانے دے

۴۹
سنے کلام کا کچھ تو جواب دو اماں
بھتیجی سے اسکی ذرا حال پوچھ لو اماں

۵۰
جب سے شمر لعین بچی کو گھر کرتا تھا
گلے میں غیظ سے رونے کا دم اٹکتا تھا

۵۱
سکینہ کہکے مرا دل دکھا دیا اسنے
ابھی تھا نام مری بی بی کا لیا اسنے

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۴۲

کمال شوق قدمبوس رہ گیا بی بی
رہین نہ تم مجھے افسوس رہ گیا بی بی

۴۳

روایتیں یہ لکھے سب بیقرار ہونے لگے
تمام اہل حرم زار زار رونے لگے

۴۴

جو مان سے رو رکھے ہوا کہ لاؤ تو بن جاؤ
شلوکے آکے مرے ہاتھ سے پہن جاؤ

۴۵

عوض سکینہ کے تربت کی دید کر آؤں
یہ کہہ پڑے لالی جو ہوں قبر پر میں دھواں

۴۶

روایت آئی تو کیا حیف وہ حادثہ دیکھا
پہاڑ البو یمین لاکھوں نے سر کھلا دیکھا

۴۷

میں تجھ کو اماں لی آواز سے چلے آؤ
شہید ہو رہے اعزا سے چلے آؤ

۴۸

مری تو نام سکینہ سے پھٹتی چھاتی ہے
یہ ذکر کر کے مجھے کس لئے رلاتی ہے

۴۹

کہاں چھپائی میں کبرا کو کوئی جانہ ملی
نہر از حیف کہ اس روز اک روانہ ملی

۵۰

غرض کہ جب سر شبی سے تو رہ پوش اٹھا
تو اہل بیت رسالت میں اک خروش اٹھا

یہ بھوال بھائی موہنہد فرین کی جوانی ہے
کھایہ دامنے کپڑے یہ لیکہ آگی ہے

کھایہ قنبر مسلم نے ای فرین خواہر
یہ کون آتا ہی اب تم جو چھپ رہین خواہر

نری تو وادی کا شتکبو الٹھا خانہ ہے
حیا مزور ہی تو تو عروس تازہ ہے

اگر تمھین نہین الفت ہی امان دکھیا کی
لو اتبو آؤ ہی مجلس نمہارے بابا کی

مین نگار رہون پوتی رسول زادی کی
چاہیا نین ہی مشہور میری وادی کی

یہ پوچھا باور فاسم سے کیا ہولی کبرا
تمہارے گھٹنے سے کیونکر جدا ہولی کبرا

ہ دو بھیا بھائیکو دان اپنے چھوڑ آتا تم
ہے التجا کرتا کہ قاسم کو ساتھ لاتا تم

نہ کہہ سکوگی مین عمو کے ناز پر ورسے
کہ شمر میری ردا چھین لے گیا سر سے

سر ایک دلی جو دو لعلے کے غم مین افغان سے
یہ بھی آتے ہین قاسم سر کہ گئی بان سے

۱۰۰

پہنچی ہے انہیں کی نیاز مندی
ترسے رہے پاؤں پر نہ ہاتھ آئے
تو چھوڑ کر صفحۂ ستم کو
گمان ہے اس کا جھکا گیا وہ
سفر کو جاتے ہیں وہ لوگ آتے ہیں

۱۰۱

بدن میں تری شرم و حیا کے سوا جان
بہت سال سے وہ ہے بیکس و حیران
یہ کھا گئیں تیری چشم کی نیم جانیں
تمہارا وہ پیمان تمہارا وہ ایماں
وہ دیکھو فراق میں تمہارے کیا حال
سوائے تمہارے نہ ہو اب تمہیں کچھ پروا ہے

۱۰۲

اب دیکھتی ہوں فاتحہ آنے کی رسم ہے
ہر ایک کہتا ہے ہاں ہاں تمہیں ترس کھانا ہے
اٹھائے ہاتھ تو ہیں نے کہا یہ دم بھر میں
سوائے تمہارے کوئی نہیں ہے میرا
سوائے تمہارے نہ ہو اب تمہیں کچھ پروا ہے

۱۰۳

شب وصل میں یہ کلام اور کا
کہاں ہے دم صبح سے رنگ اڑا ہوا
مجھے خیال تھا کچھ اور ہی بیان کیلئے
وہ جس سے ہاتھ لگا کر ہوئی ہے بات تمام
سوائے تمہارے نہ ہو اب تمہیں کچھ پروا ہے

۱۰۴

کہاں ہے اب وہ نشہ وہ شراب
کہاں ہے وہ خمار و وہ خمار
وہ بیٹھی رو رہی ہے جو کہ ایک مدت سے
نظر جو پڑ گئی اس پر تو ہو گئی بیتاب
اک ایک قطرہ کا مے کا ہے اب تو دریا کا

۱۰۵

کہاں ہے اب وہ نشہ کا بھی وہ سرور کہاں
ہمارا دل ہے کہ ہے بیٹھا ہوا سرور کہاں
یہ جی ہی جانتا ہے جو کہ ہے جدائی میں
نصیب مجھ کو ہے اب تو یہ ہجر کا آزار
خدا علیم ہے اور دیکھتا ہے وہ سب کچھ
عوض تمہارے ستم کا ہمارا پیار ہے

مرثیہ ۱۰۸

سوار اور فوج پیدل تھی جگہ فوج یعنی
دو منھ سے بال اور ذرا عیب بیکار کہیں
تھا اسپ ابلق آرا ہوا پیدا یعنی
میں بھی نہ تھے پھرے اور سر راہ یعنی
یعنی ہوگیا اب جگہ ان سے کہنے
کہ اور ہو گئی زینت اور فوج لشکر سے

مرثیہ ۱۰۹

یعنی اور دیکھے گئے ہوگے فوج کو خریدے
تو بیٹے ہوتے سلامی میں دان کی سانو
میں پانی تھا سو ہمیں ہوں کیسے ہوا کہ ہم
سکینہ کی پیاس ہی ہوئی تھی فرسم
اکیلے پیاسے پانی مجھے ملال رہا
میری پیاسا والی تھیں خیال رہا

مرثیہ ۱۱۰

ہمارا آری میں بیٹے نخم دیکھا تھا
فدا کو واہ ہوئی تھی آہ کیا جسرہ
اسی کے بیٹے نے ظلم آہ کیا
دیا تو ہوا ظاہر ہے سم خنجر کا
بھی جواب ہے پھر فیاضی ہے
تمام کہنے دیے یہ بیان تیاری ہے

مرثیہ ۱۱۱

فقط دیان کے دیکھوں ہو بیر کیا انجام
کہ جمع تھی ہیں بیان نہیں سکتا تو نام
جاسے ہیں میں کسطرح لوں قرار نام
یعنی اور ہو دیکھا کہ کی دیا کم تمام
یہ بیٹے ہیں سر فرخ ہو جواب دیا
دو دل کو ہو کے جنت اور خطاب دیا

مرثیہ ۱۱۲

لب بند کیا لعنوں و لگیر دل کو تاب نہیں
فقط فضل سے دلگیر کیا جگہ یعنیں
ضرور ہو دیکھا طور غلط سرور دین
کہ بیٹے ہوں بیٹے گنا ہو ہوں میں
اسی تیرے کرم کا امیدوار ہوں میں

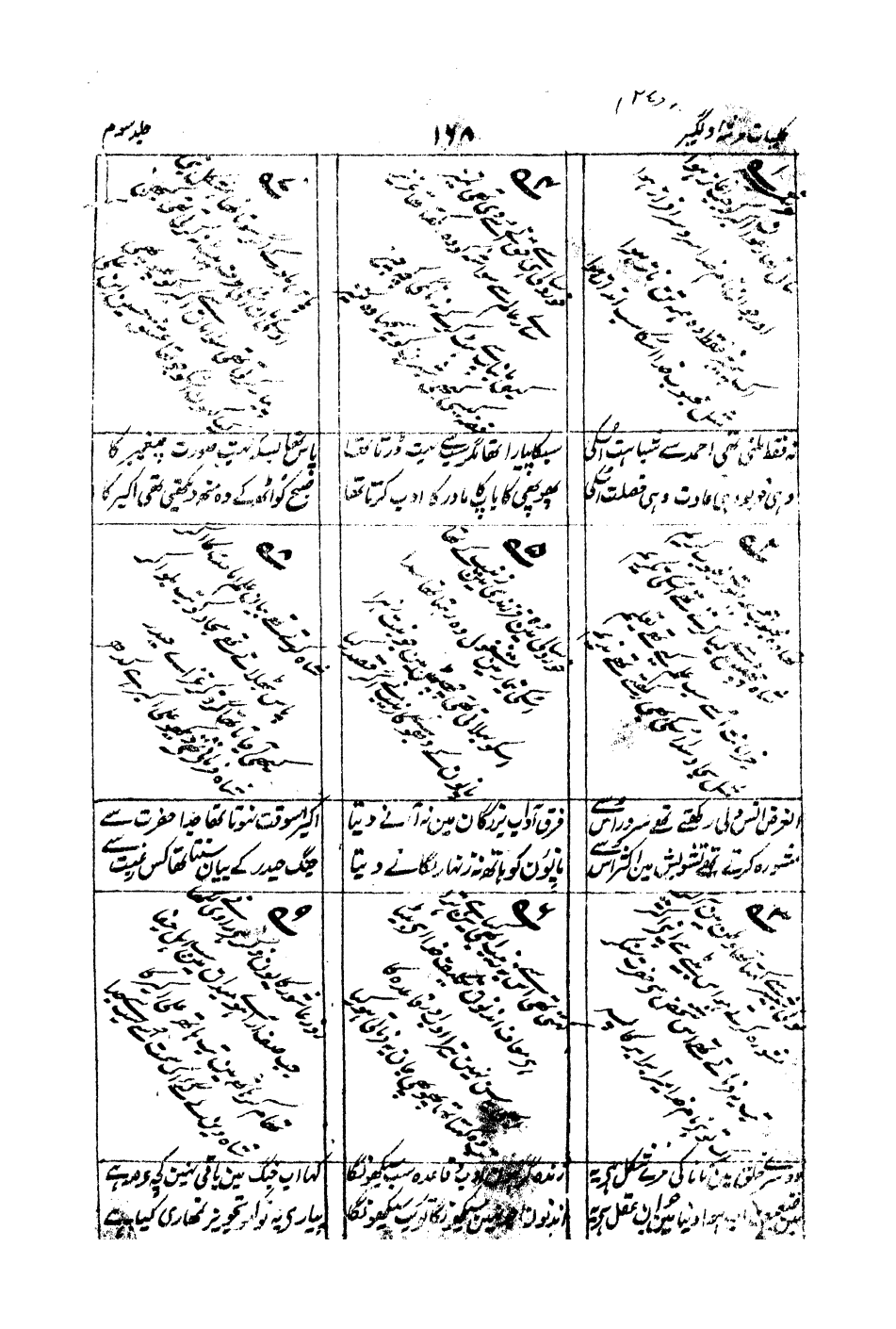

۱۰

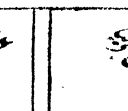

یہ تین کہتا چوا ایسا کہو جو جان بچ جاوے
جان جانے کا نہیں غم ہے یہ ایمان بچ جاوے

۱۱

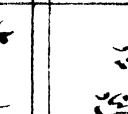

یہ قسم کھانا ہوں میں تجکو اجازت دونگا
سب کو پانی اور تمکو کچھ رخصت دونگا

۱۲

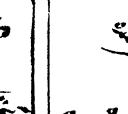

صبح کو شکوہ بھی عباس علی لاتے ہیں
پانی دو بار جو لاے تو وہی لاتے ہیں

۱۳

مشورہ کیا یہ اب اس بندہ سی حضرت کیجے
یہی بہتر ہے جو پہلے مجھے رخصت کیجے

۱۴

یہ قسم کھاتا ہوں میں تجکو اجازت دونگا
سب کو پانی اور تمکو کچھ رخصت دونگا

۱۵

صبح کو شکوہ بھی عباس علی لاتے ہیں
پانی دو بار جو لاے تو وہی لاتے ہیں

۱۶

سبط احمد سے یہ زینب نے کہا چلاکر
صدقے ہو جاؤں مرا فیصلہ کیجے آکر

۱۷

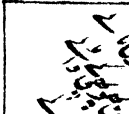

نہ لپٹکر مجھے تم پیار دلاؤ اکبر
مجھسے کیا کہتے ہو مختار ہو جاؤ اکبر

۱۸

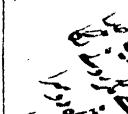

ہاتھ سے میرے مطلق دیا ان صدمو نے
کیا آنکھو نسے اشارہ کہ گرو تدمو نے

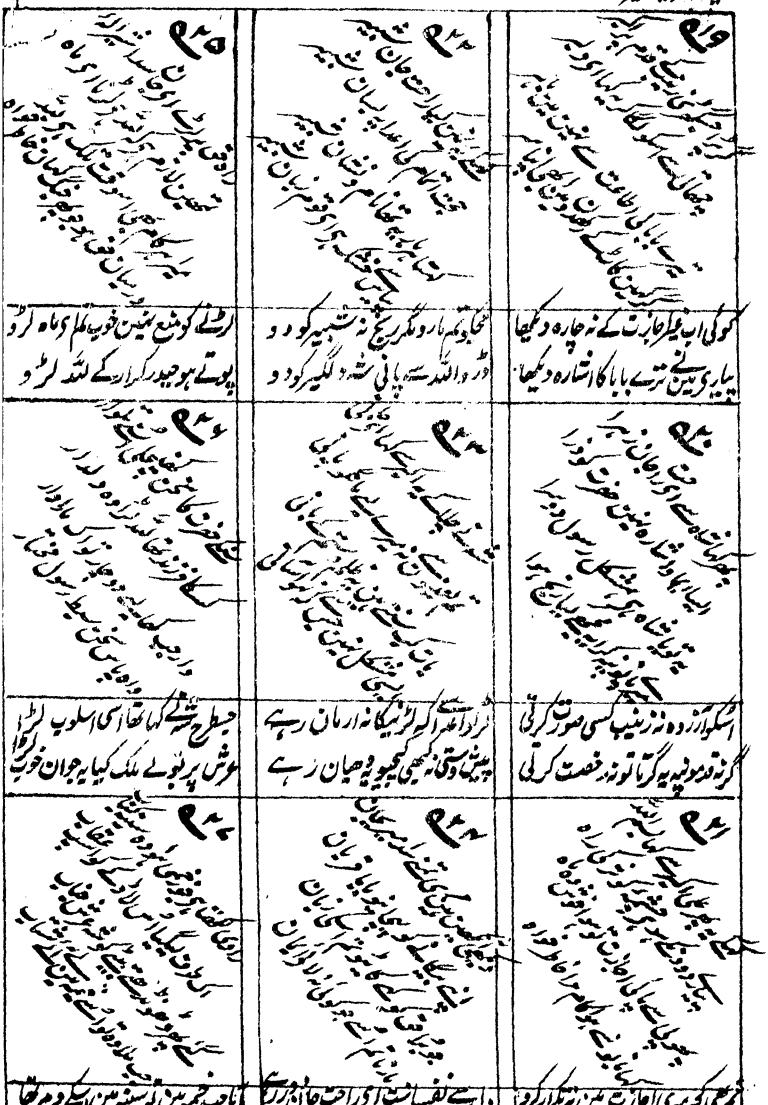

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

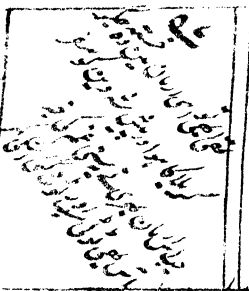

یہ قول بابو نے سنکر نے مقرر دیکھا
کی دعا حق سے کہ دودھا بیٹے دبیر میرا
کہا بابو نے کہ برعکس مراد ہیان ہوا

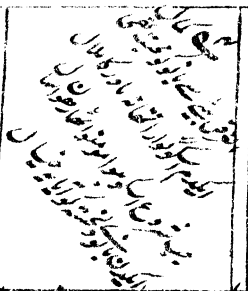

داغ اکبر کا سہرا اور غم اصغر دیکھا
کہ خدا ہووے اسی سال مین اکبر میرا
مین تو کچھ سمجھی تھی یان اور ہی سامان ہوا

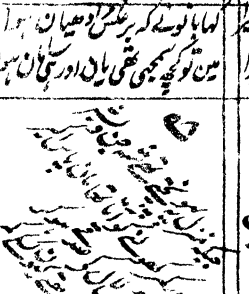

سہرا دون لیس یہی وقت تھا جگر کرتی تھی
مادر اکبر تو شاہ کہائے بابو
وہ یہ کہتا تھا کہ ہے مہر ارادہ مضبوط

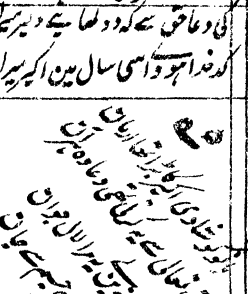

استخوان پڑھتی تھی اور پھونک رہی دم کرتی تھی
چاند سی گھر مین بہو بیاہ کے لائے بابو
کیون کمر باندھون نہ ارمان مین زیادہ مضبوط

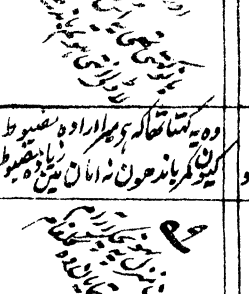

گریہ بابا پہ خدا ہو تو بڑی شادی ہے
کہا بابو نے کہ برعکس مراد ہیان ہوا
کہتی تھی مان کہ جو قسمت مین ہے بیٹا ہوگا

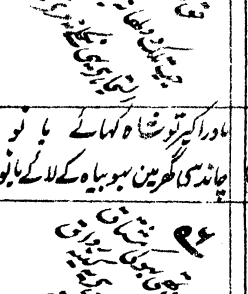

یہی اس لال کا سہرا ہی بڑی شادی ہے
مین تو کچھ سمجھی تھی یان اور ہی سامان ہوا
تم نہ گھبراؤ جو کچھ ہوگا وہ اچھا ہوگا

۱۱۰

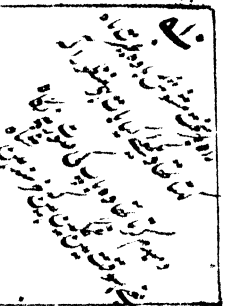

جبکہ میدان بلا میں تشنہ والا پہونچے
قافلہ تیسرا ہزار اہل جفا آ پہونچے

۱۱۱

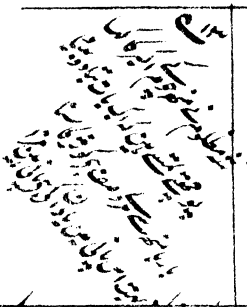

نہر کے پانی کی خواہش نہیں اب ہوا کیر
پانی میں سانپ کو شر کی طلب ہوا کیر

۱۱۲

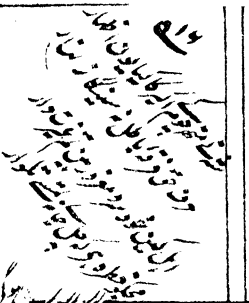

پیارے اس سمت سے گر جنگ کی نیت ہوگی
پھر تو برباد یہ ساری مری محنت ہوگی

۱۱۳

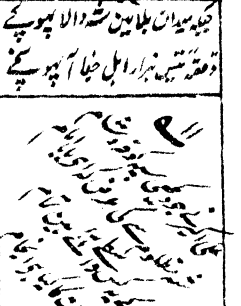

بولے تشنہ کیا کہوں یہ کیسے ابلے ہیں
اک مری جان کے لینے کو یہ سب آئے ہیں

۱۱۴

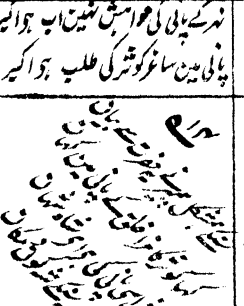

گر ہو کوثر کی طلب نہر پہ جانا کیا ہو
لب دریا سے یعنیوں کو ہٹانا کیا ہے

۱۱۵

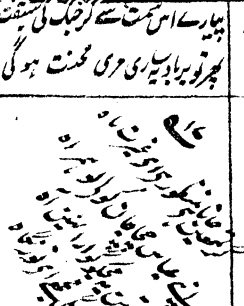

دشمنوں میں مرے دلبر کو اکیلا بھیجا
شہ نے یہ کیا کیا اکبر کو اکیلا بھیجا

۱۱۶

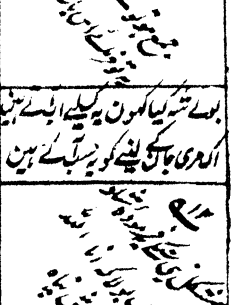

گر ہو دریا سے ہٹا دوں انکو
جوہر تیغ ید اللہ دکھا دوں انکو

۱۱۷

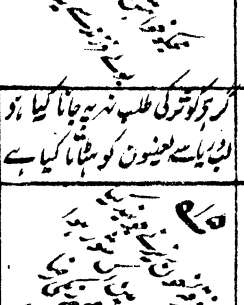

کیا عجب ہے جو کہا مرا نہ تیرے
رحم اطفال پہ بد فرقہ ہے پیر کرے

۱۱۸

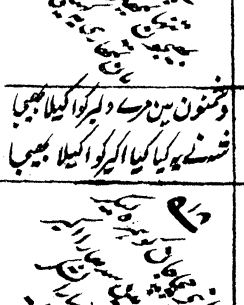

کوئی کہتا تھا کہ ان دونوں سے لڑنا ہے خطا
کوئی کہتا تھا کہ دونوں کا پکڑنا ہے خوب

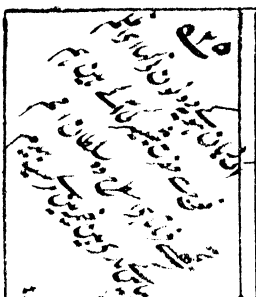

اُنکی بیوفائی اسیری کی خبر پائینگے
آپ بیعت کے لیے شاہ چلے آئینگے

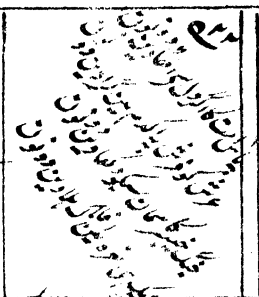

قتل خورشید منور ہی شجاعت اُنکی
دیکھ ہی لوگے کوئی آن مین جرأت اُنکی

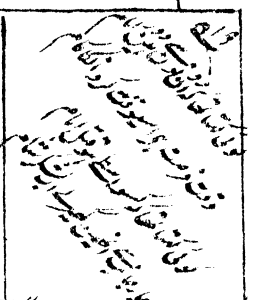

پیاسے ہیں مرے آغوش کے پالے رہتے
میرے معصوم ہین سب جیبھین نکالے رہتے

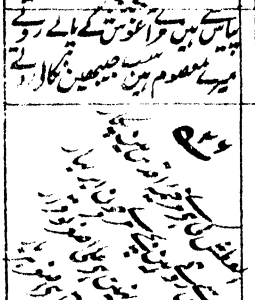

لڑکے نہین ان دونون سے لڑنا آسان
نہین جیتے ہوئے شیر کا پکڑنا آسان

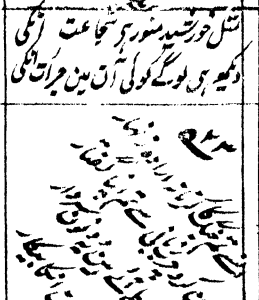

کاش یہ صلح کا پیغام نہین لائے ہون
کاش یہ زخم کدورت کے لیے کے ہون

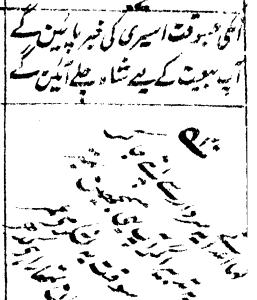

پانی سیتا کی کوتر کے ہین پوتے رہتے
بچھیان لگ گئی ہین بچون کی سوتے رہتے

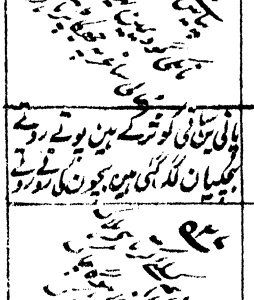

سارے لشکر سے نہین لڑتے ہین آری دونون
ہین حقیقت مین مدینہ لاکھ پہ بھاری دونون

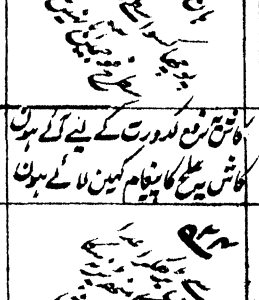

کیھون مری فوج مین تم آئے ہو یہ تیلا دو
آؤ تم دونون کا بہ وجہ نہین شہزادو

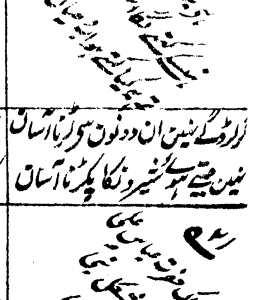

ہمکو اندھا نہ اپاہج نہ علم کے پانی دے لو
تھوڑا سا واسطے اطفال کے پانی دے تو

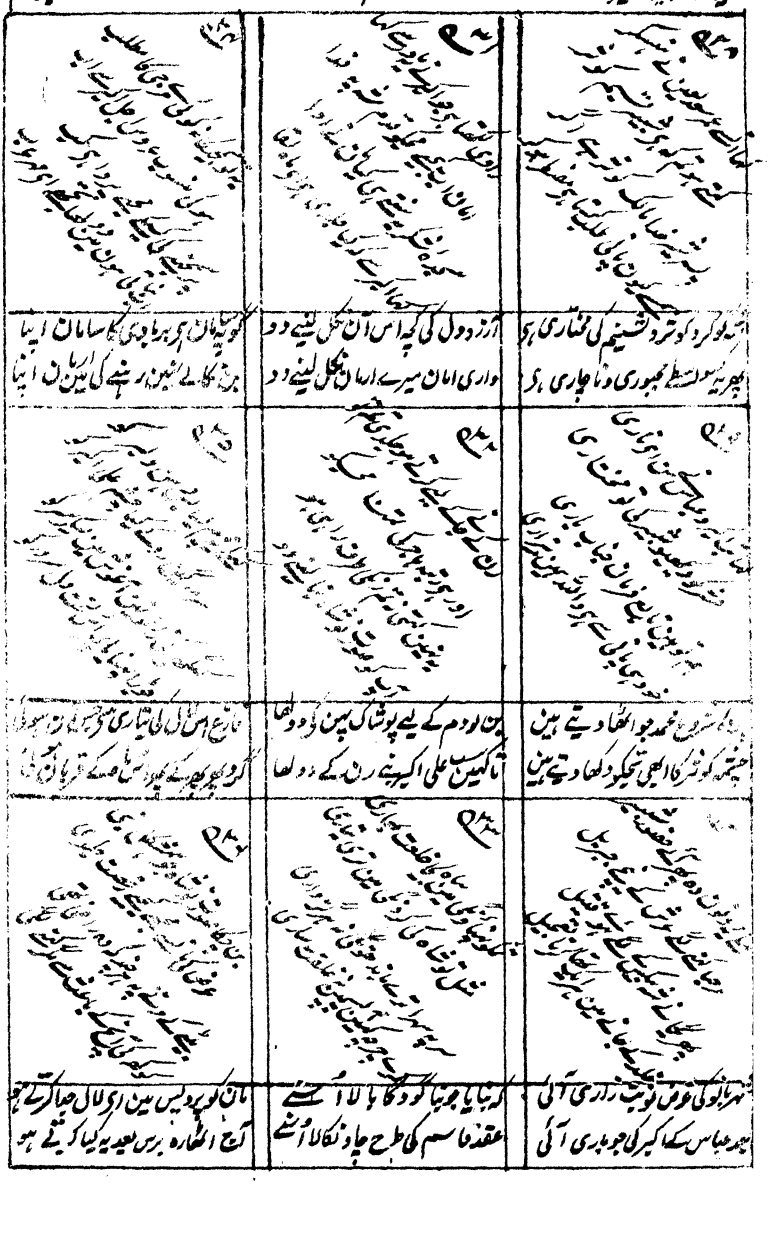

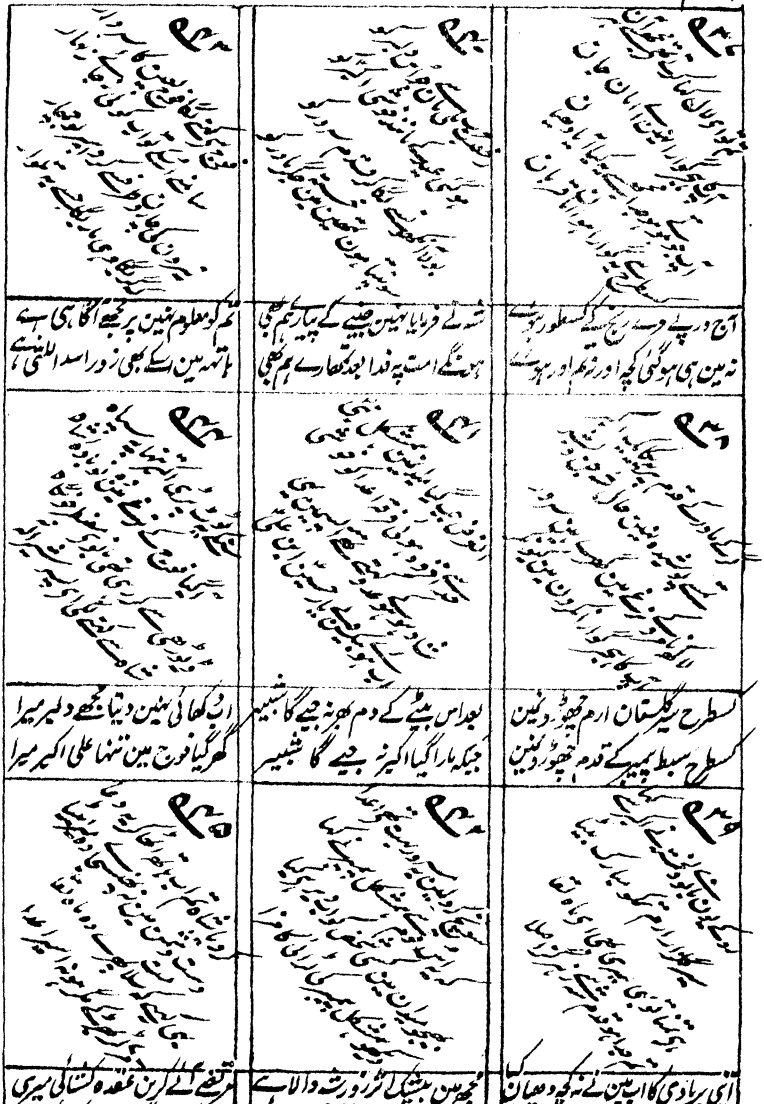

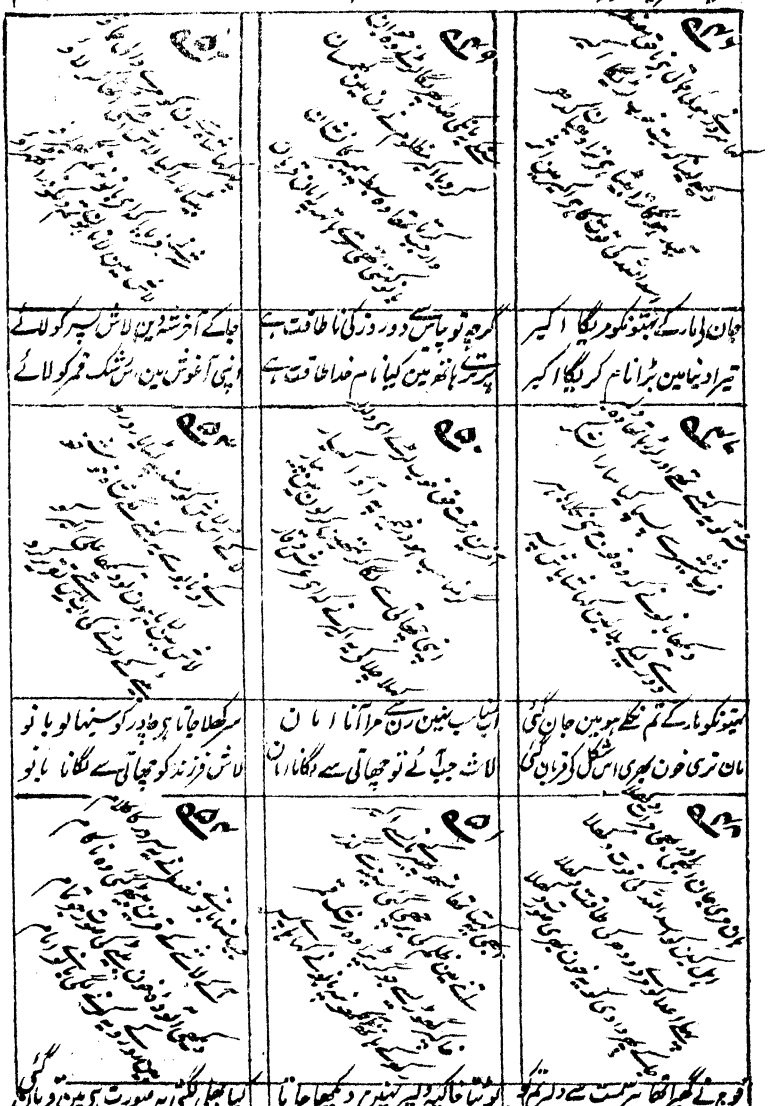

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

جاتی ہین کعبہ کو شہ والا مدینے سے
عزت کو دشمنون نے نکالا مدینے سے

جو جان تن سے سبط پیمبر کے ساتھ ہین
تن میرے تن کے ساتھ ہو سر کے ساتھ ہین

گر وہ ہو چھوڑ جاؤ گے جو مکلو راہ مین
پڑے ہین سر کٹائینگے جو قتلگاہ مین

ملک ہی یا ربّ دلگیر ہوتے تھے
اک اک کی شکل دیکھتے تھے اور روتے تھے

کیا غم ہو جو کوئی مددگار میرے ساتھ
خیر النسا کی روح ہو غمخوار میرے ساتھ

زینب کا نام سنتے ہی تشریف لے گئے
ڈیوڑھی سے بیکسی چھوڑ کے گھر مین چلے گئے

امداد اور ملک مری خالق کے ہاتھ ہے
دے ساتھ کوئی یا نہ دے سو سو ساتھ ہے

جو ہین رفیق میرے بیکانو سے کم نہین
اکثر تو جو میرے ساتھ نہین اسکا غم نہین

آغاز اسکا رنج دکھاتا ہے اے ہمن
انجام نیک پر نظر آتا ہے اے ہمن

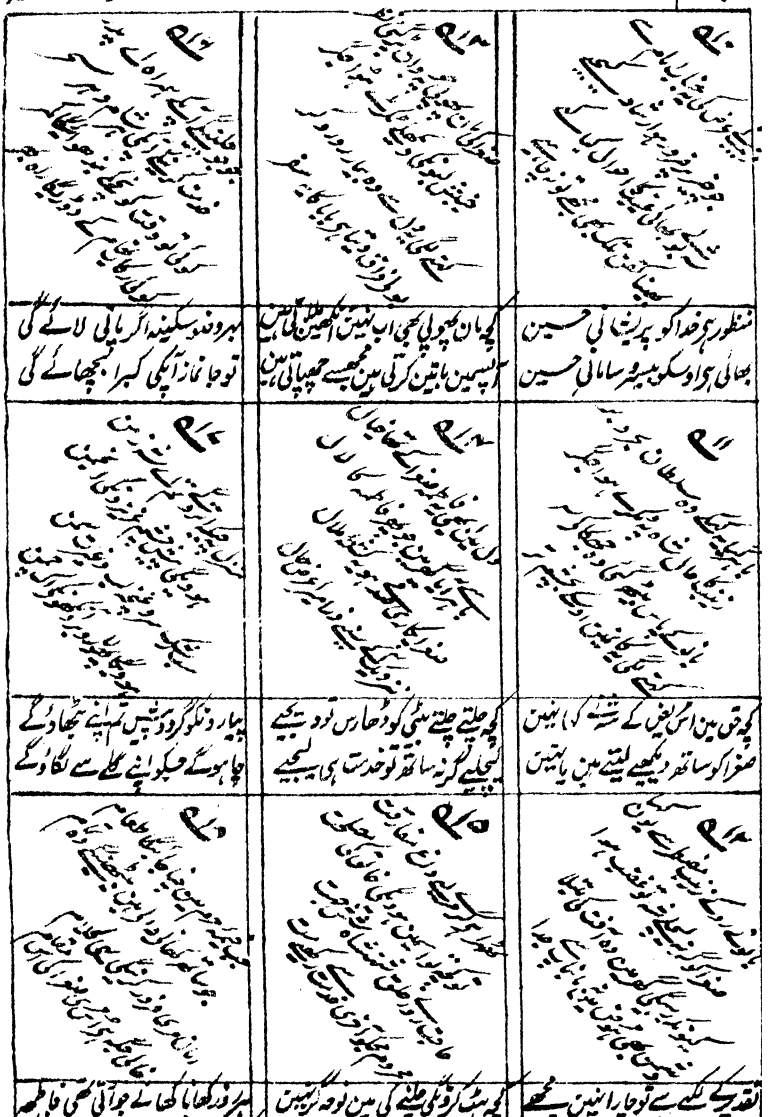

۱۱۰

منظور ہر خدا کو پریشانی حسین
بھائی ہو اور سکن بیکس و سامانی حسین

۱۱۱

کچھ جن میں اس مریض کے شبہ کی نہیں
صغرا کو ساتھ دیکھیے لیتے ہیں یا نہیں

۱۱۲

تقدیر کے لکھے سے تو چارا نہیں مجھے
صغرا کا چھوڑ جانا گوارا نہیں مجھے

۱۱۳

کچھ مان بھی لی اب نہیں انکھیں ملاتی ہیں
آپس میں باتیں کرتی ہیں مجھ سے چھپاتی ہیں

۱۱۴

کچھ جلتے چلتے بیٹی کو ڈھارس تو دیجیے
لیجیے گر نہ ساتھ تو رخصت ہی کیجیے

۱۱۵

کچھ ہٹ کر گود لی چلنے کی میں نوحہ گر نہیں
باہر تمھاری حکم سے میں اے پدر نہیں

۱۱۶

بہروفنو سکینہ اگر پانی لائے گی
تو جا نماز آپکی کبرا بچھائے گی

۱۱۷

پیارو نکو گرو د پس تم اپنے بٹھاؤ گے
چاہو گے جسکو اپنے گلے سے لگاؤ گے

۱۱۸

پھر فرد کھانا کھائے جو آتی تھی فاطمہ
بس کس خوشی سے بیٹھ کے کھاتی تھی فاطمہ

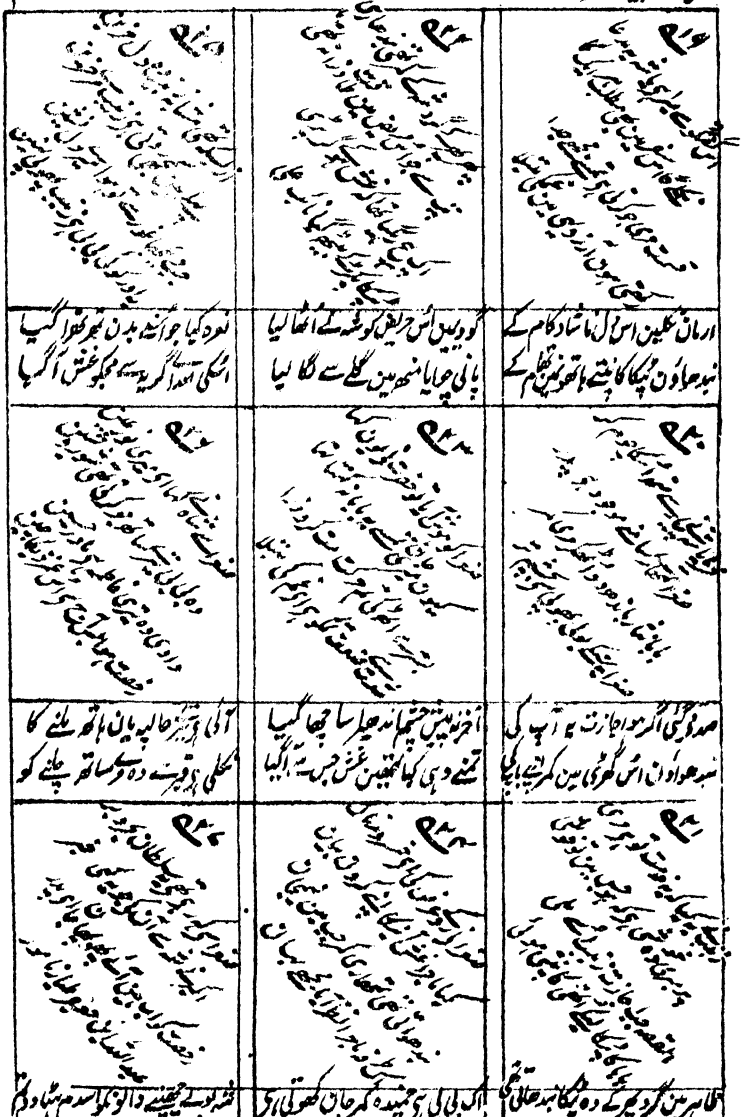

ارمان تکلین اس نا شاد کام کے
نہ دھاؤں ٹپکا کانپتے ہاتھوں نہ تھام کے

گو دیں اُس حریف کو شہ نے اٹھا لیا
پانی چوایا منہ میں گلے سے لگا لیا

نعرہ کیا جو آنکھ بدن پھر نہ وا کیا
اُسکی امید گریہ سے مجکو غش آگیا

صدقے گئی اگر مرا جازت یہ آپ کی
نہ دھاؤں ان اُس گھڑی میں کمر تیغ بار کی

آخر نہ بیں چشم اندھیرا سا چھا گیا
تمنے وہی کہا تھا تمھیں غش جس سے آگیا

آئی ہے تیز حالپہ یاں ہاتھ ملنے کا
نکلی ہے فوج وہ ترے ساتھ چلنے کو

ظاہر میں گرد پھر کے وہ ٹپکا بدھا تھی
باطن میں جو ہے اُسکے فریاں جاتی تھی

اک بی بی ہے نمیدہ کمر جان کھوتی ہے
پھرتی ہے ساتھ ساتھ مرے اور رو لی ہے

تشنہ لبو پھینے دانو نہ ہو سدم تمہارا دم
غفت سرا ہیں اپنے پھوپھا کو بلا رہے ہیں

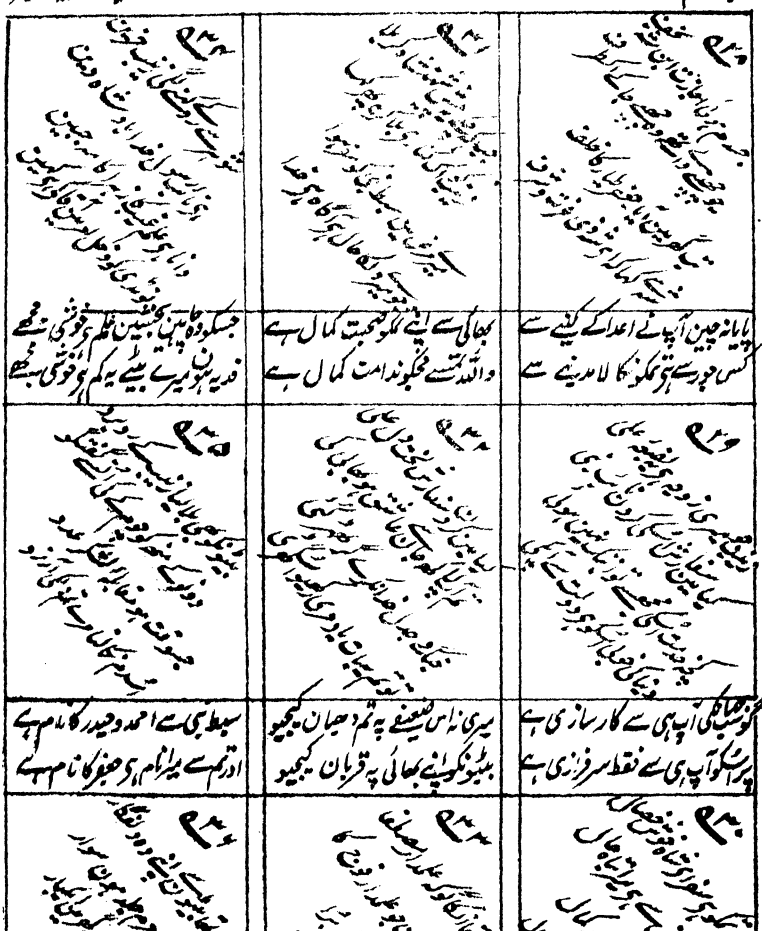

بالی سکینہ کہنے لگی آہ مار کے
ای بھیا جاؤن ساتھ شہ نامدار کے

سامان موت پھر گیا شہ کی نگاہ مین
رخصت کے واسطے گئے پھر خیمہ گاہ مین

ہولی تمام آج ہی خدمت مری لیون
بندھوا لو میری اب کمر آخری ہین

بس بیبیو چھوٹی بھتیجی سے رخصتی
اب تم رہین مدینہ مین یہ ملک شام مین

کچھ دلمین آگیا جو شہ نامدار کے
مسند پہ بیٹھے پانوٹے سورت اتار کے

وارث ہوا سکا ہی وہ گرفتار ہو گیا
قیدی ظلم عاید بیمار ہو گیا

لعبہ مین کچھ دلون رہی پھر کر بلا گئے
وان جاتے ہی لعینون کی نوکرمین آگئے

آیا ہون اب مین اور ہی ساما کی لیے
سب کچھ ہوا یہ ایک مری جان کے لیے

زینب اسیر رنج و قلق اسکو دیکھ کر
ٹپکا اٹھا کی ہاتھ مین وہ اٹھ کھڑی ہوئی

جب وہ بانو نے سنی دو کمسن بچے سے
مضطر کی طرح دیکھا نہ جب سنبھلا گیا
روتی ہے بچے بچے پاس کھڑی بنت مصطفا
کہتی ہے بچے لال کو زیر پہ بین کر
ماں بیبیوں سے ہوتا ہے اکرام عباسین
پرتو آخری ہے کہ کرو ذمہ حسین

زینب نے سنا یہ حال تو گھبرا کے دوڑی
بھتیجے سے جا بیٹی بہو اس کی تھی کم
اور روتی فاطمہ اس نے آتی تھی نظر
اس وقت بھی اسیری کے نقشے تھے باور
تقصیر فاطمہ سے معلوم ہوتی تھی
یہ دیکھ کر ہاں کس کو نہ ہوتی بے صبر روتی تھی

فرمایا بی بی نے اماں صدقے تیری بلا گئی
زہرا کی روح مجھ سے بہت آکے مم ہوا
میں کیا کروں کہ کر دیں ان اللہ نے جدا
بھائی سے سر کے بانو کا سہاگ مٹ گیا
پھر ان سے اب وہ من ہوئی ماتو بلا گئی
یہ سن کے فاطمہ میں بہت سا تو بلا گئی

جب فاطمہ نے سن کے یہ غربت کی بین زن
اور سر کو پیٹ پیٹ کے چلائی بہ حزن
ہر چند تم سے دیکھا نہ جائے گا اے بہن
بھائی پہ بار بار نہ غش سے ہو تم نگوں
دکھلائی دیں گی ہاتھ کی چوڑی جو کر دو دم
اماں کا پیار دیکھیو اے سم اے دو دم

۵۰

یہ کیا قتل گاہ بن گئی شاہ بحر و بر
رشک صد بہشت ہے کربلا زمین جس قدر
جس قدر ہے مسند ہے ہر گلگوں کفن
زینب نے دیکھا خیمے کے در سے جو کی نظر
اک معرکہ ہے درد سے ہر سمت خلق بے خبر
ہے اکبر اور فاطمہ کا حال کھلا ہوا

۵۱

جب قصد زینب کا ہے سوئے میدان ہوئیں
فخر کو بانو سے ہے یہ لیلیٰ دوراں زمن
لگ کے چھاتی سے کہی ہے جو کہ بھی فرزند کی جبیں
جھلکا ہے جب سر پہ ردائے سبط حسن
ہاتھوں سے اس کو تھام کے کی ہے یہ گفتگو
جھلکا ہے جب سر پہ ردائے سبط حسن

۵۲

تن سے جدا ہوا جو سر سبط مصطفیٰ
بیبیوں کی آنکھوں میں جیسا تھا نور چھن گیا
دیکھا تو بے ردا ہے بی بی کلثوم کا
زینب نے جلد جا کے ردا سر پہ رکھ لیا
مغمومیں رشک دوم ہوئی شور و شین کی
افلاک تک صدا گئی ہے ہے حسین کی

۵۳

دلگیر آج کم نہ ہوا سوگ کا مزا
اب کربلا ہے قلب حزیں اور دکھے یہ دل
ہیں تو دو جان میں لیکن ہوا ہوں یاس و کرب سے
دنیا میں جا بجا ہوئیں نمودار ہوں جاں
مقصد ہے اب یہی اپنے قناعت ہو ہوں جاں

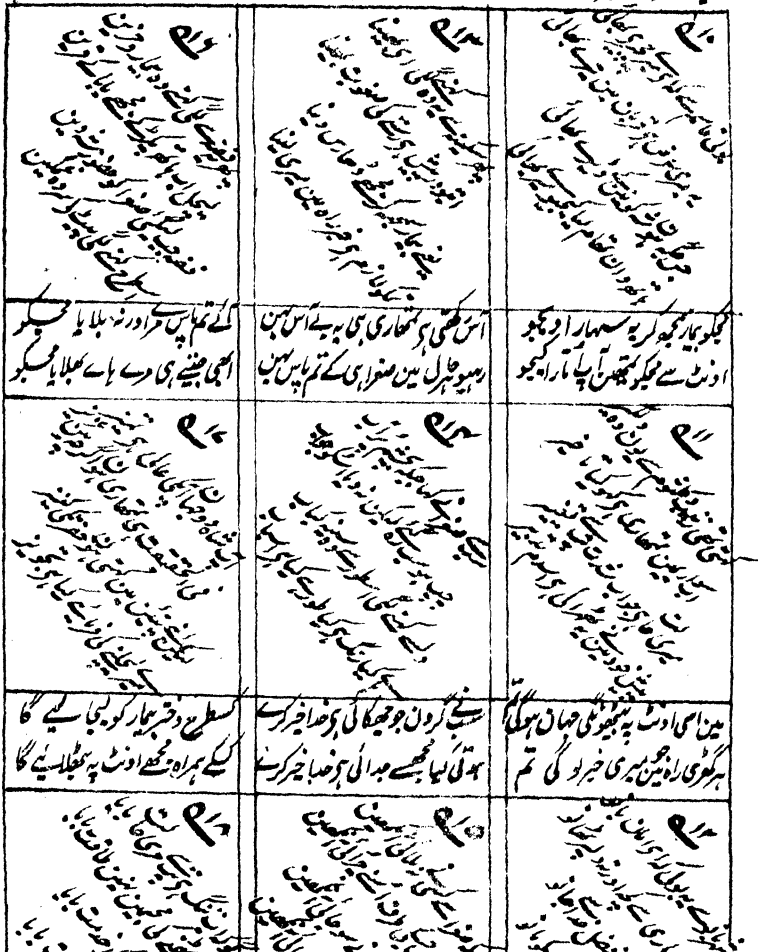

۲۱

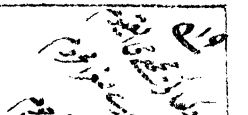

کوئی حسرت نہ لیے زیر زمیں جاؤنگی
ہاتھ سے میں پاؤنگی

۲۲

گھر میں آرام سے رہ چھوڑ دے داماں مرا
نام چلنے کا نہ لے اتنا کہا ماں مرا

۲۳

ہاے بیماری میں امید جری ہوتی ہے
لوگو سفارشہ کو نہیں سے اب چھوٹی ہے

۲۴

ماں کو بالیں پہ کر آزار میں پاؤنگی
ماری خوشو قسمتی کے پھولی نہ سماؤنگی میں

۲۵

خلق میں محبت اللہ جو کہلاتا ہوں
محبت حق کے ادا کرنے کو میں جاتا ہوں

۲۶

ہاتھ الفت کا شب و روز دھونیگی تجھپر
مثل مادر کے یہ الطاف کرینگی تجھپر

۲۷

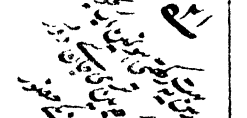

سنی تو بابا ترے ہاتھ سے میں پاؤنگی
کوئی حسرت نہ لیے زیر زمیں جاؤنگی

۲۸

گھر میں آرام سے رہ چھوڑ دے داماں مرا
نام چلنے کا نہ لے اتنا کہا ماں مرا

۲۹

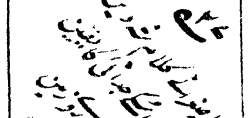

ہاے بیماری میں امید جری ہوتی ہے
لوگو سفارشہ کو نہیں سے اب چھوٹی ہے

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

نوحہ

۱ دعوی کرب و بلا ہے سب سے بالا سر بسر
۲ ہچکیوں اور رونے کی آواز ہے گھر گھر بسر
۳ بانو آئی ہے لئے اصغر کو گود میں
۴ بچوں کی چیخ و پکار اور شور ہے گھر بسر
۵ خالی ہوئی ہے گود اور ہاتھ ہیں خالی سے
۶ اکبر و قاسم کا بھی ہے ذکر خیر بسر
۷ یاد آتی ہے بھی ہے ذکر خیر بسر
۸ لیتی ہے بلائیں بھی ہے ذکر خیر بسر
۹ دادی کا کرب و بلا ہے سب سے بالا سر بسر
۱۰ کہتے ہیں بیان ہے ذکر خیر بسر

۱ سنتی ہوں پھوپھیاں ہے فوج عدو میں آئی
۲ ہاں وہ کیا ہے آگیا ہے لشکر بسر
۳ پاس ہے عورتوں کی بالکل کوئی نہیں
۴ ہاں تری بھتیجی مالک کو ہے گھر بسر
۵ سنتی ہوں میں دھوپ میں ہے بچوں کی
۶ پیاس ہے ہونٹ ہیں خشک تن ہے بسر
۷ کیا کروں بھتیجی ہے ہونٹ ہیں خشک
۸ لشکر پانی ہے بند ہے ہر طرف بسر
۹ دوسری بھتیجی ہے ہونٹ ہیں خشک
۱۰ جس کا کہ پانی ہے بند ہے ہر طرف بسر
۱۱ ہاں وہ کیا ہے آگیا ہے لشکر بسر
۱۲ ہاں وہ کیا ہے آگیا ہے لشکر بسر

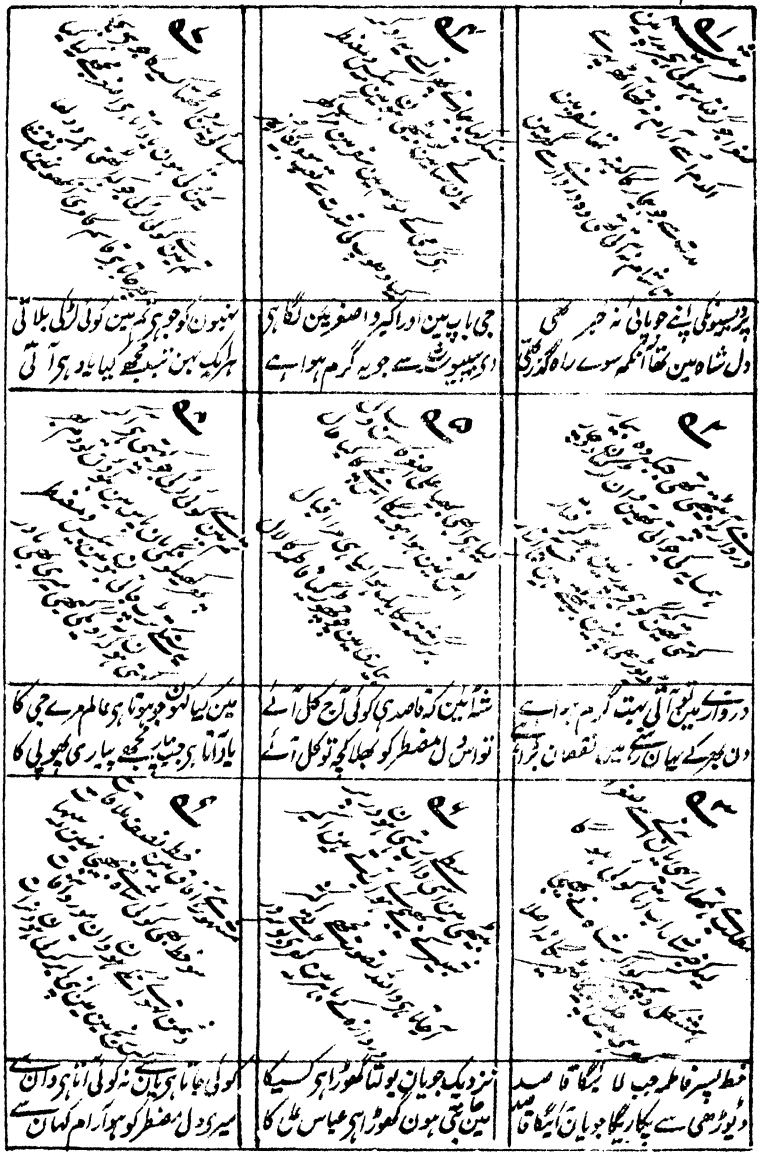

۴۱۰

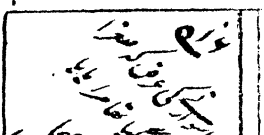

بے نامہ و پیغام خبر اُن کی نہیں آتی
ناداری سے تدبیر کوئی بن نہیں آتی

۴۱۱

یہ جانکے بس و دیا سردار نے کوچ کا حکم
پھر آیا فرین پر وہیں کے اُس شہر سے اُترکے

۴۱۲

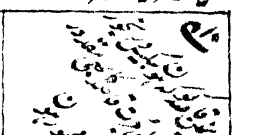

ڈرپڑے ہوئے کیوں لوگ حسین ابن علی کے
بیکس نہ رہے دیار و نطفہ پہ نبی کے

۴۱۳

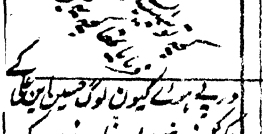

سطلب جب مرے دل کا برآتا نہیں لوگو
اب کوئی قاصد نظر آتا نہیں لوگو

۴۱۴

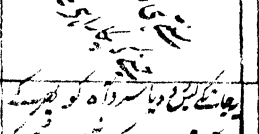

جبریل امیں تھا دربان اسی در کا
کیا حال ہو یا احمد مختار کے گھر کا

۴۱۵

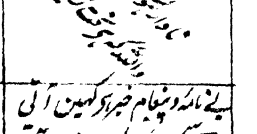

کعبہ میں گیا پہلے پسر شاہ نجف کا
پھر کعبہ سے عازم ہوا کوفہ کی طرف کا

۴۱۶

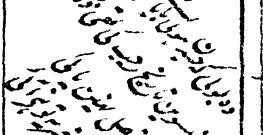

تیار ہو اُس پاس سب اسباب سفر کا
گویا کہ وہ قاصد ہی کسی خستہ جگر کا

۴۱۷

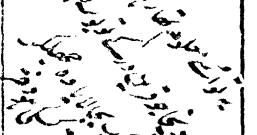

اور سید مسموم حسن میرا چچا ہے
شبیر مرا باپ امام دوسرا ہے

۴۱۸

بوسے ہی پہ کیا خطر ترا ہو جاؤں گا قربان
شبیر جہاں ہونگے وہیں جاؤں گا صدقہ

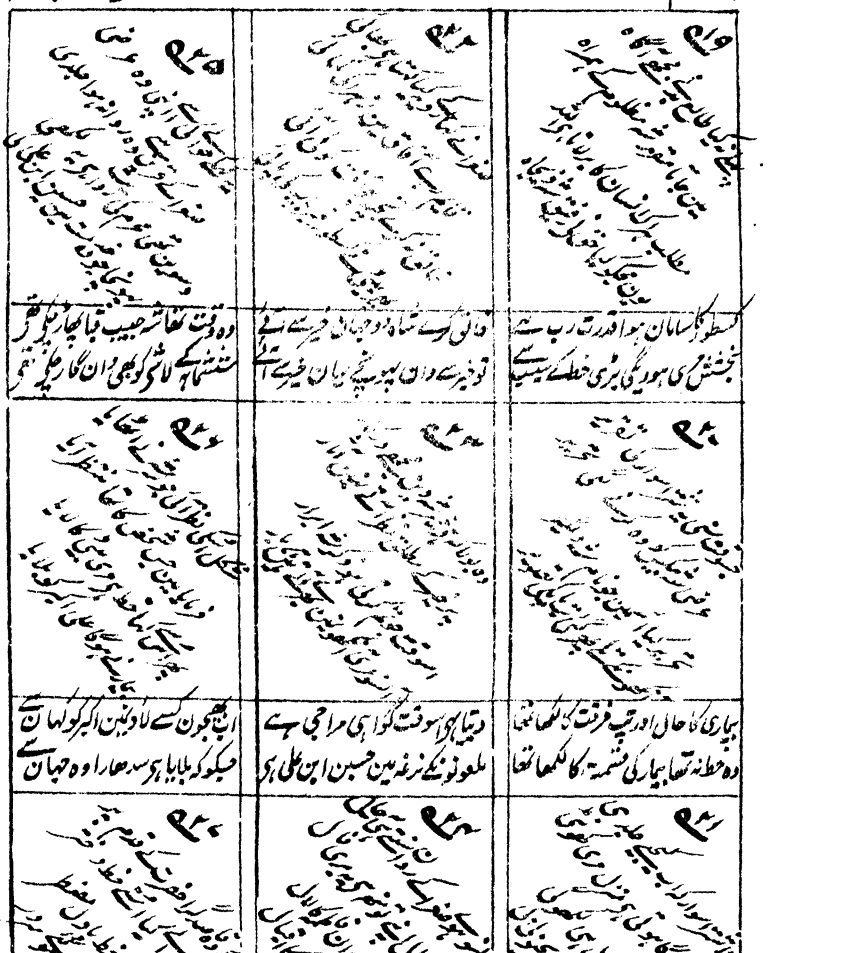

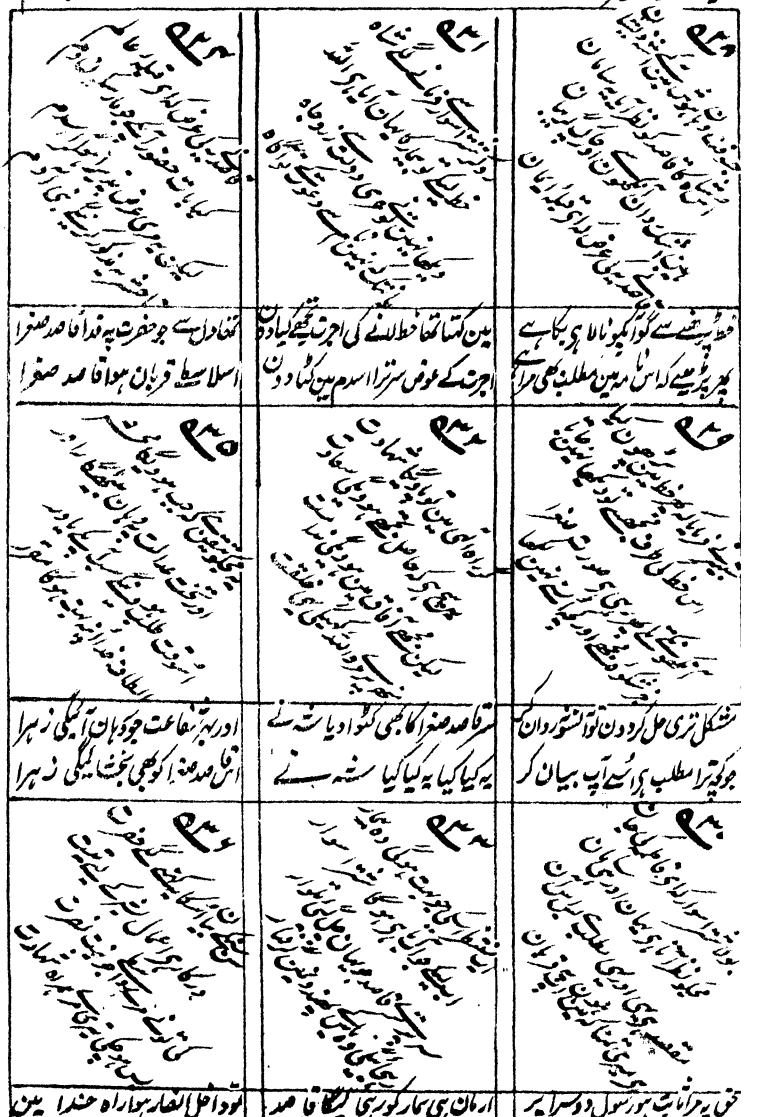

۲۹

خط پڑھنے سے گو آنکھوں کا لہو ٹپکا ہے
پھر پڑھیے کہ اس نامہ میں مطلب بھی مرا ہے

۳۰

سن فقرہ یہ مرا ثابت ہو رسول دوسرا پر
قاصد ہو احمد قدم شاہ ہدا پر

۳۱

یہ کہتا تھا خط لانے کی اجرت تجھے کیا دوں
اجر کے عوض سر ترا اسدم میں کٹا دوں

۳۲

سر قاصد صغرا کا بھی کٹوا دیا شہ نے
یہ کیا کیا یہ کیا کیا شہ نے

۳۳

ارمان ہی بیمار کو رہ جائیگا قاصد
کون اسکو سنائی مری ہو پہنچا لیگا قاصد

۳۴

تھا دل سے جو حضرت پہ فدا قاصد صغرا
اسلاسط قربان ہوا قاصد صغرا

۳۵

اور بہر شفاعت جو وہاں آئیگی زہرا
اس قاصد صغرا کو بھی بخشا لیگی زہرا

۳۶

تو و اہل انصار ہوا راہ خدا میں
محشور تو دن حشر کے ہوگا شہدا میں

۳۸

جو موت کو صورت آوری دیکھے فضا
یہ تو وہ ضربا یکی مار سے گرے بابا
اکبر کی طرف سے قوز بھی یکا یک نکلے
پیاسا یکی بابا تو سب نام پہ دیکھا
جنت بھی تجھے بیکس و بیکس دعا بھی
لکھ تو دیا لیکن یہ ادا بھی گیا بھی

۳۹

دیکھا نہ غم اسوا سے نوبت کرنے لگا وہ خشر اسوار
پھر ہوش میں آ کر کرنے لگا وہ خشر اسوار
چھپ چھپ کے ہوا آقا مدد یہ ہوئے شہ ابرار
رخصت ہو کر اب سر پہ کھڑی ہیں بیبیاں زار
کہتے ہیں جو خیمہ کو جو آیا ہے شقی ہے
قاتل ہے یہ ظالم ہے ستمگر ہے یہی ہے

۴۰

فاطمہ نے یہ سنا تو بولی ہیں آپ کو منظور
ارشاد ہے حضرت کے بیٹا تو ہو قربان
فاطمہ نے جب آپ کے قاتل کو پکارا دور
خنجر کو ورث سامنے دیکھا تو ہوئی مغرور
کر کھل گیا اب منھ دیتے ہی دشمن سے
لڑتے ہیں تو کھل کھل کے یہ ان کی شجاعت ہے

۴۱

بیکس نے جو یہ سنا کہ ہے قصد مرا
چھوٹے کی کیا تجھ نے یہ غفلت ہے بھلا
ہو اس سے مخاطب تو ہماری ہے تو بھی
رخصت ہو خدا یار ہے اب تیرا خدا
سر کھولے ہوئے بال کو کھولے ہوئے زہرا
اب آتے ہیں سمجھے لیا بیکس کو زہرا

۴۲

یہ سنتے ہی دختر شہ والا نے غضب کی
کچھ دور چلا ہوگا کہ یکبارگی وہ ہوا
جو فوج اٹھا اس بار کہ رستے سے سرادق
خیمے سے نکل آئی شہ انس کی فوج ہم
دلگیر غم حسین کو فریاد و فغاں کی
فاطمہ جو خفا اس سے ہوا وہ نہ فغاں کی

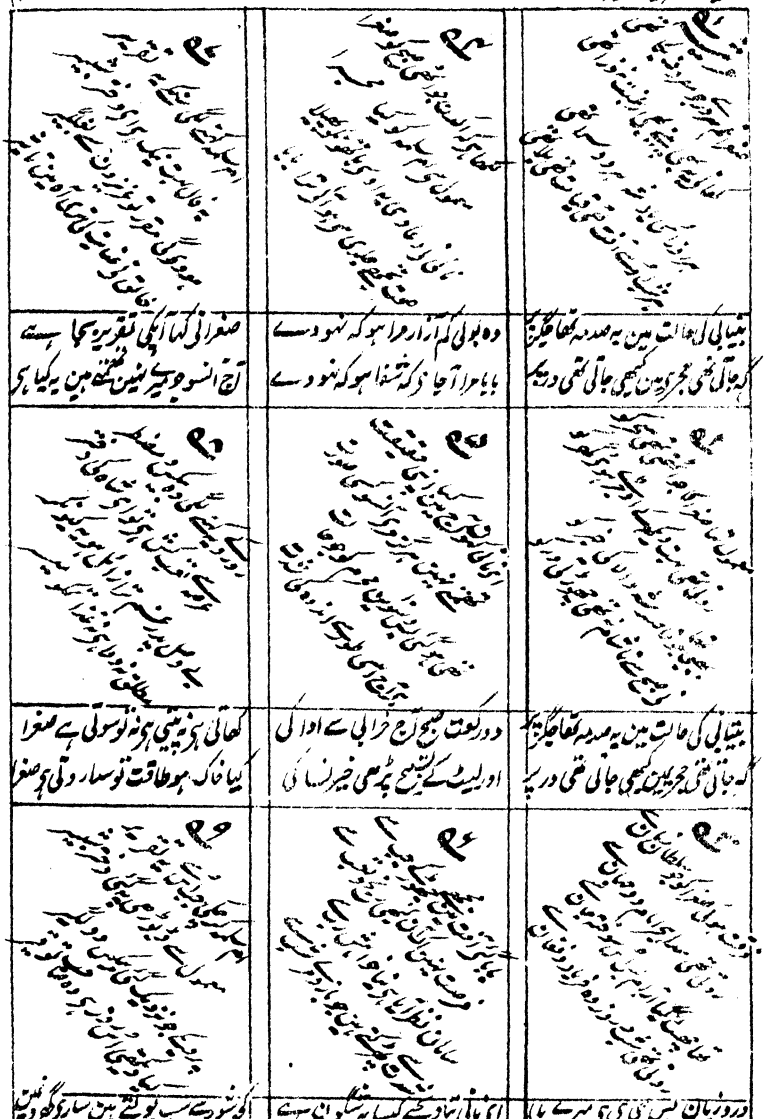

بیتابی کی حالت میں یہ صدمہ تھا جگر پر
کہ جاتی تھی تحریر میں کبھی جاتی تھی در پر

وہ بولی کہ آزار مرا ہو کہ نمودے
یا مرا آجا ذکہ شفا ہو کہ نمودے

صغرا نے کہا آپکی تقریر بجا ہے
آج انسو جو تیرے نہیں تھمتے ہیں یہ کیا ہے

بیتابی کی حالت میں یہ صدمہ تھا جگر پر
کہ جاتی تھی تحریر میں کبھی جاتی تھی در پر

دو رکعت نصیب آج ترا بی سے اول
اول یہ لیٹ کے تسبیح پڑھی خیر نسا کی

کھاتی ہے پیتی ہے نہ تو سوتی ہے صغرا
کیا خاک ہو طاقت تو سہار وتی ہے صغرا

بیتابی کی حالت میں یہ صدمہ تھا جگر پر
کہ جاتی تھی تحریر میں کبھی جاتی تھی در پر

ایسی باتیں بناوے کیسا یہ شکوان ہے
یہ امر حق میں ہی بہتر کہ زبون ہے

کوئی سوئے سب بولتے ہیں سارے گھر والے
ایسوہ خلائق کا ہی سب بگڑوان ہیں

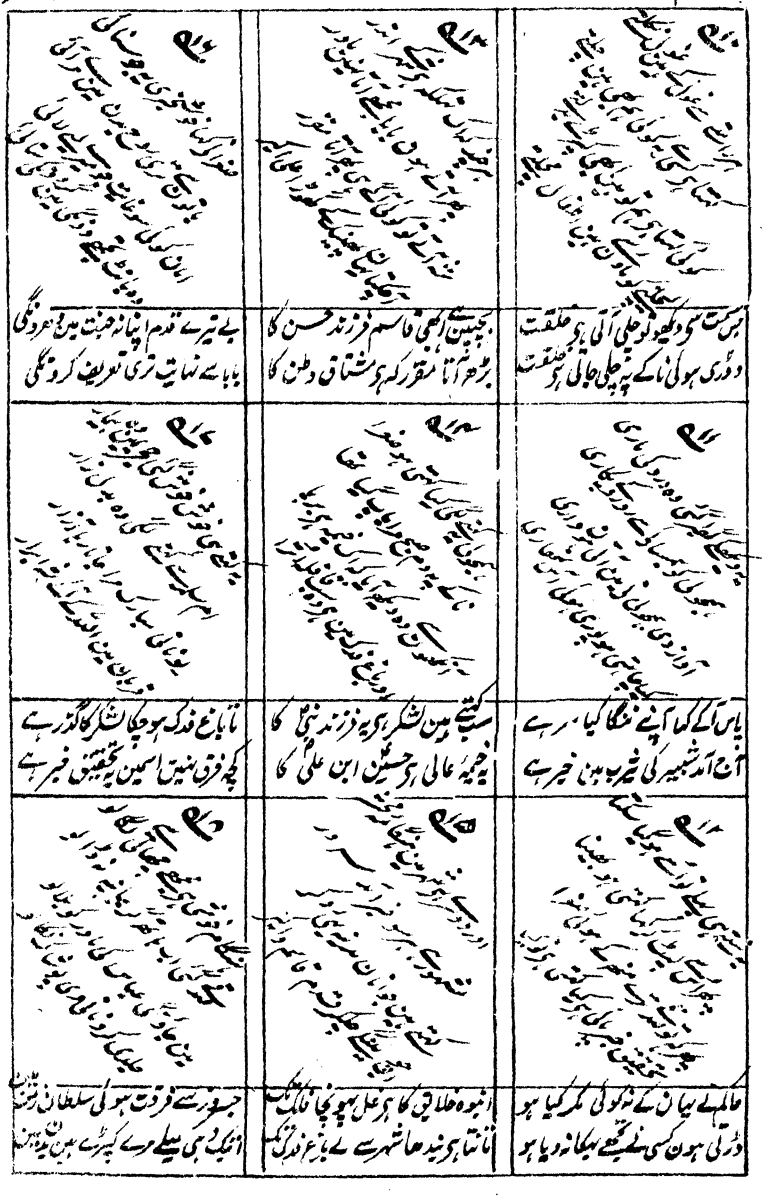

۲۰

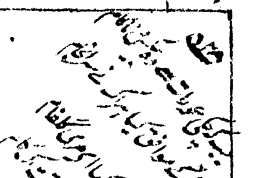

۲۱

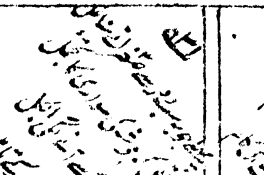

۲۲

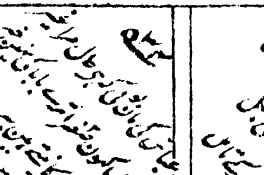

فرمان گئی آج تو کچھ نوش ذرا کر
کیسا ہی تجمل ہو کہ آواز بکا ہے
اسدم نظر آتا تجھے واللہ یہی ہو

پھر گھر میں ہے آسید مظلوم کو جا کر
کیا مجکو خبر آئی تھی رو دادِ کربلا سے
زینب کا تو سر ننگا ہو اور پیٹ رہی ہو

۲۳

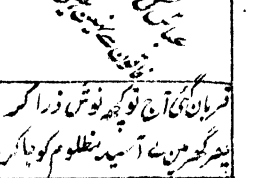

۲۴

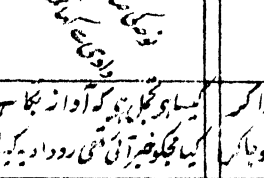

۲۵

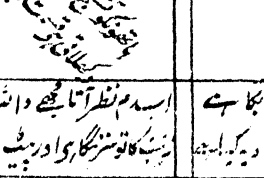

گو نشہ کو جگر آتا ہی خندہ سے جگر کا
رستے سے بھی رونے کا ہی حل اور کلہ ان ہے
من ہی کہ نہیں سر پہ مری مانگے رو ا ہی

بس آج اُلش کھاؤنگی میں اپنے پدر کا
زینب کی حمدا اوچی ہی سب نوحہ گروں سے
آشر پہ کپھو بھی بیٹھی ہو اور سر بھی کھلا ہی

۲۶

۲۷

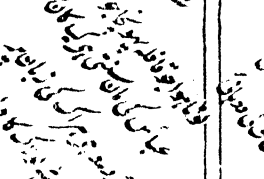

۲۸

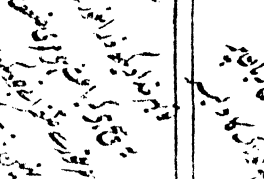

پھر آپ نہا دھو کے وہ اور کپڑے بدل کر
سینہ میں کلیجہ مرا بس ہلتا ہی دا دی
شجاد نے یوں پھوپھی سے کہا رو کر

رستے پہ کھڑی ہوئی ڈیوڑھی سے نکل کر
روضہ کا محمد کے کلس ہلتا ہی دا دی
ہر آئے ہیں اے فاطمہ ہیں باپ کے ہو کر

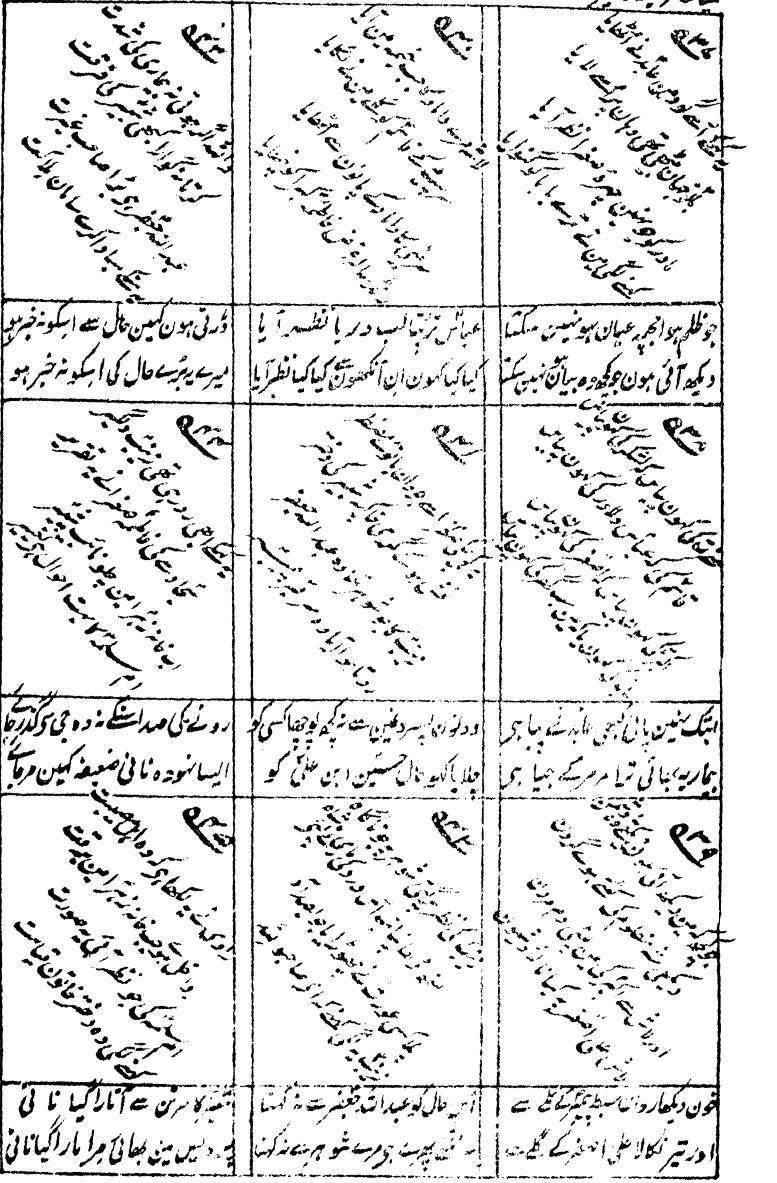

جو ظلم ہوا جو کچھ عیاں ہو نہیں سکتا
دیکھ آئی ہوں جو کچھ وہ بیاں ہو نہیں سکتا

عباس تڑپتا لب دریا نظر آیا
کیا کیا کہوں ان آنکھوں نے کیا کیا نظر آیا

ڈرتی ہوں کہیں حال سے اسکو نہ خبر ہو
میرے یہ برے حال کی اسکو نہ خبر ہو

اب تک نہیں بالی کبھی ماں نے جدا ہی
بھائی یہ تیرا مر کے جدا ہی

دو لونڈیاں سر دفن سے کچھ پوچھا کسی کو
چلایا کہ ہو حال حسین ابن علی کو

رونے کی صدا سنکے نہ وہ جی کو گذر جائے
ایسا نہ وہ نانی ضعیفہ کہیں مر جائے

خون دیکھا رواں اسطرح تیر کے گلے سے
اور تیر نکالا علی اصغر کے گلے سے

اے حال کو عبداللہ تغیر نہ کرنا
سن پھیرے جو میرے شوہر سے نہ کہنا

بچہ کا سر تن سے اتارا کیا نانی
پھر دیکھیں مین بھائی مرا مارا کیا نانی

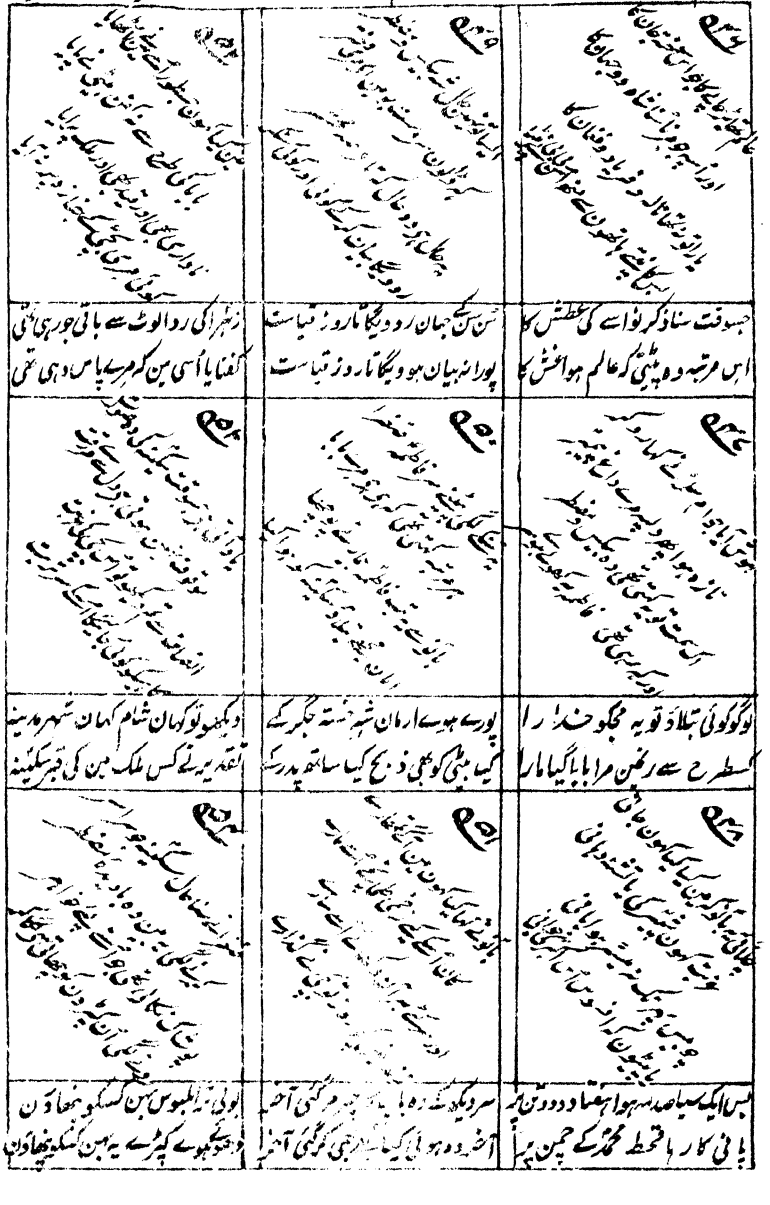

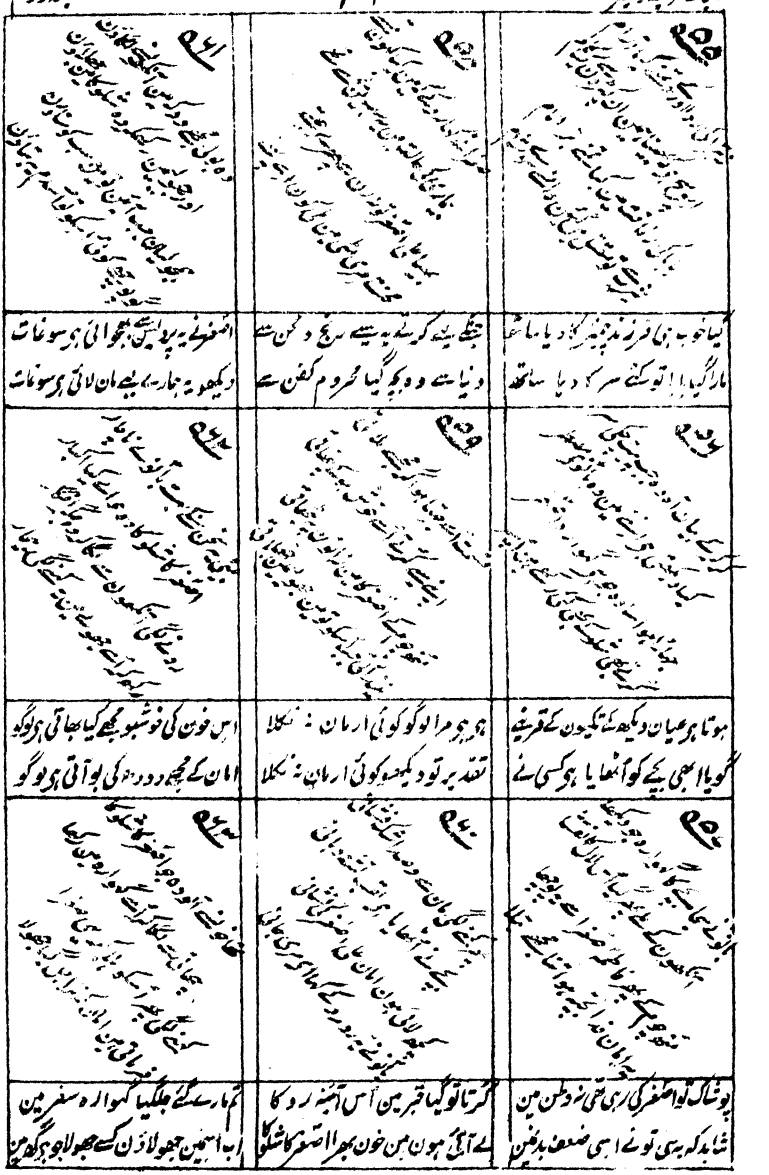

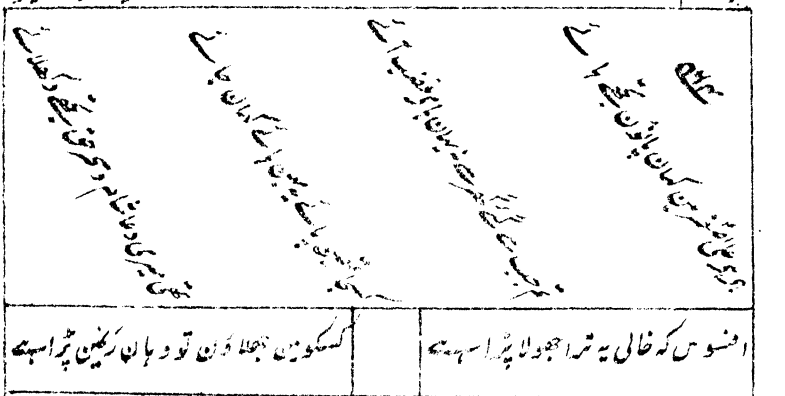

افسوس کہ خالی یہ ترا جھولا پڑا رہے
کس کو میں جھلاؤں تو وہاں رکھن پڑا رہے

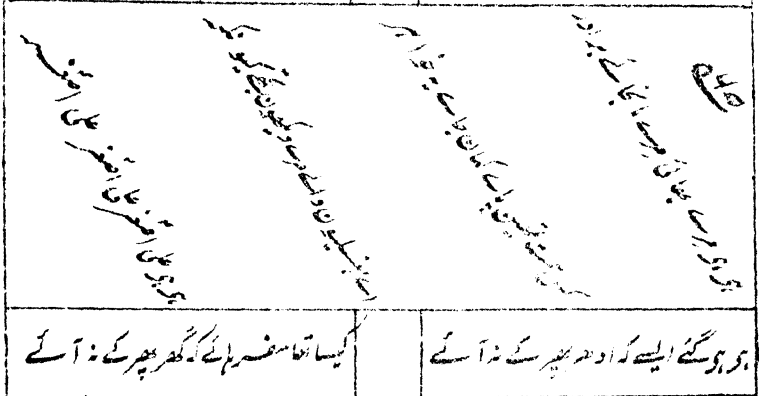

ہی ہی گئے ایسے کہ ادھر پھر کے نہ آئے
کیسا تھا مسافر ہائے کہ گھر پھر کے نہ آئے

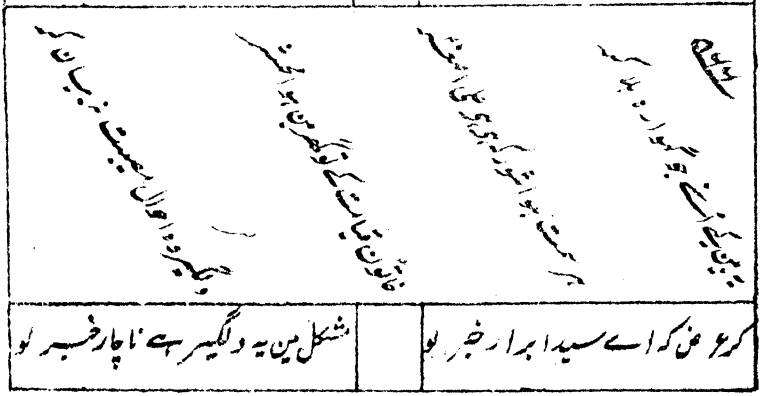

کر عرض کہ اے سید ابرار خبر لو
مشکل میں یہ دلگیر ہے ناچار خبر لو

حاصل ہو فی زیارت جد آنکو خوا مین
یا یا رسول حق کو عجب اضطرا مین

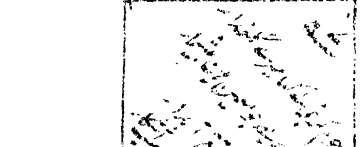

رنج سفر جو اسکھری مجھے دو چا رہی
ہر اک ترے بزرگ سے چھٹتا مزا رہی

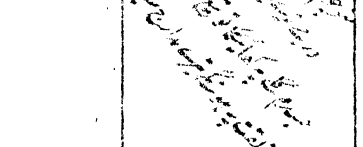

جب تک کہ کوئی رنج سفر کا اٹھا نہ ہے
کیو نکر گنہگا رون کو تو بخشوا یگا

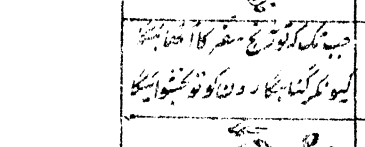

سونا ترے سفر سے جو میرا مزا رہو
انصاف کر کہ پھر مجھے کیو نکر قرار ہو

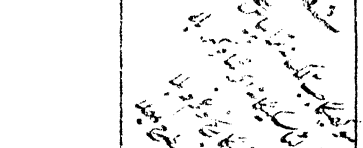

حمزہ بھی ترے ساتھ ہو جعفر بھی ساتھ ہو
ہمراہ ہی عقیل ہو شبیہ بھی ساتھ ہو

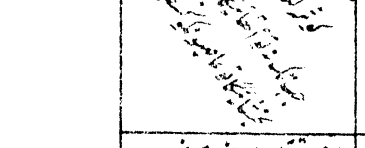

دا دی امتحان مین او مدد ضرور ہی
محنت کے بعد حشر کو راحت ضرور ہی

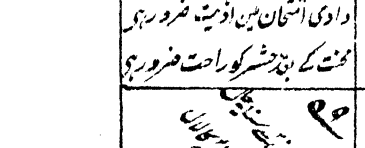

بابا ترے سفر مین ہو مرسے پاس آپکی
چہرہ یہ اپنے خاک سے

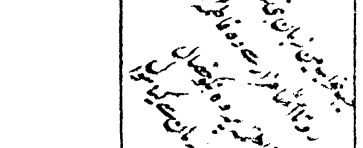

مان باپ کو تلقی ہوتے ہین بہائی ہو
اتنا غم و قلق سے ہر اک کو رہائی ہو

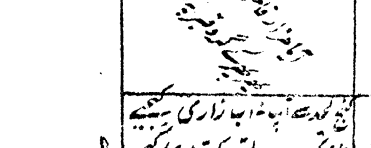

کچھ کہدے آپ ہی زاری کیجیے
چلنے کی میرے ساتھ کے تیاری کیجیے

۱۴۱

دیکھوگی نظر آنکھوں سے فوجِ شہ یکا
معلوم ہوگا تمکو اثر اسپہ شیر کا

۱۴۲

دشت و دمن میں جنگ اسپر جلکے دیکھیے
تعلیم کا چاسکے اثر چلکے دیکھیے

۱۴۳

صدمہ ہوا نہ کونپہ یہ میرے پیارسے
میرے سفر نے سب کو نکالا مزار سے

۱۴۴

میّا علی کا جو ہو دہ بٹیا تمہارا ہے
عباس بھائی مجھسے ہوا تمکو پیارا ہے

۱۴۵

کر دے ابھی بدلی آنے ذرا رات بھر نہیں
اب تک تمہارے کوچ کی اسکو خبر نہیں

۱۴۶

شب ہوے اسکے درد کی مطلق دوا نہیں
ساتھ اسکو لے جاوں مجھے حوصلہ نہیں

۱۴۷

امیدوار ہوں بھی حضرت کے پیار سے
ہمراہ میرے چلیے نکل کر مزار سے

۱۴۸

صورت تو میر کی دیکھلے تو نہار ہوگئے
مانا بھی کوچ کرنے کو تیار ہوگئے

۱۴۹

کچھ دن تو جانکاہ ضرر ہوگا ای بہن
مر وے ہے حال اسکا بتر ہوگا ای بہن

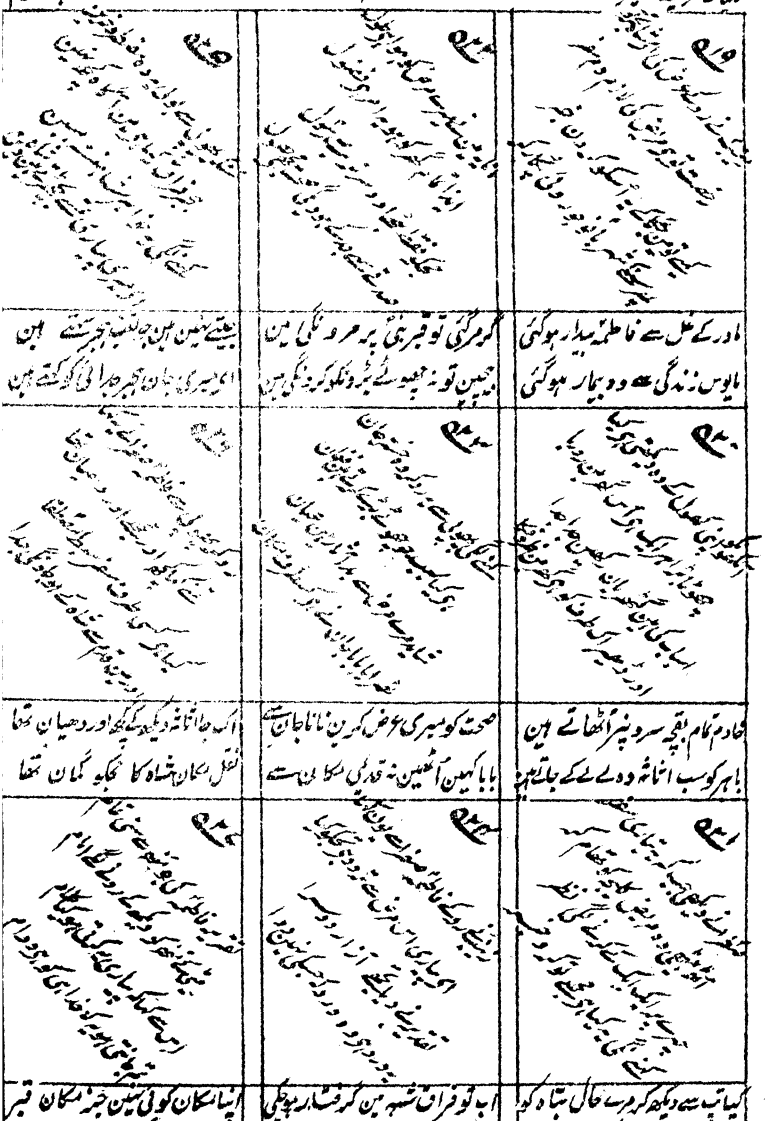

۲۹

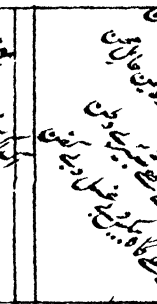

وقتِ سفر مریض کو کیا سرکہ دیتے ہو
مرنے کا اور قبر کا تم نام لیتے ہو

۳۰

تصدیق کیون نمود سے ہتی کے کلام کی
تاثیر ہو گی فاتحہ پر ایک نام کی

۳۱

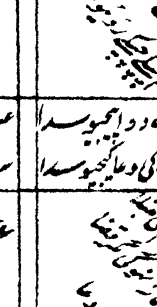

آنس قدیم کی نہ رعایت ذرا کرون
یارب مین سب کو امت جد پر خدا کرون

۳۲

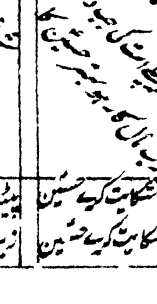

مرنے کا سانسا ہی ہر اک ذی حیات کو
اور ہم تو مرگ سمجھے ہین اپنی حیات کو

۳۳

آزار بڑھ نجائے دوا پھیو سدا
امت کی مغفرت کی دعا کیجیو سدا

۳۴

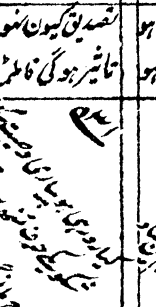

عباس ٹکڑے ہووے نہ مین نالہ سر کرون
سوراہ خدا رسینہ اکبر نظر کرون

۳۵

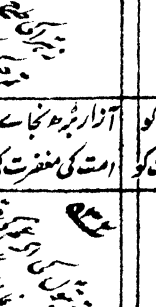

اکو لاڈلی کلام یہ بیجا مرا نہین
مرنے مین جا کے کوئی ابھی تک پھرا نہین

۳۶

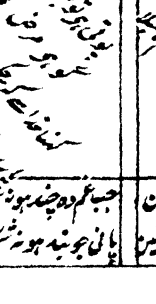

جب غم وہ چند ہو نہ شکایت کرے حسین
پانی جو بند ہو نہ شکایت کرے حسین

۳۷

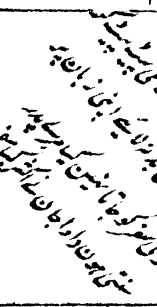

پیٹون نہ دیکھ دیکھ کے مین زخم تیر کو
زیر قنات دفن کرون اس صغیر کو

ارشاد جو دعا کے لیے آپ نے کیا
حضرت کی دین داری خاطر بھی رہا
ایسے وفادار آپ ہوں جن کی بدولت
میں کیا ہوں کر رہی ہوں گی بتول آپ کو دعا

مثل بتول حامل ایذا و جبر ہو
ماتم میں میرے فاطمۂ صغرا سے صبر ہو

صغرا کی شکل جو رخ انور ہوسے عیاں
رونے ہوسے امام زمن خوش خرام
شبیر سے کیا تھا جو بیمار سے کلام
پیش نظر تھا فاطمۂ صغرا کے دو تمام

رونا گیا قریب سے صغرا کے جو گیا
عاشور کا دن آسکو وہی روز ہو گیا

اب کیا کہوں کہ رونی تھی کیا کیا نکردہ و ناکردہ و نخواستہ
اور اور قتل شاہ ہوا تھا جو اس طرح
زینب کی شکل رونی پڑی کو دو ماہ و سال
رونے ہی آرہے گی دنیا سے انتقال

دلگیر کی دعا ہو خدا کی جناب میں
مر کر آنکھوں میں دستی بوتراب میں

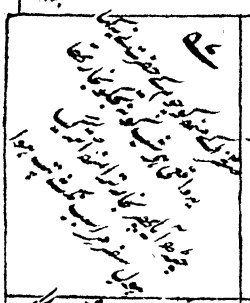

وحشت سے اُس مریض کا تن کانپنے لگا
جاڑے کی تپ کی طرح بدن کانپنے لگا

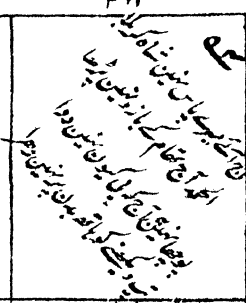

جی اب نہیں ٹھکانے شہ بحر و بر کا ہی
شہ میری تپ کا دھیان ہی نہ در دسر کا ہی

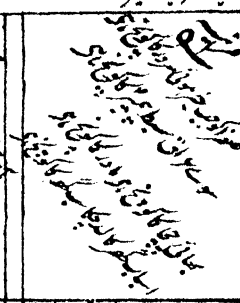

حالت تری زیادہ جو تغیر ہو گئی
یہ آمد فراق کی تاثیر ہو گئی

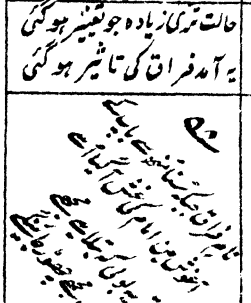

لاحق مجھے بخار ہی اور درد سر ہوا
در پیش کن دنوں مین پدر کا سفر ہوا

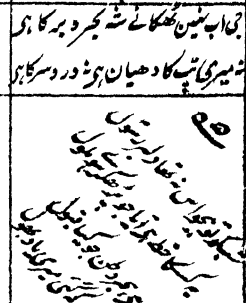

ثابت ہی اس سے اور تردد امام کا
رد کر دیا جواب تمامیرے سلام کا

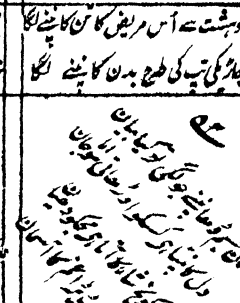

ہونے مین آپکے ہی یہ حالت ہوئی مری
حضرت کے بعد ہو دیگی کب زندگی مری

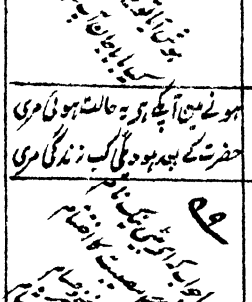

کیسا سفر ہوا ہے جو مین بابا او واس سے
ہر بار دیکھتے ہین مجھے چشم یاس سے

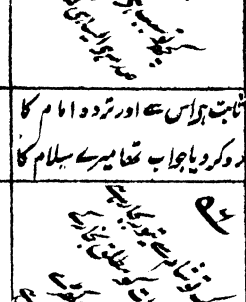

جیسی کہ حالت اب ہی یہ حالت نہ تھی مری
آج ایسی تپ چڑھی ہی کہ ایسی کبھی نہ تھی

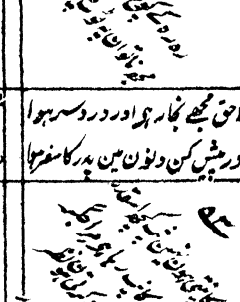

بیٹونکو بھوک پیاس کی ایذا سے شاق ہی
بیٹی تمہارے حصہ مین یکے فراق ہی

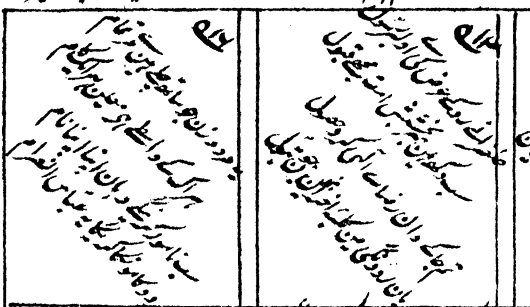

جبتادم کو سید سجاد آئیگا
کیا کیا نہ میرا پیار تمھین یاد آئیگا

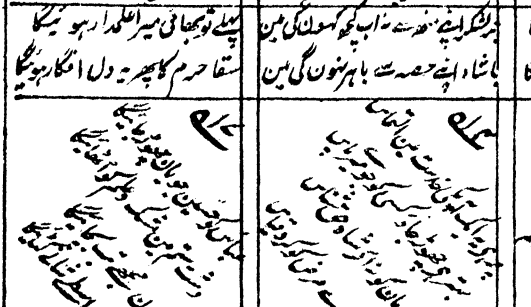

پہلے تو بھائی میرا علمدار ہو نیگا
سقا حرم کا پھر یہ دل افگار ہو نیگا

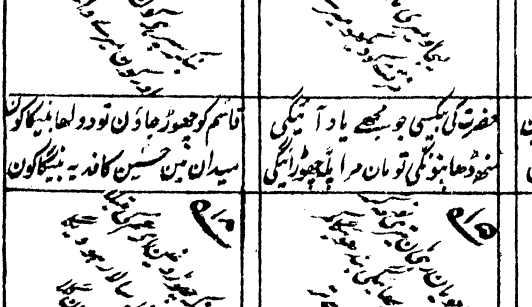

ہمراہ مرے جاے تو میدان ظلم مین
سیلی شمر کھاے تو میدان ظلم مین

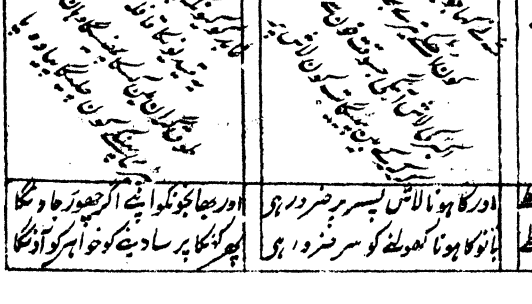

قاسم کو چھوڑ جاؤن تو دولھا بنیگا کون
میدان مین حسین کا فدیہ بنیگا کون

آمادہ ہون مین محنت و مزدوری کے واسطے
سب کچھ سہون گا بخشش استحی کے واسطے

اور بھائی جو نکو اپنے اگر چھوڑ جاؤنگا
پھر کونکا پر سادیے کو خواہر کو تاؤنگا

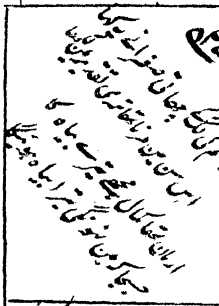

جاؤں جو تیرے پاس سکینہ کو چھوڑ کر
رووے گا کون میرے لیے سر کو پھوڑ کر

یاد رہی اے قدر نہ نصیب مرا ہوا
گر ساتھ ہوتی جو متی منھ خون بھرا ہوا

آؤ وہ خولنے چاند سا چہرہ دکھائیو
محشر میں اپنا بھیا کو سہرہ دکھائیو

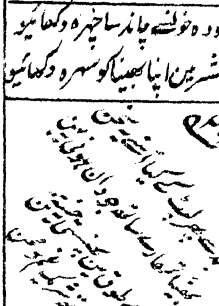

وقت اخیر باپ کے یہ آڑے آئیگا
گردوں پہ تیر روک کے مجکو بچائیگا

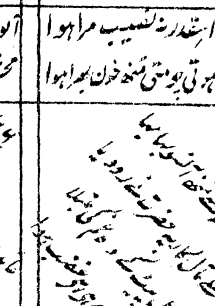

میدان نینوں کو گلے سے لگا لیجئے
ایسی جگہ چلے ہیں کہ پھر گھر نہ آئینگے

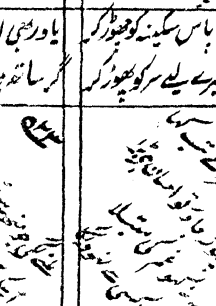

بندھوائی تیرے ساتھ ہی رسی میں تین
اور نکلے پاؤں چلتی تیرے ساتھ ساتھ میں

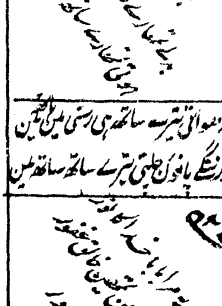

حضرت تو جاوین امت جد بخشوائینگے
آمادہ میں ہوں غم فرقت اٹھانے کو

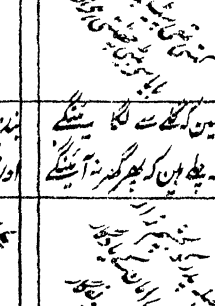

پر بھی کاز حم کم اسی سینہ پہ کھاؤ گے
اربھم میں کے ملنے کو کاہیکو آؤ گے

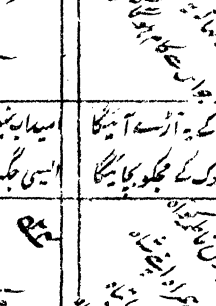

ہوگی اجر و لے روتے بہت کم ضیائے چشم
صفرا کریگی خاک شفا تو تیائے چشم

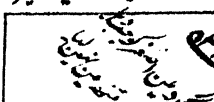

غش ہو گئی جو فاطمہ گردن سے چھوٹ کر
وہ دونوں بھائی رونے لگے پھوٹ پھوٹ کر

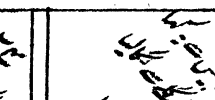

صغرا سے رو کے جلد سکینہ لپٹ گئی
ہر اک کی چھاتی دیکھ کے دونوں کو پھٹ گئی

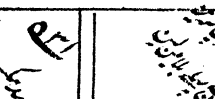

ہر چند چھ مہینے کا تو شیر خوار ہے
لیکن مرا فراق تجھے ناگوار ہے

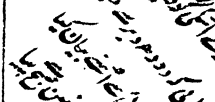

ای لوگو میری لاڈلی جیسے گذر گئی
رخصت بھی سب کو کر نہ گئی تھی کہ مر گئی

وہ بولی تو عبث مری خاطر ملول ہے
اُمت کی مغفرت کے لیے سب قبول ہے

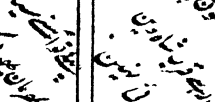

باری سکینہ اب ترا جھولا جھلا تیگی
اب روز حشر کو تمھیں پھپھا کھلائیگی

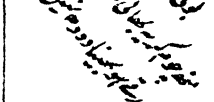

یا شاہ دیکھو گئی آئی ہوئی مری
دام فراق سے نہ رہائی ہوئی مری

ارمان آخری مری اسمدم نکال دو
اصغر کو اماں تم مری گودی میں ڈال دو

یہ کہکے بوسہ آسکے حلقوم پر دیا
بچے نے منھ پہ پھپھا کے منھ اپنا دھو دیا

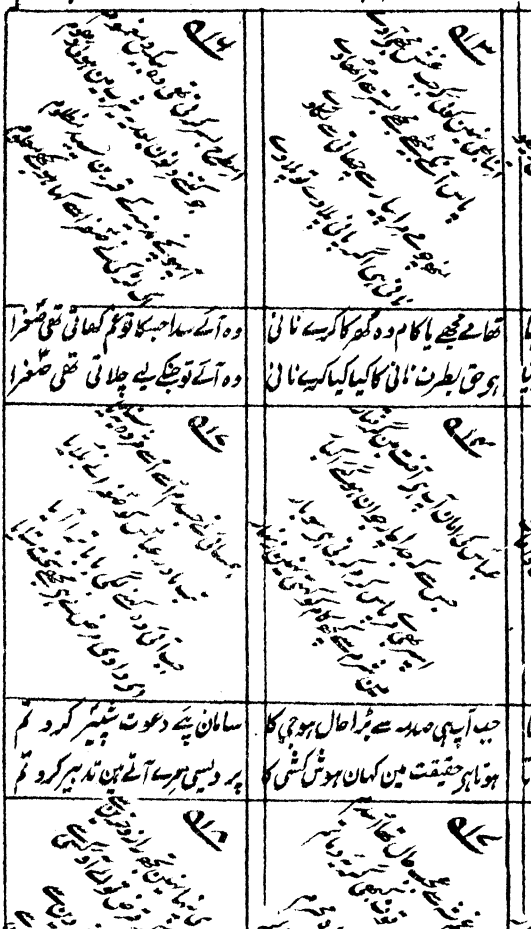

۱۹

وہ بولی کہ دل کو ترے کل ہووے گی صغرا
گر آج نہ دعوت ہوئی کل ہووے گی صغرا

۲۰

اس شور سے جان اب مری گھبراتی ہے دادا
کچھ رونے کی آواز چلی آتی ہے دادی

۲۱

صغرا نے کہا خیر سے گر بابا مرا ہے
مجکو بھی حیرت ہے سبب رونے کا کیا ہے

۲۲

کھر آیا جو ہر مونس و فرزند علی ہے
ململ کے گلے روتے ہیں سب شور یہی ہے

۲۳

دو گام بھی ہمت کل نہ بڑھ کے نہ آیا
شبیر کے لشکر کا کوئی بڑھ کے نہ آیا

۲۴

بالوں کے کھلے سر پہ بہت خاک پڑی ہے
سسی سی سکینہ بھی بھوبی پاس کھڑی ہے

۲۵

کہرا نے کہا مجر کو سر اپنا جھکا کر
میں آئی ہوں دادی بہنے قاسم کو گنوا کر

۲۶

چین اسکو فراق شہ مضطر سے نہیں ہے
طاقت بھی اسے اٹھنے کی بستر سے نہیں ہے

۲۷

میں کہنہ ہوئی بات کے قابل بہن صغرا
زینب تو ملاقات کے قابل نہیں صغرا

۲۲۸

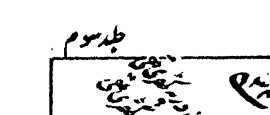

سب کہتے ہین ہمارا گیا رہین تہ دین ہی
واللہ کہا تک یہ نہین مجکو یقین ہی

۲۲۹

کوفیکے قرین پہونچے تو پھر کیا کہون کیا تھا
بندآب تھا لیکن در فردوس کھلا تھا

۲۳۰

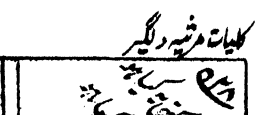

جسوقت جھکے سجدے مین شہ گھوڑے سے گر کر
آسودہ تہی واللہ مجھے دیکھا تھا جو کر

۲۳۱

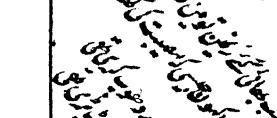

گھر مین جو خدا کے گیا وہ چھوڑ کے گھر کو
کعبہ مین نہ رہنے دیا اُس خستہ جگر کو

۲۳۲

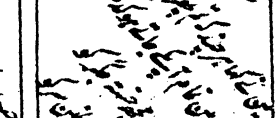

اس سمت بہتر تھے ادھر لاکھ جوان تھے
وان قبضہ مین دریا تھا ادھر تشنہ دہان تھے

۲۳۳

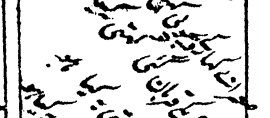

مردود نے جب خنجر کین پھیر دیا تھا
مین سنتی تہی صغر اکہ ترا نام لیا تھا

۲۳۴

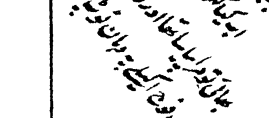

راحت نہ ذرا تمام دشہ راہ مین پائی
مسلم کی شہادت کی خبر راہ مین پائی

۲۳۵

رخصت جو طلب کرنے لگے خیمہ مین آکر
رو رو تے وہ کئی بار گلے مجکو لگا کر

۲۳۶

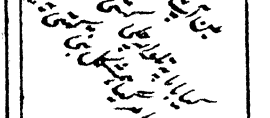

رستے کی مصیبت مین بیان کیا کرون بی بی
بلوے مین نہ سیدانیون کے سر پہ ردا تھی

۱

دیکھو جب ناظر نے آیا خلعت خسروی
غیر لعنت نظر آیا کچھ اور جز بدی
آیا دورہ ایسا کہ گھوڑا جز علی کا کس کا
وہ سوار دوڑا کہ باگ ہاتھ سے بھاگی

۲

دیکھیو ظاہر مری تقدیر کیا ہوتا ہی
کون رہتا ہی یہاں کون جدا ہوتا ہی

۳

ایک طرف بانو تھے اور دوسری جانب زینب
آگے ماموں کے کھڑی تھی وہ ادب کی مظہر
ایک ہاتھ اس کا تھا ماموں کے گلے کا زیور
دوسرا ہاتھ تھا بھانجے کے گلے کا زیور

۴

مستعد چلنے پہ تھے لخت جگر زینب کے
ماموں کے سامنے حاضر تھے پسر زینب کے

۵

ایک طرف بانو تھے اور دوسری جانب زینب
آگے ماموں کے کھڑی تھی وہ ادب کی مظہر
ایک ہاتھ اس کا تھا ماموں کے گلے کا زیور
دوسرا ہاتھ تھا بھانجے کے گلے کا زیور

۶

تھامے اُسوقت سکینہ دل بیتاب اپنا
تھامنے ہاتھ تھے پھیرا تھا اسباب اپنا

۷

رخصت شہ سے ہوا جب علمدار نیک
آئی بیتابی میں سب بیبیاں کے خیمہ تک
دوڑ کر آئی سکینہ بھی وہیں تک لیکن
مڑ کے دیکھا نہ علمدار نے اصلا اس کی
کیونکہ ڈر تھا کہ علمدار کو لوٹی اسباب

۸

رخصت شاہ کے سب بیخ و پسر باندھتے تھے
فی الحقیقت کہ شہادت پہ کمر باندھتے تھے

۹

ہائے کیا نا نا کی امت نے ستایا ہم کو
کیسا یہ میٹھے بھائے سفر آیا تم کو
یہ نہ معلوم تھا کچھ دن ہی اُسے جینا ہی
آب پیکان اُسے پانی کے عوض پینا ہی

۱۰

کون اسباب حرم سارا لیے جاتا تھا
کون معصوموں کو بے گانہ لیے جاتا تھا

۱۱

بانو نے پسر تراور شام و سحر کی ایذا
دیکھیو تھی تری قسمت میں سفر کی ایذا
کہیں بن باپ کا دو لعل یہ پرارمان رہے

بیابان بیبیوں سے ملکے جدا ہوئی تھیں
لڑکیاں لڑکیاں لگ کے گلے روئی تھیں

اس سفر میں تم اگر بیاہ رچانا قاسم
خیر خواہان وطن کو نہ بھلانا قاسم

نہیں کہتی کہ غریبنوں کے برابر جانو
مجکو تم اپنی کنیزوں کے برابر جانو

اور جو سبط پیمبر کے گلے ملتے تھے
نوجوان قاسم اکبر کے گلے ملتے تھے

دیکھو اک لوگو ذرا میرے بڑے لینے کا
ساتھ چلنے کو بولے نہ یہاں رہنے کا

بیٹیاں اور بہن چھاتی سے لگانے کے لیے
پھپھو تم مجھے اصغر کے کھلانے کے لیے

جبتلک خیر سے پھر آپ یہاں آ بیٹھیں
ہم زیارت کو محمدؐ کی ترس جاویں گے

ننھے اک ہاتھ سے ننھا سا جگر تھام لیا
دوسرے ہاتھ سے دامان پدر تھام لیا

ابکے اسباب کے تم باندھتی ہو کھولتی ہو
مجھسے جھوٹوں بھی ذرا منھ نہیں بولتی ہو

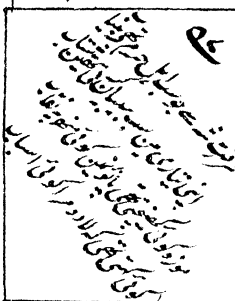

دیکھوں ظاہر مری تقدیر کیا ہوتا ہی
کون رہتا ہی یہاں کون جدا ہوتا ہی

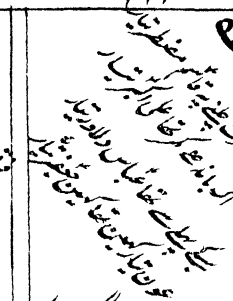

مستعد چلنے پہ تھے قصد جگر زینب کے
ماموں کے سامنے حاضر تھے پسر زینب کے

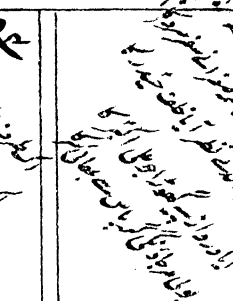

تھا اُسوقت سکینہ دل بیتاب اپنا
تھمنے ہاتھوں پہ لیے پھرتی تھی اسباب اپنا

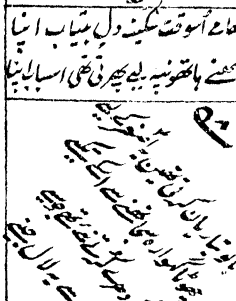

رنعشاہ کے سب تیغ دوسر باندھتے تھے
فی الحقیقت کہ شہادت پہ کمر باندھتے تھے

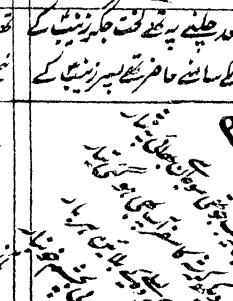

ہائے کیا ناناکی امت نے ستایا تمکو
کیسا پیٹھے بٹھائے سفر آیا تم کو

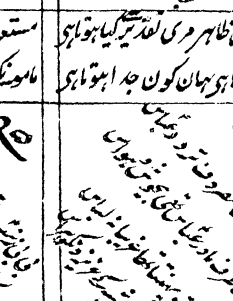

یہ نہ معلوم تھا کچھ دن ہی اُسے جینا ہی
آب پیکان اُسے پانی کے عوض پینا ہی

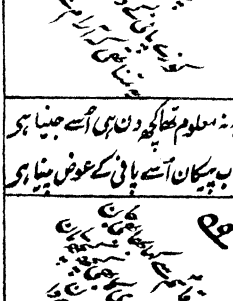

کوئی اسباب حرم سارا لیے جاتا تھا
کوئی معصوم گہوارہ لیے جاتا تھا

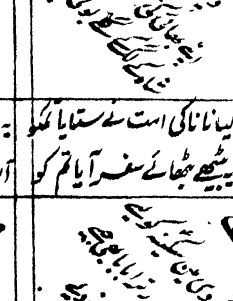

ہائے یہ سن ترا اور شام و سحر کی ایذا
تو نہ بھگتی تھی تری قسمت میں سفر کی ایذا

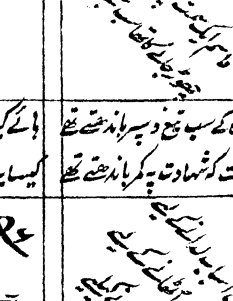

ہو امیسوں کا یہ نجیبہ و حسیان وہ ہے
کہیں بن باپ کا دو لعل یہ ارمان رہے

بیبیاں بیبیوں سے ملکے جدا ہوتی تھیں
لڑکیاں لڑکیوں کے گلے لگ کے رو تی تھیں

اس سفر میں تم اگر بیاہ رچاتا قاسم
خیر خواہان وطن کو نہ بھلاتا قاسم

نہیں کہتی کہ غریبوں کے برابر جانو
مجھکو تم اپنی کنیزوں کے برابر جانو

اور جو سبط پیمبر کے گلے ملتے تھے
نوجوان قاسم اکبر کے گلے ملتے تھے

دیکھو ای لوگو ذرا میرے بڑے لینے کا
ساتھ چلنے کو بولے نہ یہاں رہنے کا

بیٹیاں اور بہن چھاتی سے لگانے کے لیے
بیچلو تم مجھے اصغر کے کھلانے کے لیے

جبتلک خیر سے پھر آپ یہاں آ جینگے
ہم زیارت کو محمدؐ کی ترس جاوینگے

بچے اسباب کے تم بانٹ دھتی ہو کھولتی ہو
مجھسے جھوٹوں بھی ذرا منھ نہیں بولتی ہو

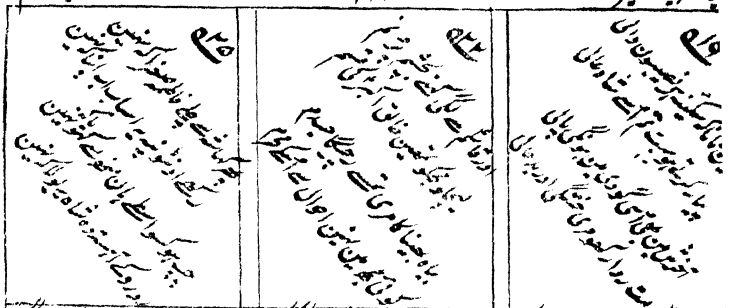

۲۴

تو گود نہیں گودی میں اٹھا لو مجھکو
کسی اسباب کے اشتر پہ بٹھا لو مجھکو

۲۵

تو ہو بیمار بہت راہ میں بیکل ہوگی
کوچ کرتے ہی تجھے منزل اول ہوگی

۲۶

شرم کے مارے جو خاموش رہیگی کبرا
دل کی کچھ بات وہاں کس سے کہیگی کبرا

۲۷

شکے دو کپڑے ہیں کچھ اتنا بڑا بوجھ نہیں
مٹھی بھر ہڈیاں ہیں میں مجھ بڑا بوجھ نہیں

۲۸

سر کو شہدا کے ہر اک شخص جو معدوم ہوا
معاف پیغام جدائی مجھے معلوم ہوا

۲۹

اور رہو تکے تو سر پہ بد شفقت پھیرا
منھ بھی بیمار ہیں سے دم شفقت پھیرا

۳۰

کوئی جینے کا رکھوا ب نہ بھروسا میرا
بیجان چھوڑ چلا مجھکو مسیحا میرا

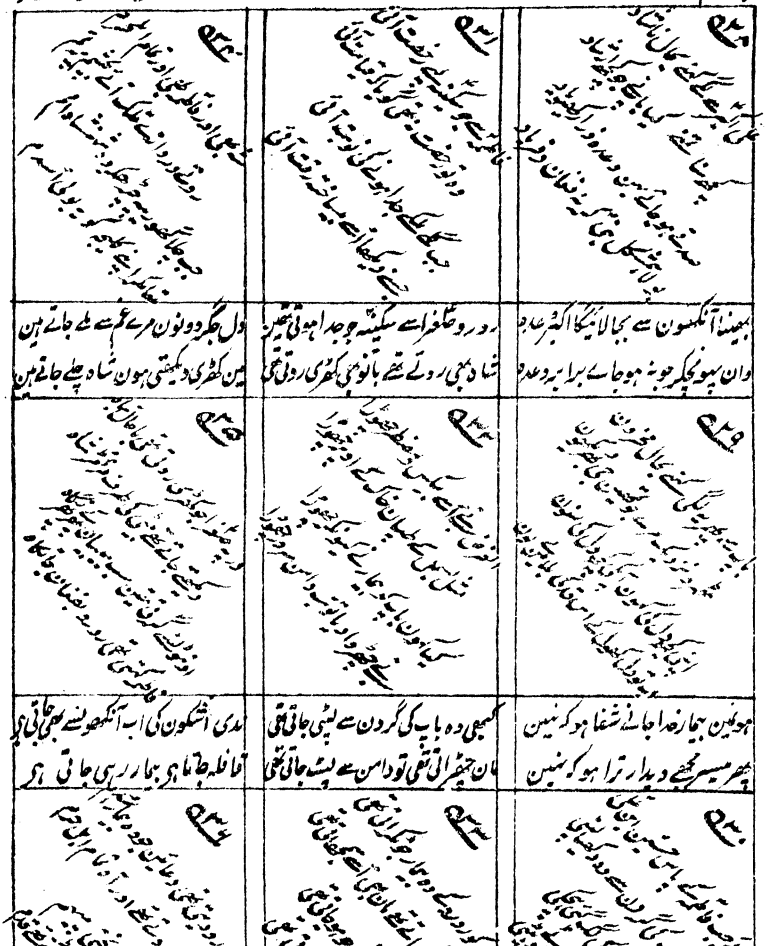

۳۴۰
جب تلک شکل دکھائی دی اُسے بابا کی
شہ بھی دیکھا کیے صغرا بھی الیفن دیکھا کی
گئی گھوڑے پہ سواری جو شہ والا کی
بوفا رو رو کے کہا اب جان گئی صغرا کی
چھوڑ بابا مجھے یوں بیکس و ناکام گیا
دل گیا صبر گیا چین اور آرام گیا

۳۴۱
اسطرح آپ کو بچھاتی تھی صغرا بیکس
گود پر چھوڑ چلے اور نہ پھیرا پھر بس
ایک تیر آ کے مری چھاتی پہ رفع ہوس
خلق تین ہوتا ہی ہر قافلے کے ساتھ جرس
شہ کے ہمراہی کا یوں پورا کرا ارمان اپنا
بھتیجے سے کہتے پدر کے دل نالان اپنا

۳۴۲
جبکی کو اوٹھا سے پھر پھر کے جو تکتی باؤ
دیکھ صغرا کے بلکنے کو بلکتی باؤ
شاہ کے خوف سے کچھ کہہ نہ سکتی باؤ
چوب محمل سے مگر سر کو پٹکتی باؤ
آگے جن جن شہ ذیشان چلے جاتے تھے
فاطمہ کے غرض اوسان چلے جاتے تھے

۱۰

حیراب کا بیٹا احزان سے نکلکر دیکھو
ماجرا شہ کے ٹھہر رہنے کا چلکر دیکھو

۱۱

حال شہ دیکھکے بیمار کو بالکل نہ کہا
کسی نے فاطمہ صغرا سے مفصل نہ کہا

۱۲

آگے ہی ایک جوان اشک بہاتا آتا
شدت ضعف سے ہی ٹھوکریں کھاتا آتا

۱۳

ابھی آگے ہی بہت شہر کا ناکا دادی
جہاں لشکر ہی شہ ہر دوسرا کا دادی

۱۴

ایک بی بی جو اس انبوہ میں چلاتی ہی
خود بخود دیکھ مجھے زینب کی بہد آتی ہی

۱۵

یہ حیرت ہی کہ وہ صاحب آثار نہ تھا
یہ تو بیمار ہی عابد مرا بیمار نہ تھا

۱۶

تنگے سر روتا تھا او مٹوپنہ وہ کہنا میرا
لوگو مارا گیا پردیس میں بابا میرا

۱۷

ہین کچھ کچھ بھی کچھ اور ہی سامان ہوا
ہاشمی احمد مختار کا ویران ہوا

۱۸

مرتے مرتے شہ مظلوم رہا سجدے مین
سر فرزند نبی تن سے کٹا سجدے مین

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

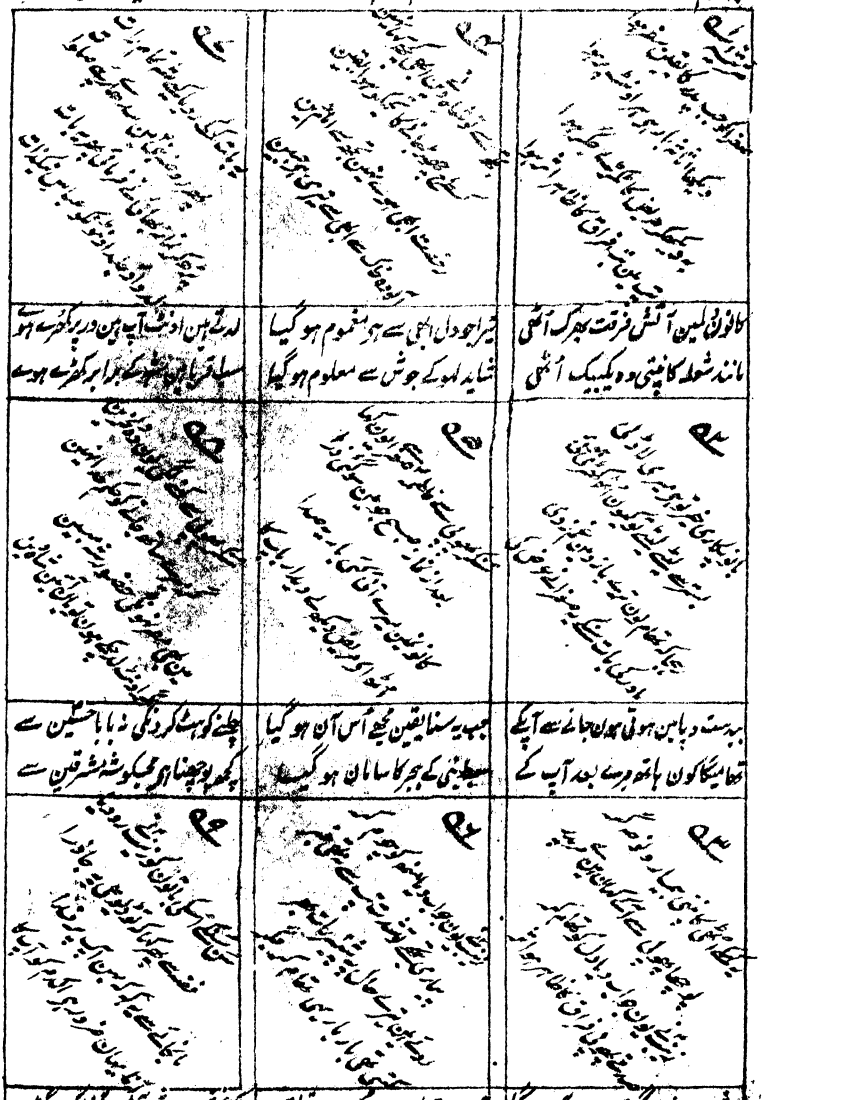

۱۰

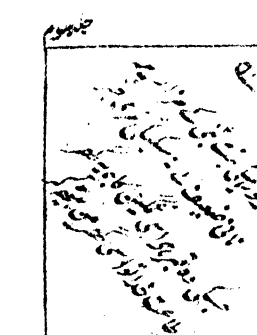

حضرت کا کوچ میرے لفیسو نکل گیا
فرمائیے سواری مین اب کتنی دیر ہی

۱۱

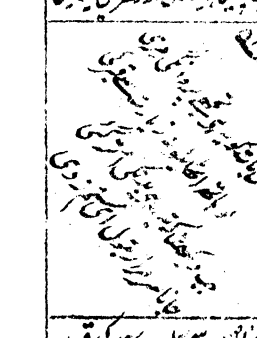

سب حال تو سن چکی اکبر لفنگا ہی
صغرا یہی مشیت پروردگار ہی

۱۲

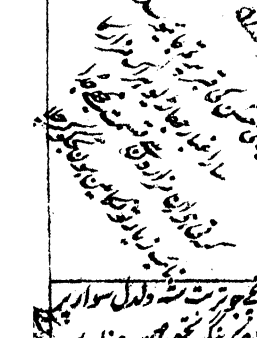

جبتک کہ فتح ہو نہین اہل جھول پر
بیمار معتکف رہے قبر بتول پر

۱۳

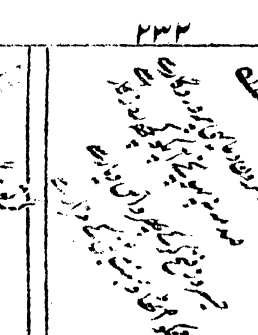

حضرت کے ساتھ کو نہین جاتی سفر مین میں
پر ساتھ ساتھ روضہ سے داخل ہو گھر مین میں

۱۴

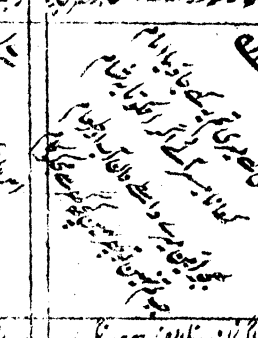

خالی اگر نماز و ظایف سے ہو گئی مین
داوی ہے اپنے غم کی کہانی کہو گی مین

۱۵

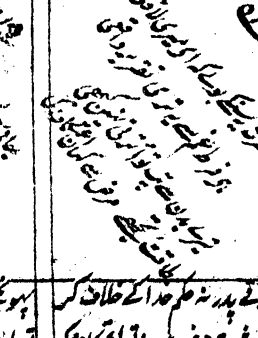

صدقے پدر نہ علم خدا کے خلاف کر
اس شدت مرض مین نہ قوا معکاف کر

۱۶

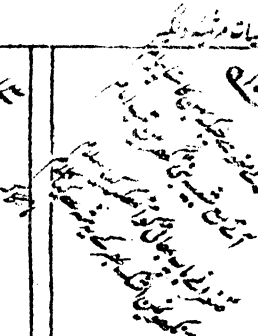

زہرا کی روح تجھ سے کسی دم جدا نہ مین
تربت پہ کیا جو لاد اور گھر مین کیا نہین

۱۷

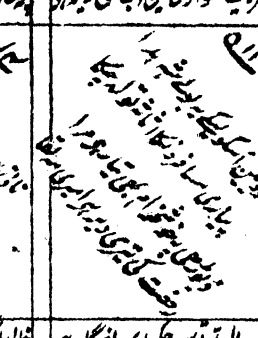

پر جا نماز سے پہلے ہر اک قبر پر
رو نام مرے الم مین محمد کی قبر پر

۱۸

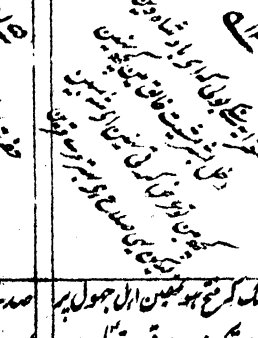

پہونچے جو تربت شہ دلدل سوار پر
تو یاد ہم کرینگے تجھے اس مزار پر

۱۹

[illegible]

پردیکے پاس اب تو میں بستر بچھاؤنگی
قبر و نیہ روتی جاؤنگی گھر میں نہ جاؤنگی

۲۰

[illegible]

صدقے پدر قیام و نزدیک و رکرو
امام رحیم مجرے میں میرے بسر کرو

۲۱

[illegible]

پیغمبر کے پاس پوتی کے سر در کھڑے ہوئے
پردہ پکڑے قاسم و اکبر کھڑے ہوئے

۲۲

[illegible]

انکا ادب کیا ہے سدا وحش و طیر نے
دیکھا انہیں جنازۂ زہرا ہے غیر نے

۲۳

[illegible]

حال مریض پر نہ گہر بار ہو جیسے
سونپا خدا کو جلباب اسوار ہو جیسے

۲۴

[illegible]

جز گریہ کچھ نہ کر سکی تھی مطلق کلام وہ
جھک جھک کے کر رہی تھی ہر اک کو سلام وہ

۲۵

[illegible]

اصغر کے منہ کے بوسے وہ بیمار دیتی تھی
ماں اسکی اور مان کی وہ پیار دیتی تھی

۲۶

[illegible]

جب جلوہ گر ہوئے شہ دین حوتحرام پر
سر رکھ دیا تب اسنے رکاب امام پر

۲۷

[illegible]

آل نبی پہ حق نے کیا اہتمام صبر
دیکھو جو غور سے تو یہی ہے مقام صبر

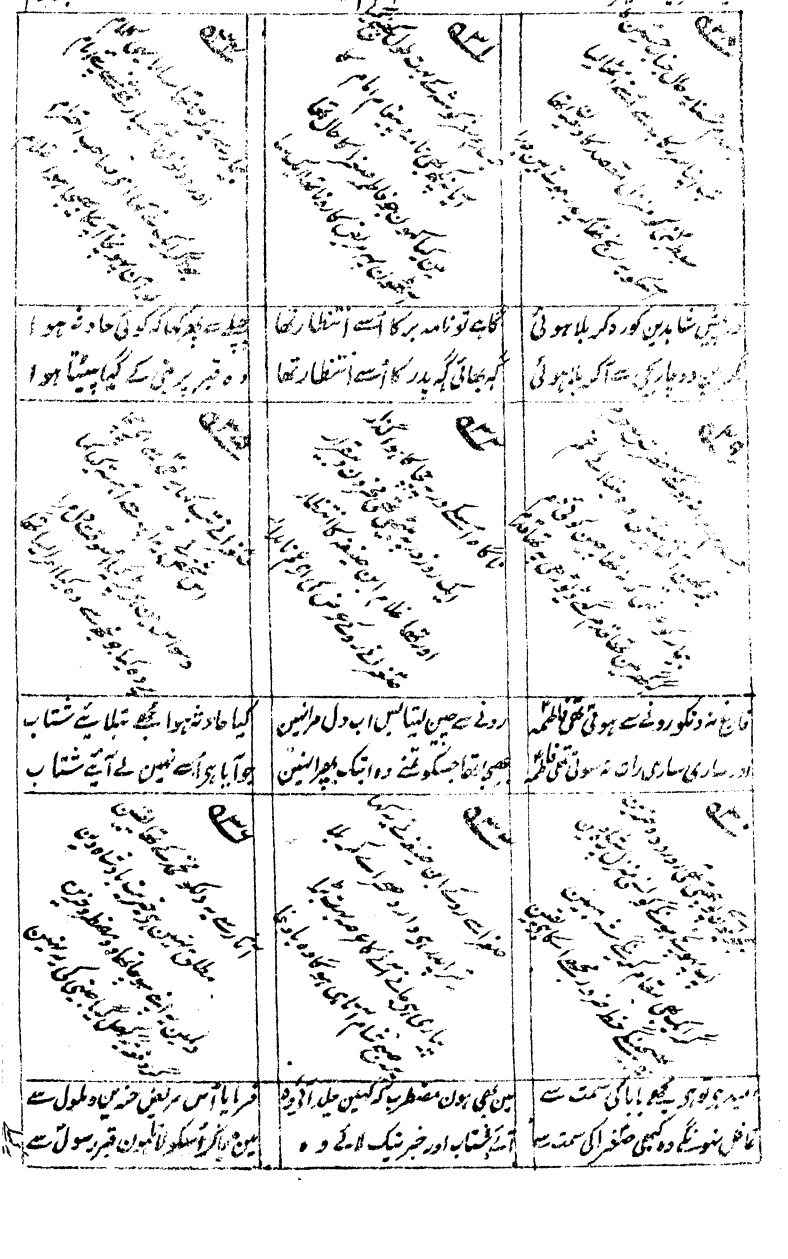

۳۴

آتا کو جبکہ منھ نظر آیا غلام کا
رو کر کہا کہ حال بیان کر امام کا

۳۵

زیب سنان جو سبط پیمبر کا سر ہوا
اُسوقت قتل گاہ مین میر اگذر ہوا

۳۶

خنجر کا نام لیکے جو وہ نام کھتوا تھا
نیزے پہ مین نے دیکھا سر شاہ روتا تھا

۳۷

جب مین ہوا تھا وارد میدان کربلا
تھا تن سے کٹ چکا سر سلطان کربلا

۳۸

عابد جہان کھڑے ہوے رونے تھے باپ کو
مین نے اُسی مقام پر پہونچایا آپ کو

۳۹

عابد کے گرد اہل ستم کا ہجوم تھا
اور میرے گرد اہل حرم کا ہجوم تھا

۴۰

اس حال مین وہ بادشہ ارجمند تھا
کھانے کا ذکر کیا ہے کہ پانی بھی بند تھا

۴۱

گر دنیہ پھیرے باپ کے شمشیر چل گئی
کیا قہر ہے کہ جان نہ میری نکل گئی

۴۲

جب جا سپاہ شام مین بے جا جما ہوا
مرد و تک تعدیون کے یہ کیون کر کھڑا ہوا

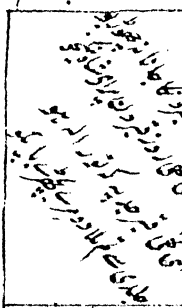

عمو اجو منتظر ہر شہ دین پناہ کی
ہوئی خبر کہ اسکو خبر قتل شاہ کی

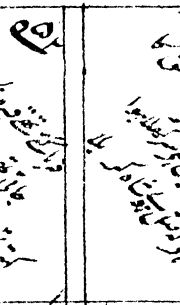

سامان آتے دیکھا جو فریاد و آہ کا
صغرا کو تب یقین ہوا قتل شاہ کا

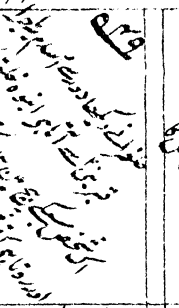

برعکس میری عرض دعا کا اثر ہوا
خنجر ہے سر تمہارا جدا اسی پہ ہوا

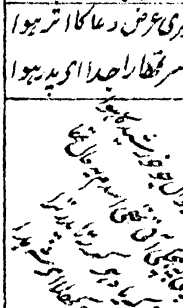

اس قافلے کو لیکے بے پیر شام کو
آیا ادھر میں چوم کے پائے امام کو

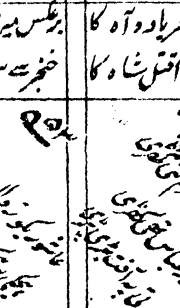

اتنے میں آیا ہوش جو اس دلفگار کو
چلائی میں نے کھو یا شہ نامدار کو

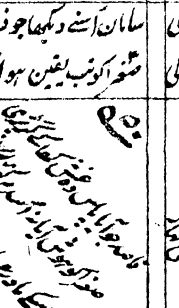

قاتل نے تیغ کین جو گلے پر چلائی تھی
تب یہ مریض بیٹی بہت یاد آئی تھی

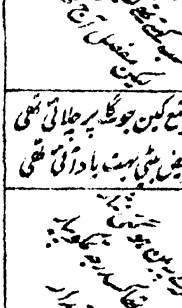

اک آہ سرد کھینچکے گرم مکان ہوا
صغرا کے گھر کی سمت روانہ وہاں ہوا

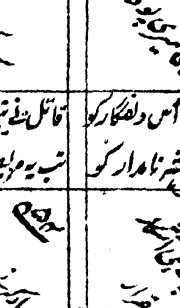

بے روئے پیٹے مجلو کوئی شب کٹی نہیں
تم بدن سے تم کئی ہو میں ڈرسے ہٹی نہیں

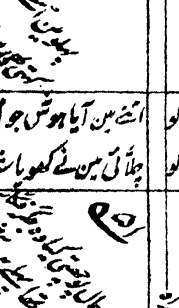

قاصد پکارا ہیچ کہ تری شہ کو یاد تھی
امید یاد تجھے بھی اسدم زیادہ تھی

۵۵

تا سنے اس کلام سے جو شروع ہوا
دلگیر نے کس طرح سے حال اس مریض کا
جب تک کہ اس شریف نے کی زیست مضمحل
دلگیر کر رہا ہے دعا بہر شاہ کربلا

دلگیر کر یہ عرض جناب کریم سے
کر ستمگار عرصۂ امید و بیم سے

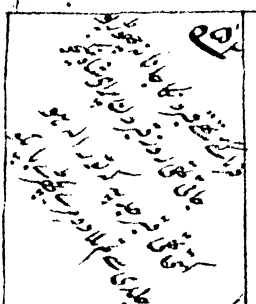

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

اک آہ سرد کھینچکے گرم عنان ہوا
صفرا کے گھر کی سمت وہ بانکے روان ہوا

بے روئے پیٹے مجلو کوئی شب گئی نہین
ہمدرد ہے تو تم گئی ہو مین ڈر سے ہٹی نہین

قاصد پکارا سچ کہ تری شہ کو یاد تھی
اُمید یاد تجھے بھی اُسدم زیاد تھی

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

اس قافلہ کو لیکے بے پیر شام کو
آیا ادھر مین چوم کے پائے امام کو

اٹھے ہین آیا ہوش جو اُس دلفگار کو
چلائی مین نے کھو یا شہ نامدار کو

قاتل دیے تیغ کین جو گلے پر چلائی تھی
تب یہ مریض بیٹی بہت یاد آئی تھی

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

سامان اُسنے دیکھا جو فریاد و آہ کا
بر عکس میری عرض دعا کا اثر ہوا

صغرا کو تب یقین ہوا قتل شاہ کا
خنجر سے سر تمھارا جدا ای پدر ہوا

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۵۵

فاتحہ اس کلام سے بخش رہے ہو ا
دلگیر کے لیے کیا حال اس مریض کا
جبتک کہ اس لطیفہ کی نایت نہ ہو ادا
دعا سے شفا ہو کر بلا

دلگیر کر یہ عرض جناب کریم سے | کر ستگار عرضہ امید و بیم سے

۱

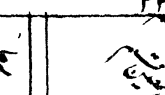

مردہ کی شکل وہ الم نشہ سے ہوگئی
اور صاحب فراش غم نشہ سے ہوگئی

۲

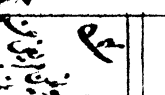

کچھ دن جو دیر کی ہمین جیتا نہ پائیگا
ہمشکل مصطفے مرا مرقد بنائیگا

۳

کوئی یہان نہین ہی مین حیران ہوگئی
تم کس سے باتین کرنی ہو قربان ہوگئی

۴

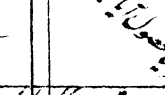

مادر کی یاد کا جب اسے دھیان آتا تھا
دودھ حیران اس مریض کو دونا رولاتا تھا

۵

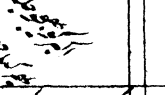

ہر حال مین ہوتم مجھے پیاری اسی طرح
ہر دم ہی مجکو چاہ تمہاری اسی طرح

۶

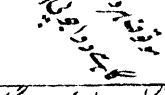

اتنی نہ بیحواس ہو ہمشیرے پدر مین تم
ست آپ ہی آپ باتین کرو سوے گھر مین تم

۷

پیر فاطمہ مین یاد نہ تیری بھلاؤنگی
اکبر مین بھائیجان سے مجکو بلاؤنگی

۸

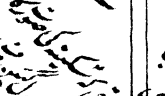

اظہار حال کرتی ہی کیا کیا ملک ملک
باتین کسی سے کرتی ہی صغرا ملک ملک

۹

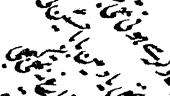

اظہار حال کو تسے تخوار سے کرون
باتین نہ کسطرح در و دیوار سے کرون

۱۰

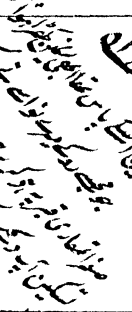

غربت میں ہے گھر کا ہر اک رہنے والا ہے
کوئی سننے والا ہے نہ کوئی کہنے والا ہے

۱۱

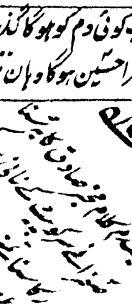

دیکھینگے جب رسول ترے اس ملال کو
کہدینگے صاف اپنے نواسے کے حال کو

۱۲

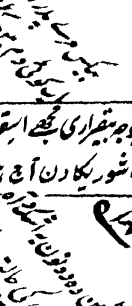

لپٹیوں گی جبکہ قبر سے رو رو بتول کی
کہدیگی وہ خبر تمہیں سب رسول کی

۱۳

لوٹدی ہو نہیں بتول کی بانو کی جانی ہوں
بابا کی کیونکے خبر تمہے آئی ہوں

۱۴

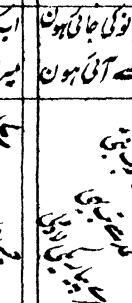

محروم تیرا باپ ہے آب فرات سے
نرغہ ہے آسپہ تین دن اور تین رات سے

۱۵

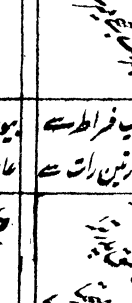

ابتک تو جیتا وہ ترا بابا امام ہے
جسوقت وقت عصر ہوا وہ تمام ہے

۱۶

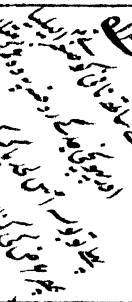

اب کوئی دم کو ہوگا گذر رہین پھر مرا
میرا حسین ہوگا وہان منتظر مرا

۱۷

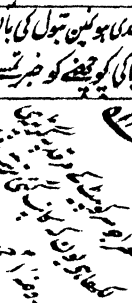

یہ وجہ بیقراری مجھے اسقدر نہ تھی
عاشور یکا دن آج ہے مجکو خبر نہ تھی

۱۸

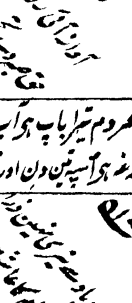

روح نبی نے قبر سے محرا کی راہ لی
بانو نے قبر حضرت زہرا کی راہ لی

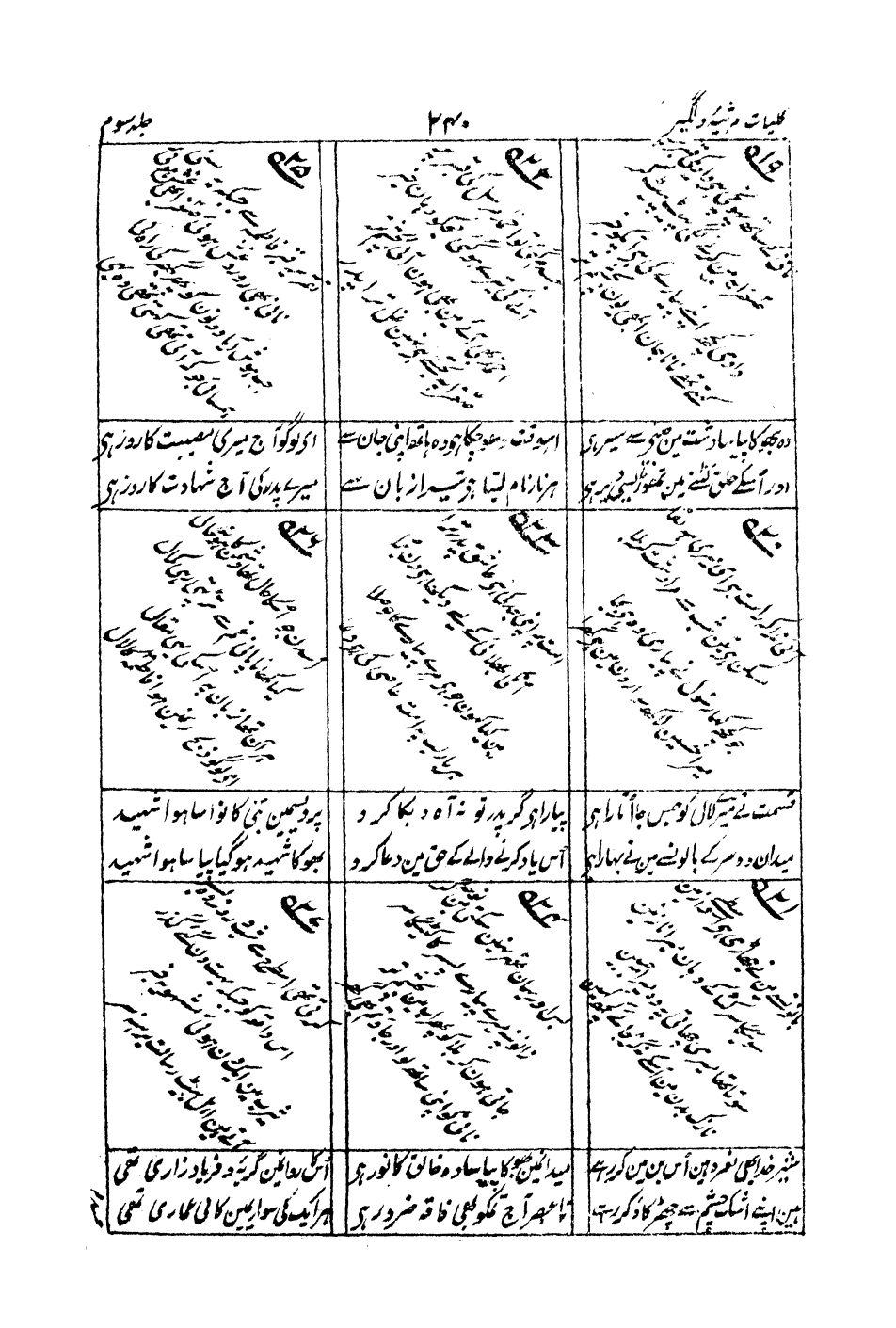

۲۳

وہ بھیجو کا پیارا سا درست مین صحن سے سیر رہی
اور اُسکے حلق نٹھے مین تھوڑی سی دیر رہی

۲۴

اسوقت رہ رہ چکا وہ ہاتھ اپنی جان سے
ہر نازنام لیتا ہی تیر از بان سے

۲۵

اے لوگو آج میری مصیبت کا روز ہی
میرے پدر کی آج شہادت کا روز ہی

۲۶

قسمت نے میرے لال کو جس جا پہ مارا ہی
میدان وہ سر کے بالو نسے مین نے بہارا ہی

۲۷

پیارا ہی گر پدر تو نہ آہ و بکا کرو
اُس یاد کرنے والے کے حق مین دعا کرو

۲۸

پردیس مین بنی کا نوا سا ہوا شہید
بھو کا شہید ہو گیا پیاسا ہوا شہید

۲۹

عشیر خدا بھی نعرہ ہین اُس بن مین کر رہے
ہین اپنے اشک چشم سے چھڑکاؤ کر رہے

۳۰

میدان مین صبو کا پیاسا وہ خالق کا نور ہی
تا عصر آج تک کو بھی فاقہ ضرور ہی

۳۱

اُس روز مین گریہ و فریاد زاری تھی
ہر ایک کی سوا یہ مین کالی عماری تھی

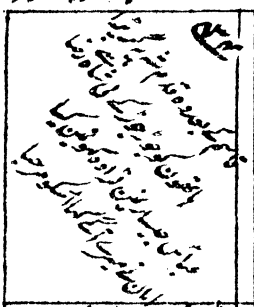

جو عورتیں ہیں بال کھلے ہوئے
گھوڑے ہیں خالی زین ہیں سب کجاوے کھلے ہوئے

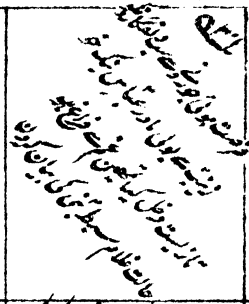

دھڑکا یہی ہے مجھکو بڑا اُسنے کیا کیا
عباسؑ اس کسطرح سے لڑا اُسنے کیا کیا

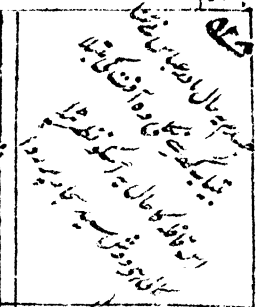

عاشق سکینہ کا تھا سو اُسپر فدا ہوا
عباس دفن نہر پہ سب سے جدا ہوا

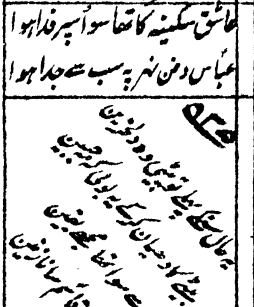

آگ ہاتھ میرا دلپہ ہو اگر سر پہ ہاتھ ہو
زینب تو آئی بھائی نہیں میرا ساتھ ہو

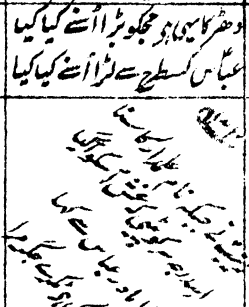

امان تمھارے لال نے ساکھا بڑا کیا
جو تیغ کہدیا تھا کچھ اُس سے سوا کیا

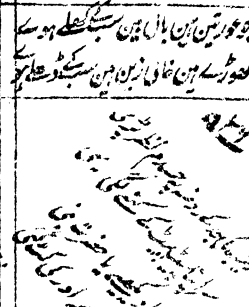

تھوڑی تمھاری دیر سے مین مضمحل ہوئی
منھ سے حسنؑ امام کے امان نکل ہوئی

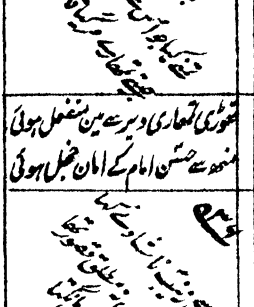

خاک اسطرح سے فاطمہؑ صغرا کے جینے مین
پھر جیتے میرے بابا نہ آئے مدینے مین

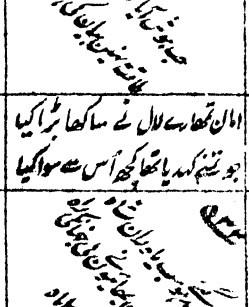

رخصت اُسے نہ دی شہ عالی مقام نے
قاسم شہید رہ گئے ہوا میرے سامنے

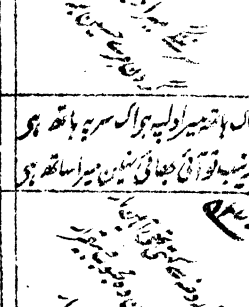

رخصت مین اُسکی حق طرف امام تھا
آقا کو کب ہو مرنا گوارا غلام کا

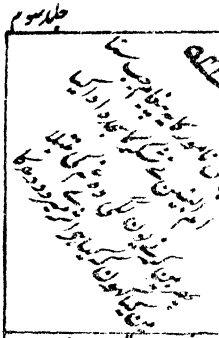

جب حال علم نہ رہا پھر علم کہان
اور ٹکڑے نکے ہوگئے جب تم تو ہم کہان

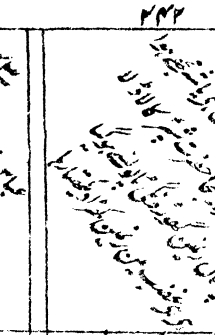

مین ہونگا شریر مسا حسن سے بہشت مین
ہوگی نہ آنکھ چار حسن سے بہشت مین

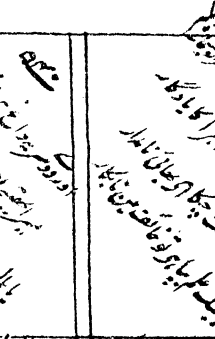

یہ سب اثر ہی فاتح بدر و حنین کا
صدقہ ہے یہ ہی علی کا تصدق حسین کا

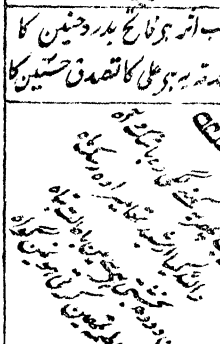

مارا گیا وہ جسکی گھڑی آنکھونکے سامنے
اپنی کمر کو تھام لیا تب امام نے

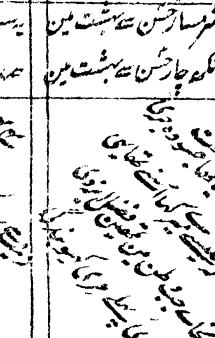

پھر کہیو مین امام کے حق سے ادا ہوا
فدوی تھا جسکا اسکے قدم پر فدا ہوا

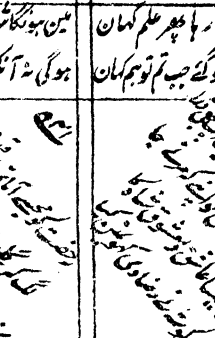

عباس شاہ دین کے قدم پر فدا ہوا
وہ میر الاڈلا مرے حق سے ادا ہوا

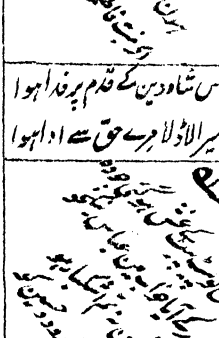

بن مشک لیکے نیمہ سے در تک نہ جا سکا
پیاسی سکینہ کو نہ مین پانی پلا سکا

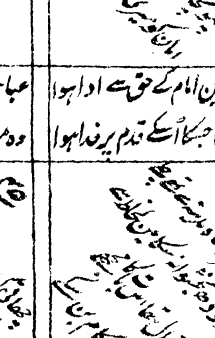

اب دودھ بخشدو کہ فدا مین نے سر کیا
ظاہر تمہارے دودھ کا امان اثر کیا

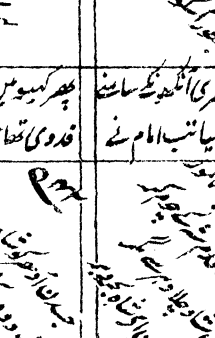

زہرا کی ہو کنیز خوش آسکا ادا کرو
منھ سے حسن حسین کہو اور بکا کرو

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۱

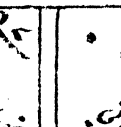

کہتی تھی یہ رو رو کے بدر شکل دکھاؤں
یارب کہیں پھر سے ہو بابا مرے آؤں

۲

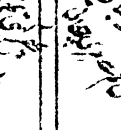

مجکو تو ترے ساتھ شہیدوں میں چلنے کی ہوس تھی
بھیا کو ترے دانت نکلنے کی ہوس تھی

۳

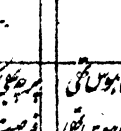

پر چھی کوئی کہہ کے جو ارقام نہ بھیجا
فرصت جو نہیں خط کی تو پیغام نہ بھیجا

۴

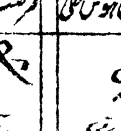

کہتی تھی کہ کیا سخت ہے یہ میرا اکیلا
میں جنی رہی باپ کو میدان میں بھیجا

۵

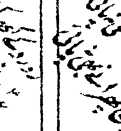

پاؤں جو چھٹے دوڑ کے چھاتی سے لگاؤں
جو کچھ کہ بھرے دل میں ہیں ارمان نکالوں

۶

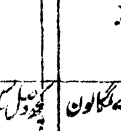

کچھ دل کے مطابق نہیں سامان نظر آتے
ہر شب ہیں مجھے خواب پریشان نظر آتے

۷

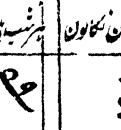

کرتی تھی شکوہ کبھی دیتی تھی تسکین
کہتی تھی تصور میں وہ اکبر کی بلائیں

۸

پر ہو وے گی یہ احسان تمہارے
بابا خبر بھیجو میں قربان تمہارے

۹

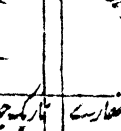

تاریک جہاں کیوں نہ ہو اب میری نظر میں
جو پوچھنے والے تھے مرے وہ ہیں سفر میں

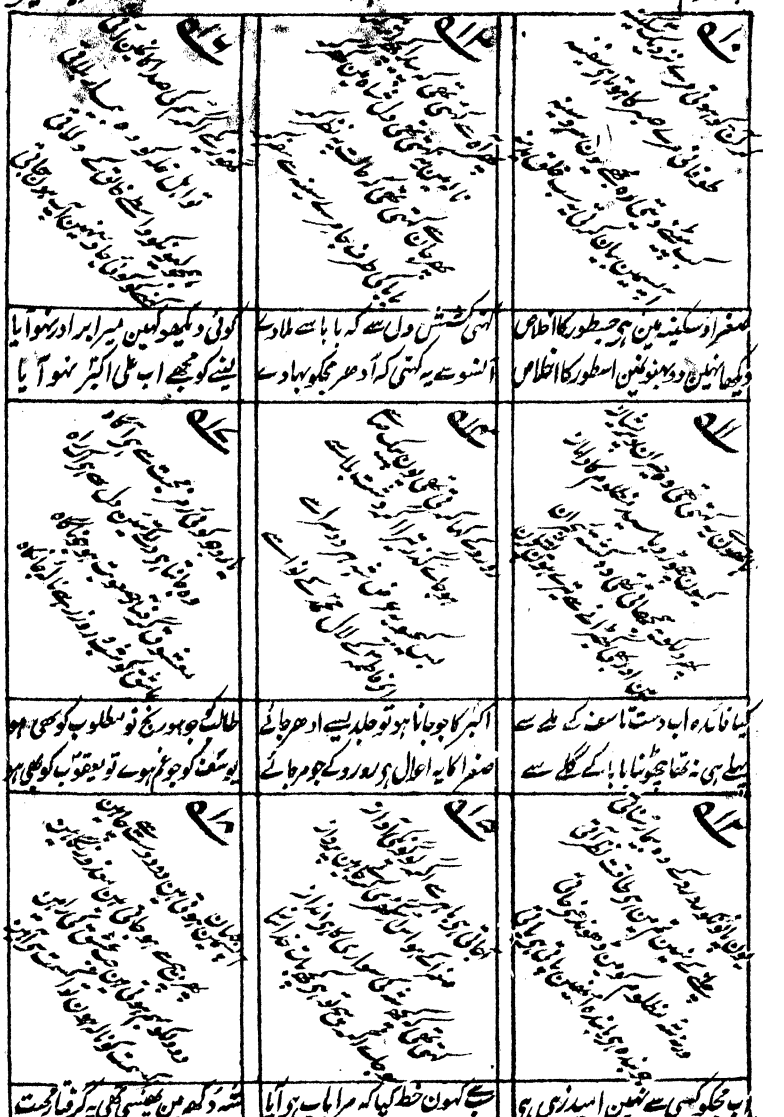

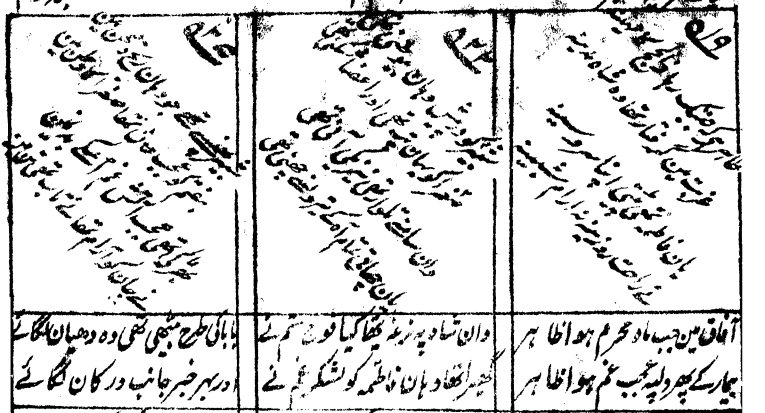

آماق میں جب مادِ محرم ہوا ظاہر
بیمار کے پھر دل پہ عجب غم ہوا ظاہر

۲۴۲

واں شاد پہ نرغہ تھا کیا فوج ستم نے
گھیر اتھا دہاں فاطمہ کو لشکرِ غم نے

۲۴۳

بابا کی طرح بیٹھی تھی وہ دھیان لگائے
در پر ہر خبر جانب در کان لگائے

۲۴۴

زاہی نہ تھا فاطمہ بیمار کو آرام
جس شکل نہو مرغ گرفتار کو آرام

۲۴۵

واں شہ کو نہ تھی کھانے کی پینے کی حلاوت
یاں فاطمہ کو تلخ تھی جینے کی حلاوت

۲۴۶

بابا کو یہیں عین مرے دل کو یقیں ہے
میرے دلِ مضطر کو جو آرام نہیں ہے

۲۴۷

بابا پہ جس گھڑی یہ دہاں بند ہوا تھا
اس فاطمہ کے ہاتھ گریباں بند ہوا تھا

۲۴۸

بابا مرے خیر ہو کچھ بات بڑی ہے
جو دیدہ مرے جل رہی اب غم کی گھڑی ہے

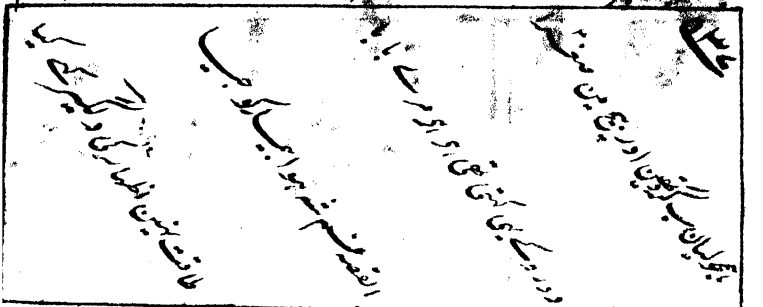

ہم میری یہی عرض حسین ابن علی سے		محفوظ رکھو مجکو زمانے کی بدی سے

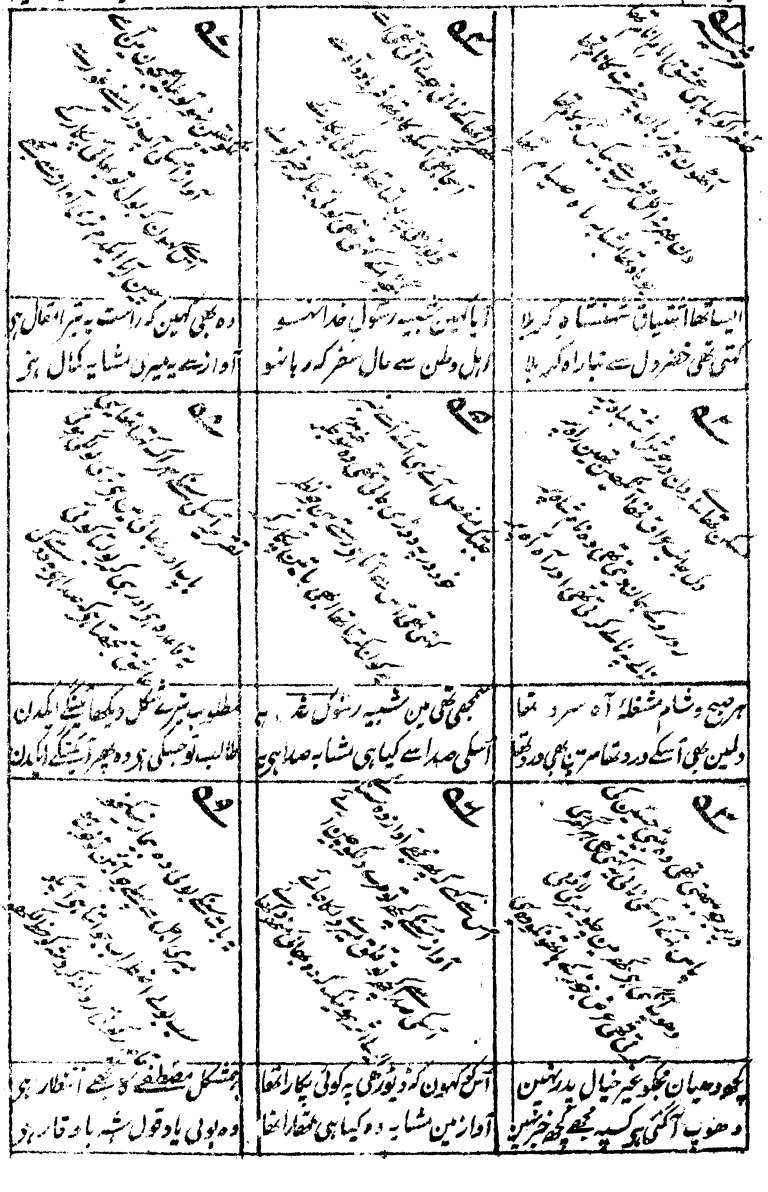

۱۱۱

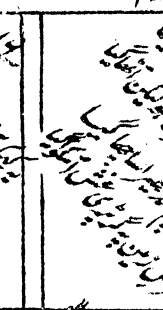

قاصد جو بھیجو ن کیا اسے اجرت مین دون آن
بھیجو تو اتنی ہو ور نہ کچھ خرچ راہ دون

۱۱۲

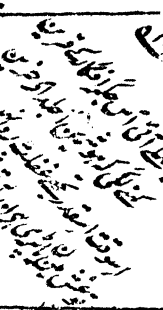

ام البنین کے پاس غرض یہ خبر گئی
طفر اخبر امام کی سنتے ہی مر گئی

۱۱۳

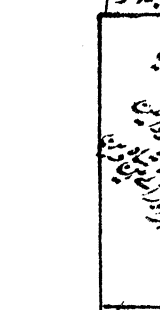

اکر پیاری رخصت آنے کو کہ اسدم جدا نیکو
لے جلد اپنے باپ کی چل پیشوائی کو

۱۱۴

سامان پھر رہا ہی یہ میری نگاہ مین
گویا کہ اسکھڑی علی اکبر مین راہ مین

۱۱۵

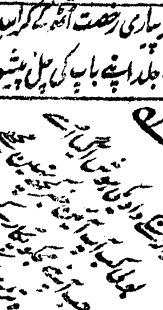

شدت بھی آج تپ کی اُسے اسقدر تھی
کیون آگیا غش اُسکو کوئی بد خبر نہ تھی

۱۱۶

آتی ہون شاہ مانیا یہ میرا جی نہین
کیسی خوشی ہی یہ کہ مجھے کچھ خوشی نہین

۱۱۷

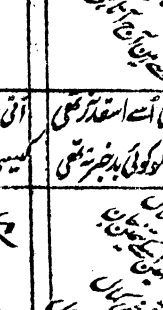

سب لوگ پیشوائی کو حضرت کی جاتے ہین
چارہ نظر یہ شور ہوا شبیر آتے ہین

۱۱۸

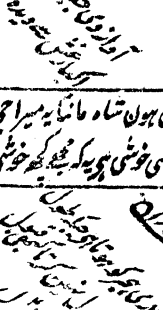

جسدم سنا کہ غش ہوئی بانو کی جانی ہی
مجکو یقین ہوا خبر بد کچھ آئی ہی

۱۱۹

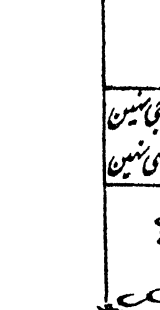

صورت خدا جو بابکی دکھلا بیٹا تجھے
ای میری جان تب تو یقین آبیگا تجھے

پہلے جو تھی وہ ضعف کی شدت نہیں مجھے
کیا سبب ہے بات کی طاقت نہیں مجھے

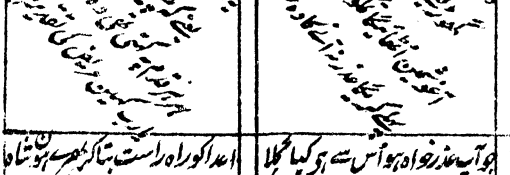

جو آپ عذر خواہ ہو اس سے ہی کیا گلا
قربان جاؤں تم بھی نہ کرنا سوا گلا

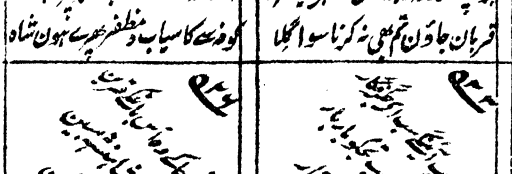

ارشاد کو راہ راست بتا کر پھرے ہوں شاہ
کوفے کا سیاہ و مظفر پھرے ہوں شاہ

آگے بہت نہ ای مری نور بصر چلو
دروازے تک تو گھر کے عصا تھام کر چلو

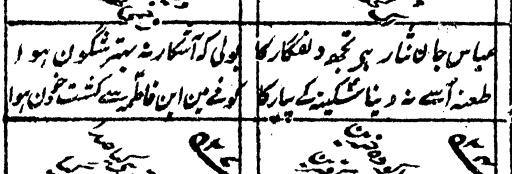

عباس جاں نثار ہے تجھ دلفگار کا
طعنہ آسے نہ دینا سکینہ کے پیار کا

بولی کہ آسکار نہ بہتر شگون ہوا
کونے میں ابن فاطمہ سے کشت خون ہوا

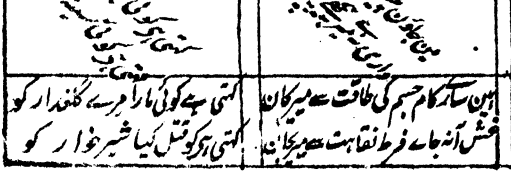

اکبر جب آئے دیکھو آسوقت غور سے
ملتا ہے پہلے تم سے کہ ملتا ہو اور سے

تنہا ہے کوئی مارا مرے گلعذار کو
کہتی ہے کوئی قتل کیا شہریار کو

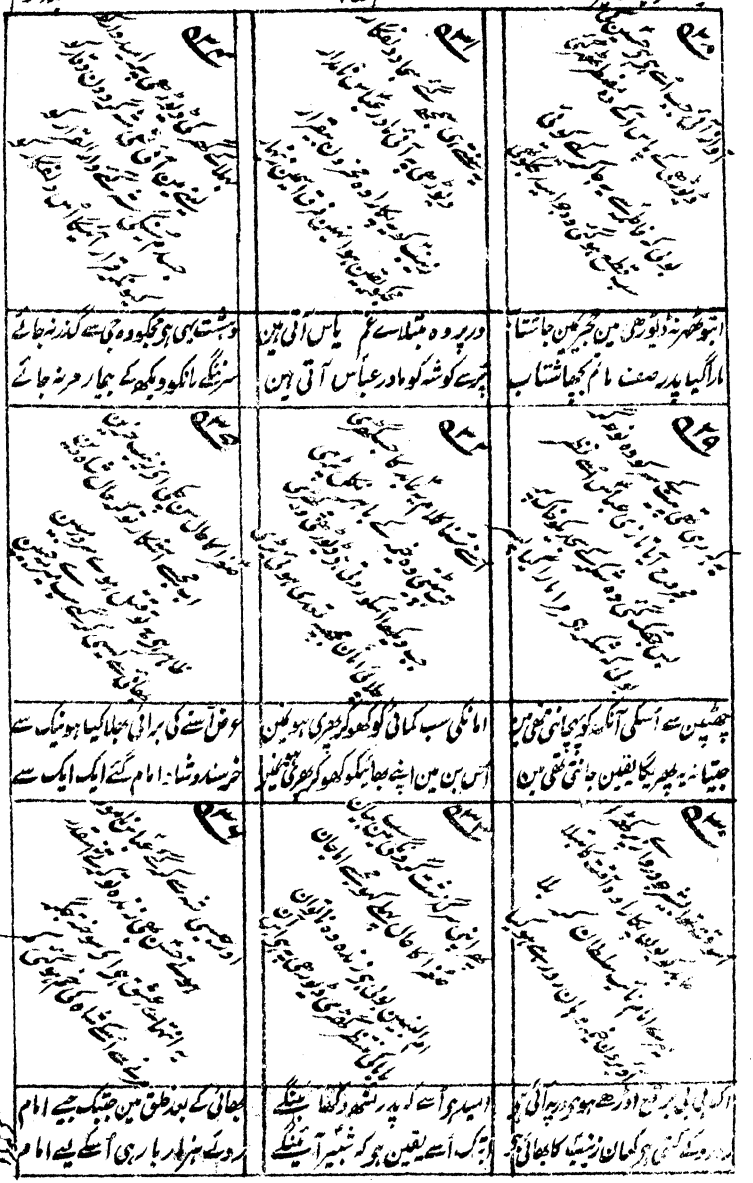

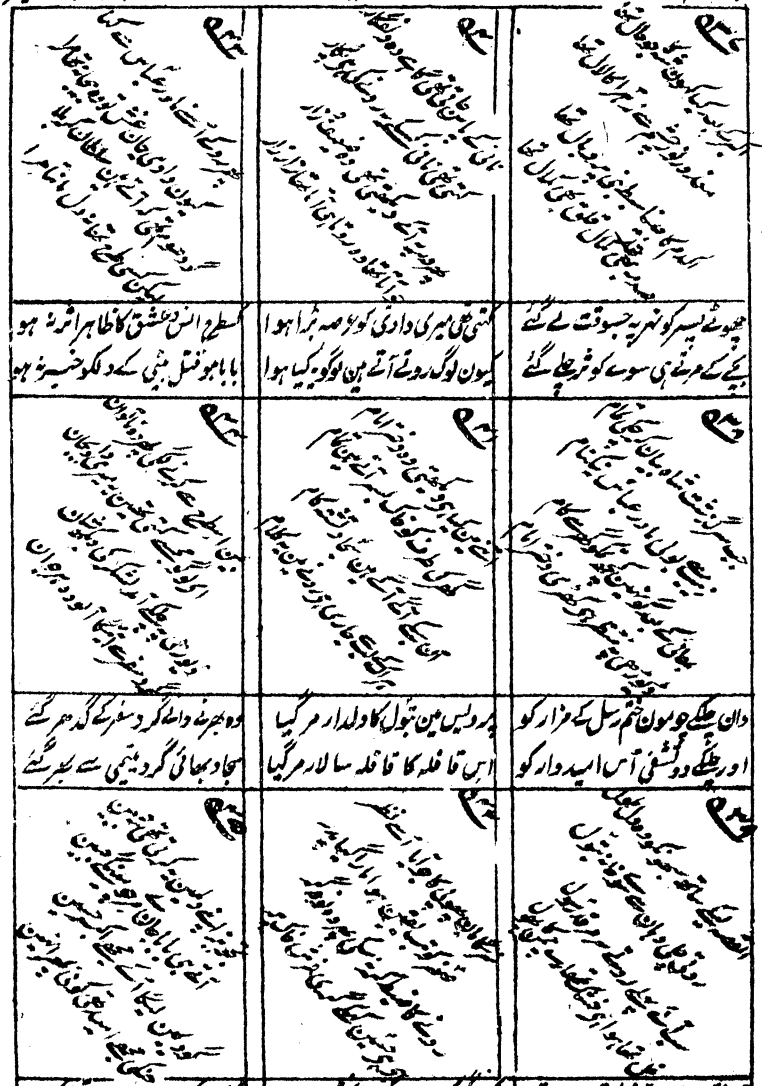

۳۴
چھوٹے پسر کو نہر پہ جسوقت لے گئے
بچے کے مرتے ہی سوے کو ثر چلے گئے

۳۵
دان چلکے جو ہوں ختم رسل کے مزار کو
اور چلکے دوشی اس امیدوار کو

۳۶
قبر نبی سے خانہ صغرا قریب تھا
اس شور سے مریض کا نقشہ عجیب تھا

۳۷
کتنی تھی میری داری کو رحمہ بڑا ہوا
کیون لوگ روتے آتے ہین لوگو کیا ہوا

۳۸
پردیس مین بتول کا دلدار مر گیا
اس قافلہ کا قافلہ سالار مر گیا

۳۹
کہنے لگی کہ ہاے یہ کیسا غضب ہوا
لوگو یتیم ہو گئی صغرا غضب ہوا

۴۰
بچون کی بیکسی پہ ترحم کرے خدا
کیسون داری جان غش تو نہ ہو خدا

۴۱
بابا ہو فتل بنی کے دلکو خبر نہ ہو
کسطرح انس و عشق کا ظاہر اثر نہ ہو

۴۲
وہ بھرنے والے گرد سفر کے گدھر گئے
سجاد بھائی گرد یتیمی سے بچر گئے

۴۳
اکبر کا جیکہ دعدہ برابر تضا کرے
سچ ہے وہ مجھے عذر نہ آ نکا کیا کرے

۵۴۵

بن اسطرح سے کرتی تھی بیمار ناتوان
ہر دم تھا اسکو شغلہ بکا و فغان
سمجھاتی تھیں ہزار اسے کہنے کی بیبیان
طاقت کبھی نہ ہوتی تھی بنت شہ زمان
دلگیر کیا بیان ہو صغرا کے بین کا
تازیست اسکو درد تھا ہر حسین کا

۵۴۶

عاشق غش کو بیکس کے عباس باوفا
مجھے بھی عشق انکو نہ کچھ کم تھا زینہار
آتا تو کہتی آنے مقرر مین دلفگار
کم کم کمر تی ہو سکینہ سے البتہ بچکپیار
شکوے کے سننے والے تیرے ہی چھ سے نہین
پیارے چچا تو تیرے صغرے چھ سے نہین

۵۴۷

سمجھی تھی آپسے جو مع اقربا امام
تب لیتے بار بار مجھے گود مین تمام
مٹی پہ لوٹتی ہو چوسنے کے بہکے نام
آغوش مین اٹھاتے ہین بجاد تشنہ کام
اب سب یتیم کہکے مرا نام لیتے ہین
صغرا کے حوض تجھ سے سبھی سادیتے ہین

۵۴۸

اکبر کو دادی جان نے تھا مجھے یہ کہ
اکبر جو آسے تم نہ بہت پیچھو گلا
آیا وطن مین جیتا نہ بمشکل مصطفا
اب بھائی سے نہ کہیے مجھے شکوہ ہی نہ سوا
ندی لہو کی سینۂ اکبر مین بہ گئی
حسرت ہی شکوہ کرنے کی کرتے کو وہ گئی

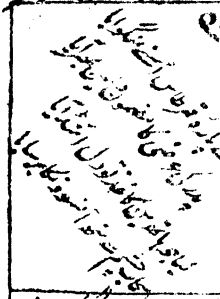

یہ حال ہو گیا آخر تپ جدائی سے
کہ پیٹھ لگ گئی بستر کی چارپائی سے

وہ کہتی تھی کہ ترا کون حال غیر ہے صغرا
حسین امام کے لشکر کی خیر ہے صغرا

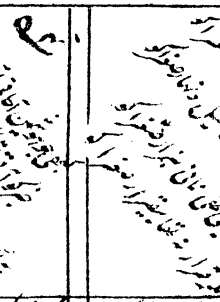

غم فراق رقم کیفیت لکھی کرنے
وہ اپنے باپ کی عرضی رقم لگی کرنے

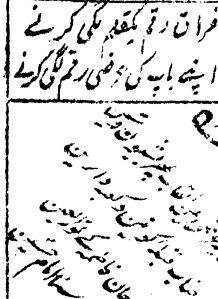

جو کل مدینہ میں ہوتا تھا وہ دکھاتی تھی
جو بات کہنی تھی کچھ منہ سے کچھ نکلتی تھی

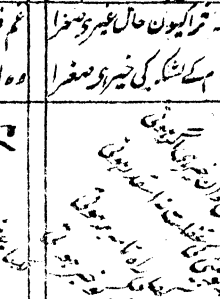

مرا تو دل اسی باعث سے ہول کھاتا ہے
نہ واں سے آتا ہے کوئی نہ یاں سے جاتا ہے

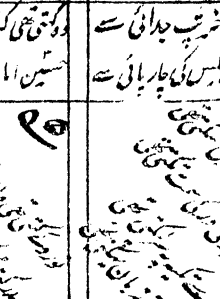

جب اپنے باپ کا القاب یہ تمام لکھا
تو شرع پاک کے دستور سے سلام لکھا

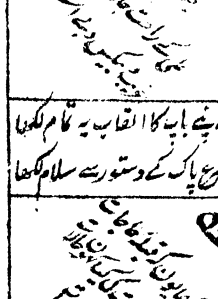

وہ آنکھیں کھولکے کہتی تھی شہ شہان آئے
کدھر کو بالگئے کسطرح کہاں آئے

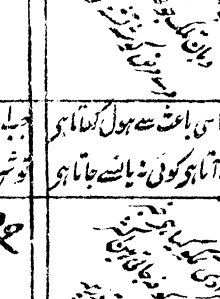

سبیل خط میں واللہ بند ہوتی ہے
مسافروں کی کہیں راہ بند ہوتی ہے

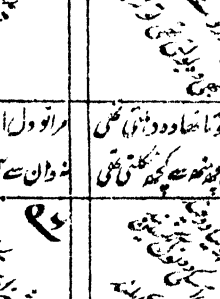

قرار می برد از خلق آہ و زاری ما
باین قرار اگر ماند بیقراری ما

بس التجا ہی یہی مجھ غریب و بیکس کی
خبر تو بھیجئے بابا مزاج اقدس کی

کوئی بھی چیز امام زمن نہیں گھر میں
جو مر بھی جاؤں تو دیگر کفن نہیں گھر میں

چچا کو حال یہاں کا تمام لکھدو تم
اور اپنے ہاتھ سے میرا سلام لکھدو تم

وفائے وعدہ میں عمداً قصور کب ہوگا
مگر یقین ہے مجھکو کہ کچھ سبب ہوگا

یقین ہے مری مٹی خراب ہوویگی
نصیب خاک نہ مجھکو ستاب ہوویگی

ہزار طرح کے صدمے اٹھائیو بیٹا
یہ مانگی تم نہ وصیت بھلائیو بیٹا

ہم اپنے کار ہدایت پہ یا امام نہ ہو
اگر ارادہ بلا یا پہ نہ شاہ کام رہو

خبر یہ سنتے ہی رونی وہ بچہ اس آئی
جگر پہ ہاتھ دھرے فاطمہ کے پاس آئی

یہ کہدیا کہ بھائی کے کام آنا تم
بنے جو شاہ پہ پہلے گلا کٹانا تم

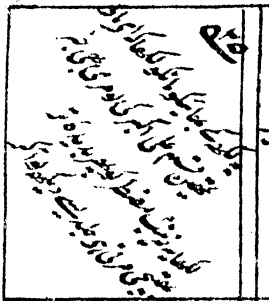

الٰہی رونگٹا میلانہ واں کسی کا ہو
خصوص سبط نبی کا نہ بال بیکا ہو

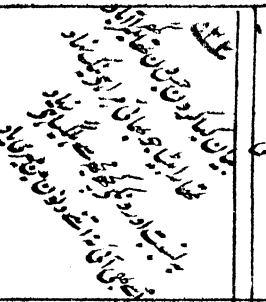

ملا ہے مجھے اُس چھوٹے سے مسافر سے
ملا یہ مجھے عموماً اسی کی خاطر سے

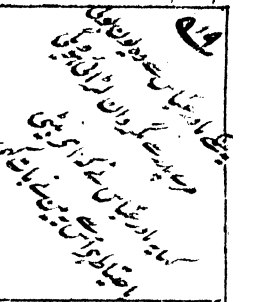

کمال فاطمہ کبرا کو اشتیاق لکھا
لکھا سکینہ کا جب نام الفراق لکھا

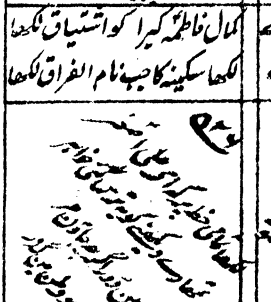

کسی کو کاہیکو بھیجو مرے بلانے کو
سکینہ پاس ہی ہر دم گلے لگانے کو

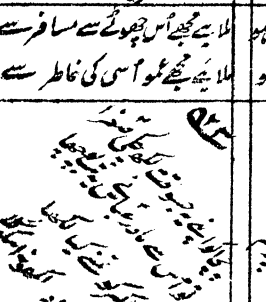

نہ کچھ ملال ہوا گر کوا اس کتابت سے
تمھارا بھائی ہے نازک مزاج اقدس سے

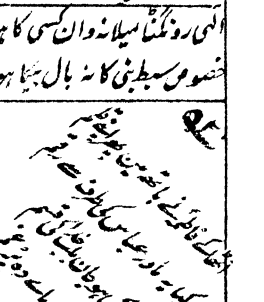

تو میری قبر کے لینے کو تم گلے آنا
مرے مزار پہ تم گھنٹیوں چلے آنا

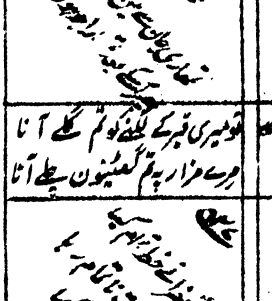

یہ کب ہوں کہتی کہ اس سے عزیز سمجھو تم
بھتیجی اسکو تو مجکو کنیز سمجھو تم

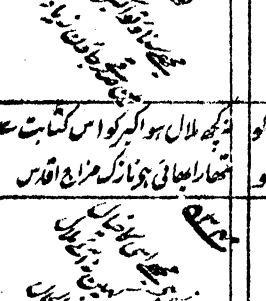

لگائی دیر تو جیتا مجھے نہ پاؤ گے
جواب نہ آئے تو لینے مجھے کب آؤ گے

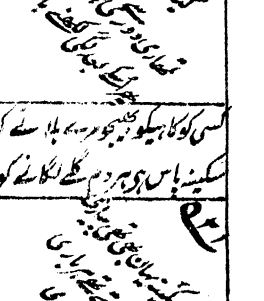

نہ دھیان تپ کی طرف تمھارے نہ سر کسیر
لکھے تھے دیدۂ بیمار رہگذر کی طرف

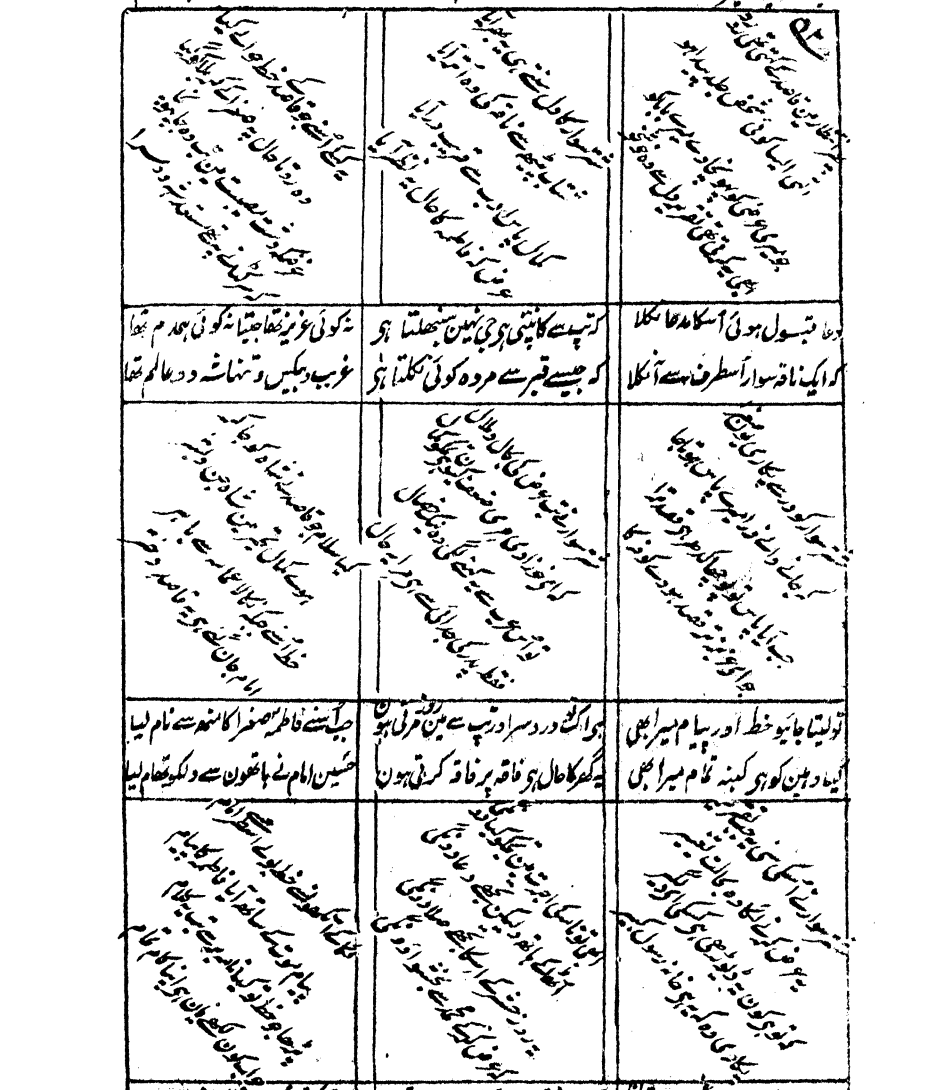

سلام

سلام اس پر جو مظلوم و غریب و بے کس و بے یار تھا
سلام اس پر جو سردار شہیدان سردار الشہدا کہلا گیا
سلام اس پر جو خدا کے واسطے تاراج و بے نام و نشاں ہوا
سلام اس پر کہ جس کا کوئی دم کو بھی نہ ٹھکانا رہا
سلام اس پر کہ جس کے بچوں کا بھی نہ سر پر آسر

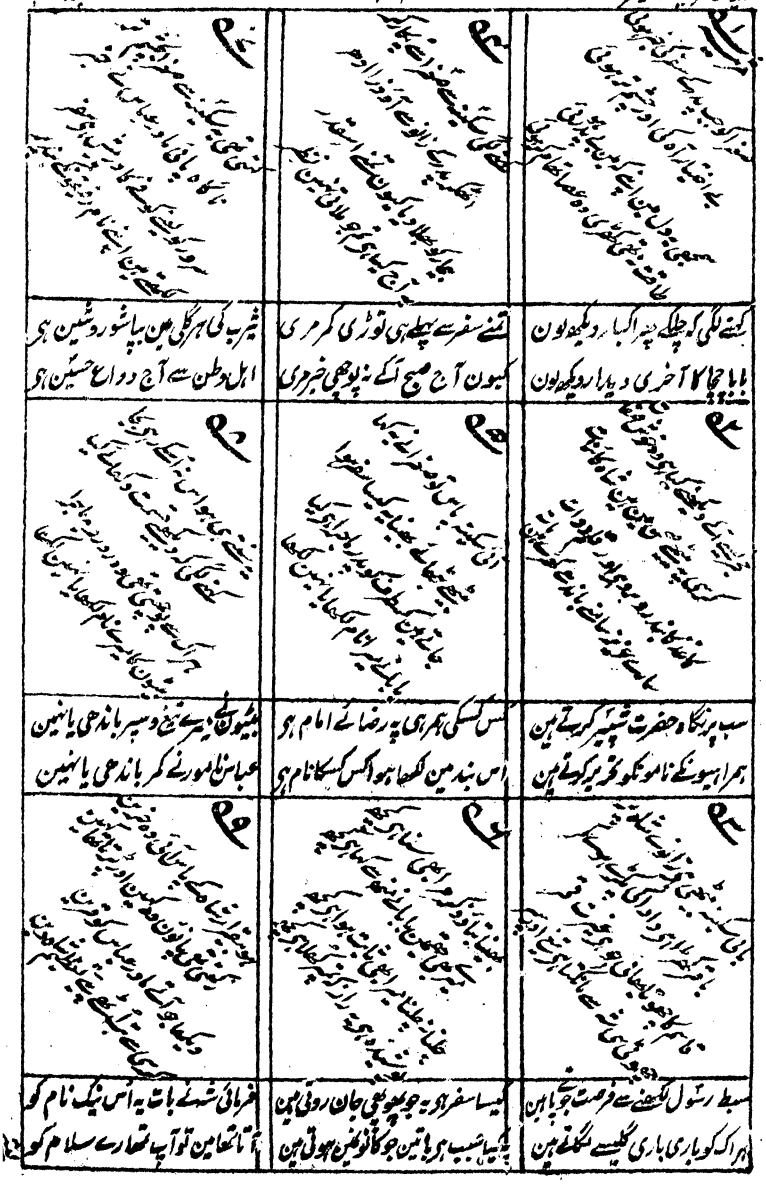

۱۰

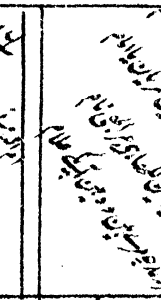

۱۱

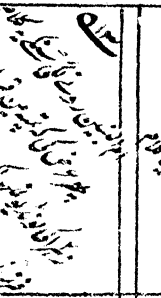

۱۲

۱۳

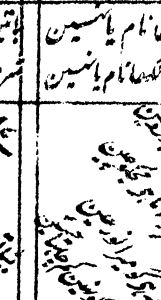

۱۴

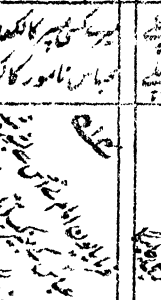

۱۵

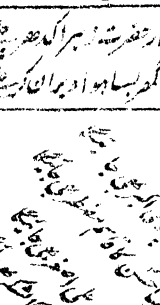

۱۶

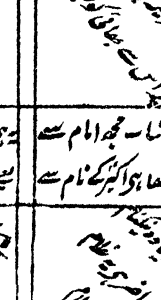

۱۷

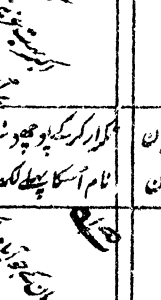

۱۸

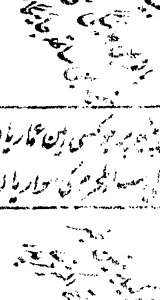

۱۹

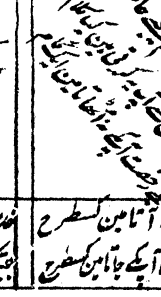

۲۰

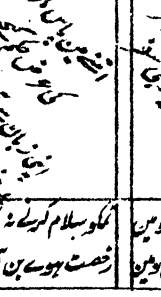

۲۱

۱۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیٹے کو روئے فاطمہ رہنے دیں جوانیاں
لاشہ ترا ضرور گلے سے لگائینگی

۲۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گر آدمین سر پہ سبز رون آفتاب ہو
والین ہے شہر بانو کے مت ہاتھ اٹھایو

۲۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وقت نماز سر پہ دھوپ پانی لائینگی
جلدی یہ چا نماز تمھاری بچھائینگی

۱۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منزل پہ آخرین جبکہ وہ زہرا کی پیاریاں
محمل سے آپ اتاریو انکی سواریاں

۱۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زینب سے ہاتھ باندھ کے پھوپھی یہ جائیں
صفین اور جمل کی لڑائی نہ بھول جائیں

۲۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شبیر سے علی و پیمبر کا نام ہے
کام اس سے کچھ بن آئے تو مادر کا نام ہے

۲۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عباس اپنی دو شہ وہ مشک اٹھائیگا
پیاسی سکینہ ہوگی تو پانی پلائیگا

۲۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ارمان ہی رہی نہ چلین میرے ساتھ تم
جو دیکھتیہن بدن سے جدا میرے ہاتھ تم

۲۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رخصت کا وقت آیا تو بانو یہ کہنے لگی
اور اسنین سے کچھ کہو دنیا یہ رہنے لگی

۲۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عباس اپنی ماں سے جو رخصت کے واسطے
رخصت کا وقت آیا تو بانو یہ کہنے لگی

۲۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رخصت کرو بیٹے کو وداع کرو ماں
آتی ہو اگر یاد تو رونا نہ یہان
ہے فوج ستم گار کی ہر سو یہ گھیرا
کس کس سے لڑیگا یہ اکیلا میرا

۲۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رخصت کرو بیٹے کو وداع کرو ماں
آتی ہو اگر یاد تو رونا نہ یہان
ہے فوج ستم گار کی ہر سو یہ گھیرا
کس کس سے لڑیگا یہ اکیلا میرا

۲۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رخصت کرو بیٹے کو وداع کرو ماں
آتی ہو اگر یاد تو رونا نہ یہان
ہے فوج ستم گار کی ہر سو یہ گھیرا
کس کس سے لڑیگا یہ اکیلا میرا

۲۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رخصت کرو بیٹے کو وداع کرو ماں
آتی ہو اگر یاد تو رونا نہ یہان
ہے فوج ستم گار کی ہر سو یہ گھیرا
کس کس سے لڑیگا یہ اکیلا میرا

۲۵

تلوار اپنی اُسنے جو کھینچی نیام سے
آواز الامان کی اُٹھی فوج شام سے

۲۶

پھوپھی صدا جو بھائی کی بھائیکے کان مین
روتے چچے پہ جان نہ تھی شہ کی جان مین

۲۷

جو مرتے مرتے دیکھا دن پھر ایکدم تھمین
اور اپنے جیتے سونپون تمھارا علم تمھین

۲۸

عباس شہ کے ساتھ ہو یہ کیسے ساتھ ہو
میری اور اُسکی شرم خدا ہی کے ہاتھ ہو

۲۹

چادر پھر لیکے کہتے تھے کفار الامان
اکبر یا دگار حیدر کرار الامان

۳۰

دریا کی طرح چشمون سے ہر جون اشک کا
حسرت سے تک رہا ہی وہ سو راخ مشک کا

۳۱

داخل جو کر ملا مین شہ نیک خو ہوے
دریا پہ خیمہ کرنے کو مانع عدو ہوے

۳۲

مادر کی بات یاد جو ہر بار آتی تھی
سینہ پہ رو کتا تھا جو تلوار آتی تھی

۳۳

کٹوکے شانے تم تین اسدام ہوے نام
عباس ہنیے جانا کہ ہم ہو گئے تمام

۵۳۱

یہ بات کہکے پھر نہ کچھ اُسنے کیا کلام
رہی ہوا بہشت کو عباس تشنہ کام
اکبر پکارا بابا پہنچا ہوئے تمام
روئے پٹکے لاشہ عباس سے امام
بھائی کہکے غم میں حالت شبیر کیا کہوں
ٹکڑے جگر کے ہوتے ہیں دلگیر کیا کہوں

۵۳۲

یہ کہکے پھر نبی کو بلا لیا
آہستہ لاش میں علی اکبر کے یہ کہا
جسمہ ہم اپنی ٹھہاری کرے نالہ دیکھا
چھاتی سے لگیو تا ہو تسلی اُسے ذرا
منھ پر سے وہ خاک تو نہ دیکھو
پھر سے اپنے بیٹے نکلتے نہ دیکھیو

۵۳۳

اسمہ مرد پوچھیگا مجھے پدر مرا
عباس تو نے بھائی کے ساتھ اپنے کیا کیا
مجھے کچھ نہ کہتے سنتے تو لاتہ یا نیگا
کہیے گا آپ میری غلامی کا یہ صلہ
رکھ لینا آکے باپ کے حرمت غلام کی
اسمہ ہر ایک ہاتھ آپکے حرمت غلام کی

۵۳۴

اور لکھوں کی داد میں کرتا ہوں استدعا
لڑنے میں بچے اس کمین میں ہوا نہیں
قبضہ کی بو میں انگلیاں میں اب تک رہیں
تلوار پٹکے وقت پسر میں نے لی نہیں
مادر پدر کے آگے جو محشر میں جاؤنگا
اس بات کی گواہی کو تمکو بلاؤنگا

۵۳۵

بعد حسین بیکس و بیچارے گیا ان سے یا امام
دیکھیگا میری سمت سے زینب کو پیام
میری زبانی ماں کی کہری یاد کریں کلام
چھٹے کہ دیا تھا بچا لایا یہ غلام
ستائی کی نشانی لیتی جائیں مشک
تیر و کمان پھینکے چھدی انگلیوں کو دیکھیں مشک

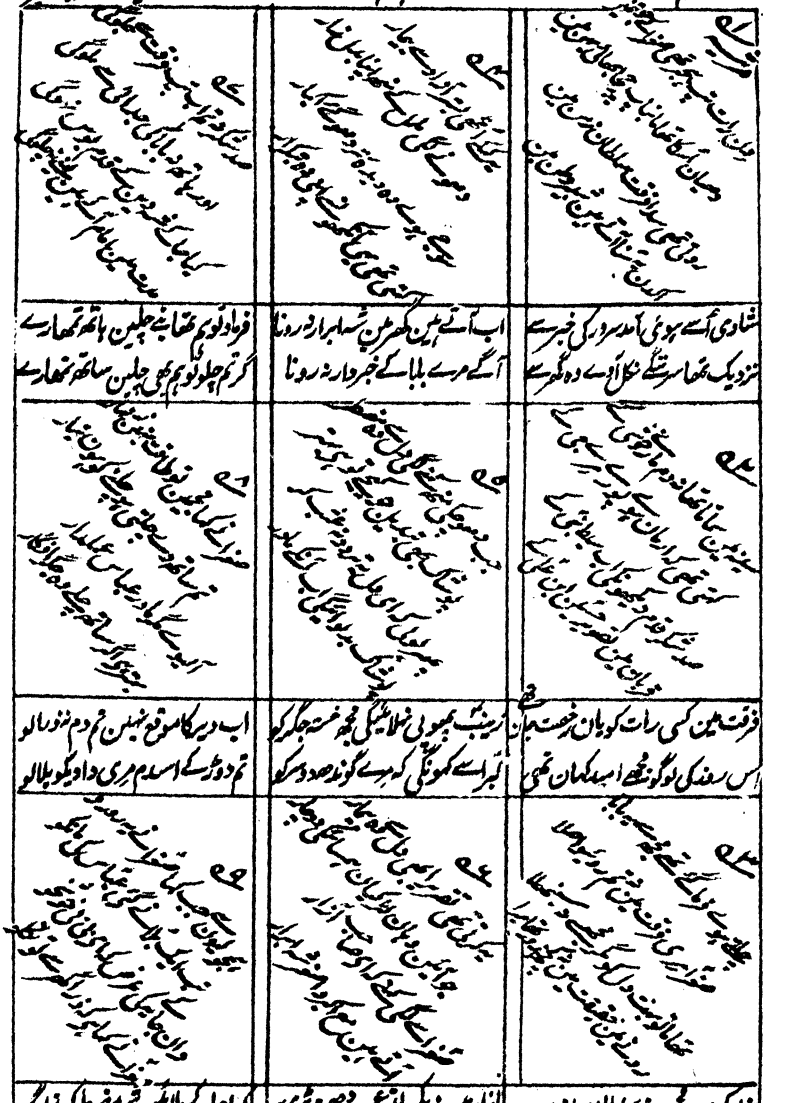

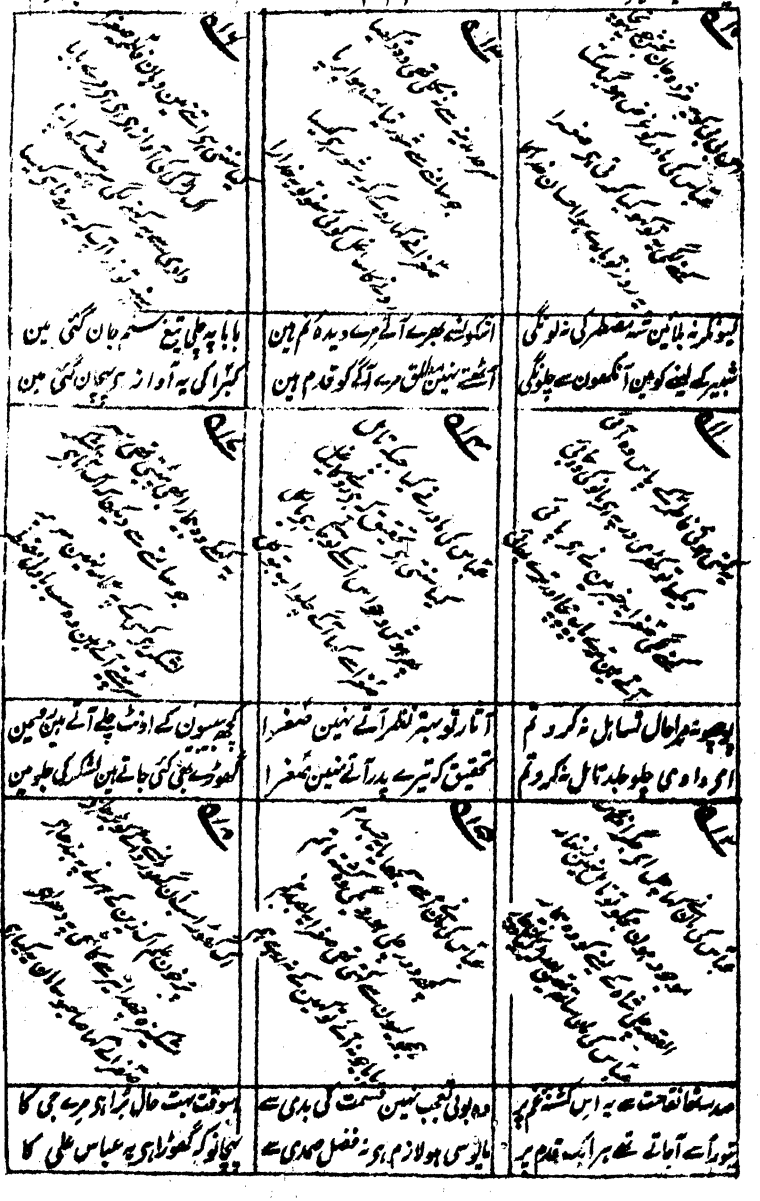

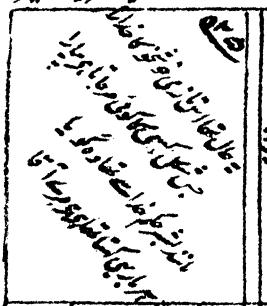

چھاتی مری اس وقت پھٹی جاتی ہے صغرا
اس گھوڑے کو دیکھ عباس کی بو آتی ہے صغرا

صغرا نے کہا رو رو کے ماتھا مرا ٹھنکا
تو ہو گیا پر دیسی میں بیاہ ابن حسن کا

صغرا نے کہا تو کہ یہ اسپ شہ دین ہے
بابا مرا مارا گیا اب مجھکو یقین ہے

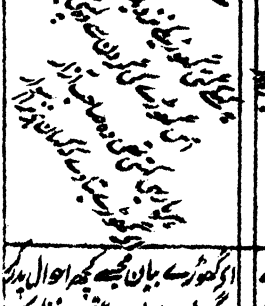

اس گھوڑے کے صدقہ ہو جو مرجاؤں بچاؤ
اے میرا عباس لڑائی پہ چڑھا ہے

او صاحبو شکل پسر نہیں آئے
گھوڑا فقط آیا علی اکبر نہیں آئے

اے گھوڑے بیان مجھے کچھ احوال پدر کا
اے گھوڑے ذرا میری بیبی پہ نظر کر

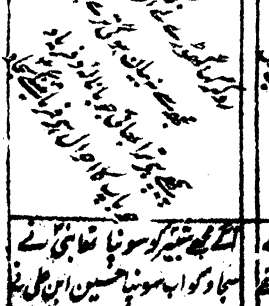

الٰہی کی قدرت سے یہ کہنے لگا رو کر
مین جیتا پھرا آپکے فرزند کو کھو کر

تھا نام کو حیوان پہ سب اطوار بشر تھے
تا نزع تلک دونوں طرف گھوڑے کے پر تھے

آگے مجھے شبیر کو سونپا تھا نبی نے
سجاد کو اب سونپا حسین ابن علی نے

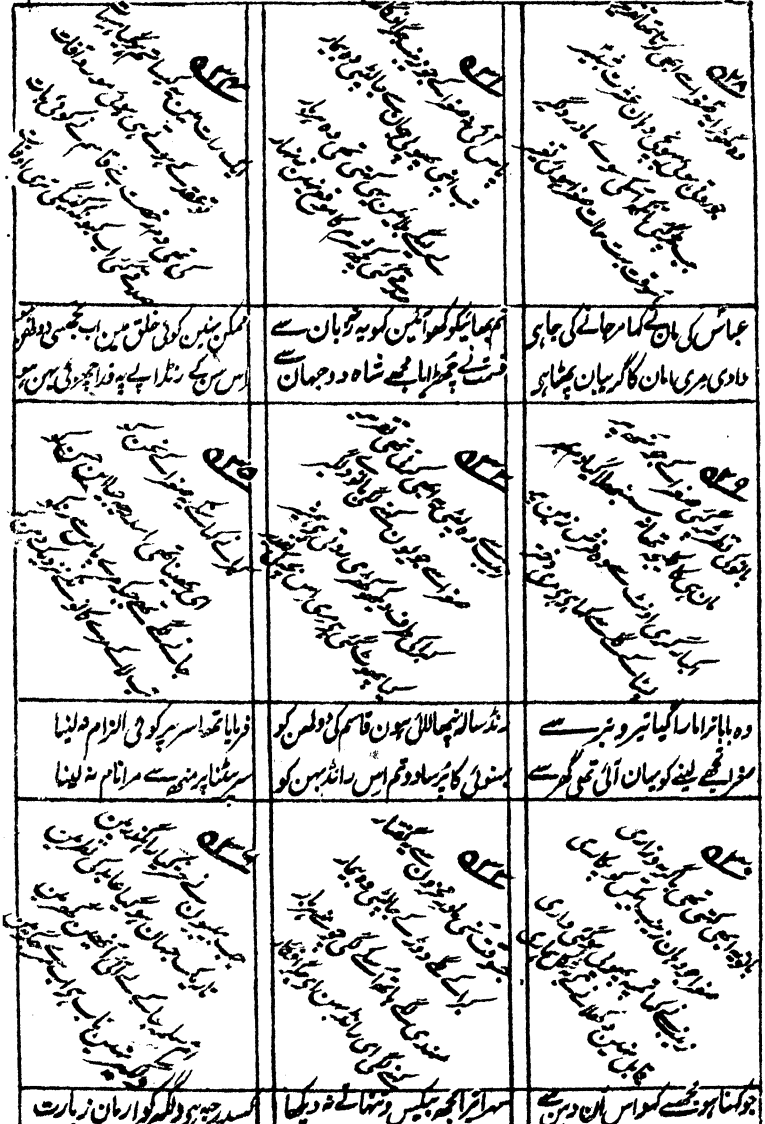

عباسؑ کی ماں کے کمار جانے کی جا ہی
دادی مری ساماں کا گریبان پھٹا ہی

تم بھائیکو کھو آئیں کہو یہ تو زبان سے
قسمت نے چھڑایا مجھے شاہ دو جہان سے

ممکن ہیں کوئی خلق میں اب تجھ سی دوفقیر
اس سن کے رنڈاپے پہ ذرا چھوٹی بہن پھر

وہ بابا نہ ارما رکیا تیر و تبر سے
سغرا تجھے لینے کو یہاں آئی تھی گھر سے

نو سالہ نہ پھالال سہون قاسم کی دولھن کو
بھنوئی کا پرسا دو تم اس رانڈ بہن کو

فرمایا تھا اسر پر کوئی الزام نہ لینا
سر سٹنا پر منہ سے مرا نام نہ لینا

جو کہنا ہو مجھسے کہو اس وقت بہن سے
پرسا مجھے دو بھائی کا ایمان دہن سے

سہرا ترا بھجے بیکس و تنہا نہ دیکھا
تجھ جیسا جوان پہنے تجھے صغرا نے نہ دیکھا

کسمد رجہ ہو دلگیر کو ارمان زیارت
یا اب ہو مہیا اب کہیں سامان زیارت

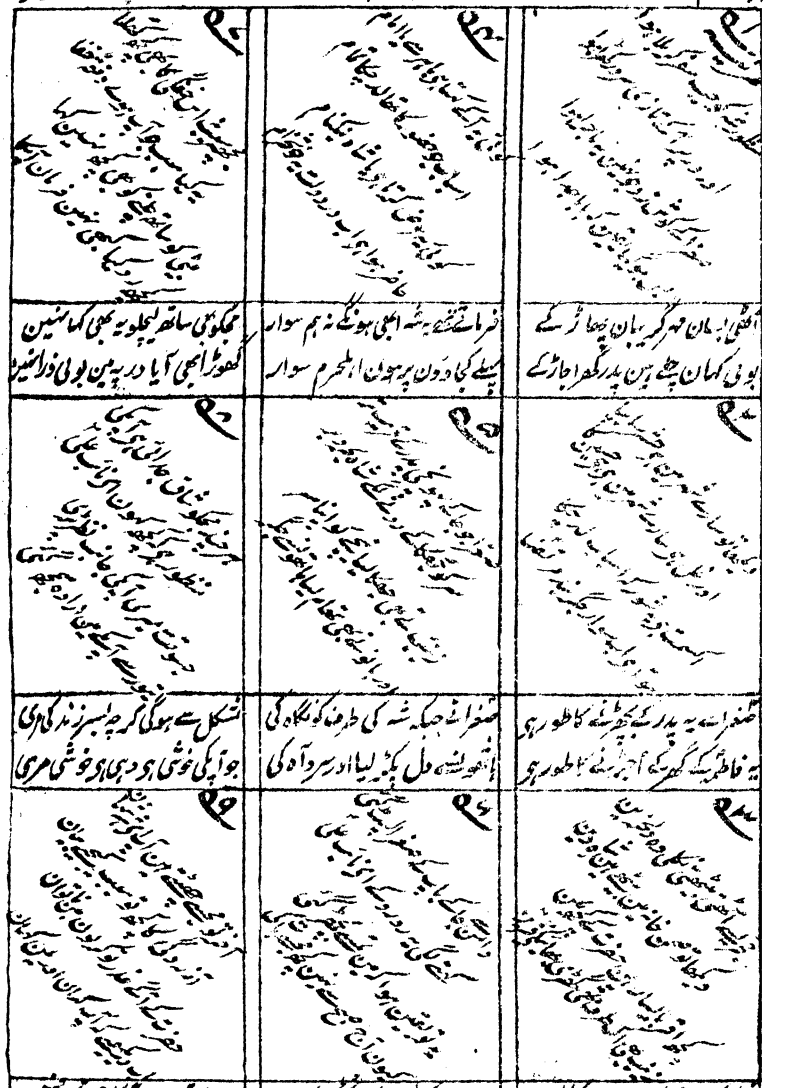

۱۰

صفدر اگر تو میری روح ہی اور میرے جان ہی
مجھے عبث تجھے خفگی کا گمان ہی

۱۲

ملتی اسی سبب سے میں اب اپنے ہاتھ ہو
زہرا تو میرے ساتھ ہو اور میں نہ ساتھ ہو

۱۱

سب ساتھ ہیں پہ کوئی نہیں میرے ساتھ ہی
اتوا جل کا میرے گریبان میں ہاتھ ہی

۱۳

مجکو تمہارے بیٹوں کی الفت کمال ہے
عباس سے خصوص محبت کمال ہے

۱۲

حق کے خلاف حکم نہ قصد سفر کرو
گھر میں رہو فراق میں میرے بسر کرو

۱۴

شفقت پہ اپنے بھائی کی تو نے نگاہ کی
کرنا یہ تو قصور غلامی میں شاہ کی

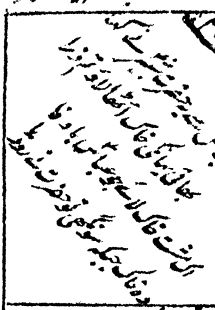

تو فدیہ حسین مرے پیارے ہو جیو
اپنے قدم پہ بھائی کے قربان ہو جیو

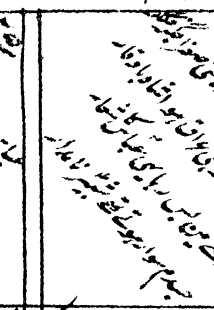

ہوتا تھا وہ ضرور جلو میں امام کے
چلتا تھا تھوڑی دور رکاب آنکی تھام کے

فرمایا یا یہ حشر ہیں اب مقام ہے
بیٹھا وداونٹ کو بیخ ہمارا تمام ہے

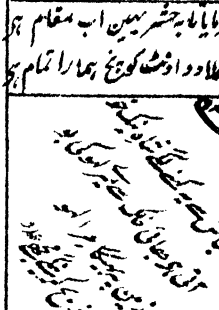

عباس آیا جلد بر اور کے سامنے
تھامی رکاب بھائی کی ماور کے سامنے

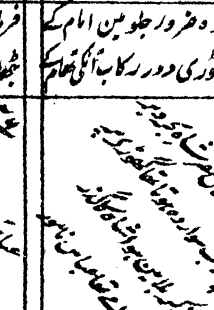

جب ارض ماریہ پہ شہ کربلا گیا
بس چلتے چلتے تازی سرور ٹھہر گیا

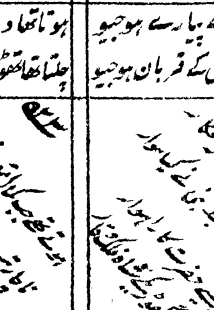

بیشک یہ خاک پاک ہے تربت حسین کی
ہوگی اسی جگہ پہ شہادت حسین کی

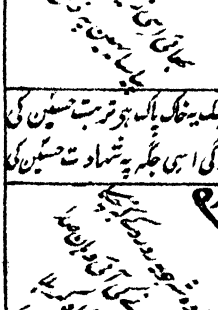

کتنی تھی سر کو پیٹ کے وہ شور و شین سے
ازار میں چھپتی ہوں بابا حسین سے

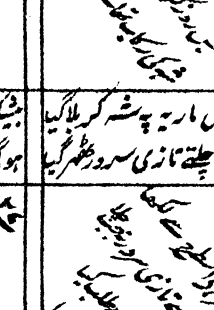

القصہ چار کھوڑ و نکو بدلا امام نے
آگے قدم رکھا نہ کسی خوشخرام نے

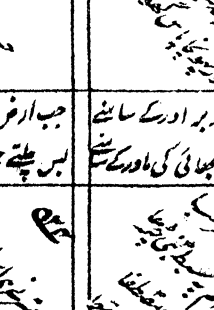

شہ بولے بھر کے اشک کو چشم پر آب میں
روح بتول آئی ہے میری رکاب میں

۲۲۹

فرمایا یاں پہ شہر غریباں بسانا ہے
اے بھیضا اب یہاں سے ہم آگے نہ جائینگے

۲۳۰

اکبر سین پہ احمد مختار رو دینگے
سترہ دن شہید اسی بن میں ہوئینگے

۲۳۱

کافر بدن پہ کیا یہیں شمشیر کھائینگے
اکبر ترے گلے پہ یہیں تیر کھائینگے

۲۳۲

تب مرغزہ حضور رہی یہ غلام ہو
جب رشتہ کار اسمہ غیر الانام ہو

۲۳۳

لشکر کی شاہ دین کے صفائی ہوئی تمام
وقت زوال کس لڑائی ہوئی تمام

۲۳۴

بے حلم شہ نہ دان ابھی چڑھا تو خرام پر
سر اپنا مندے کر دیا بھائی امام پر

۲۳۵

ہو آخری دعا یہی مجھ دل ملول کی
محشر کو بخشدے بحیوات رسول کی

۲۳۶

سجدہ تمام جبکہ کیا تھا امام نے
صغرا کا نام منہ سے لیا تھا امام نے

۲۳۷

دلگیر کی دعا یہ الٰہی قبول ہو
اسکو نصیب روضہ سبط رسول ہو

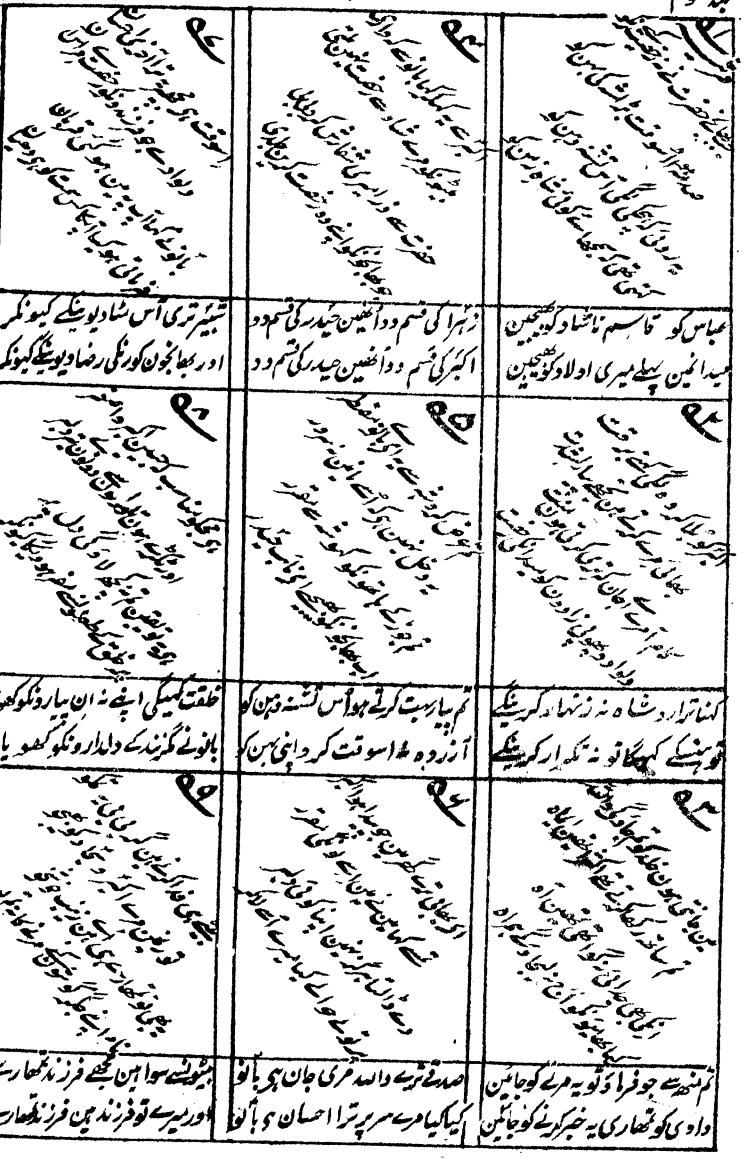

عباس کو قاسم نا شاد کو بھیجیں
عبد اٰمین پہلے میری اولاد کو بھیجیں

زہرا کی قسم دو انھیں حیدر کی قسم دو
اکبر کی قسم دو انھیں حیدر کی قسم دو

شبیر تری اُس شادی پہ نہ کیونکر
اور بھانجوں کو رخصتی نہ دیویگے کیونکر

کہنا ترا رد شاہ نہ زنہار کرینگے
تو ہنسکے کہیگا تو نہ انکار کرینگے

تم پیار بہت کرتے ہو اُس تشنہ دہن کو
آزردہ نہ اسوقت کرو اپنی بہن کو

خلقت کیسکی اپنے نہ ان پیارونکو کھویا
بانو نے مگر بند کے دلدارونکو کھویا

تم منہ سے جو فرماؤ تو یہ مرنے کو جائیں
داوی کو تمھاری یہ خبر کرنے کو جائیں

صدقہ ترے والد مری جان ہی جانو
کیا کیا مرے سر پر ترا احسان ہی جانو

بیٹوں سے سوا ہیں تجھے فرزند تمھارے
اور پیارے تو فرزند ہیں فرزند تمھارے

۱۰

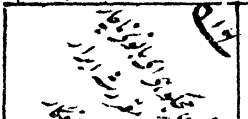

جوہر بھی تھے بچوں کے ذرا دیکھیے صاحب
اُس پالنے کا کچھ تو مزا دیکھیے صاحب

۱۱

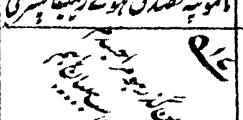

زہرا مجھے اشفاق سے پہلو میں بٹھاوین
بیٹونکی مدد دولت مجھے چھاتی سے لگاوین

۱۲

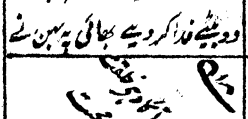

مین عرض کرون میری یہ لیا قسمت تو یہ ہی
راضی ہو مین جو آپ کرم آپکا سب ہی

۱۳

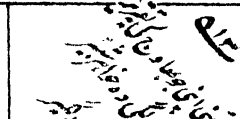

انکے تو برابر مرے فرزند نہین ہین
وہ بیٹے ہین شہ کے یہ غلام شہ دین ہین

۱۴

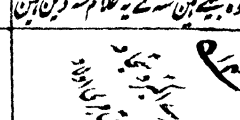

قسمت مین تری اکبر و سجاد کا سکھ ہو
ہر دم تجھے بانو تری اولاد کا سکھ ہو

۱۵

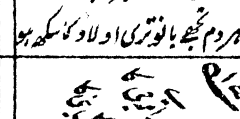

مجھسے کسی عنوان سے کم رتبہ مین تو ہی
مین بی ہون جو بی بی کی تو اسکی بہو ہی

۱۶

سب ذکر کرین گے مامو نکی جگر ہی
مامو نہ تصدق ہوے زینبکے پسر ہی

۱۷

مطلق نہ کیا دھیان کمائی پہ بہن کے
دو بیٹے فدا کر دیے بھائی پہ بہن نے

۱۸

بد وقت کا ساتھی نہین دنیا مین کوئی ہی
یاور ہی سو یاور ہی بھوپی ہی سو بھوپی ہی

شادی آئے ہوئی آمد سرور کی خبر سے
نزدیک تھا سر شتے نکل آئے دو گھر سے

فرمادو تو ہم تھا بے چلیں ہاتھ تمہارے
گر تم چلو تو ہم بھی چلیں ساتھ تمہارے

فرقت مین کسی رات کو یاں رخصت جان سے
اس رفد کی لوگو مجھے امید کہان تھی

ہزار کہیں مجھسے نہ سلطان امم ہون
موقوف کہیں جملہ ان انکھو نکا دم ہا

اب آئے ہین گھر مین شہا بار درونا
آگے مرے بابا کے خبردار نہ رونا

اب دیر کا موقع نہین تم دم نہ نکالو
تم دوڑ کے اسدم مری دادو کو بلالو

انزار مین دیکھا تو عجب دھوم پڑی ہے
اک خلق شہ دین کی زیارت کو کھڑی ہے

کیا جائے بلائین شہ مضطر کی نہ لوگی
عباس علی آئے ہین لینے نہ چلوگی

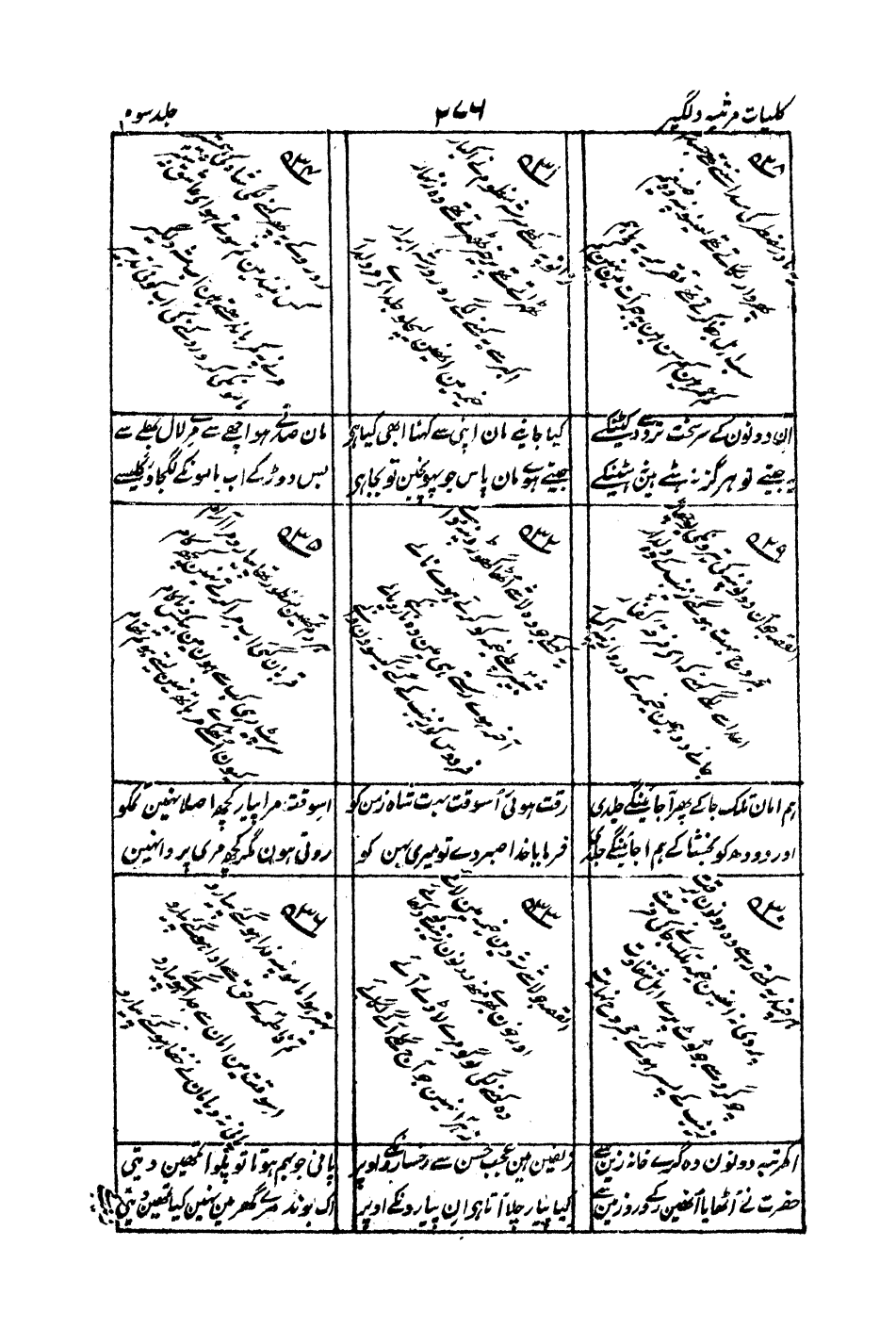

۲۸
ان دونوں کے سرخت تردد کیتئے
یہ جیتے تو ہرگز نہ ہٹے ہٹنے کیتئے

۲۹
ہم امان تلک جاکے پھر آجائینگے جلدی
اور دودھ کو بخشا کے ہم آجائینگے جلدی

۳۰
اکمرتبہ دونوں وہ گرے خانہ زین سے
حضرت نے اٹھایا انھیں رکھے ورزین سے

۳۱
کیا جانے ماں اپنی سے کہتا ابھی کیا ہے
جیتے ہو ماں پاس جو پہونچیں تو بجا ہے

۳۲
رقت ہوئی اسوقت بہت شاہ زمن کو
فرمایا خدا صبر دے تو میری بہن کو

۳۳
دل غیں ہیں عجب حسن سے رخسار کے اوپر
کیا پیار چلا آتا ہے ان پیار و نکے اوپر

۳۴
ماں صدقے ہو اچھے سے مرے لال بھلے سے
بس دوڑ کے اب باموں کے لگجاؤ گلے سے

۳۵
اسوقت مرا پیار کچھ اصلا نہیں تمکو
روتی ہوں مگر کچھ مری پروا نہیں تمکو

۳۶
پانی جو بہم ہوتا تو پلوا تمھیں دیتی
اک بوند مرے گھر میں نہیں کیا تمھیں دیتی

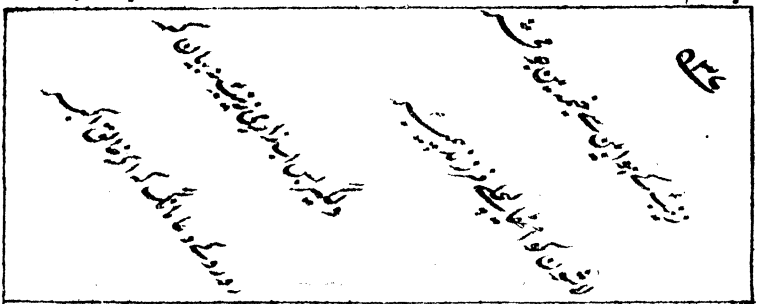

صدقہ پسر فاطمہ کی تشنہ لبی کا		دلگیر نہ محتاج ہو دنیا میں کسی کا

۱۰

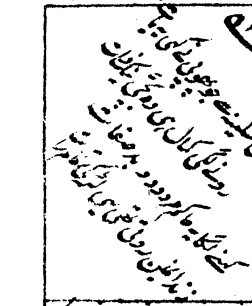

مجمع ہی اہل شہر کا بلوہ سپاہ کا
دربار ای پھوپی ہی یہ کس رد یا کا

۱۱

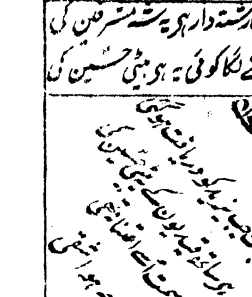

جسدم جلوس کرتا تھا پیارا رسول کا
ہوتا تھا ذکر قول خدا اور رسول کا

۱۲

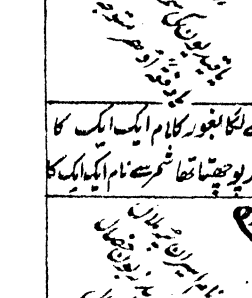

دربار ہی کہ مجمع بازار ہی پھوپی
مجلس ہی یہ کہ خانۂ خمار ہی پھوپی

۱۳

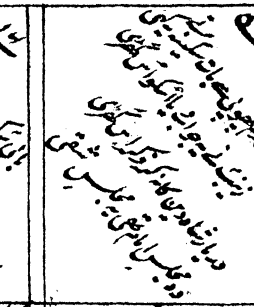

مجلس وہ اور ہوتی تھی یہ بزم اور ہی
انصاف و عدل دان تھا یہاں ظلم و جور ہی

۱۴

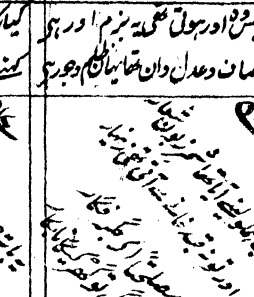

یہ مجلس یزید ہی وہ انجمن کہاں
مجرائی وہ کہاں وہ امام زمن کہاں

۱۵

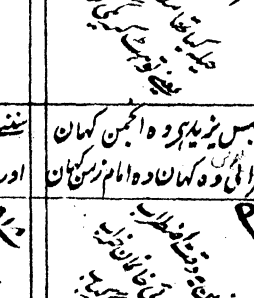

دنیا ہے امتحاں کی کچھ دن کی دیر ہی
شبیر کے وصال میں کچھ دن کی دیر ہی

۱۶

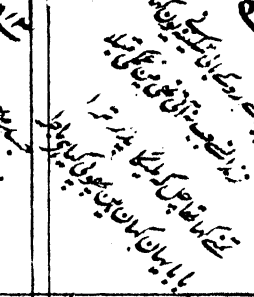

گیارہ شستہ دار ہی یہ شہ مسترضین کی
کہنے لگا کوئی یہ ہی بیٹی حسین کی

۱۷

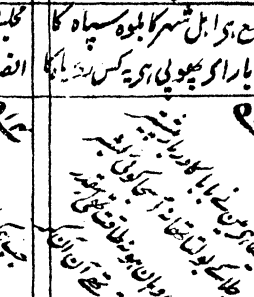

سننے لگا بغور کلام ایک ایک کا
اور پوچھتا تھا شمر سے نام ایک ایک کا

۱۸

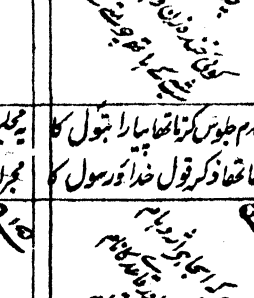

روتا ہمارے حال پہ تجکو جو آیا ہی
تو ہی بتا کہ پھر ہمیں کسنے ستایا ہی

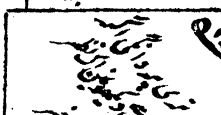

جانا تھا مین نے زندہ گرفتار ائیگا
معلوم نہ تھا کہ سر اپنا کٹا ئیگا

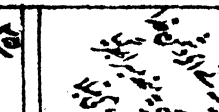

کیونکر نہ منھ چھپاؤن کہ یہ بزم غیر ہی
مین سر برہنہ روتی ہون اور تجکو پیر ہی

مطلوب کچھ مرا ہو جو اسمین عجب نہین
اس درجہ پیار اپسے مرا بے سبب نہین

یہ خوب جان لے کہ قیامت عجب آئیگی
پھر پیش رفت کوئی نہ تقریر جائیگی

پھر بولا یون سکینہ سے کیا چاہتی ہی تو
پانی کی ہی طلب کہ روا چاہتی ہی تو

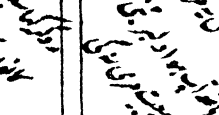

سر پوش اٹھا کے سر پہ جو شہ کے نگاہ کی
ہی ہی پدر تو منھ سے کہا دل سے آہ کی

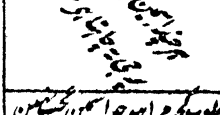

بولا کہ کیون عذار مین خون سے بھرے ہوے
اور کیون تلوار دونون ہاتھ ہی منھ پہ دھرے ہوے

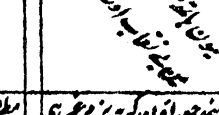

بیتی اُدھر کو میری نظر بار بار ہی
کیا اس لگن مین ہی کہ یہ دل بیقرار ہی

پھر یون پکاری وصل پدر مجکو ملگیا
لو انان جان باپ کا سر مجکو ملگیا

۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵

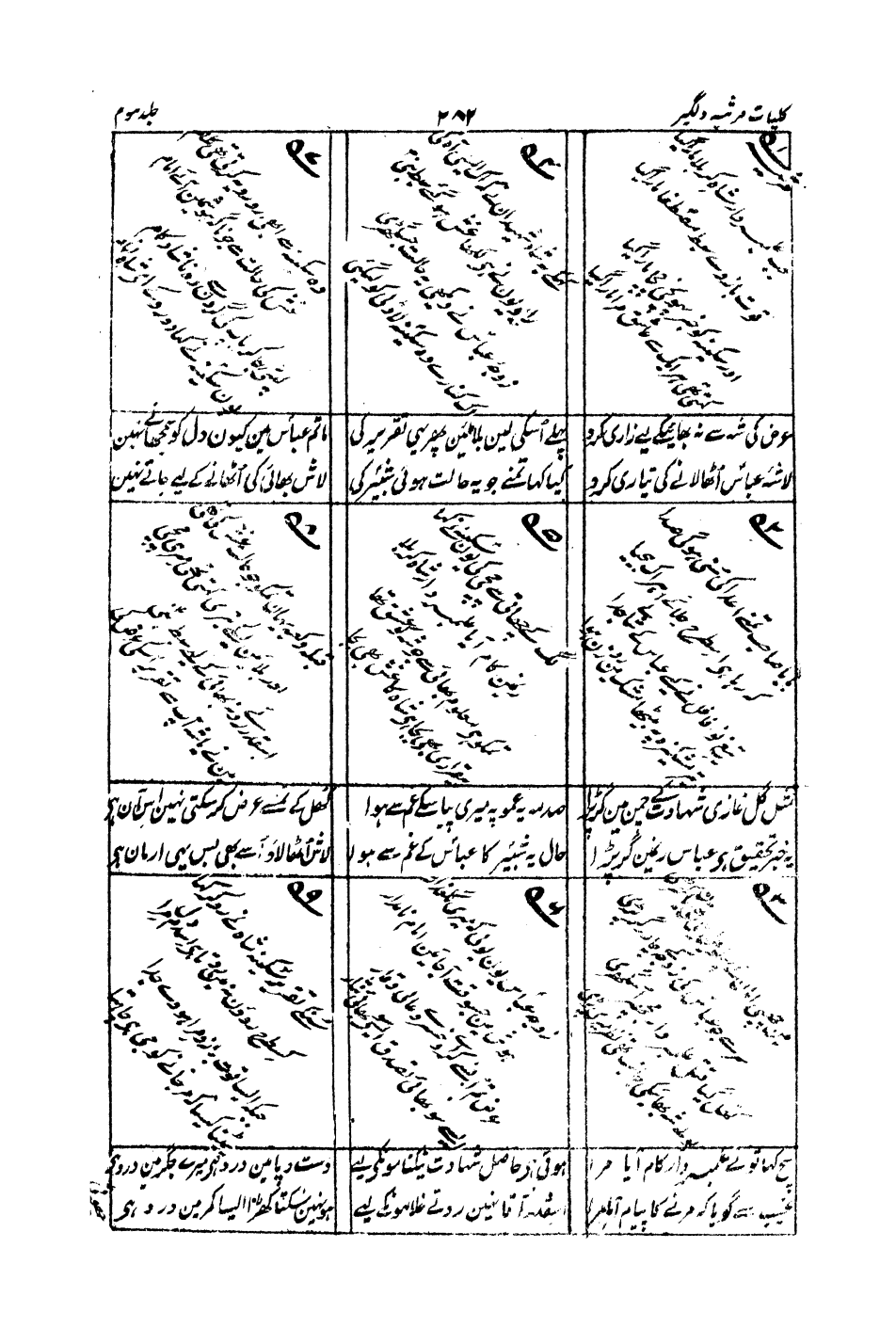

عوض کی شہ سے نہ بھائی کے لیے زاری کرو
لاشۂ عباس اٹھالانے کی تیاری کرو

پہلے اسکی لیں بلائین پھر یہی تقریر کی
کیا کہا تمنے جو یہ حالت ہوئی شبیر کی

ماتم عباس میں کیوں دل کو تسلی نہیں
لاش بھائی کی اٹھانے کے لیے جاتے نہیں

نسل گل غازی شہادت کے چمن میں گر پڑا
یہ خبر تحقیق ہو عباس رنجن گر پڑا

صدمہ یہ عمو پہ میری پیاسے کے غم سے ہوا
حال یہ شبیر کا عباس کے غم سے ہوا

دست و پا میں درد ہو میرے جگر میں درد ہو
ہو نہیں سکتا کھڑا ایسا کمر میں درد ہو

۱۰
کو امام دوجہان ہون صبر سے معمور ہون
ہون بشر آخر قویٰ کی آنچ سے مجبور ہون

۱۱
خاکپر رنجین طپان لاش علمبردار ہی
گھر مین ہمشکل بنی باندھے کمر تیار ہی

۱۲
کونہ لاناں لاش کا ہی فرط الفت کے خلاف
کر نہین سکتا یہ بھائی کی وصیت کے خلاف

۱۳
آپ صاحب نے سنا شبیر کے ارشاد کو
دختر شکل کشا پہونچو مری امداد کو

۱۴
لاش لاکے کو نہین لشکر مین شور و شین ہی
لاش بھی آتی نہین ہی مین مین کیونکر کرون

۱۵
لاش اٹھالانے کا والی کا ہے فرمان نہین
ہائے میرے پیٹنے رونے کا کچھ سامان نہین

۱۶
پر علم لاتا ہون شور و شین تو کر لیجیو
دیکھکر مشک سکینہ مین تو کر لیجیو

۱۷
آپ یہ فرمائین شور و شین مین کیونکر کرون
تم علم کو جائیو لاش علمبردار کا
مشک سے کرنا تصور سینہ افگار کا

۱۸
جھیل کر لشکر کو بھائی لینے آیا ہی تمھین
چلیے اے بھائی سکینہ نے بلایا ہی تمھین

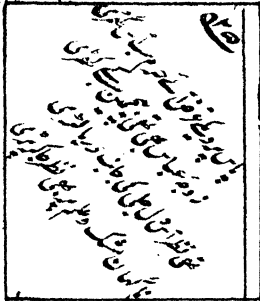

اب تو مین آگے سکینہ کے نہ ہرگز جاؤنگا
اور بھی اک داغ اے ہمارے اُٹھانا ہی تجھے
بند کر لین دونون آنکھین زوجہ عباس نے

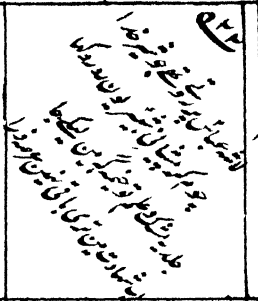

تابع فرمان تمھارا اے شہ ابرار ہون
زین کے ہرنے پہ رکھ لو پگڑی اتج اُس کی
ماتم قاسم سے کم عباس کا ماتم نہ تھا

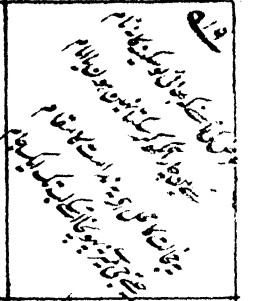

ہو نہ تعبیر حالت شاہ حال جاہ کی
روبرو زینب نے کہا سب پیشوائی کو چلو
روم لبو پر آیا ہی اس مضطر و بے آس کا

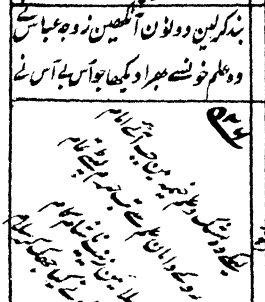

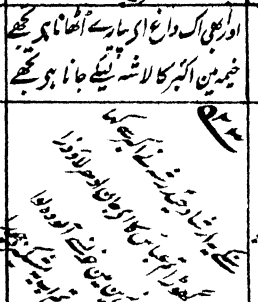

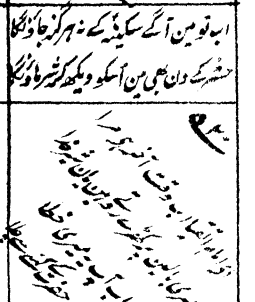

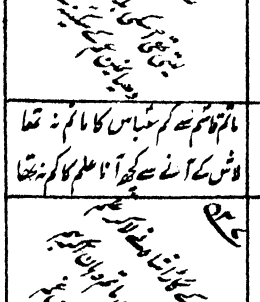

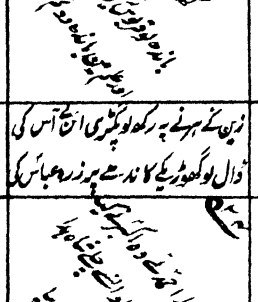

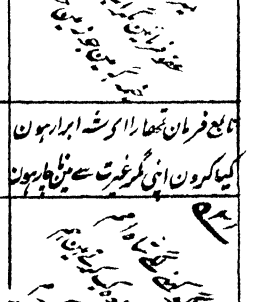

۲۸

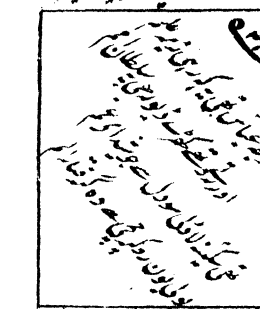

گو تمھارا لاشہ میرے پیش چشم اسدم ہیں
پر تمھارا خون بھی لاشہ سے اسدم کم نہیں

۲۹

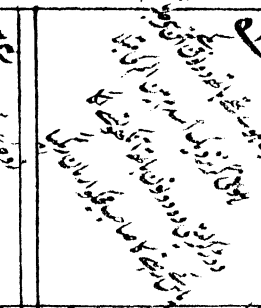

مشک نے جب تیر آیا تھا جو ہوتی سامنے میں
مشک کے روزن پہ رکھدیتی یہ اپنا ہاتھ میں

۳۰

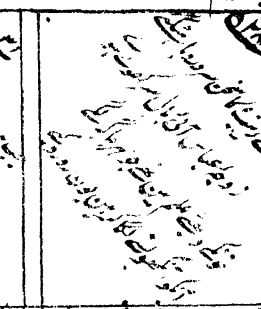

تھام کر بازو ذرا مجکو اٹھا دو اے چچی
اس لہو سے میری آنکھیں بھی لگا دو اے چچی

۳۱

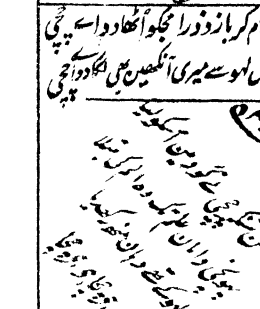

تم نہ غیرت سے پھرے مفہوم لونڈی رہگئی
لاش کے دیدار سے محروم لونڈی رہگئی

۳۲

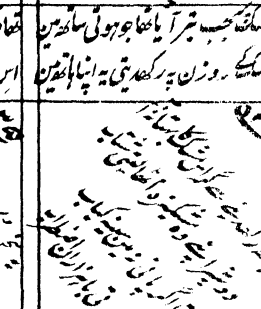

تھوڑا پانی مشک سے چلو میں لے لیتی ضرور
لاکے بان بالی سکینہ کو پلا دیتی ضرور

۳۳

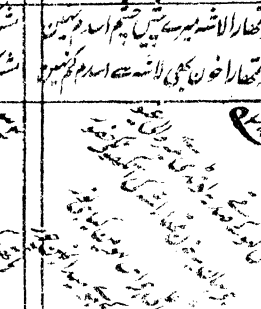

صدقے اس خوشبو کے کیا ہی جی جاتی ہے مجھے
بوئے جنت کی تمھارے منھ سے آتی ہے مجھے

۳۴

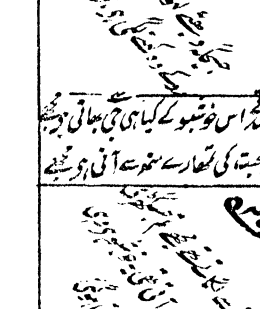

دھوم حیرات کی تمھاری تا قیامت رہگئی
کی نہ کچھ لونڈی نے خدمت یہ ندامت رہگئی

۳۵

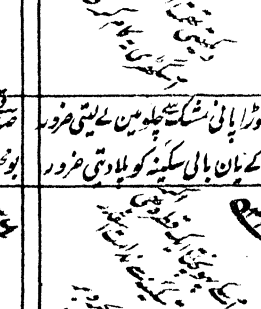

دل سے یہ کہتی ہوں ایدل تو نے یہ تقصیر کی
دل یہ کہتا ہے یہی خواہش تھی بس تقدیر کی

۳۶

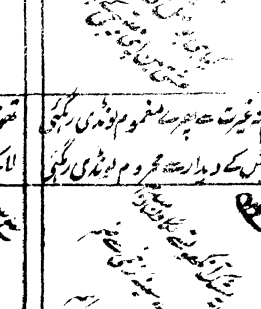

یہ چھدی مشک بنی لشکر میں وطن میں ڈنکا
واوی صاحب کو نشانی آپکی دکھلا دی گی

جب وطن میں آپ آئینگے بجا رہا ہے نوید کے
پیشگی مادر تھا رے اس علم کو دیکھکے
یاں بھی خبطر ح زر پوکھلا ہی سے
دادی صاحب کھولینگی زر پوکھلا ہی سے

لاشہ ہو گا یہ علم ام البنین کے واسطے
حشر تک ہو گی نشانی اہل دین کے واسطے

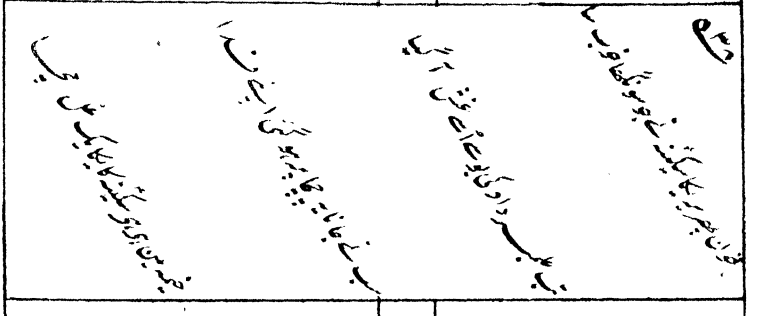

فوج میں جسکے پھریرا یہ لگے لہرانے لگے
نیزہ علمبردار کی یہ صاعقہ غرش آ گیا
سب نے جانا چھا گیا ہے گھٹا یہ ہو گئی ایسی سیاہ
خیمہ میں بی بی کے یہ سکینہ کا یہ ایک غل مچا

بولے سردر ہی ابھی دم میری سیم اندام میں
میرے سر پر یہ فدا ہو دیگی تلک شام میں

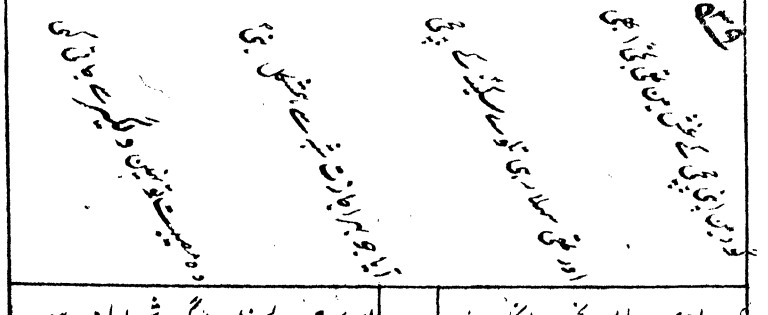

گھر میں بی بی کے خوشی میں نقی کی آ گئی
اور نقی سمجھا رہی تھا سکینہ کے بی بی
آیا جو ہمراہ شہ سے بخیر بی بی
وہ مصیبت تو نہیں دلگیر ہے جانی کسی

کر دعا حق سے مرا یارب بخیر انجام ہو
اب بہت ورپے نہ میرے گردش ایام ہو

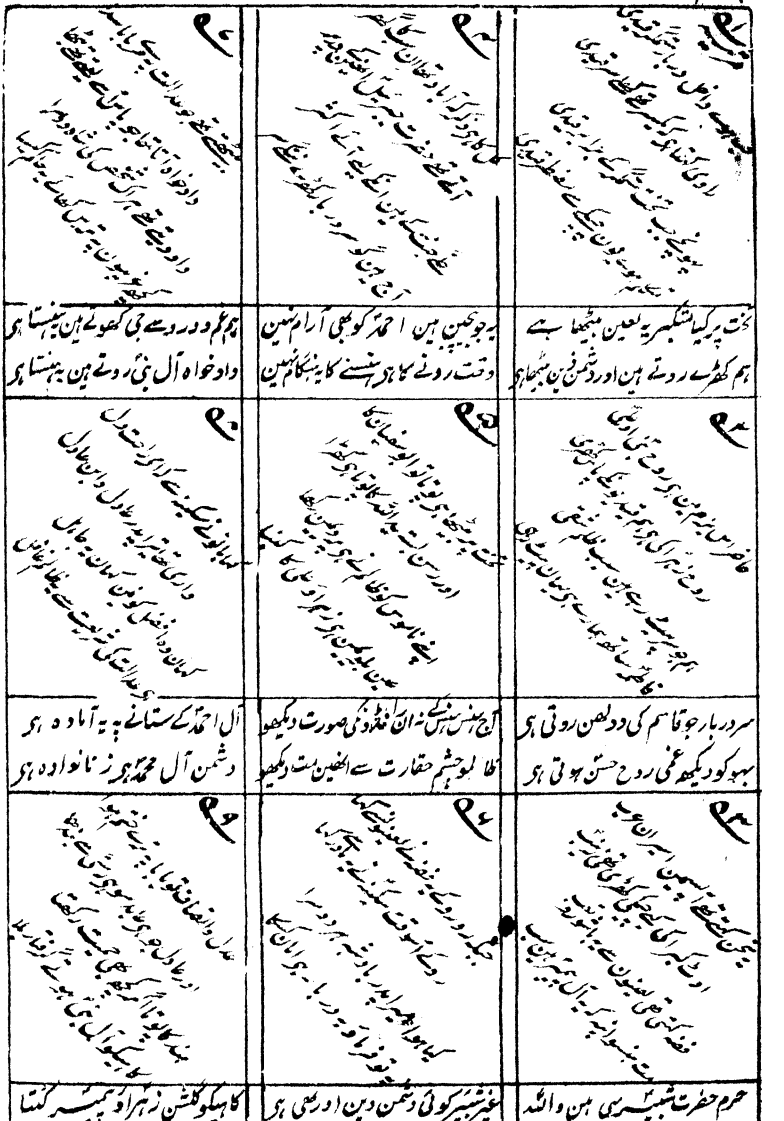

تخت پر کیا شکمبر یہ یعنی بیٹھا ہے
ہم کھڑے روتے ہین اور دشمن دین بیٹھا ہے

یہ جو چین ہین احمدؐ کو بھی آرام نہین
وقت رونے کا ہے ہنسنے کا یہ ہنگام نہین

ہم غم و درد سے جی کھوتے ہین یہ ہنستا ہے
داد خواہ آل نبیؐ روتے ہین یہ ہنستا ہے

سر دربار جو قاسم کی دولھن روتی ہے
بہو کو دیکھ غمی روح حسن روتی ہے

آج ہنس ہنس کے ان اڈنڈوں کی صورت دیکھو
ظالو چشم حقارت سے انھین بست دیکھو

آل احمدؐ کے ستانے پہ یہ آمادہ ہے
دشمن آل محمدؐ ہے زنا زادہ ہے

حرم حضرت شبیرؑ یہی ہین واللہ
مالک آیہ تطہیر یہی ہین واللہ

غیر شبیر کوئی دشمن دین اور بھی ہے
میرے بابا کے سوا تخت نشین اور بھی ہے

کاہکو گلشن زہراؑ پہ نیمبر کرتا
اسطرح تن سے نہ بابا کا تنزر کرتا

۱۱

فتح و ظفر ہے تجھ پہ روز ابد تک ہووے
مرنا فرزند پیمبر کا مبارک ہووے

گو کہ ہو قید پہ کیا طاقت گویائی ہے
تو نے شاید کم اذیت اسے دکھلائی ہے

بیمایئ سے تو تقریر یہ اب کرتا ہے
خون رہا تجھ سے بھلا کون طلب کرتا ہے

۱۲

۱۳

۱۴

حشر میں روئیگا کیوں اتنا عدو ہنستا ہے
روح احمد کی یہاں روتی ہے تو ہنستا ہے

سامنے تیرے جو تقریر کی طاقت ہوا سے
یہ فقط فاطمہ کے شیر کی طاقت ہوا سے

شاہ تھا خانہ رب صمدی کا مختار
ہے خدا خون حسین ابن علی کا مختار

۱۵

۱۶

فتح فی نذر ترے کھیل ہوئے ہیں ایجاد
خون ناحق ہے تیرا کیسے لیا ہے داد

خون بہا مجھ سے نہیں فاطمہ کے پیارو نکا
خون ہے شہ نے کیا میرے طرفدارو نکا

زر کا کر ذکر نہ زنہار کسے لیتا ہے
حشر میں فاطمہ کو دیکھو جو کچھ دیتا ہے

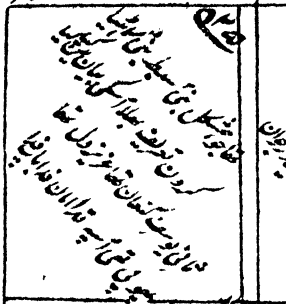

خون بہا کا جو تو مذکور رہا نالا یا ہی
روح کو حیدر کرار کی غش آیا ہی

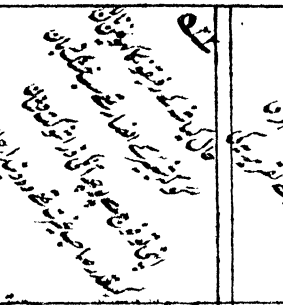

سوکھے تھے پھول مصلب پیاس دو مرتے تھے
مارے غیرت کے نہ دریا کی طرف تکتے تھے

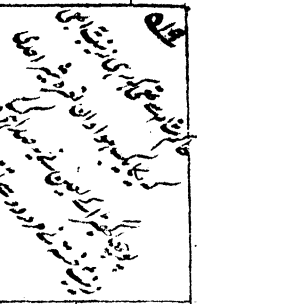

بانو کو چین نہ اک آن کبھی اس بن تھا
اکبر تشنہ کا اٹھا روبرس کا سن تھا

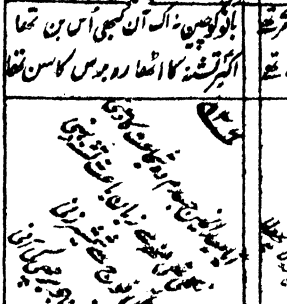

دو شب و روز کے پیاسے کو کیا تو نے قتل
یعنی احمد کے نواسے کو کیا تو نے قتل

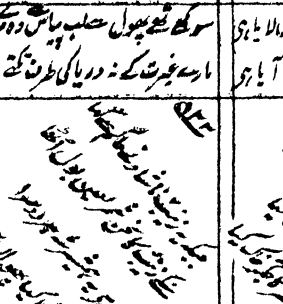

شکوہ پانی کا نہ وہ غنچہ دہن کرتے تھے
پھول جھڑتے تھے زباں جو سخن کرتے تھے

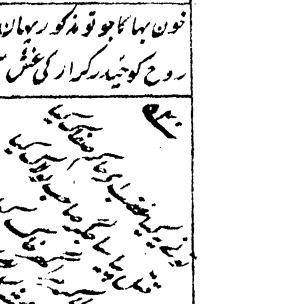

مضطرب ہو گئی خاتون کی جائی زینب
پیٹتی خیمہ سے باہر نکل آئی زینب

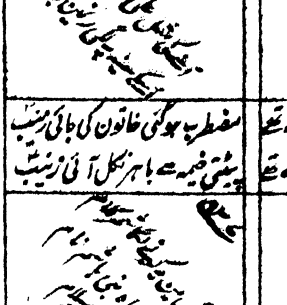

رحم آیا نہ تجھے شاہ کی تنہائی پر
بند پانی کیا اس پیاسے پہ برادر ہی پر

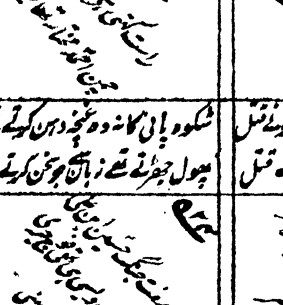

سیکڑوں ان میں جفاشہ پہ جفا کرتے تھے
شاہ بس بخشش امت کی دعا کرتے تھے

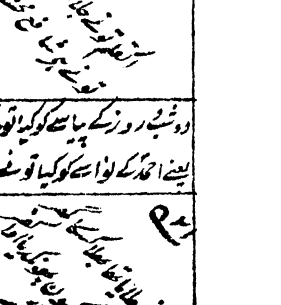

نادم مرگ علامی مین رہا بھائی کی
دختر سید مظلوم کی سقائی کی

۲۸

تشنہ لب کہتے تھے شبیر کمر توڑ چلے
اے مرے بھائی علمدار مجھے چھوڑ چلے

۲۹

آپ آٹھایا قلب تشنہ دہانی شہ نے
حرکے لشکر کو دیا پیاس میں پانی شہ نے

۳۰

عمر سعد نے یہاں فوج کو زر بانٹا تھا
شہ نے انصار کو وان خلد میں گھر بانٹا تھا

۳۱

قتل جب ہو گیا ہی شہ مضطر روئے
داغ عباس دلاور کے برابر روئے

۳۲

بہر تسکین بصد اضطر نے جو منہ دھویا تھا
فاطمہ بیٹی تھی اور عرش بریں کا پانی تھا

۳۳

حال پر بابا کے کیا ہی کرم باری ہی
حرف حق منہ سے جو دشمن کے ہوا جاری ہی

۳۴

کہا تم میری طرف اک مری جانی دیکھو
کسی کے کھانے کو تم دیکھو نہ پانی دیکھو

۳۵

شاہ جب بیٹھے تھے تم نعمتیں کھایا کی ہو
کھانا کیسے کہ ہزاروں کو کھلایا کی ہو

۳۶

نہ تو پانی کی ہی خواہش نہ مجھے کھانے کی
یاد ہے کے ہجر مین مشتاق ہون مرجانے کی

۳۸

ایک تو دشمن احمد کا بچنے کا نہیں ہے کھٹکا
دوسرے یار دغا باز کا دو مارے جانا
تیسرے آپ کا یہ منع بجا فرمانا
چوتھے حضرت عباس علمدار کا پانی لانا

قتل آرام دلِ احمد و زہرا کا ہوا | فاتحہ تک ابھی امان نہیں بابا کا ہوا

۳۹

اسطرف کثرت دشمن کی بیان کیجئے کیا
اسطرف کھانے کو بن بھائی نہ دانہ نہ ادا
ہوا جب بانو سے فارغ دلِ محزون و حزیں
بولا لو بھائی اسیروں کو سنبھالو زنہار

آگے زندان کی اذیت نہ رقم کر دلگیر | دختر شاہ کی رطلت نہ رقم کر دلگیر

۴۳

حالت اب کیا کہون مین تشنہ دہانی کی ہی
منھ سے باہر نکل آئی تھی زبان پانی کی

۴۴

کیا ہوا اگر ہے بہت طوق و سلاسل بھاری
مین پہنے مین کرونگا نہ ذرا دل بھاری

۴۵

کرون وہ صبر کہ جو رحمت حق تا کہین
وادی زہرا مری یان آکے مجھے واہ کہین

۴۶

پانوون از خود سوے زنجیر بڑھا جاتا تھا
واہ رے صبر کہ سر آپ جھکا جاتا تھا

۴۷

ہاتھ کبرا کا ہر اک حلقہ زنجیر مین تھا
اور سکینہ کا گلا طوق گلوگیر مین تھا

۴۸

بانو کہتی ہی کہ طاقت نہین اسکے تن مین
ڈالدے اسکی بدل طوق مری گردن مین

۴۹

لوسا خون مین یہ اپنا بھتیجا دیکھے
اس بہت پیار کا اپنے یہ نتیجا دیکھے

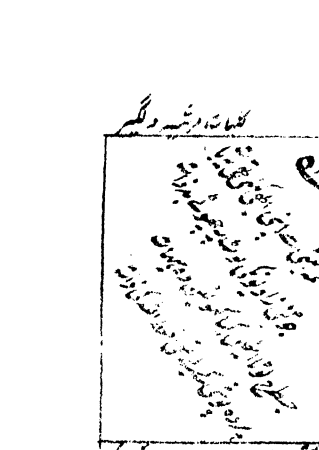

سر پہ چادر گلو گیر جو پہنے پہنے
جان بچ جاے یہ زنجیر جو پہنے پہنے

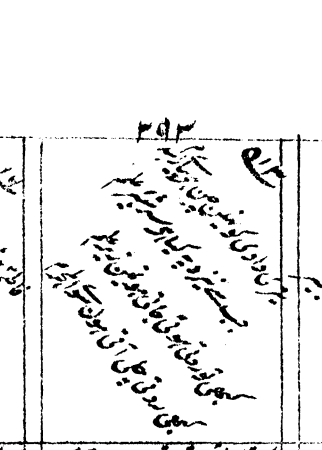

جبکہ تو کانپتا ہی تھامتی ہون ہاتھ ترے
اب مری جان مین ہون مسلم نامک ساتھ ترے

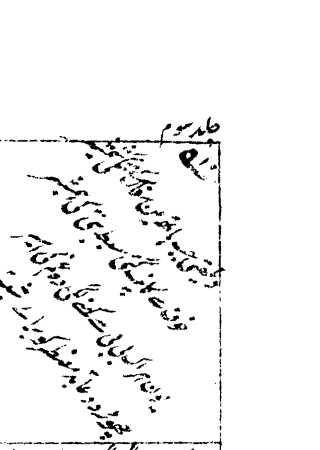

فاطمہ بھی وہان داسن بن چھپا نے سبکو
کبھی باتو کبھی کلثوم کبھی زینب کو

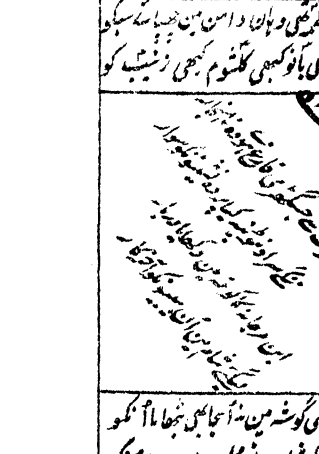

سنکے یہ حضرت عابد نے کہا بسم اللہ
لو فقط زنجیر سے بھی آئی ہو بسم اللہ

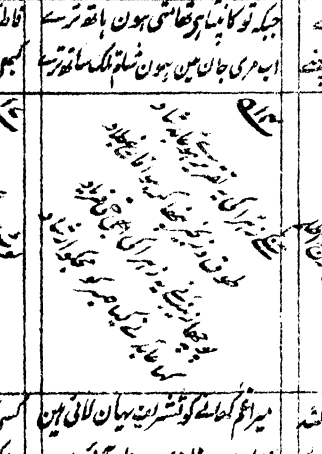

میرا غم کھانے کو تشریف یہان لائی ہین
فاطمہ بندہ نوازی سے چلی آئی ہین

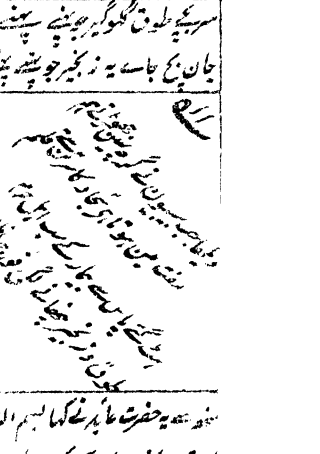

کسی گوشہ مین نہ آنچا بھی نہچا ما اُنکو
حاکم شام نے مجلس مین بلایا اُنکو

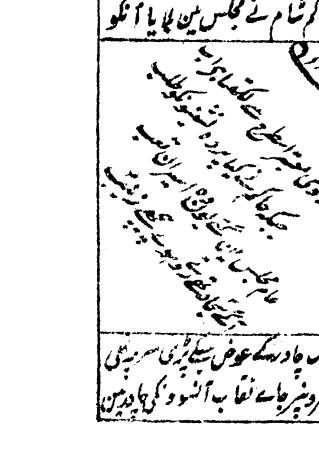

ستعد تو ہوا اس بچ اٹھانے کے لیے
ادی ہی ساتھ ترا بوجھ بٹانے کے لیے

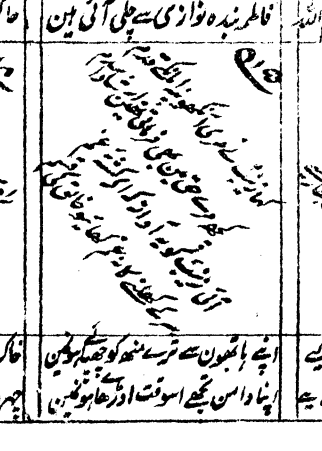

اپنے ہاتھون سے ترے منھ کو چھپاؤنگی مین
اپنا دامن تجھے اسوقت اوڑھاؤنگی مین

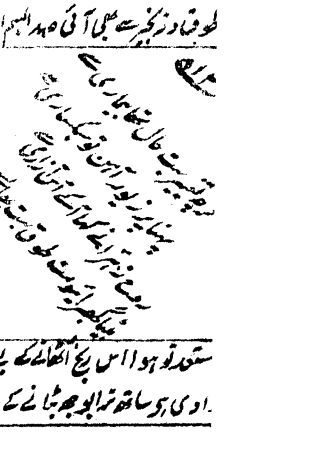

خاک چادر کے عوض سیلی پڑی سر پہ تری
چہرہ پر جاے نقاب آنسو ونکی چادر بہی

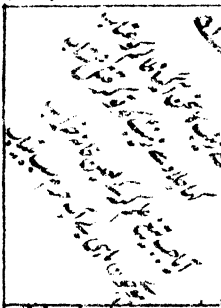

بید کی طرح بدن خوف سے تھرآتا تھا
دونوں آنکھوں سے آنسو کچھ نظر آتا تھا

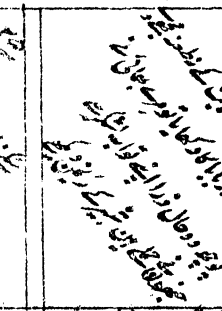

پاس امت کا اگر دل سے اٹھا دے سجاد
زور حیدر کا ابھی تکیہ کو دکھا دے سجاد

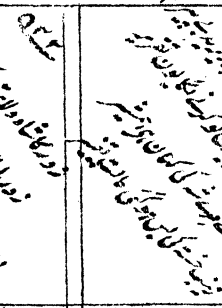

پٹے زینب حرم رو رو کے چیخیں کھولے گیسو
پھوپھی کو دیکھ کے سجاد بھی رونے لگے

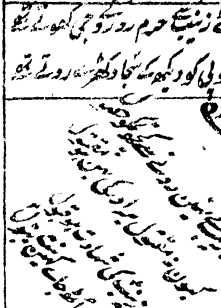

خوف ہے کانپتی ہے ایسی مری دہشت ہے
آج وہ شاہ ولایت کی کہاں طاقت ہے

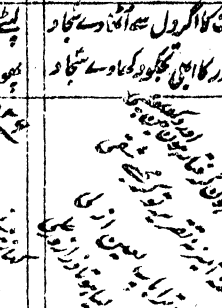

جد کی امت سے اگر ہاتھ اٹھانے شبیر
تو تجھے زور پدر اللہ دکھائے شبیر

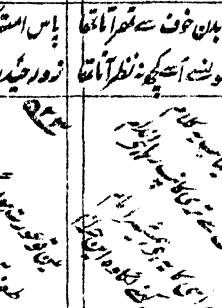

بہتر آثار سے ہوتے کہیں انجام مرا
بھینا خیر ہوئی بھائی یہ ہو نام مرا

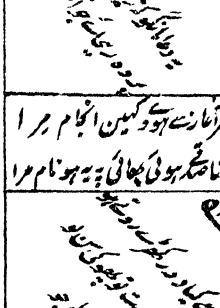

تیرے دربار میں ابنوہ نظر آتا ہے
شرم کے مارے بدن بید سا تھرآتا ہے

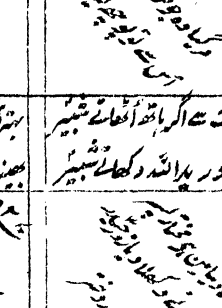

زور حیدر کا دکھایا پسر حیدر نے
صبر میں فاطمہ کا نام کیا دختر نے

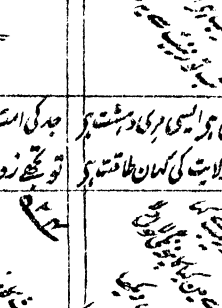

کسی کو شہ میں مرے لاشے کو لیجانا تم
طوق پہنے ہوئے بیٹا مجھے نہلانا تم

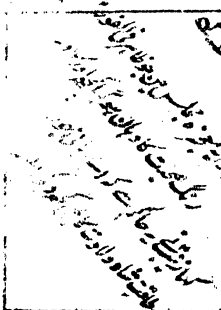

ہاتھ اسے لاش کو میرے نہ لگانے دینا
شہر کو میرے جنازے پہ نہ آنے دینا

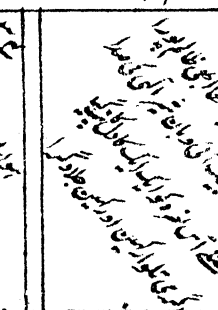

تھا جو جلاد لعین کھینچکے خنجر آیا
عش وہ ہو گر پڑا اتنا تو کہا شیر آیا

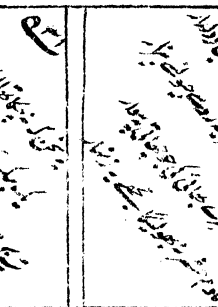

تو خنجر ہو مجھے کون بچانے والا
ہو نہ بردست بڑا میرا بچانے والا

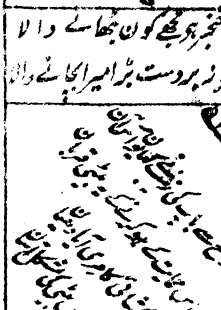

اے زینب کبھی کہیو نہ بجز ہائے حسین
نام لکھدینا مری قبر پہ شیدائے حسین

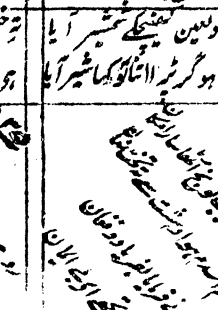

ابھی تو ہوتا تھا سنکر مرے اعجاز سے تو
اب بھلا چھپتا ہو کسواسطے آواز سے تو

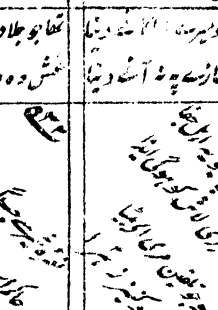

سدقہ بیٹی کی بلا باپ پر لگائی بابا
کیا شتاب آکے مرے جان بچائی بابا

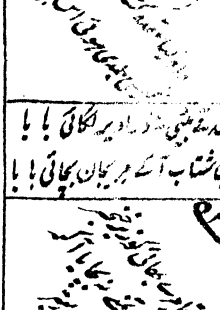

کیوں تو روتی ہی علی زور دکھاؤنگا
آگے اب تیرے پدر تجکو بچا لیونگا

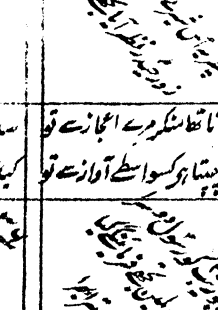

حق میں تو آل پیمبر کے برا کہتا ہی
بد عمل کرتا ہی اور اسکو بھلا کہتا ہو

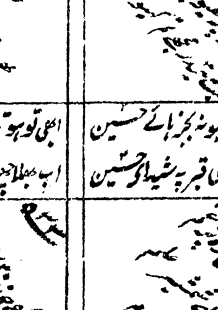

یا علی حال سے تقدیر کے محرم ہو تم
واقف رمز خداوند دو عالم ہو تم

۳۲

اول حضرت زینب کی قید کا بیان

قید زینب سے رنج الم اور درد کا بیان

عذر خواہی کے لیے کوفہ میں حضرت زینب کی زبان

بیچارگان اہل بیت کا بیڑی زندان

خون دل آنکھوں سے دلگیر رواں ہوتا ہے | حال زندان نہیں اب مجھ سے بیان ہوتا ہے

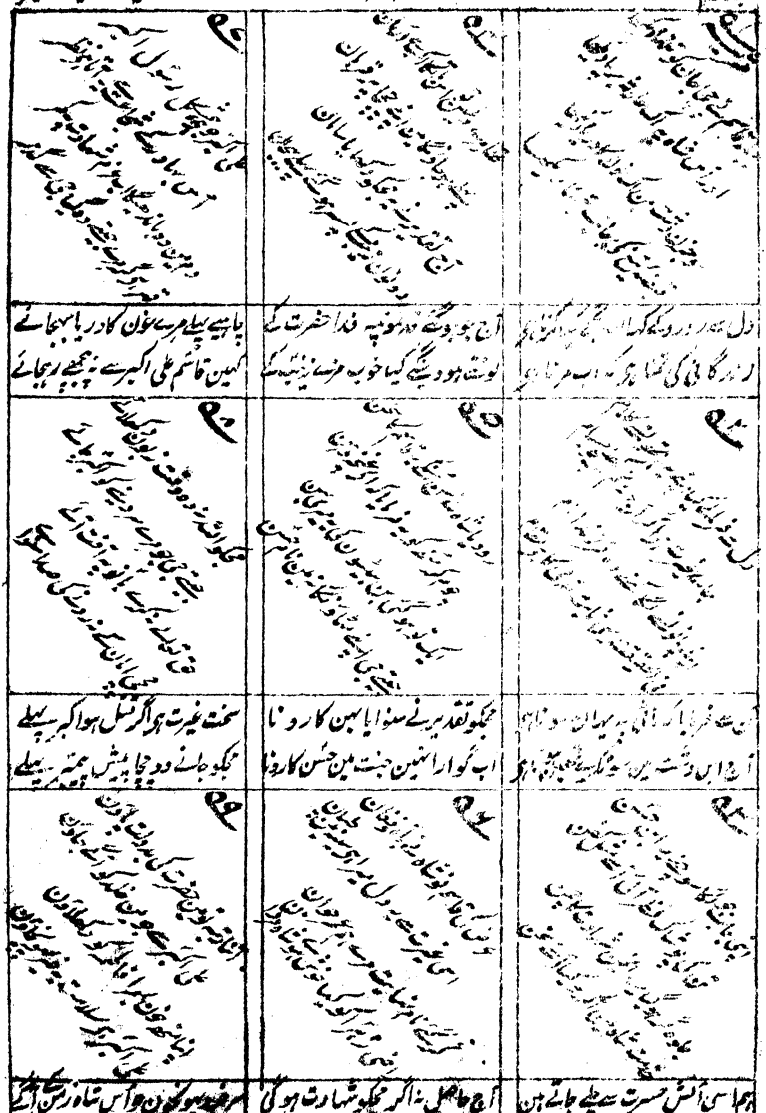

۱۱

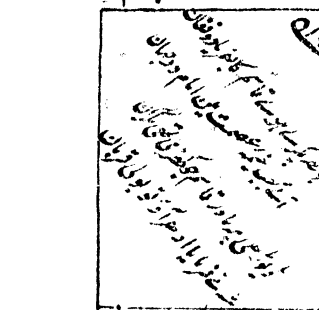

وہ ہی شکل رسول مدنی ای قاسم
تیرے چہرے سے ہی شان حسنی ای قاسم

۱۲

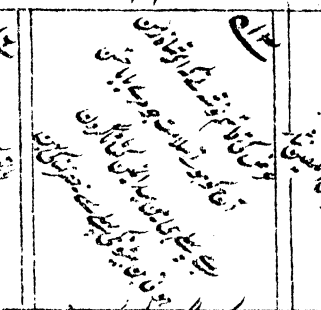

دلوا رکبھی مرگ علی اکبر کرے
علی اکبر پہ خدا مجکو مقرر کرتے

۱۳

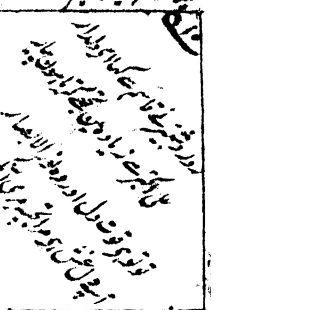

خون بین اور قاسم کے کہا سر دھرنے
کچھ سنا تمنے کہ فرزند چلا ہو مرنے

۱۴

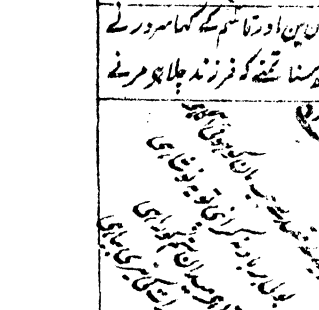

کسکو رد کون کسے جانے دون مشورت ہو
کیا کروں آج مجھے دونوں طرح مشکل ہی

۱۵

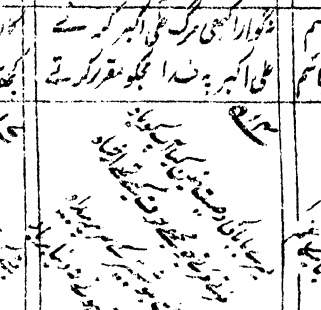

سر کٹانے مین جواب دیر مجھے لگتی ہی
غیرت و شرم کی شمشیر مجھے لگتی ہی

۱۶

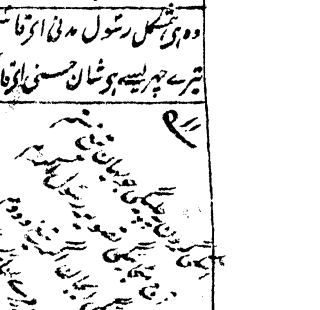

کیون تو سر دینے کو ایہا دہین جاتا ہی
عقد کی صبح کو دولہا بھی کہین جاتا ہی

۱۷

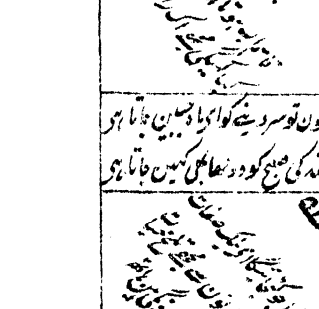

علی اکبر کو تو لخت جگر کہتا تھا
بھائی کے بیٹے کو بن باپ کا بیٹا سمجھے

۱۸

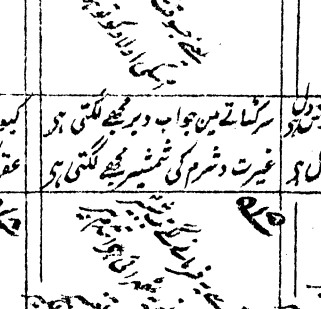

جوے خون آنکھون سے اس عمر مین ہوتی ہی
تیری ان آنکھون کو یہ چھین کہ وہ کیا کہتی ہی

۱۹

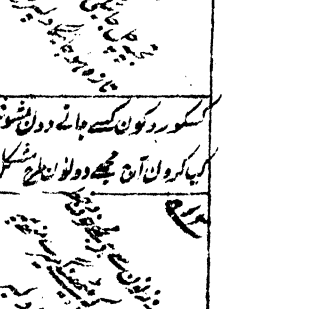

میا کر دار قاسم کو جدا کرنا تھا
ایک شب کے لیے پھر بیاہ بھی کیا کرنا تھا

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

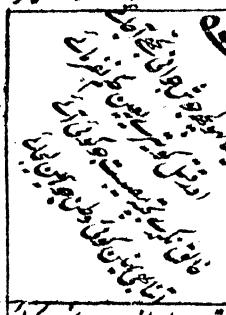

کس منھ سے کہون حالت سجاد کہ کیا تھی
زنجیر کے جھنکار سے رونے کی صدا تھی

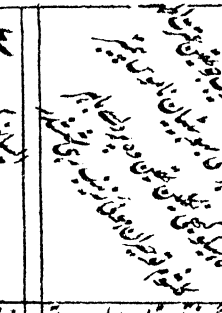

آفت مین گرفتار تمام اہل حرم تھے
جون بید کھڑے کانپتے سرتا بقدم تھے

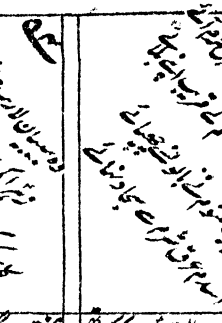

بن تیرے مرا مونس و ہمدم نہین کوئی
مجھ زینب نالان کا تو محرم نہین کوئی

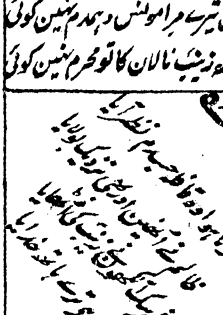

آنسو کبھی آنکھون مین جو بھرلاتی تھی زینب
اعدا کی طرف دیکھ کے گھبراتی تھی زینب

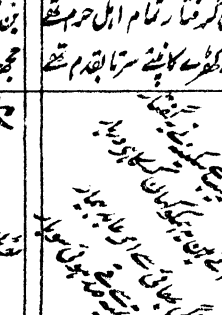

غربت مین ہمین حادثے کیا کیا نظر آئے
ناشام ہم آئے پہ نہ بابا نظر آئے

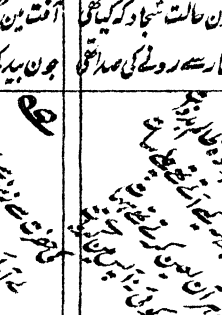

سب اہل حرم پہونچے جو بدبخت کے آگے
صف باندھ کے استادہ ہوئے تخت کے آگے

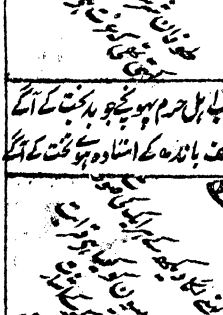

آیا جو محل نظر اس اہل ستم کا
بھی کیا کہون جو حال ہوا اہل حرم کا

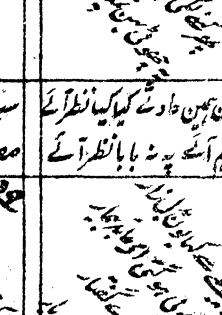

جو اور ستم تجھ پہ ہو وہ صبر سے سہنا
دو سخت کہے تجھکو تو تو سخت نہ کہنا

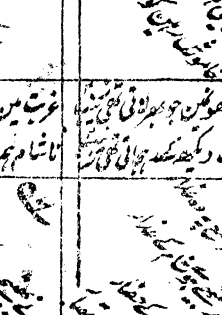

گو آج گرفتار غم و رنج و محن ہو
فرزند پیمبر کی یہی پیاری بہن ہو

۱۰

اور یہ جسے طاقت نہیں رونے سے سخن کی
قاسم کی ہی یہ والدہ زوجہ ہی حسن کی

اسبات کو ہین چھوٹے برس جانتے تمارے
بے اذن نہ آتے تھے ملایک در پہ ہمارے

۱۱

اور خاک سے آلودہ جو سکا سر و رو ہی
زہرا کی کوئی بیٹی ہی اور کوئی بہو ہی

کیون شکل نہین اپنی دکھاتی ہی سکینہ
کیون ہاتھ نہین منھ سے اٹھاتی ہی سکینہ

۱۲

آنکھون سے بندھی اشک مسلسل کی تری ہی
اور چھوٹے ہاتھون سے وہ منھ ڈھانپے کھڑی ہی

اس عمر مین پردہ تجھے کاہیکو روا ہی
یہ کھیلنے پھرنے کا سن اے لڑکی ترا ہی

۱۳

اس غم مین پرندون کو بھی ہی نیند نہ آتی
اور تو ہی یہ بیکس کہ تجھے نیند ہی آتی

سجاد کو ایذا ہی بہت راہ چلے سے
پاؤن مین کٹا بیڑیان اور طوق گلے سے

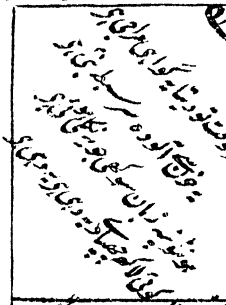

سنتے ہی بانو نے زمین اشکوں سے تر کی
آنکھوں کے تلے پھر گئی تصویر پسر کی

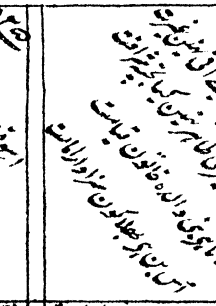

دعوے امامت کے بابا کا بجا تھا
شبیر حقیقت میں امام دوسرا تھا

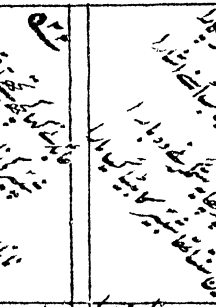

سنتی تھی سفر کو ہیں ہمارے گئے بابا
خالق نہ کرے کیا مرے مارے گئے بابا

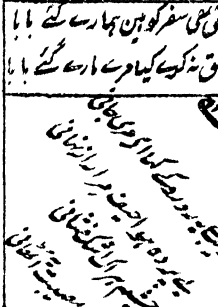

وہ دوسرا فرزند حسین ابن علی تھا
مارا گیا جو رن میں وہ ہمشکل نبی تھا

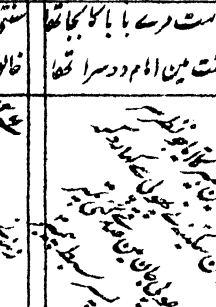

تلوار پہ کسکا سر پر نور و ضیا ہے
جو یار کی نظروں سے مجھے دیکھ رہا ہے

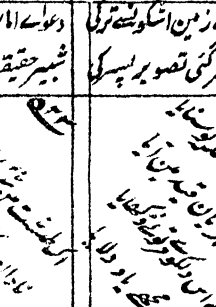

یہ چہرہ پرنور جو سب خون میں تر ہے
تو رونی تھی جسکو اسی غمخوار کا سر ہے

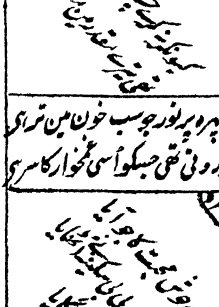

قیدی تجھے زینب کو کھلے بال بھی دیکھا
صد شکر کہ میں نے تجھے اس حال سے دیکھا

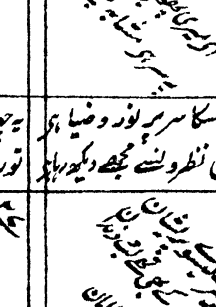

ہر دل کو یقین یہ مرے بابا ہی کا سر ہے
کرتا جو طرف سمت محبت سے نظر ہے

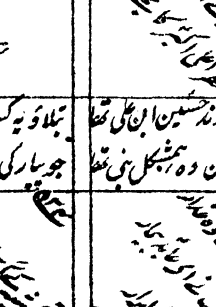

بولی یہ بعد نالہ و افغان سکینہ
اس چاند سی تصویر کے قربان سکینہ

۲۹

جسکو کہ ہلاتا ہو بھلا تا نہیں کوئی
یوں چھوٹی سی بیٹی کو کرتا نہیں کوئی

۳۰

اک تھرتھری سی پر گئی ہر اک کے بدن میں
بیٹی کی زبان شاہ نے لی جو دہن میں

۳۱

چھینیگا جو سر مجھسے گرفتار محن سے
ساتھ اُسکے مری جان نکلجاویگی تن سے

۳۲

چھاتی کی عوض خاکپہ پھٹا لگئے مجکو
کیون اتنا ہلایا تھا کہ ٹہر کا گئے مجکو

۳۳

در روح پیمبر سے یہ کہا کرتا ہی ظالم
کیون بیٹی کو بابا سے جدا کرتا ہی ظالم

۳۴

دلگیر مرا آتا ہو اب منہ کو کلیجا
پھر قید یون کو خانہ زندان مین بھیجا

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

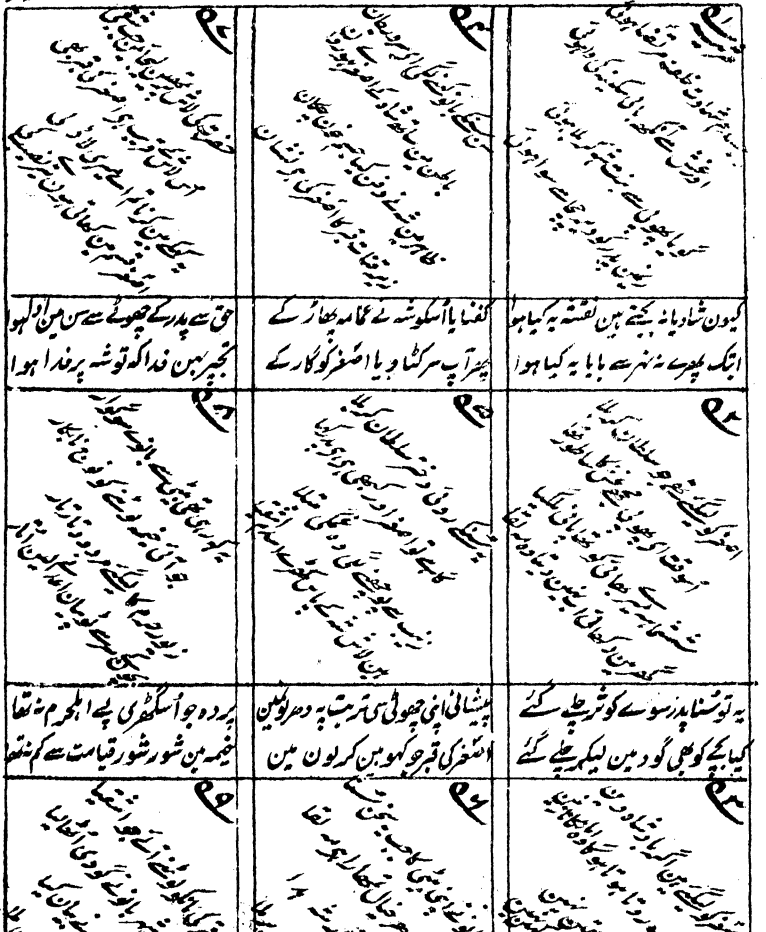

کیون شاد یا نہ بجتے ہین نقارہ سے کیا ہوا
ابتک پھرے نہ نہر سے بابا یہ کیا ہوا

کفنا یا اُسکو شہ نے عمامہ پھاڑ کے
پھر آپ سر کٹا دیا اصغر کو گاڑ کے

حق سے پدر کے چھوٹے سے سن مین اولہو
تجہیز بہن فدا کہ تو شہ پر فدا ہوا

یہ تو سنا پدر سوے کوثر چلے گئے
کیا بچے کو بھی گود مین لیکر چلے گئے

اصغر کی قبر جو کہو بن کر لون مین
پیشانی اپنی چھوٹی سی تربت پہ دھر لیمین

پردہ جو اُسکھڑی پے الجھرم نہ تھا
خیمہ مین شور شور قیامت سے کم نہ تھا

گو امان میری بیٹتی جھولے کے پاس ہی
پر کیا ہی گا ہوا رہ اصغر اداس نہی

لازم ہی اجتمار و سکو سر پر کو رد دیم
پہلے نہ شاہ سے علی اصغر کو رد دیم

اکدن امام ہوگا بنیا امام کا
پوتا ہی یہ حسین علیہ السلام کا

۱۰

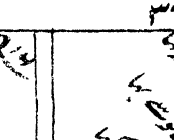

جائے نشست ہو یہ رسول انام کی
ملعونوں جل نہ جائے یہ مسند امام کی

۱۱

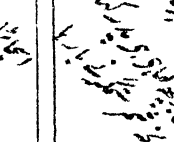

دکھلائیں تجھیں نیزے دکھائے اسیر کو
بس قتل حسین پہ لائے اسیر دن کو

۱۲

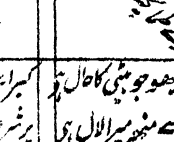

روئے ہیں اسکے غم سے جواہر مارکے
مرد دد لیگیا مرے گوہر اتار کے

۱۳

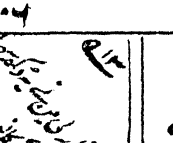

ای بابا اٹھ کے دیکھو جو بیٹی کا حال ہو
مردوں کے طمانچے سے منھ میرا لال ہو

۱۴

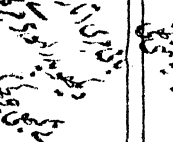

نکلو تو اختیار ہو ساری خدائی کا
ای بابا وقت ہو یہی مشکل کشائی کا

۱۵

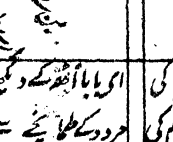

بے ماں کے دیر ہو گئی ہو اس صغیر کو
صدقے گئی ابھی تو نہ رویا تھا شیر کو

۱۶

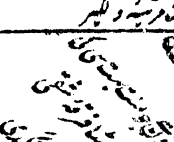

کہرا یہ کہنا ہی کہا مجھ تشنہ کام نے
پر شرم سے نہ آئی وہ حضرت کے سامنے

۱۷

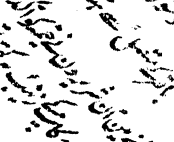

کم دن رہا قریب بہت وقت شام ہو
کہدے یہ سب سے آج کی سب یاں مقام ہو

۱۸

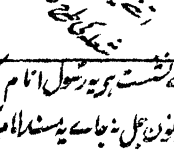

تشنے تو شہ کی بیچ دو سر سے ہوئے ہلاک
ہم بھوکے پیاسے تین پہر سے ہوئے ہلاک

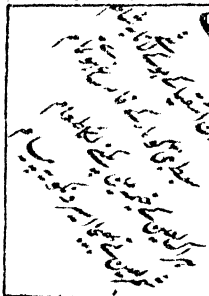

اب نام کوچ کا کبھی منھ سے نہ نکالیں
جب فوج سب کہیگی تو یا اللہ چلو نگا ہیں

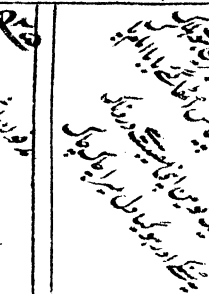

مردود دفن کرتے ہیں سب اہل شام کو
کوئی گاڑتا نہیں مرے بابا امام کو

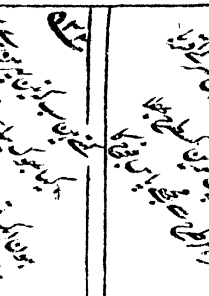

ہر اک کو مبند آئی ہے دشمن کو مار کے
بچہ نہ ملک بھی روئے نہ کوئی پکار کے

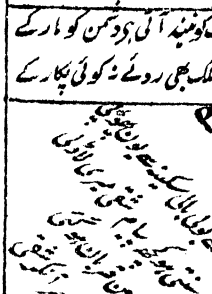

سالا تھا النفس دم سے امام انام کے
کچھ کھانا پانی دینا انھیں وقت شام کے

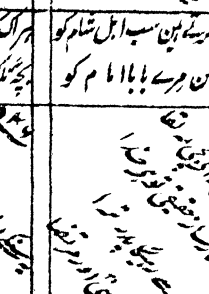

مادر مری کفن کو اگر پیاں پھاڑ گی
بیٹے کا لاش فاطمہ یاں آکے گاڑ گی

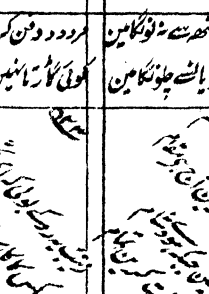

پانی کی قید بھی نہیں موقوف ہونے کی
خود دسری یہ قید ہوئی ہمپہ رسے کی

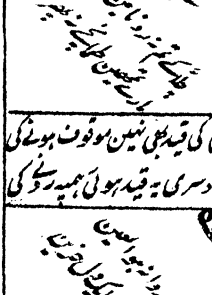

برداشت اتنی دیر نہیں آبلو پیاس کی
تعریف کیجیے میرے پدر کے حواس کی

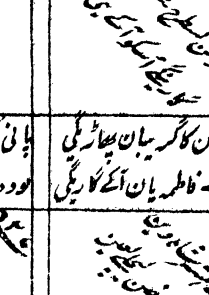

قاتل امام کا نہیں کچھ تم سے دور ہی
بیشک اسی محل پہ تقیہ ضرور ہی

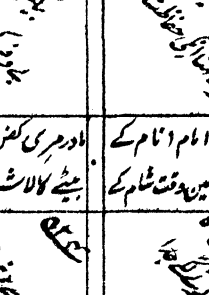

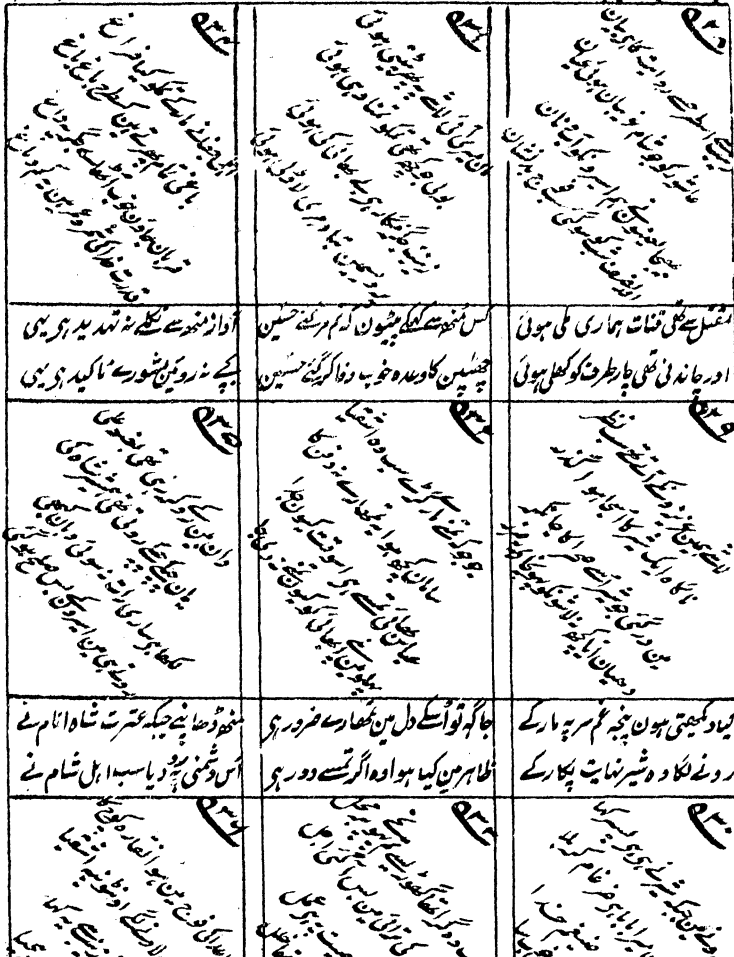

۳۰
ذبح کیا اصغر حسین کا روایت کا بیان
عاشورہ کو جو شام و بیان ہوئی بیان
کیا لعین نے ہنس کے کہا آج اس کو ذبح کر
اک قطرہ خون کی نہ گرے جس زمین پر ان

۳۱
ہوتی
ہوئی
ہوئی

۳۲
کیا فراغ
کیا فراغ

۳۰
قتل سے قلی قنات ہماری ملی ہوئی
اور چاندنی تھی چار طرف کو کھلی ہوئی

۳۱
کس منہ سے کہکے پھیروں گا میں مرنے حسین
چھپیں کا وعدہ خوب وفا کر گئے حسین

۳۲
آواز منہ سے نکلے نہ تہدید ہی یہی
بچے نہ رو ہیں مشورے تاکید ہی یہی

۳۰
کیا دیکھتی ہوں پنجہ غم سر پہ مار کے
رونے لگا وہ شیر نہایت پکار کے

۳۱
جا گہ تو اسکے دل میں تمہارے ضرور ہے
ظاہر میں کیا ہوا وہ اگر تم سے دور ہے

۳۲
منہ ڈھانپے جبکہ عترت شاہ انام نے
اس دشمنی پہ رویا سب اہل شام نے

۳۰
لاشے پہ منہ جو رکھدیا شاہ انام نے
آیا علی کہ غش مری آنکھوں کے سامنے

۳۱
اسپر فدا بتول دلیر فدا ہوا
آ مر ہی تمہارے قدم سے لگا ہوا

۳۲
دولی منہ کو چوم کے اس تشنہ کام کا
کوفے سے ہو کے قصد ہے اعدا کو شام کا

۳۴

کوفہ کا نام سنکے یہ بولی وہ لاڈلی
اپنے وطن میں سنتی تھی ان راحتوں کی بی
کہتے ہیں قبر باپ کی داد الیسر کی
اس قبر پاک پر ہین لحد کی بنا شتی

وہ بولی دست حق کا مرے سر پہ ہاتھ ہی
داد اتوای سکینہ ترے ساتھ ساتھ ہی

۳۵

آنکھون سے اپنی دیکھی ہین وہ بے کسون کی وارداتین
مقتل مین تیر سے دادا کا سینہ ہوا گلزار
دی جاچکی ہے باپ کے لاشہ کی اب خبر
دادی بھی جان دے کے ہوئی مقتل مین نثار

شاہون کو بیشتر ہی محبت فقیرون سے
غافل علی نہین ہین ذرا ہم اسیرون سے

۳۶

زینب بھی سکتے سے کرتی تھی یہ بیان
ناگاہ آئی کانکے قریب فوج بدگمان
تھی جو اسیر عترت شاہ ہشت زمان
جھلا یا انکو اور دھکیلا بسوئے سنان

حال اب بیان کوفہ کا کرو ادھر نہ شام کا
دلگیر کر دعائین ہون زائر امام کا

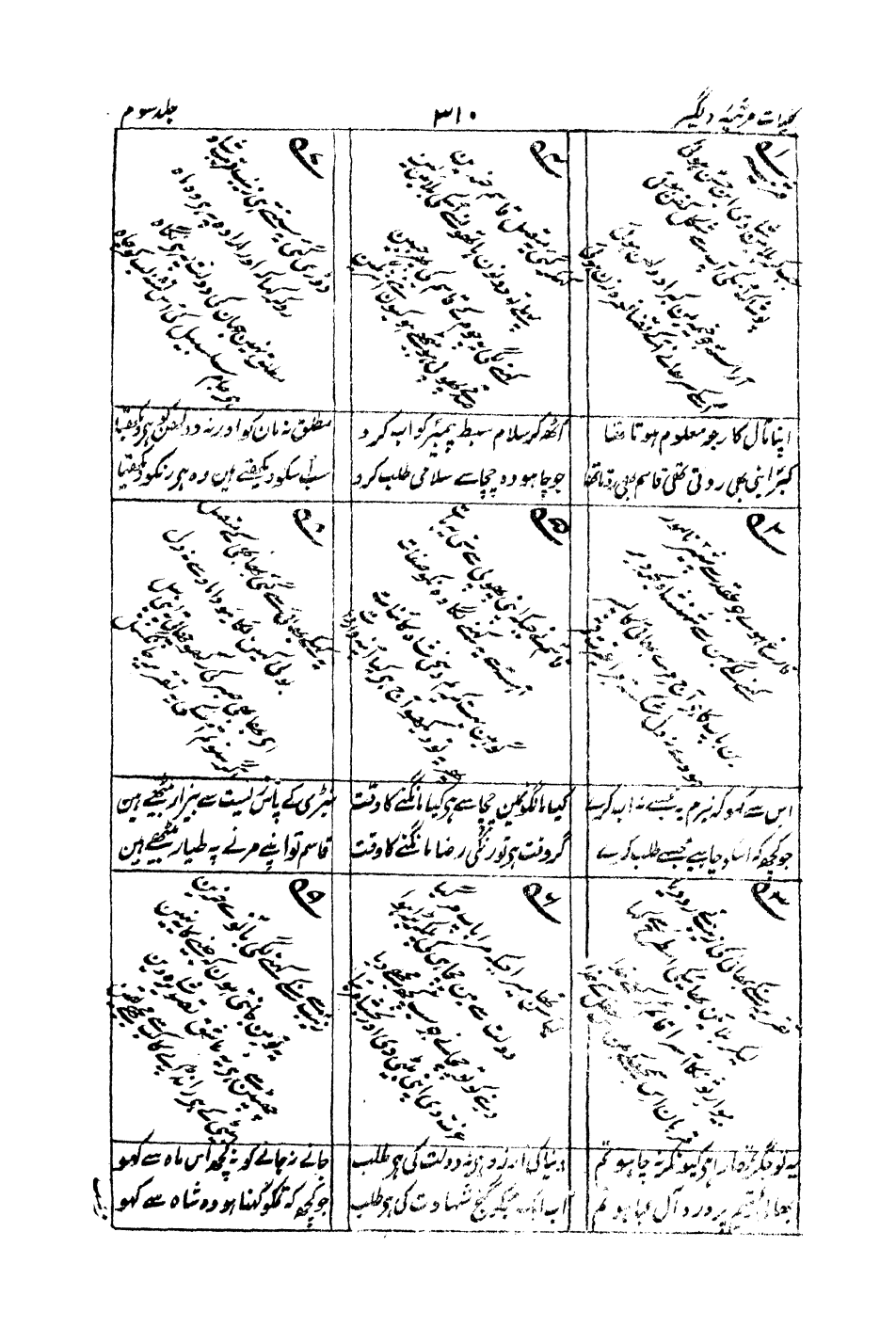

۱۰

قاسم تو مجکو چاہتا ہی باپ سے سوا
مخوار اسکا کوئی نہین آپ سے سوا

۱۱

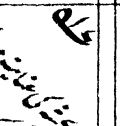

چھاتی اُسے لگا لیا سر و رُخ پیار سے
رو رُخ چھا بھیجے وہ ابو بہار سے

۱۲

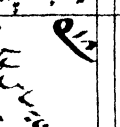

اک پانی مانگنا نہ ہو ہر چند پیاسے تم
اسکے سوا جو چاہو وہ مانگو مچاسے تم

۱۳

زہرا کی آپ مجکو غلامی مین دیجیے
مرنے کی رخصت آپ سلامی مین دیجیے

۱۴

ہر آر زو زبان پہ نام علی رہے
قبضہ مین وقت مرگ حسام علی رہے

۱۵

کی بات اسنے آج نرالی سلامی مین
لی بھی تو شہ سے رنگی رضالی سلامی مین

۱۶

قاسم کو آج پیش بنی آبرو ملی
میرے نصیب یہ تھے کہ تجسی بہو ملی

۱۷

جو سوچتی ہی ساس سو قابل نہین ترے
زیور جو کچھ ہی پاس وہ قابل نہین ترے

۱۸

رشتہ کی راہ سے تو کہین مین عزیز ہون
مجکو بہو نہ جانو تمھاری کنیز ہون

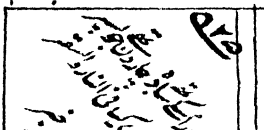

خوبی اُسی کے دم کی حقیقت مین ہی ہی
عزت اُسی سے میری بنی ہی اور تمھاری ہی

کبرا نے جبکہ حمد جناب خدا کیا
قاسم کی مان نے شکر کا سجدا ادا کیا

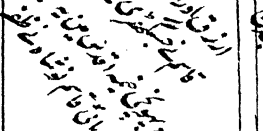

ہر چند خرد سال ہو میرا لال ہی
عزت کا پر بزرگونکی اُسکو خیال ہی

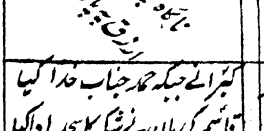

قاسم جو کام لینے لگے ذوالفقار سے
نکلی ہول بہر تماشا مزار سے

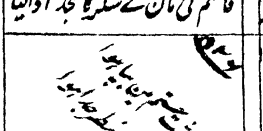

دونون دلون مین باتونکے ارمان رہ گئے
دونون نے سر جھکا لیا اور اشک بہ گئے

قاسم کی ماں پکڑکے کلیجے کو رہ گئی
ندی لہو کی کبرا کی آنکھون سے بہ گئی

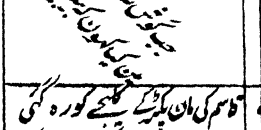

جسے ہوا ہی عقد جو آئین وش صفات کا
یہ میرے ہاتھ آیا وسیلہ نجات کا

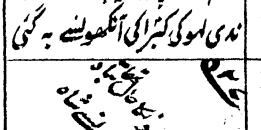

اس کم سنی مین اپنا بڑا نام کرگئے
ہر چند شدنی کام تھے پر کام کرگئے

۲۸

صد شکر تمہہ صدقے جو یہ گلبدن ہوا
افسوس ہے نہ آج جہان مین حسن ہوا

۲۹

کنبر کے پاس جیب نہ کوئی دوسرا رہا
پٹیا یہ سر کہ ہوش نہ اُسکو ذرا رہا

۳۰

امان نہین بھوپی نہین یان شاہ و دین نہین
خلوت سے کیا حصول کہ صاحب یقین نہین

۳۱

اپنی سنونگی آپہی دلکی کہونگی مین
بک بک کے یہ یقین ہے مجھے چپ رہونگی مین

۳۲

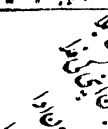

کچھ اختیار ہوتا جو موت اور حیات پر
کرتی نثار تمہہ مین جان اتنی بات پر

۳۳

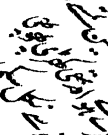

اب تم ہی وہ رہے نہ وہ صحبت وزار ہی
آخر کو میرے ہاتھہ حیا ہی حیا رہی

۳۴

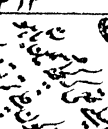

منھ تب زبان سے نہ کچھ بات کہہ سکی
لاش کو جو دیکھا تو چپکی نہ رہ سکی

۳۵

ارمان پورا اب مجھے کرنا ضرور رہی
یہ سر قدم پہ آپکے دھرنا ضرور رہی

۳۶

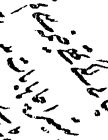

پاس عروس کرکے تن پاش پاش نے
دونون قدم سمیٹ لیے اپنے لاش نے

۳۵

دیکھا جو مرنے بچوں کو جسم پر یا جا
رونے لگا ادیب میں کہہ کر ہائے کیا
وہ داش اٹھا کے بیٹھ گئے سلطان کربلا
دیکھیے کر خطاب یہ آپ بیان دعا

اے کارساز میری دعا یہ قبول ہو		جو میرا مدعا ہی وہ جلدی حصول ہو

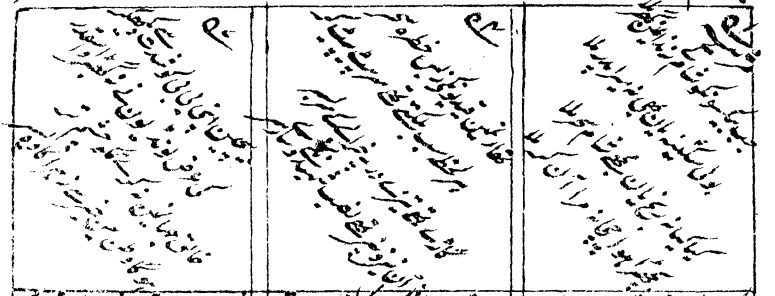

ہر کوچ مین سنتی تھی اور ہر مقام مین
بابا چچا پکارتے تھے ملک شام مین

آن قیدیان غم کو نہ اک لحظہ چین تھا
روتا تھا اور زبان پہ نام حسین تھا

غربت مین ہین قدم شہ عالی مقام کے
اکبر بی بی ہین بہت سے بیشمر ایک نام کے

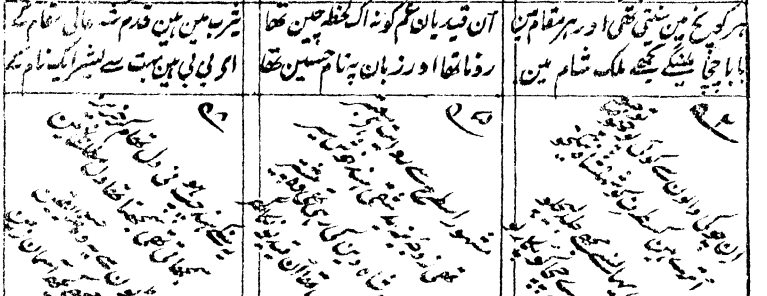

عباس سے کہو کہ جو پانی ملا نہین
تم آؤ جلد کچھ مجھے تسنے گلا نہین

برپا جوان اسیر تنکی فریاد و آہ تھی
اپنے محل مین ہند کی حالت تباہ تھی

گھر مین ہمیشہ دستہ تاست ملونگی مین
اب قیدیونکے دیکھنے کو بس چلونگی مین

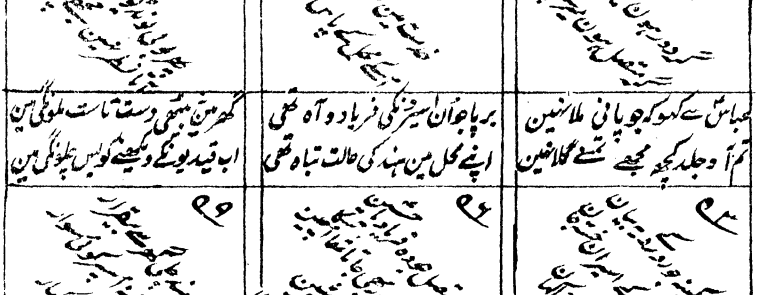

کل اور ہمپہ صدمہ ہی کیا تمکو دھیا ہے
بیکے گلے ہین صبحکو اور رسیمان ہے

آئی ہی قتل کرکے کسے فوج شام کی
یارب ہو خیر جان حسین امام کی

مشعل لیے تھی ساتھ اسکے روا ناکو
کرسی اٹھائے پیچھے تھی دامن اٹھا کے

۱۱۰

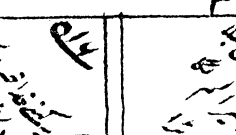

آجائے گر اجل تو فراغت نصیب ہو
پر دو یہیں کسی کو نہ ذلت نصیب ہو

۱۱۱

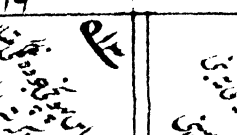

اس سر زمیں ہو کمال شباہت حسین کی
صورت وہی ہر جیسی تھی صورت حسین کی

۱۱۲

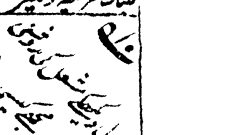

زہرا کی یادگار کا لو نام کسطرح
زینب جگر فگار کا لو نام کسطرح

۱۱۳

زندہ انکو چلو قدم اپنا اُٹھاؤ تم
بی بی کے سر ہٹے سر دنکے نہ نزدیک جاؤ تم

۱۱۴

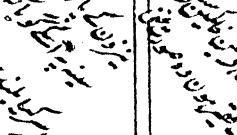

داخل ہوئی وہ آنکے جب اس مقام میں
گویا کہ پھر نہ جان تھی زینب کی جان میں

۱۱۵

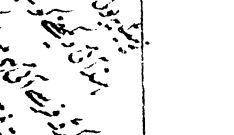

زینب پہ حادثہ تو کہیں یہ پڑا نہیں
سر تو کہیں علی کے پسر کا کٹا نہیں

۱۱۶

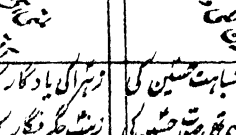

روشن ہوا یہ مجھ کو پہلی نگاہ سے
اچھوں کے سر پہ یہ جو چکتے ہیں ماہ سے

۱۱۷

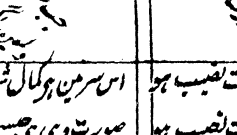

خاموش ہند قالب بیجان سی رہ گئی
آنسو نے شمع گر پڑی حیران سی رہ گئی

۱۱۸

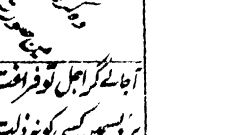

ناراج ہو گیا ہے تمھارا یہ ہند کہاں
کس قوم کی ہو اور ہے تمھارا وطن کہاں

۱۹

کیونکر فغان بلند نہو میرے سینہ سے
ہین کربلا مین شنگی اکبر مدینہ سے

۲۰

محرم ہو تم جناب رسالت مآب کے نام سے
واقف ہو تم حسین علیہ السلام سے

۲۱

بیٹا ہی آسکا حضرت سجاد کے سطح
بیضا ہی آسکی زینب ناشاد کے سطح

۲۲

کہنے لگی یہ کھیکے وہ آہ بھرنے سے
رخصت ہوئی مین نکلی ہون بی بی مدینہ سے

۲۳

سرچشمہ شاہ عالی وقار ہی
بھائی ہی یا تمہارا کوئی رشتہ دار ہی

۲۴

ہے جو بار بار یہ میرا سوال ہی
شبیر کی طرف سے مجھے در کمال ہی

۲۵

ہو سرفرود کیھ آئی ہی سر حسین
ہون زینب اسیر مین ہی خواہر حسین

۲۶

مین کیا بیان کرون کہ جو تجھپر بنا ہی ہی
پانی کی تجھسے کچھ نہ انیک سنا ہی ہی

۲۷

یہ سر چڑھا ہی نیزہ پہ بسبط رسول کا
گھر ہو گیا تباہ علی و بتول کا

۳۸

پانی پیو تو پانی کا ساغر نہ گن کا دن میں
سر ڈھانکنے کو اب کوئی چادر نہ گن کا دن میں

۳۹

اک اک تنی کی روح ہے ہر زہرا کی جان ہے

۴۰

یا شاہ جبکہ تمکو شہادت نصیب ہو
لونڈی کو تب تمھاری زیارت ہوئی نصیب

۴۱

یارب یہ میری دعا مستجاب ہو
دلگیر کربلا کو روانہ شتاب ہو

۴۲

چادر کا اوڑھنا بھی مجھے اب روا نہیں
اب تک حسین کو تو کفن بھی ملا نہیں

۴۳

دوسرا جو یہ کہیں دلسوز حسین ہیں
یہ آنکے بھانجے ہیں مرے نور عین ہیں

۴۴

اسوقت تک نہیں کبھی ایسا غضب ہوا
اک شب کی بیاہی رانڈ ہوئی کیا غضب ہوا

۱

دیکھا مظلوم کے اللہ نے ارادہ کیا ہے
یہ ہمیں لاشوں کے بننے کا ارادہ کیا ہے

۲

وہ عجب وقت مصیبت سے گزرا جائے ہے
چھا گیا رنگ شہادت سر سے فرما جائے ہے

۳

لوگو اٹھا لے کوئی گھوڑوں کا اٹھانا دیکھو
ہو یاں دونوں کی دیکھو کوئی آنا دیکھو

۴

کوئی چھوٹا نہیں مختار قضا نے باقی
یاں جو باقی ہیں تو دو چار یگانے باقی

۵

خاک چہرہ پہ لگائے ہوئے جی کھوتی ہیں
دیکھ کر لاش شہیدوں کے بہت روتی ہیں

۶

اور یہ فرماتا ہے کسو سے گھبرائی ہو
سیر جیتے ہوئے ڈیوڑھی پہ چلی آئی ہو

۷

دیکھا افسوس کہ اس وقت بھی کسی نے
اس مصیبت میں نہ دیکھا کہ کوئی مرتا ہے

۸

ہاتھ سے صبر کی دولت نہ گنوا دینا
سیر جیتے ہوئے ڈیوڑھی پہ نہ آ دینا

۹

بیکسی پسر شبیر الٰہی دیکھو
کشتی فوج عزیزاں کی تباہی دیکھو

۱۰

رہے قائم مری عزت کا بچانے والا
رہے جیتا مرا اور پردہ نہ ٹھہرانے والا

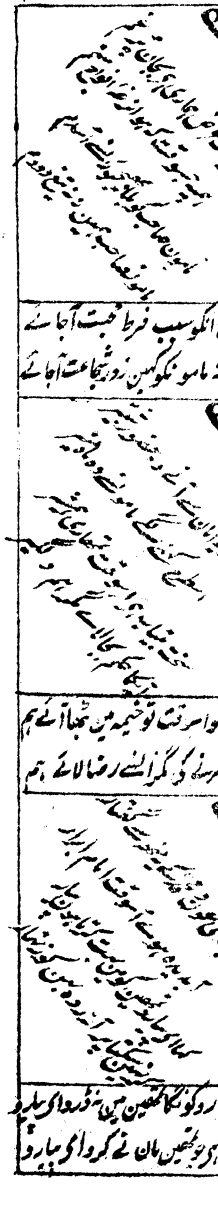

۱۱۰

داغ کیا کیا مجھے تقدیر نے دکھلائے ہین
کیسے کیسے رفقا شاہ کے کام آئے ہین

۱۱۱

کسطرح سے مجھے خیمہ مین بھلا چین پڑے
ایسے غمخوار جو ٹکڑے ہوئے کٹ کٹ کے زمین پر

۱۱۲

تمھین یان آنے کا جو حکم کیا اے پیارو
میرے بھائی کو یہ الہام ہوا اے پیارو

۱۱۳

تم غریبون کے شہ مظلوم کے کہلاتے ہو
آگے سب جاتے ہین تم پیچھے رہے جاتے ہو

۱۱۴

رات دن ناز اٹھایا ہی اسی دن کے لیے
تمکو جھانی پہ سلایا ہی اسی دن کے لیے

۱۱۵

آنکھوں سے آپکا فرمان بجا لاتے ہین
بیٹھو تم خیمہ مین سر دینے کو ہم جاتے ہین

۱۱۶

عشق انکو سب فرط محبت آجائے
اور نہ ماموں انکو کہین زور شجاعت آجائے

۱۱۷

مان کو اسوقت تو خیمہ مین بٹھا آئے ہم
اپنے مرنے کی مگر انسے رضا لائے ہم

۱۱۸

اب نہ روکو نگا تمھین مین نہ ڈرواے پیارو
کہدیا ہی جو تمھین مان نے کرو اے پیارو

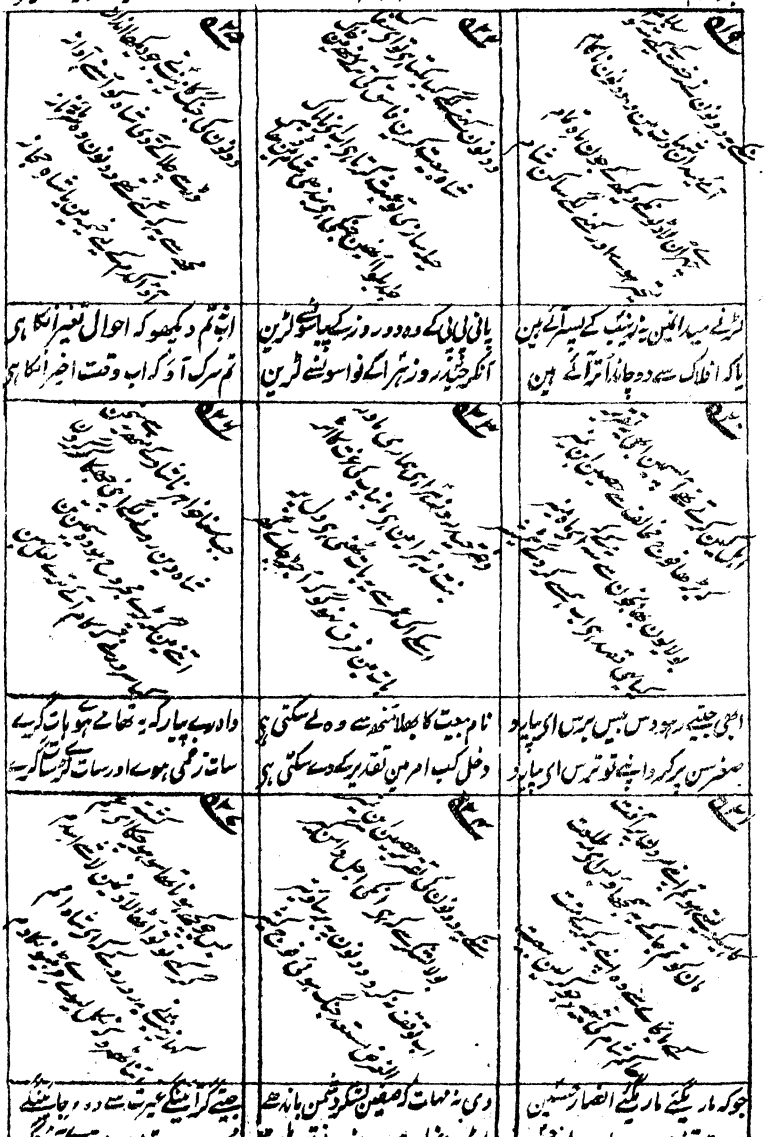

لڑنے میدان میں یہ زینب کے پسر آئے ہیں
پانی بی بی کے وہ دو روز کے پیاسے لڑیں
اب تم دیکھو کہ احوال تغیر انکا ہی
یاکہ افلاک سے دو چاند اتر آئے ہیں
انکر چند روز ہر اکے نواسوں سے لڑیں
تم سمرک آؤ کہ اب وقت اخیر انکا ہی

ابھی جیتے رہو دس بیس برس اے پیارو
نام بیعت کا بھلا منھ سے وہ لے سکتی ہی
واہ رے پیار کہ یہ تھانے ہوئے بات کرے
صفر سن پر کہ رہا پنے تو ترس اے پیارو
دخل کب امر میں تقدیر کے دے سکتی ہی
سات زخمی ہوئے اور سات سے لڑ سکتا ہے

جو کہ مارے گئے مارے گئے انصار حسین
دی نہ مہلت کہ صفین لشکر دشمن باندھے
جیتے کر آئینگے غیرت سے دوبارا بیٹے
اب نہ تیغ نہ ہوں دلبر و دلدار حسین
جا پڑے غول پہ دونوں نے تو سن باندھے
مجھسے وعدہ تھا نہ ہم جیتے ہوا ئینگے

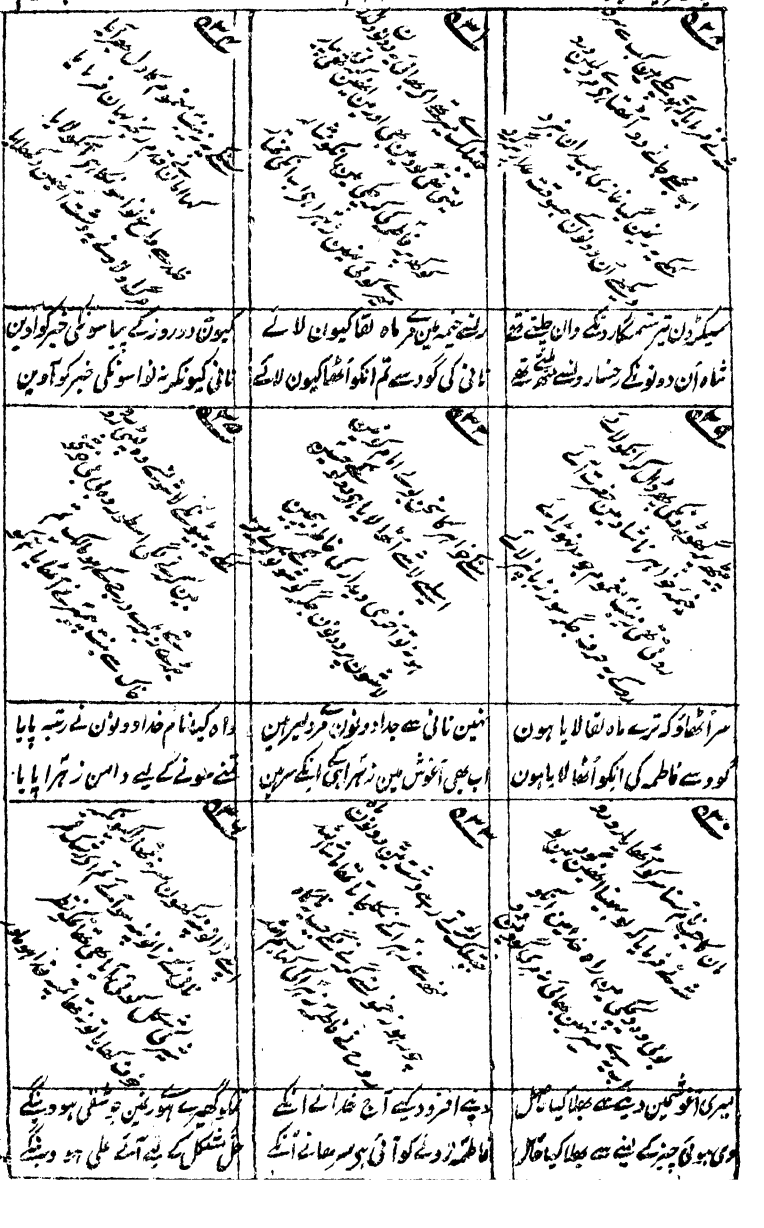

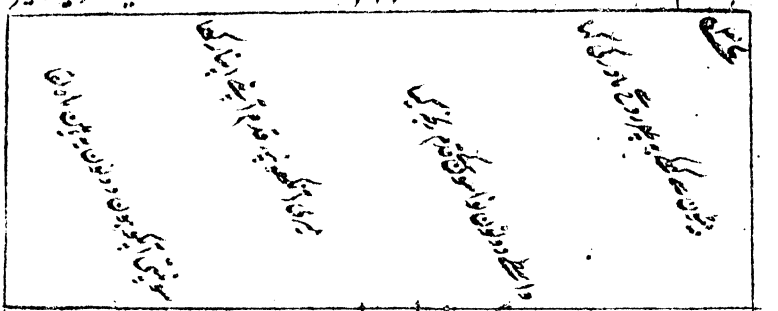

پالنے کی مرے بیٹوں کی سزاوار ہو تم | مالک انکی بھی اور میری بھی ہو مختار ہو تم

مضطرب واسطے فرزندوں کے کیا ہوتی ہے | اب کوئی آن مین بھائی سے جدا ہوتی ہے

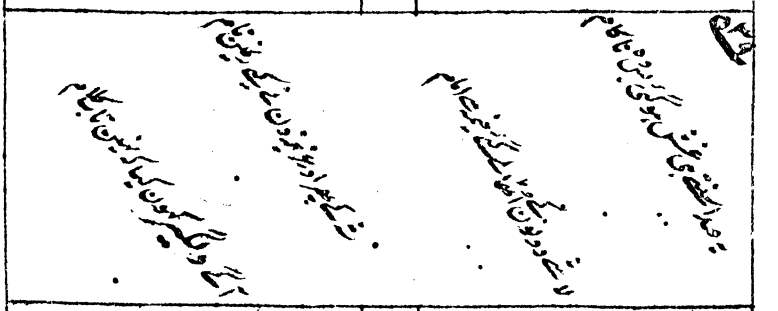

ہوش مین اسگھڑی زہرا کی وہ بیماری آئی | رخصت اکبر بنکیس کی جو باری آئی

بند معارسن مین یہ کہنا رسول کا سب ہی
یہ بانو ہی یہ رقیہ ہی اور یہ زینب ہی

بتول ہوتی تو زینب نہ بے ردا ہوتی
حسن جو ہوتے تو ہمپر نہ یہ جفا ہوتی

سر حسین ترے زیر کوفت اسدم ہے
جناب فاطمہ کو رنج سخت اسدم ہے

ضرر حسین کا کچھ تھا نہ میری بیعت مین
ترے پدر نے پھنسایا تجھے اذیت مین

خدا علیم ہی کچھ لطف زندگی نہ رہا
ہمارے پانچ بزرگون مین اب کوئی نہ رہا

مجھے بتول کی صورت دکھائی دیتی ہی
سر حسین سے لپٹی وہ بھائی دیتی ہی

ذرا زبان کو اپنی تو تھام کے ظالم
ستم رسیدون کو طعنے بہت نہ دے ظالم

حسین امام تو مارے گئے تو جیتا ہے
حضور روح محمد شراب پیتا ہے

نہ مرکے بھی مجھے فرصت الم سے اہ ہوئی
ستم ہے آپکی امت کے مین تباہ ہوئی

۱۰

ترے پدر کی شہادت سے مجکو عید ہوئی
یہ کچھ قرابت آخر تجھے نصیب ہوئی

۱۱

تمام امت جدنار سے رہا ہو لی
بنیدا اور قرابت بنی کی کیا ہو گی

۱۲

جہانگیں جبکہ ہمارے غلام آ ئینگے
علی کے ہاتھ سے کوثر کا جام پائینگے

۱۳

تربت جسکو ہی دریافت یکجو ہو دیگا
بنسکا کون زبان اور کون رو دیگا

۱۴

نما بھی انھیں ہونٹوں کی فاتحہ نزل سے
یہ لب کبھی نہیں واقف کلام باطل سے

۱۵

لب بتول ہم ہونگے اسکھڑی ظالم
لب حسین پہ تو ست لگا چھڑی ظالم

۱۶

بدن سے سبط پیمبر کا سر آ تا ہی
سمائی جب ہو نہیں یہ اسی کا پیارا ہی

۱۷

یہ سر ہی جسکا حقیقت میں مصحف ہادی
یہاں چھڑی نہ لگا ہی یہ بوسہ گاہ نبی

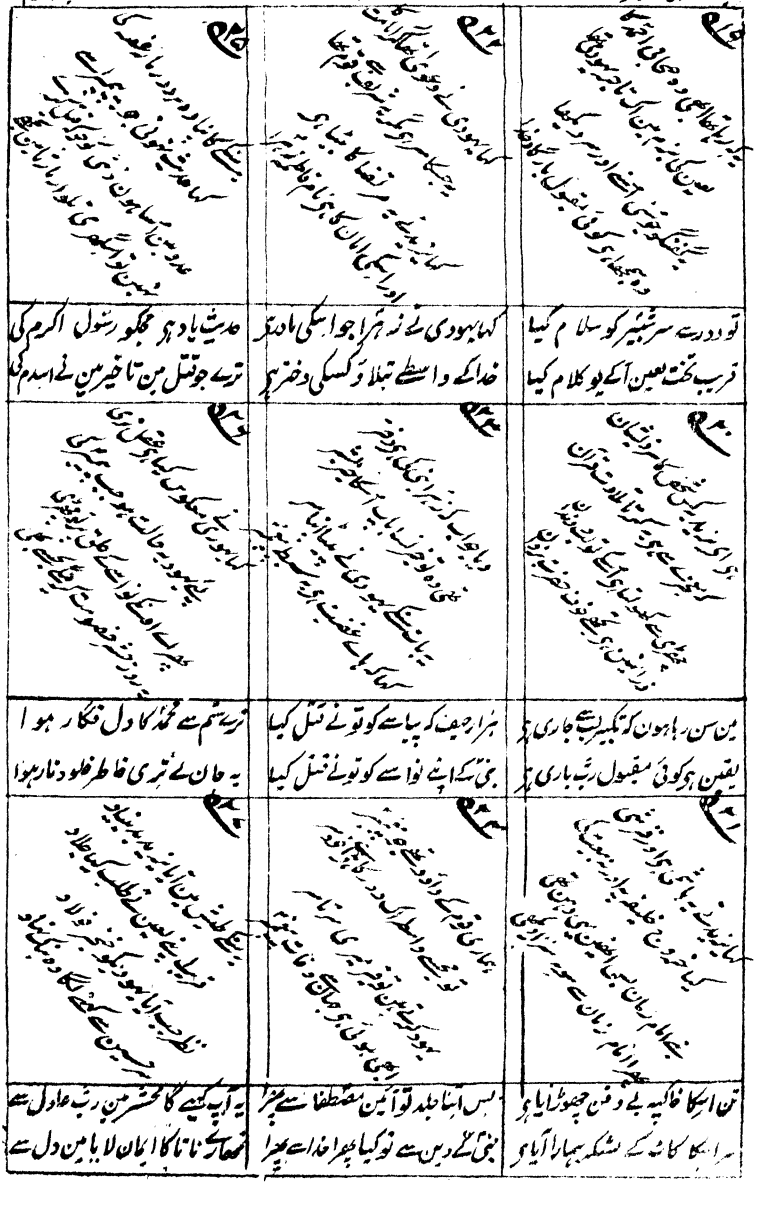

۱۹
پھر اپنا خیمہ جو دیکھا تو بے کفن چھوڑا پایا ہو
سر اسکا کاٹ کے لشکر میں ہمارا آیا ہو

۲۰
ہی اسکی زیست بھی کچھ کم سرور شہیدان
اسمیں سے ہی کہ ہوا اللہ اکبر قرآن
چھڑی ہے کس نے کہ جس نے ہوا کہ قرآن
در زمین ہی رکھے ہوئے خوف خدا ہو

۲۱
کیا خبر دی خلیفہ پیمبر کی
بنی ہاشم زمان بسی ہیں سے
پھر اہل زمان سے سوا سر اوپر کی

۲۲
کہا یہودی نے نہ ہرا جو اسکی مادر
خدا کے واسطے تبلا تو کسکی دختر ہو

۲۳
ہزار حیف کہ پیاسے کو تو نے قتل کیا
بنی کے اپنے نواسے کو تو نے قتل کیا

۲۴
بھرا ہے قہر سے دانت پہ جو پیمبر کی
تو شیعے واسطے کس در پہ ہے ہری سر تیرا
ہو دور کیسے نہ قہر پیمبری سر تیرا
بنی ہوں کی ہے جہاں دفات پیمبر

۲۵
کہا ہے کیا دہ دور ہا فوجی
کہا ہے شوق جو ہے پیمبر
کہا ہے شوق جو ہے پیمبر

۲۶
حدیث یاد ہو جملکو رسول اکرم کی
ترے جو قتل مین تاخیر مین نے اسدم کی

۲۷
کہا یہودی نے کیا ہو جو بے کسی
یہ بے ادب کو ادب سے طلق زبونی
پھر اسکے واسطے ہو ہے کہ ہے

۲۸
ترے ستم سے محمد کا دل فگار ہوا
یہ جان نے تری خاطر خلود نار ہوا

۲۹
بیٹے طلبش مین آیا ہے میدان
نزدیک بعین نظلب کیا جلاد
نظر جب اسکا یہود کیا خبر فولاد
حسین سے کہنے لگا دو بدو نباد

۳۰
یہ آپ کہیے گا محشر مین رب عادل سے
تمھارے نانا کا ایمان لایا مین دل سے

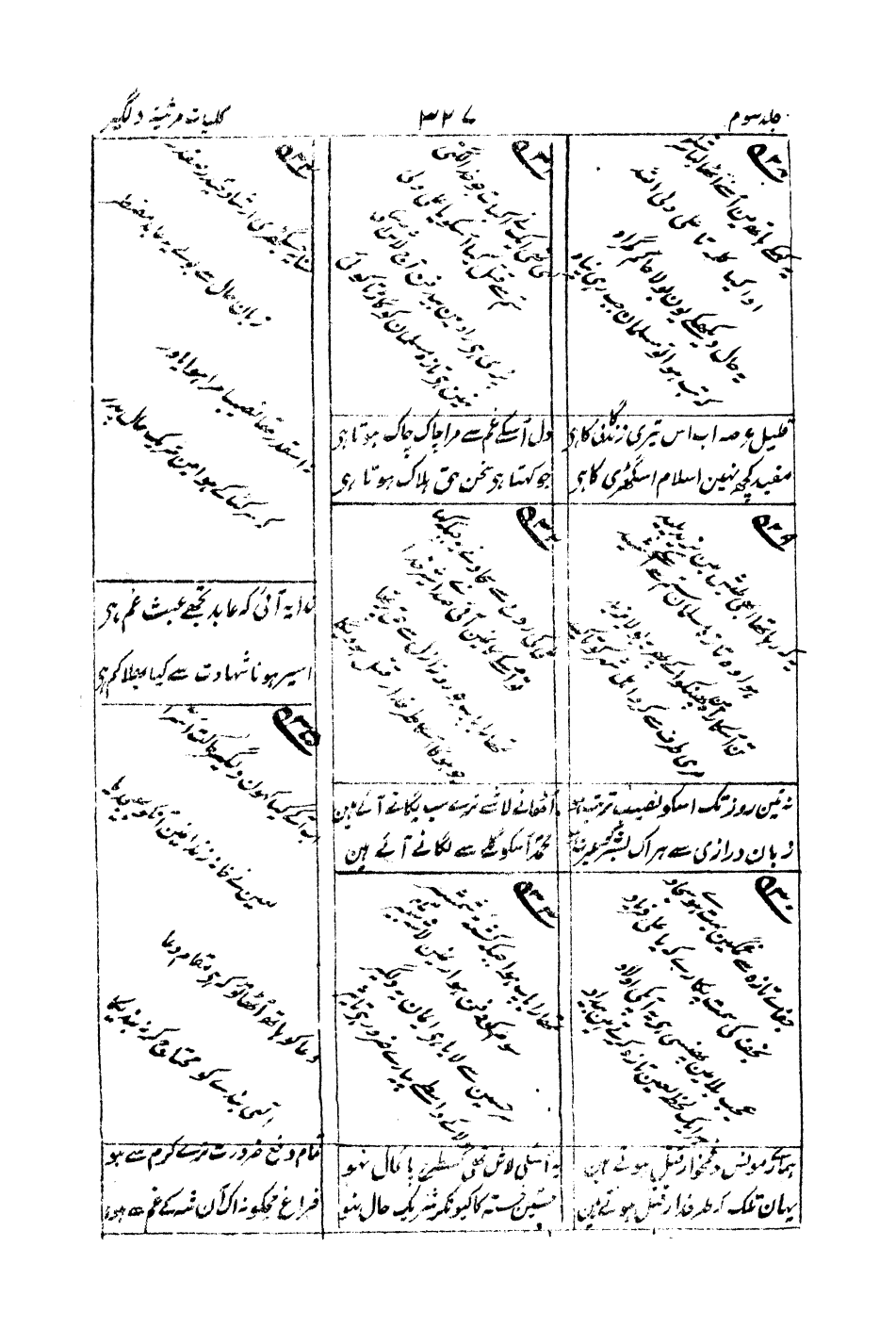

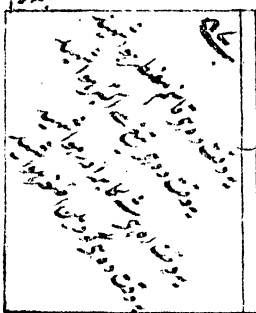

فرصت ملیگی کل تجھے بعد حسین سے
کل ہوگی اہلبیت کی رخصت حسین سے

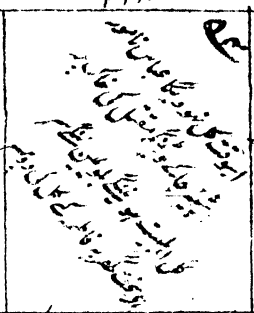

یہ ایک شب ہی سبط پیمبر کے چین کی
گردن کٹیگی بھکو رہین حسین کی

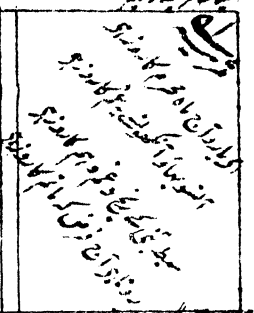

یہ وقت وہ ہی زید مین تنہا حسین ہی
یہ وقت وہ ہی زخمی شدہ شرقین ہی

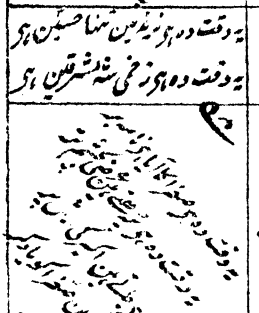

عشرہ تمام ہوتا ہی کل الفصال ہی
مہمان آج اور بھی زہرا کا لال ہی

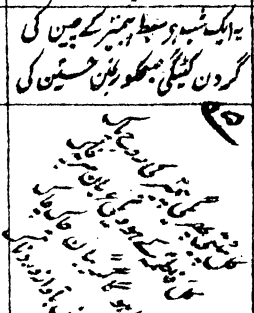

آفت پر زگی دین کے رکن رکین پر
کعبہ گریگا صبح کو روے زمین پر

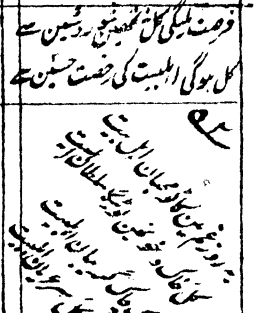

اسلام سکینہ بی بی لے آفت اٹھائی ہی
یہ وقت وہ ہی فضہ ملانے کو آئی ہی

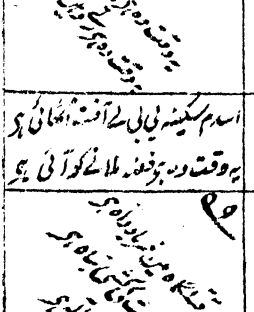

گھر خاک مین ملیگا ستم کو بتول کا
کل سر کٹیگا راکب دوش رسول کا

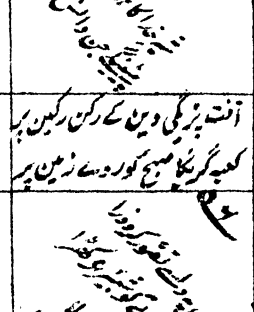

سینہ مین چھید برچھیون کے وار پار ہین
ڈیوڑھی پر اہلبیت کھڑے اشکبار ہین

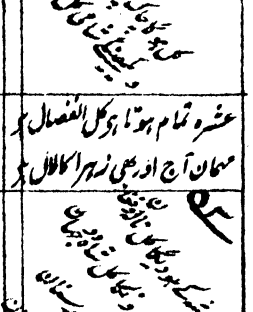

اکدم بس فنا شہ عالی وقار ہی
سینہ پہ تیغ حلق پہ خنجر کی دھار ہی

۱۰

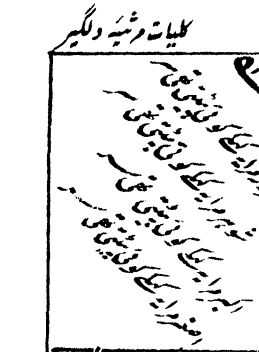

یہ خلق پوسہ گاہ رسول انام ہے
گردن سے سر کو کاٹ کے قصہ تمام ہے

۱۱

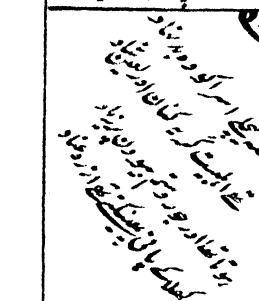

پردہ رہا نہ باقی جوانوں سبکے سامنے
خنجر چلا حسین پہ زینب کے سامنے

۱۲

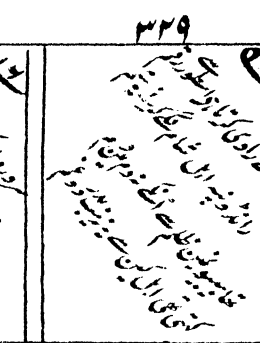

چادر نہ چھینو میری محمدؐ کے واسطے
دیتی ہوں تمکو حیدر و احمدؐ کے واسطے

۱۳

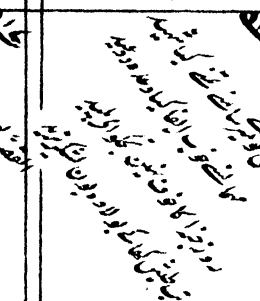

لیجا بیٹھنے کچھے کھلے سر یان سے شام کو
اگہ اس حال سے کرینگے خاص و عام کو

۱۴

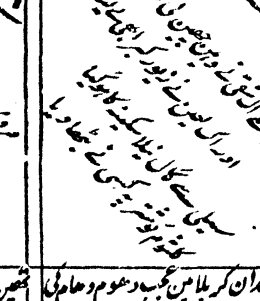

عابد جو رو رہے تھے شہادت کے ذوق میں
وہ بھی اسیر ہو گئے زنجیر و طوق میں

۱۵

میدان کربلا میں عجب دھوم دھام تھی
جس ظلم سے کہ کانپتی روح امام تھی

۱۶

تنہا دیج میں تھے نہ کچھ اونکو ہوش تھا
آنکھیں تھیں نیچی شرم سے گریہ کا جوش تھا

۱۷

تھا بیٹھنا کہ سر کو دھنا زار زار رونا
تھا ایسا اور جورو ستم آپ پر نہ ہونا

۱۸

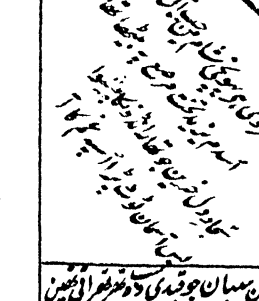

تھیں بیبیاں جو قیدی و دست ستم فگار
منہ شرم سے وہ بالوں میں اپنا چھپاتی تھیں

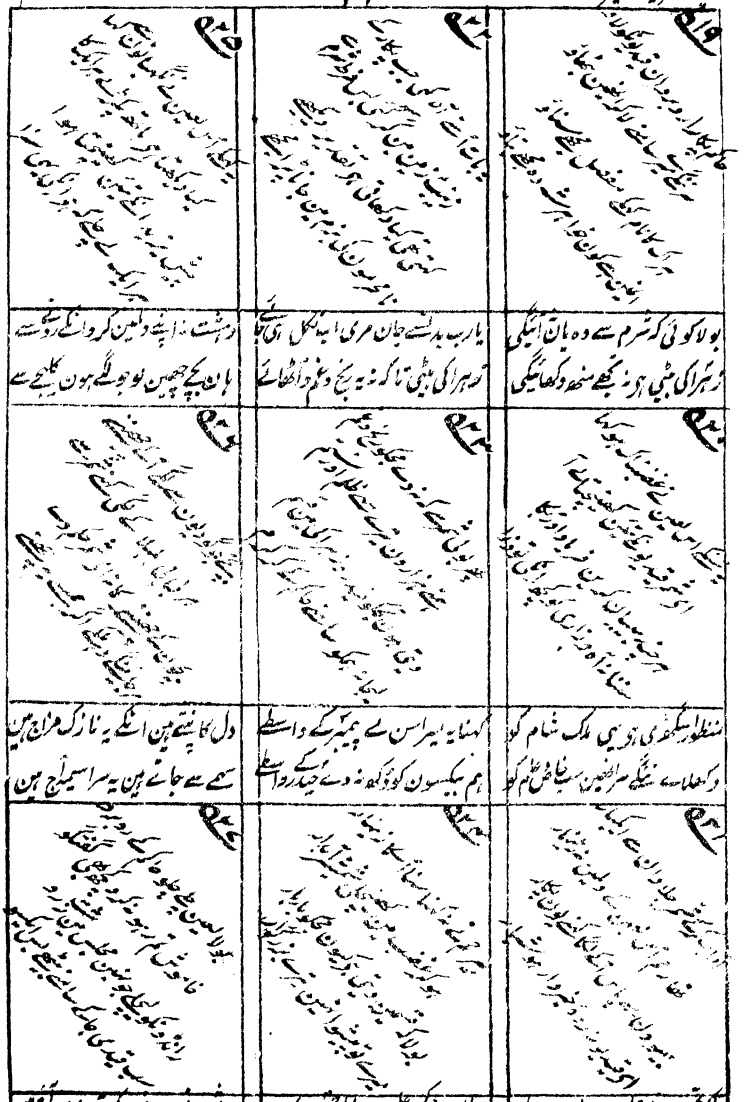

۲۵

پوچھا کسطرف ہے ترا خوابگاہ امام
زینب نے کیون کیا نہ تجھے آکے سلام
سجاد نے یہ سنکے کیا ارخواہر امام
واجب ہے تجھپہ دختر زہرا کا احترام

ہم لوگ تجھکو ظالم و کافر سمجھتے ہین | تسلیم کب کرین تجھے فاجر سمجھتے ہین

۲۶

نادم ہوا یہ سنکے یزید سیاہ رو
اور بیٹھے آپ ہی سے دہوس کی گفتگو
کھولا اسنے جب یہ خط تو بولا وہ زشت خو
ان قیدیون کو خانۂ زندان میں رکھیو تو

دلگیر قید خانہ کا آگے نہ حال کہہ | ہر جوش گریہ اس گھڑی خاموش ہی تو رہ

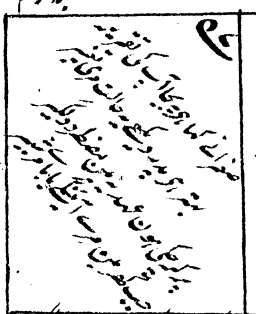

مین مستی ہون شبیر وطن کی طرف آیا
ہی متصل اب دلبر شاہ نجف آیا

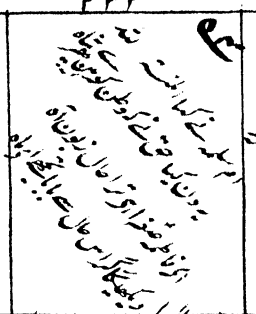

خونناب جگر آنکھو سے سرور کی بہیگا
پھر کیا تجھے فرمائے گا کیا مجھکو کہیگا

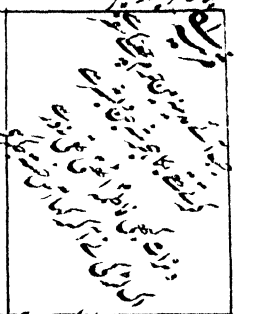

سر کوندھ کے کپڑے ہمین پہنا ئینگی اماں
اُسدم مین نہا ؤنگی جو نہلائینگی اماں

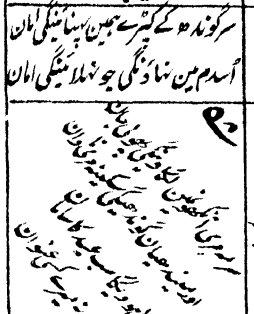

مژدہ جو کہا آمد سلطان زمن کا
لازم ہی مین یوسف ہون اگر نیزے پہ رسن کا

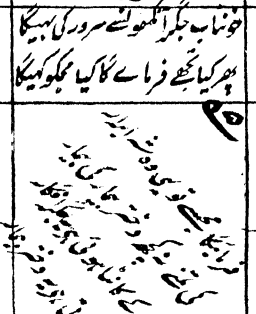

نہ آنکھون مین سرمہ ہی نہ سر اسکا کنڈھا
میلی سی پھٹی کرتی ہی سو ٹکڑے ردا ہی

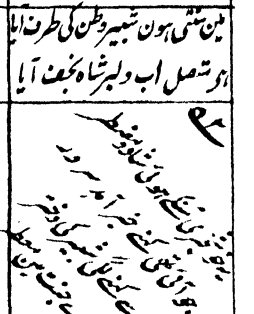

بچھڑے جو لعین آنکے پھر کیا مجھے غم ہی
کعبہ کی ملاقات نہین عید سے کم ہی

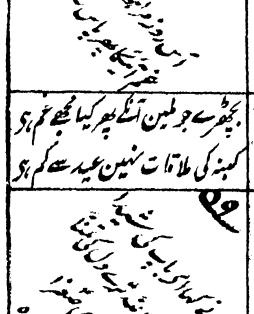

کوئی آن مین ہوتا ہی آجا آکر گھر مین
کوئی دم مین ہین آتے شہ والا گھر مین

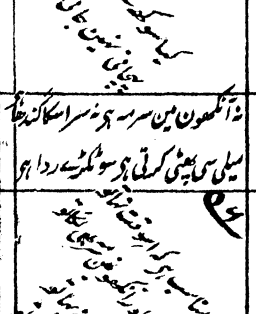

معصوم تجھے فاطمہ کا لال نہ دیکھے
بابا ترا تغییر ترا حال نہ دیکھے

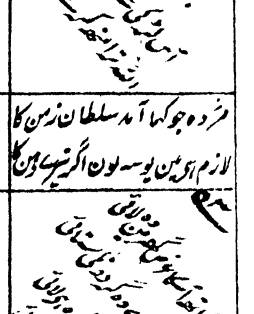

لب خاک سے آلودہ ہینگے شاہ زمن کے
لیوینگے وہ بوسے ترے رخسار و دہن کے

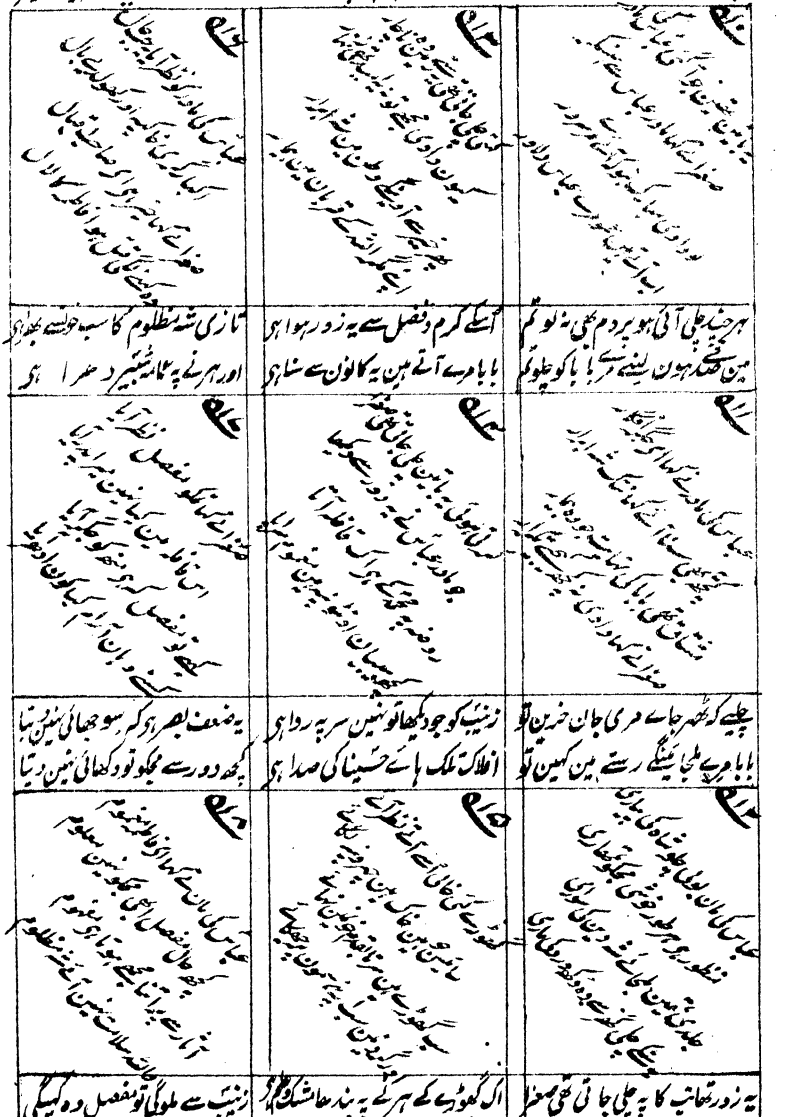

۱۱۱

ہر چند چلی آئی ہو پر دم بھی نہ لو تم
مین تھک رہون لیٹے ترے بابا کو چلو تم

۱۱۲

اسکے کرم و فضل سے یہ زور رہا ہی
بابا مرے آتے ہین یہ کانون سے سنا ہی

۱۱۳

تازی شہ مظلوم کا سب جوڑ سے بھڑا ہی
اور ہرنے پہ عمامہ شبیر دھرا ہی

۱۱۴

چلیے کہ ٹھہر جاے مری جان حزین تو
بابا مرے ملجائینگے رستے مین کہین تو

۱۱۵

زینب کو جو دیکھا تو نہین سر پہ ردا ہی
افلاک تلک ہاے حسینا کی صدا ہی

۱۱۶

یہ ضعف بصر ہی کہ سوجھائی نہین دیتا
کچھ دور سے مجکو تو دکھائی نہین دیتا

۱۱۷

یہ زور تعاقب کا پہ چلی جاتی تھی صغرا
امید مین ملنے کی چلی جاتی تھی صغرا

۱۱۸

اک گھوڑے کے ہرنے پہ بندھا شاہ کا پرچم
اک ہرنے پہ عمامہ سلطان امم ہی

۱۱۹

زینب سے ملوگی تو مفصل وہ کہیگی
لو بات ہی صغرا وہ چھپی تو نہ رہیگی

۱۹

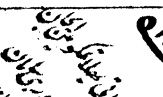

کوئی اونٹ بٹھاو درکمین تعظیم کو آتے ہیں
عباس کی ماں آئی ہے تسلیم کو آتے ہیں

۲۰

بس کہکے یہی چھاتی سے لپٹایا بہن کو
ہم جیتے پھرے گاڑکے ہفتاد و دو تن کو

۲۱

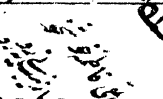

عابد نے کہا ہوچکے یہ سب باغ جناں میں
ہم رہ گئے تھے کھینچنے کو اونٹ جہاں میں

۲۲

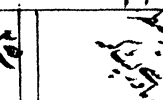

ہیجان ہوے سرور خوشخو مرے آگے
گردن پہ رکھا شمر نے خنجر مرے آگے

۲۳

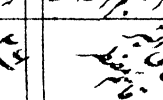

بھائی کی گئی جان مری آنکھوں کے آگے
گھر ہو گیا ویران مری آنکھوں کے آگے

۲۴

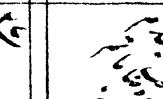

اس امان سے اکبر کے نہ آنے پہ خفا ہو
شاید کہ تم اپنے نہ بلانے پہ خفا ہو

۲۵

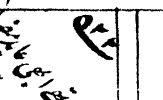

اکدم کا بھی آرام جو پاتے ترے بابا
تو تجکو بلاتے ہی بلاتے ترے بابا

۲۶

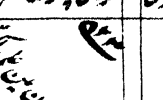

غربت پہ تصدق میں تری پیاس کے صدقے
اکبر پہ فدا اور ترے عباس کے صدقے

۲۷

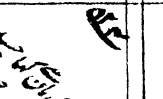

عباس کی بیوہ سے کہا آنسو بہا کر
کیا روتی ہو پانو پہ گرو ساس کے جاکر

۳۲۹

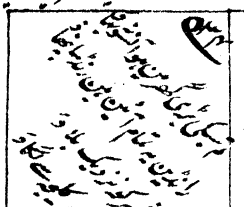

یہ لونڈی ہو قربان بس آنسو نہ بہاؤ
مجکو بھی اور ان رانڈوں کو رنڈسالہ پہناؤ

۳۳۰

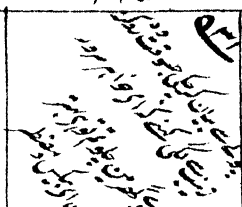

ام سلمہ روتی ہین وان ہاتھو نکو ملکر
وہ حضرت شبیر کا پرسا انھین چلکر

۳۳۱

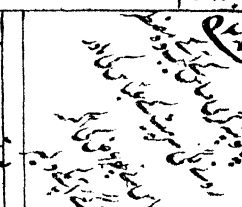

ہر چند کہ ہر لی نی گرفتار محن ہی
پر فاطمہ کبڑا تو یہ اک شب کی دلہن ہی

۳۲۸

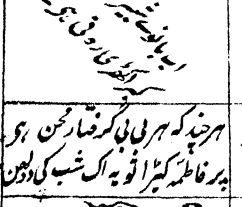

پھر بعد بڑی دیر کے وہ ہوش مین آکر
رونے لگی پوتے کو کلیجے سے لگا کر

۳۲۹

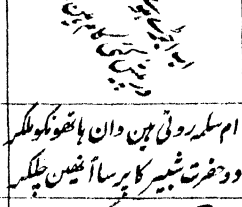

سر پیرے عزیزون کے آثار لگے نانی
پر دلسمین بابا مرے مارے گئے نانی

۳۳۰

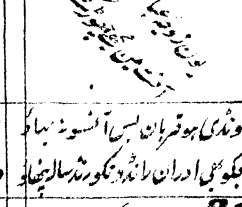

جتنی مین فقط اشک بہانے کو رہی تھی
اور بانو کو رنڈسالہ پہنانے کو ہی تھی

۳۲۷

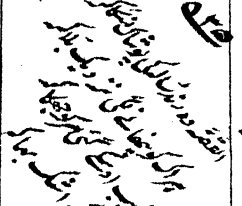

چہرہ وہی انداز وہی اور وہی خو ہی
صدقے گئی بجین مرے عباس کی لو ہی

۳۲۸

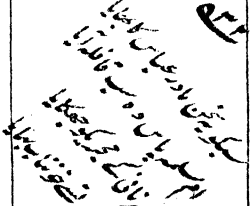

ہر ایک کی چھینی تھی ردا فوج شقی نے
رنڈسالہ نہی پہنا یا نہین انکو کسی نے

۳۲۹

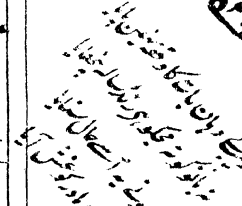

بیتاب ہوئی پٹ کے اپنے سر و رد کو
رنڈسالہ پہنانے لگی جب اپنی بہو کو

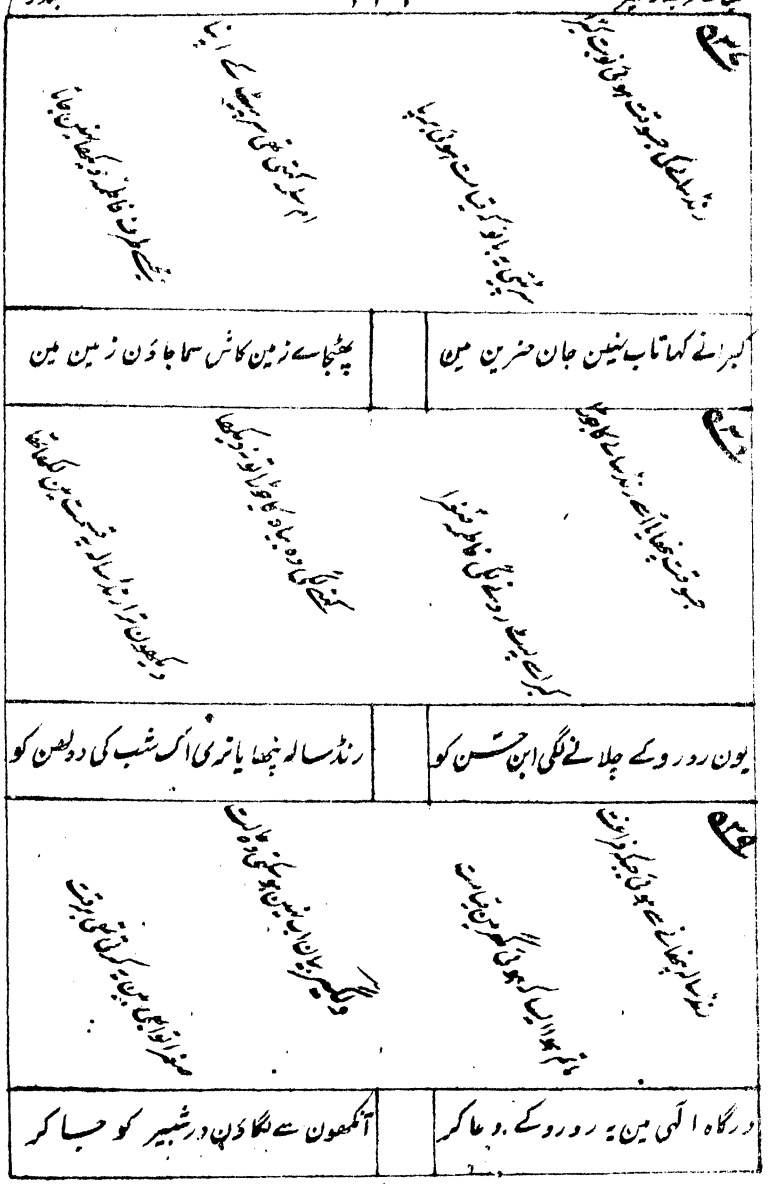

۱

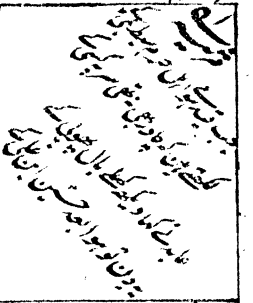

جب پانی لیے دیکھتے تھے دشمن دین کو
ہر ایک یہ کہتا تھا کہ پہلے دے ہمین کو

۲

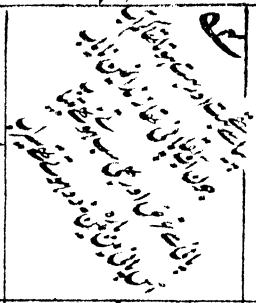

تھا پانی کے دینے مین عجب طور سستی کا
بارہ مین نہ تر ہوتا تھا حلقوم کسی کا

۳

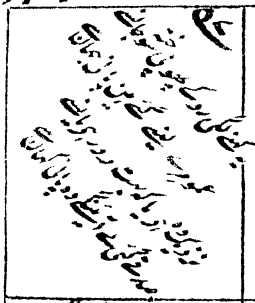

وہ نہر ہی یا چشمہ ہی یا کوئی کنوان ہی
چوکی جو تسمکاروں کی بیٹھی ہین وان ہی

۴

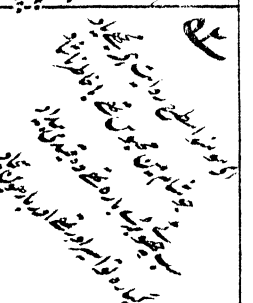

کچھ بیبیان کچھ طفل کر فتار محن تھے
سب بھوک سے بیتاب تھے تشنہ دہن تھے

۵

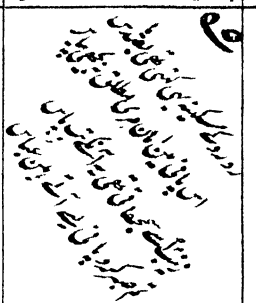

وہ بول نہ ہاتھونسے تسمکے کہ پیون گی
جب پانی مچالا دینگے جی بھر کے پیونگی

۶

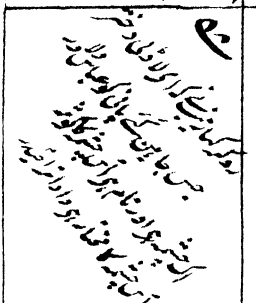

کیا دل تسمکار گذر کر سکین اُسپر
کیا تاب کہ کفار نظر کر سکین اُسپر

۷

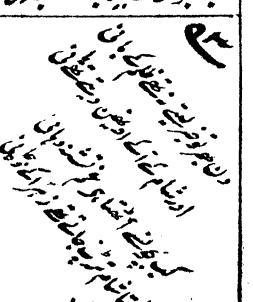

جب پانی لیے دیکھتے تھے دشمن دین کو
ہر ایک یہ کہتا تھا کہ پہلے دے ہمین کو

۸

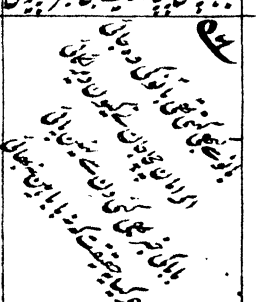

پانی کے تردد مین مچا جان وہان ہین
یہ تو کہو کوئی کہ پدر میرے پدر کہان ہین

۹

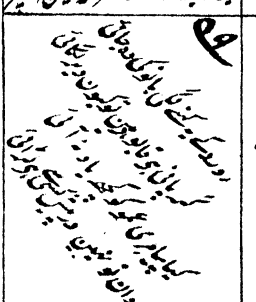

فاضل جو مچا ہو گئے مجھ تشنہ دہان سے
کیا چشمہ کوثر ہی بہت دور رہا تھا

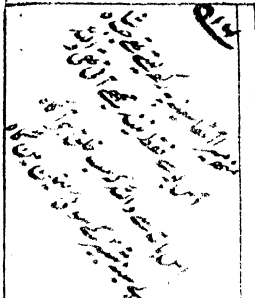

بان فاطمہ اہل حرم گھر یہ کنان تھا
دیوار سے اس سمت سر شاہ شہان تھا

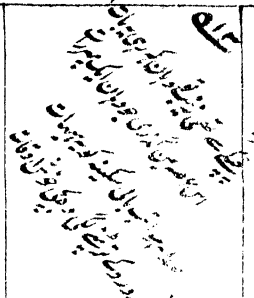

کہتی ہی بچے شکل دکھاتے نہین بابا
وقت آیا مرے سونے کا آتے نہین بابا

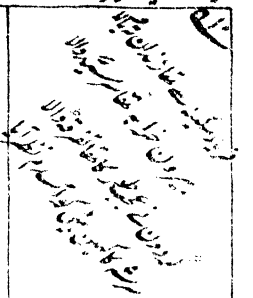

کر فرش ہو مخمل کا تو کچھ کام نہین ہی
بے سینہ شبیر کچھ آرام نہین ہی

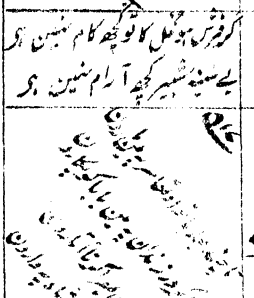

ہو یوار سے اس سمت سر دوش نبی ہی
طاقت مجھے پھر اٹھنے کی زنہار نہین ہی

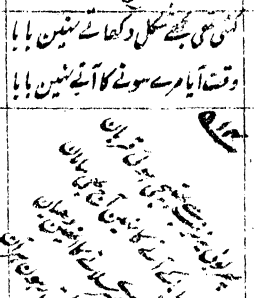

یاد آتی پدر کی مجھے ہر ایک گھڑی ہی
مجکو تو کئی دن سے نہین نیند پڑی ہی

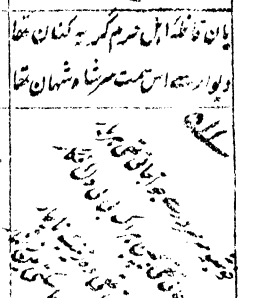

دکھ کا ہے کہے چپ سے کا بھی ہرگز نہ کہین
چھاتی سے لگون یا کی اور سوئی رہون

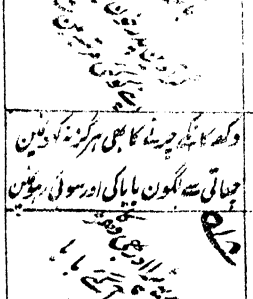

مر باپ کا دیکھیگی سکینہ اگر آکر
تو دور کے بہنے سے لپٹ جائیگی جاکر

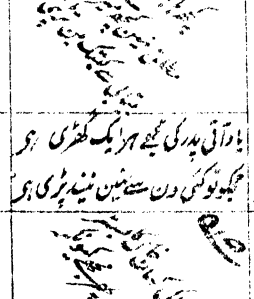

ہر چند مری امان بھی زہرا کی بہو ہی
پر سینہ شبیہ کی کچھ اور ہی لو ہی

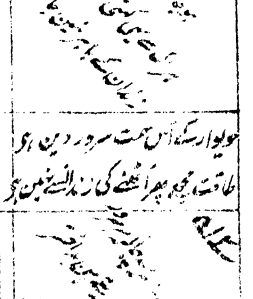

کچھ روشنی بھی بان نہین گھر اسکے بابا
کیا مجکو اندھیرے مین نظر آئیگے بابا

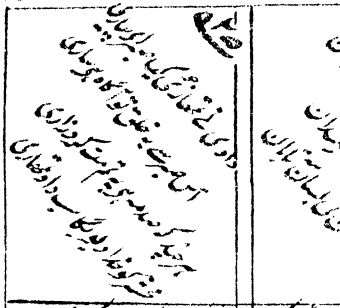

روتے ہے ترے غم میں حسین چونک نہ اٹھے
یہ فتنہ خوابیدہ کہیں چونک نہ اٹھے

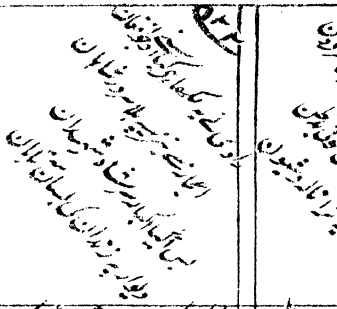

چلائے کہا کس لیے روتی ہے سکینہ
بابا ہو فدا کس لیے روتی ہے سکینہ

خالق کو ترے کان سے کھلائیو پیاری
محشر میں اسی کرتے سے تم جائیو پیاری

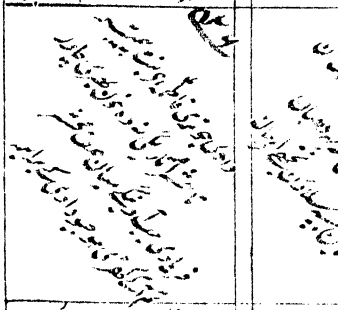

رکے دشہ والا ہو فرزند ماہ سے روشن
ہو جائیگا زندان قدم شاہ سے روشن

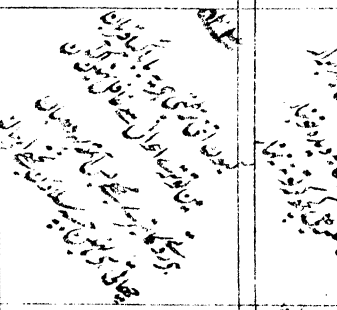

اب تیر سے سلانے کو نہ روئیو مری پیاری
بس چھاتی پہ مان اپنی کے سوا ئیو مری پیاری

چادر وہ تو تم کرتہ پھر اس آن دکھانا
پہلو وہ دکھا دیکی تو تم کان دکھانا

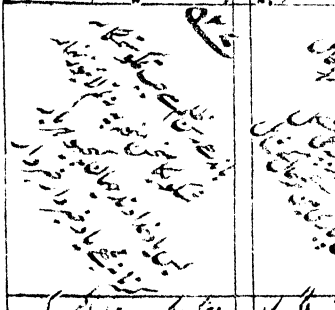

تھی خاکپہ رو رو کے وہ بیتاب تڑپتی
ہر لحظہ تھی جوں ماہی بے آب تڑپتی

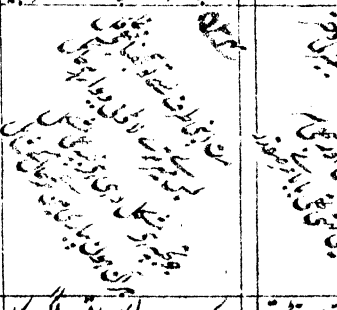

سر کو مرے صدقہ ابھی باقی ہے گلے کا
اک لاڈلی باقی ہے مجھے رنج رسن کا

جز شکر نہ اک حرف زباں پر نہ سکینہ
است کی رہائی کی دعا کیجو سکینہ

۲۰

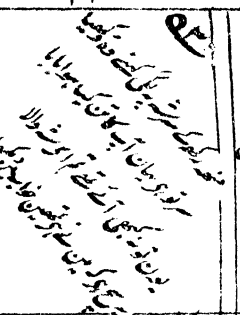

جون ٹوٹے ستارا وہ اس انداز سے آیا
دامن مین سکینہ کے سر اعجاز سے آیا

۲۱

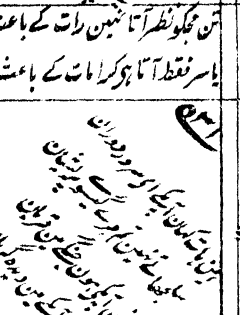

تن مجکو نظر آتا نہین رات کے باعث
یا سر فقط آتا ہی کرامات کے باعث

۲۲

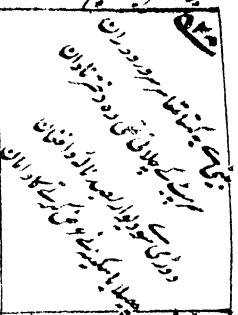

تم پھرے نہ چلانے کی آواز سے آئے
پر پہنچی جو چلائی تو اعجاز سے آئے

۲۳

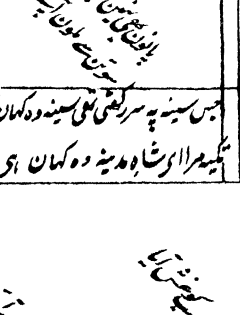

بابا دے چھاتی سے لگائے مجھے آئے
مین کب سے نہ سوئی تھی سلانے مجھے آئے

۲۴

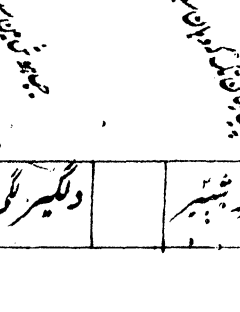

جس سینہ پہ سر رکھتی تھی سینہ وہ کہان ہی
تکیہ مرا ای شاہ مدینہ وہ کہان ہی

۲۵

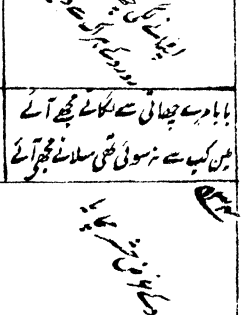

مشتاق ہون اک بات کی حضرت کے دہن سے
گر مجھسے نہین بات کرو اپنی بہن سے

۲۶

نیزے پہ بدستور گیا پھر سر شبیر

دلگیر لگی پیٹنے سر دختر شبیر

۱۰

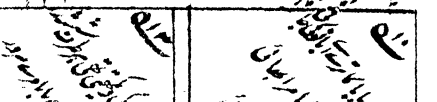

ترے پاس آؤں گا فرماگئے ہیں آئینگے حضرت
جو بچا نے کو کہتے تھے تجھے لیجائینگے حضرت

۱۱

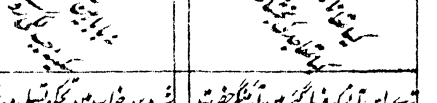

پکاری پھر تو بانو تو کہ مطلب اسکا بر آیا
سکینہ لاڈلی کے خواب میں شاید بدر آیا

۱۲

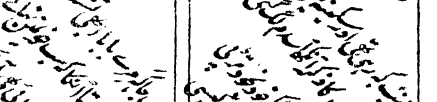

بتا کر ماجرا بانو نے کہا اب کیا یہ حالت ہے
اٹھو بیٹی کہ پھر محشر تلک خواب فراغت ہے

۱۳

شب دیں خواب میں تجکو تسلی دینے آتے تھے
سکینہ نے کہا ہاں وہ تجھکو لینے آئے تھے

۱۴

ابھی تو آئے تھے بابا جدا پھر ہو گئے ہو کیوں
جگایا کیوں مجھے جو بخت میرے سو گئے ہو کیوں

۱۵

کدھر گم ہو گئے بابا مرے لو کو کہیں دیکھو
اِدھر دیکھو اُدھر دیکھو یہیں دیکھو وہیں دیکھو

۱۶

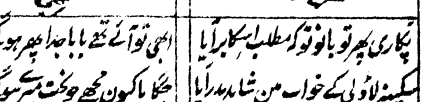

کہا زینب نے بابا ہے کہاں کیوں سر پکڑتی ہو
بیا نسے اٹھکے تم ناحق اندھیرے میں بھٹکتی ہو

۱۷

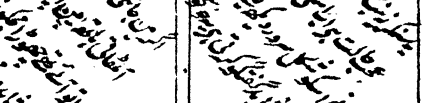

گلے سے مان لگاتی تھی مگر چلتی رہتی تھی
سکینہ ہائے بابا ہائے بابا رو کے کہتی تھی

۱۸

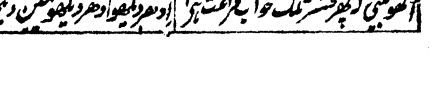

بھلتی ہے کسی صورت نہیں بانو کی بھلائی ہے
اسی کے رونے کا غل ہے اسی کی یہ دہائی ہے

۲۱۹

کہا زینب سے جاں اسدم نہیں ہے جز امین کیا ہے
بھرا آتا ہے دل میرا بھیو پی اے امین کیا ہے

۲۲۰

ادھر مٹی نے خلقوم شہنشاہ زمن چوما
ادھر شہ نے گلے سے سر نے سکینہ کا دہن چوما

۲۲۱

خدا کا شکر ہے بیٹی سلامت آپکو پہونچی
امانت واسطے میں یہ امانت آپکو پہونچی

۲۲۲

مگر کھانا ہے جنت کا ملک جو اس سے آتی ہے
مین اس خوشبو کے صدقے جاؤں کیا نکلی بتا تو ہے

۲۲۳

یہ لونڈی بچہ صدقے داغ مجلو سے آئے ہو
اس اپنی لاڈلی بیٹی کو صدقے بچے آئے ہو

۲۲۴

جب اسکے جسم مین مطلق نہ گرمی کا اثر پایا
کہا چلا کے بانو نے سکینہ نے پدر پایا

۲۲۵

اٹھایا آپنے جب پوش سر تہ کا نظر آیا
کہا نادان نے دیکھو بھیو پی پر ابد زر آیا

۲۲۶

ادھر آؤ ذرا صاحب مصیبت تو اسے کر لو
بھتیجی آپکی جاتی ہے رخصت تو اسے کر لو

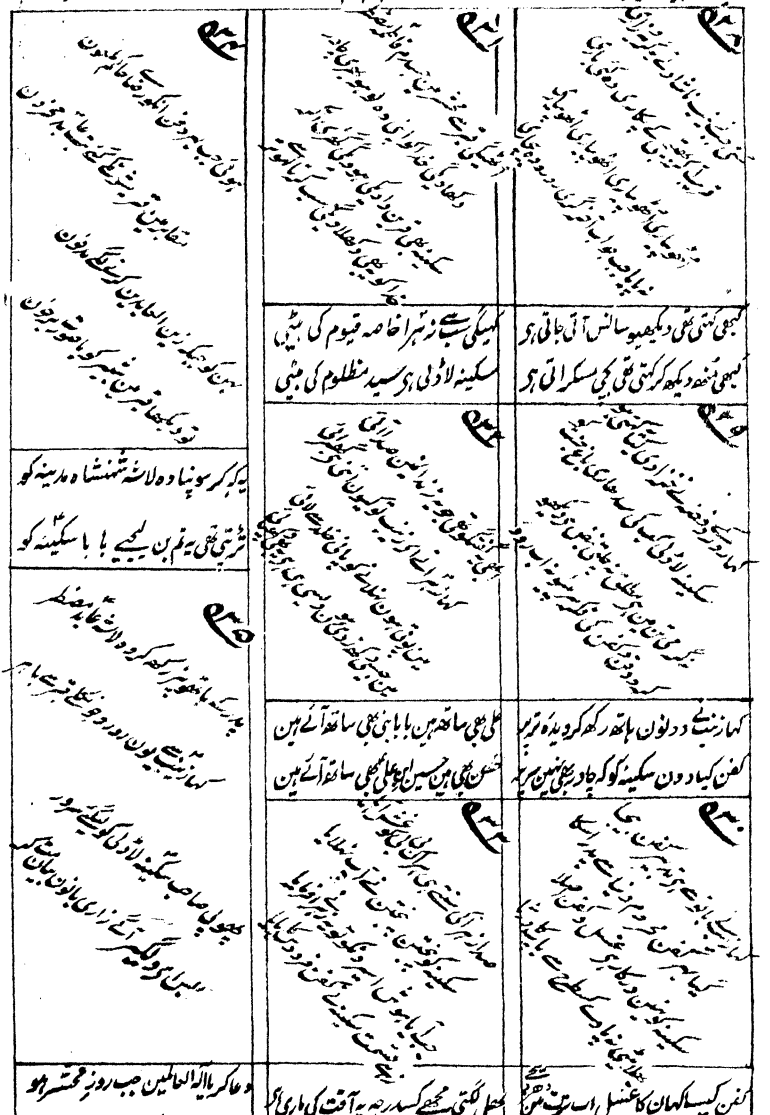

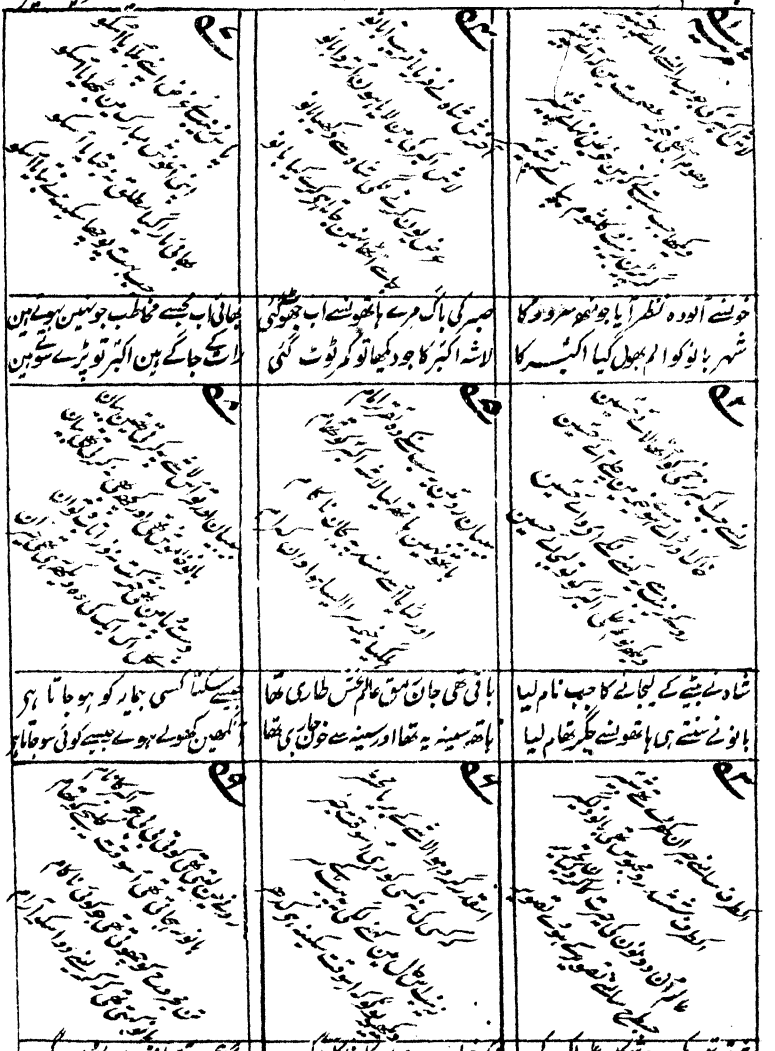

خونسے آلودہ نظر آیا جو منھ سرور کا
شہر بانو کو الم بھول گیا اکبر کا

صبر کی باگ مرے ہاتھ سے اب چھوٹ گئی
لاشہ اکبر کا جو دیکھا تو کمر ٹوٹ گئی

بھائی اب مجھسے مخاطب جو نہیں ہوتے ہیں
رات کے جاگے ہیں اکبر تو پڑے سوتے ہیں

شاہ نے بیٹے کے لیجانے کا جب نام لیا
بانو نے سنتے ہی ہاتھوں سے جگر تھام لیا

باقی تھی جان مثل عالم غش طاری تھا
ہاتھ سینہ پہ تھا اور سینہ سے خوں جاری تھا

جیسے سکتا کسی بیمار کو ہو جاتا ہے
آنکھیں کھولے ہوئے جیسے کوئی سو جاتا ہے

شہ تو تھے دیکھ رہے شکل علی اکبر کی
بانو کہتی تھی خدا خیر کرے سرور کی

مجکو خطرہ ہے دم اسکا نہ نکلجائے کہیں
دیکھ کر بھائیکا لاشہ نہ دہل جائے کہیں

ہوگا جیں تو بھائی مری بھجا دیگی
اسکی یہ نیند جوانی کی اچٹ جاویگی

۱۰

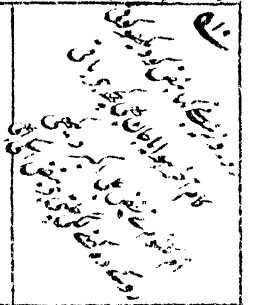

منھ پہ بین پٹکا کے کہا ماں نے جو پانی آوے
ہر یقین ہو تجھے یہ یوسف ثانی آوے

۱۱

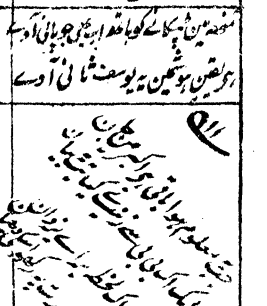

کیا تعجب ہے جو آنکھوں سے اشارات کرے
شاید اب ہو تجھے یہ اور بات کرے

۱۲

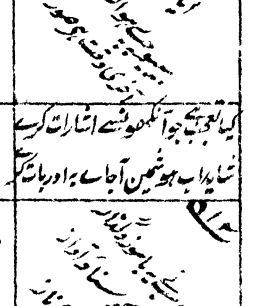

سطح تک بھی کبھی خاموش نہیں رہتے تھے
جسے کہتے تھے کسی سے جو نہیں کہتے تھے

۱۳

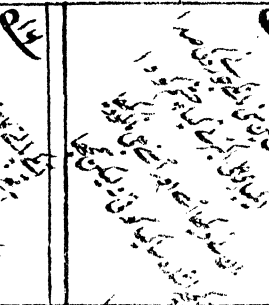

بولی ماں پیاسکا شکوہ ہے یہ پیارا کرتا
اب بھی آنکھوں سے ہر پانی کا اشارہ کرتا

۱۴

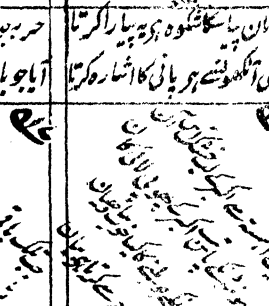

ہوئی مشہور زمانے میں کہانی میری
میرے بابا کے جو کام آئے جوانی میری

۱۵

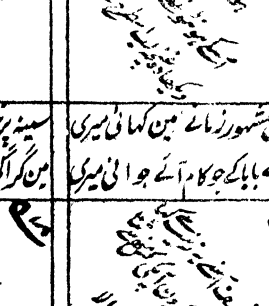

کوئی ایذا مجھے قسمت کی بدولت نہ ہوئی
حیف ہو مجھ سے کچھ آپکی خدمت نہ ہوئی

۱۶

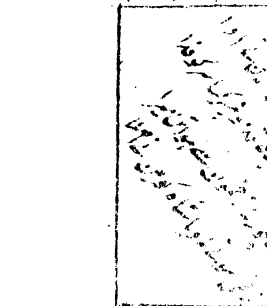

حر یہ بولا کہ چلا میں تو دمن پر روکا
آیا جو بابا پہ تیر اپنے بدن پر روکا

۱۷

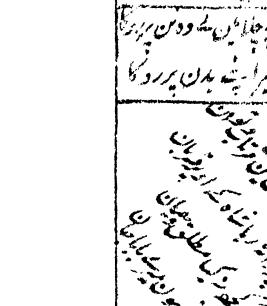

سینہ پر تیر و لگا جب تو میں مجبور ہوا
میں گرا گھوڑے سے شبیر کا تن چور ہوا

۱۸

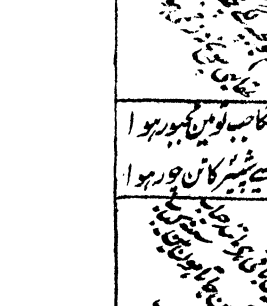

نامبارک تو ورے رہ اسے دیا تم
بانو سر پیٹے اگر ہاتھ پکڑ لیتا تم

۲۱

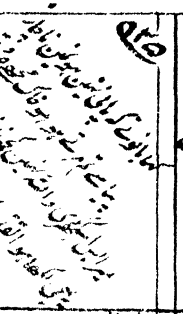

بانو چلی کبھی روئے سے جو ہو جاتی تھی
بیٹے کی آنکھ ہوئی رنفو نکو سلجھاتی تھی

۲۲

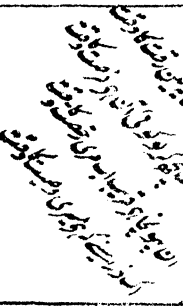

اسی ہیئت سے دراد ھیان میں لانا مجکو
پانی جب آپ پیو بھول نہ جانا مجکو

۲۳

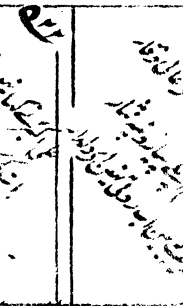

ابھی چھٹا جاتا ہی یہ ساتھ بہن بھائی کا
مجکو رونا ہی تو شبیر کی تنہائی کا

۲۴

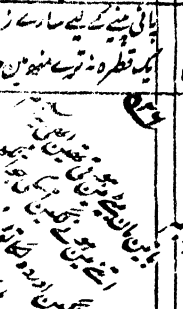

کپڑے کو آپکے سب خونسے بھر جائینگے
مرتے مرتے مرے سب کام سنور جائینگے

۲۵

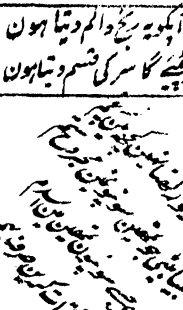

خلد میں دادی کے حجرے کو جو میں جاتا ہون
سب کے بدلے میں دے داغ نکھیں جاتا ہون

۲۶

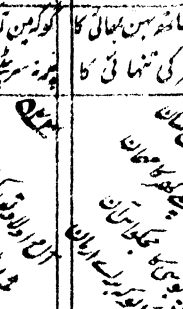

کوکر میں آپکو یہ رنج والم دیتا ہون
پھر نہ سر پیٹیے گا سر کی قسم دیتا ہون

۲۷

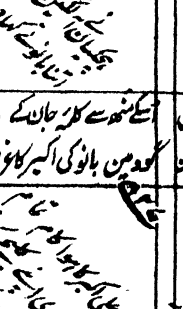

گود میں بانو کی اکبر کا غرض دم نکلا

۲۸

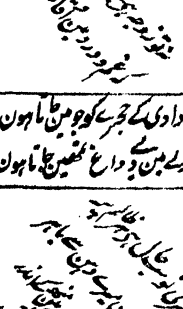

آسکے منھ سے کلمۂ جان کے باہم نکلا

۲۹

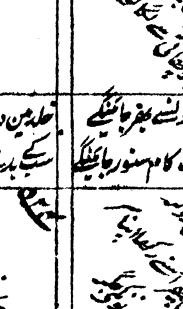

پانی پینے کے لیے سارے زمانے کو ملے
ایک قطرہ نہ ترے منھ میں چوانے کو ملے

۳۰

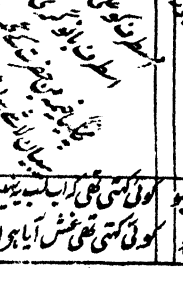

کوئی کہتی تھی کہ اب لب پہ نہیں کھولیگا
کوئی کہتی تھی غش آیا ہی ابھی بولیگا

۳۴۰

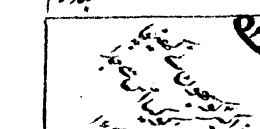

غافل اس شکل سے سوتے مین نہین ہوتے تھے
کبھی یون کھولکے آنکھون کو نہین سوتے تھے

۳۴۱

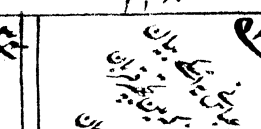

پیاس ظاہر ہی ترے بھائی کی پیاری منھ پر
مکھی آئی ہی زبان پیاس سے ساری منھ پر

۳۴۲

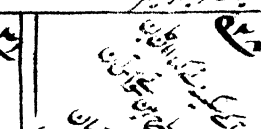

پھینکتے کیون ہو یہ لوکو بگلے کیا کرتے ہو
میرے پہلو سے کلیجہ کو جدا کرتے ہو

۳۴۳

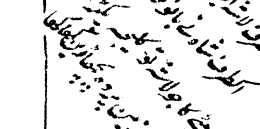

ماں باپ کا اب دھیان ہی اکبر کو نہ ماجا
دن کے سونے کا تو معمول نہ تھا بھائی کا

۳۴۴

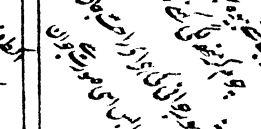

اک نچی چھاتی سے اکبر کی لگا دو مجکو
اب اُٹھے ہو دینگے شکل اُنکی دکھا دو مجکو

۳۴۵

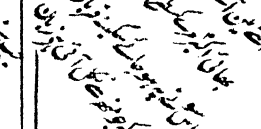

اسکا جب شہ نا شاد اُٹھاونگی مین
سہرا تابوت پہ اکبر کے چڑھاونگی مین

۳۴۶

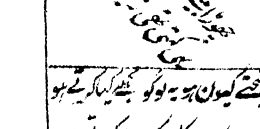

بس بہت سو چکے اکبر کو جگا دو اماں
آپ اُٹھ بیٹھینگے شانے تو ہلا دو اماں

۳۴۷

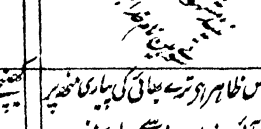

بانو سے کہتا تھا ہر چند پدر اکبر کا
پر نہ رکھتی تھی ہرگز وہ سر اکبر کا

۳۴۸

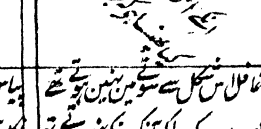

دھوم سے چاہ سے الفت سے اٹھاؤ اسکو
مرنے کے بعد تو دولھا سا بناؤ اسکو

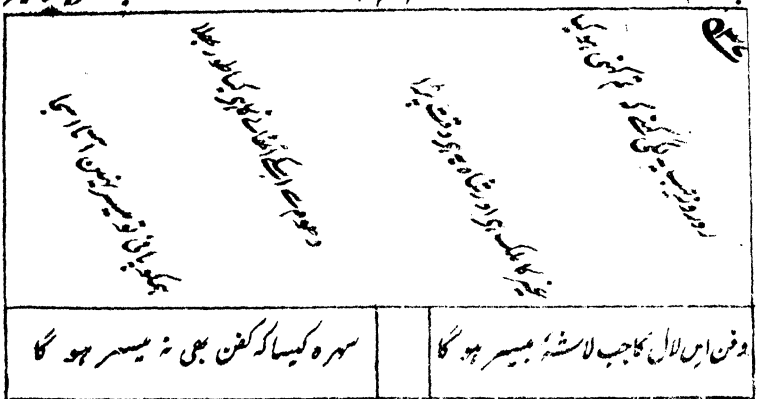

دفن اس لال کا جب لاشۂ بیسر ہو گا | سہرہ کیسا کہ کفن بھی نہ میسر ہو گا

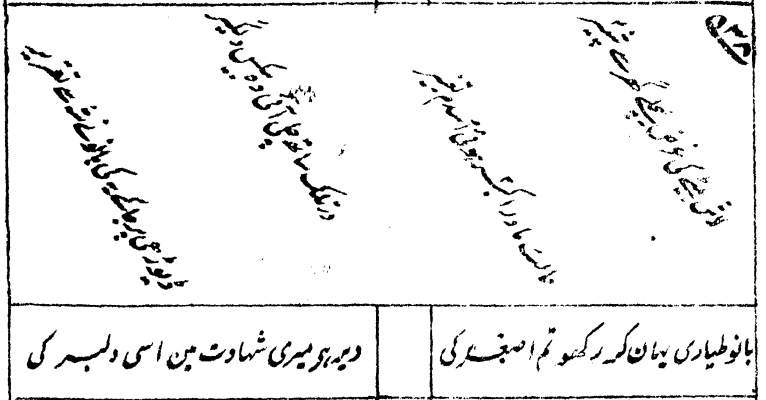

بانو طیاری یہاں کر رکھو تم اصغر کی | دیر ہی میری شہادت میں اسی دلبر کی

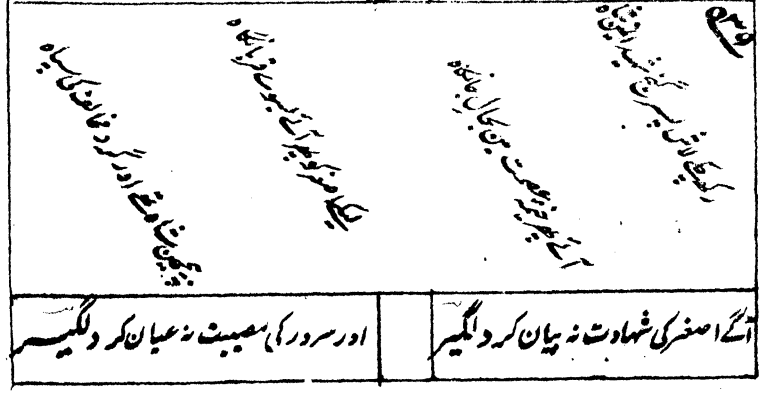

آگے اصغر کی شہادت نہ بیان کر دلگیر | اور سرور کی مصیبت نہ عیان کر دلگیر

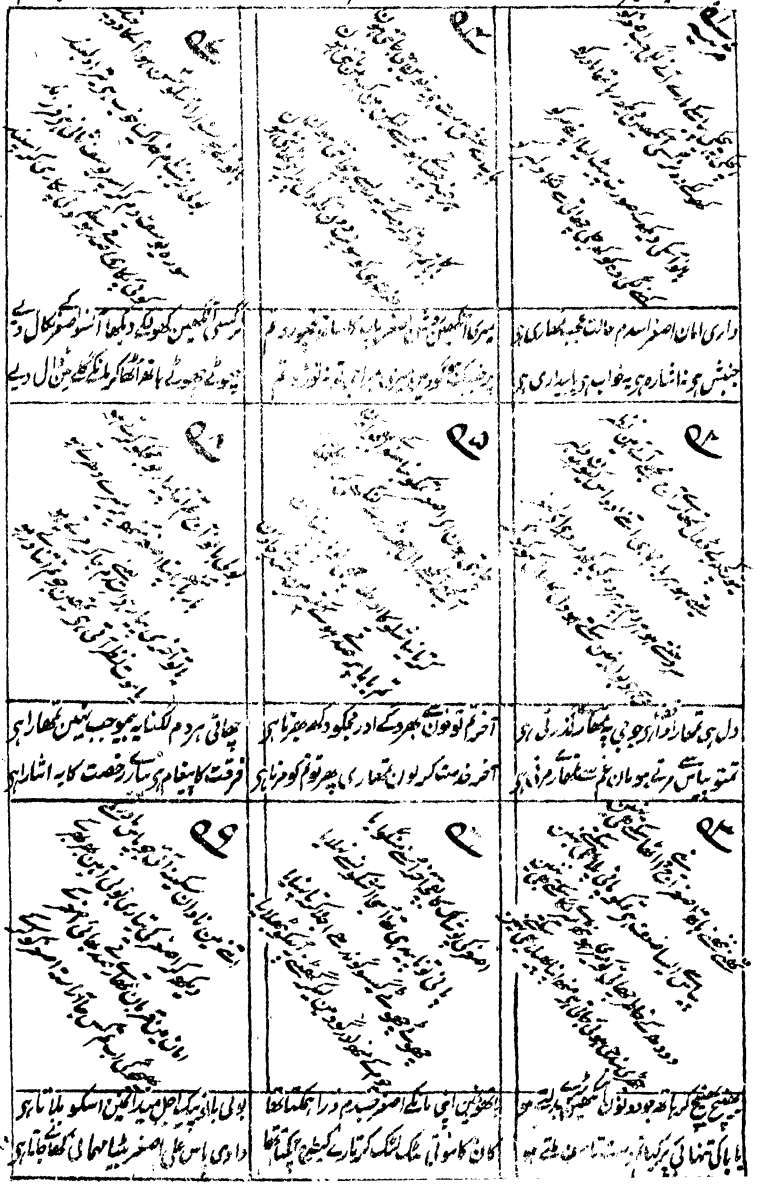

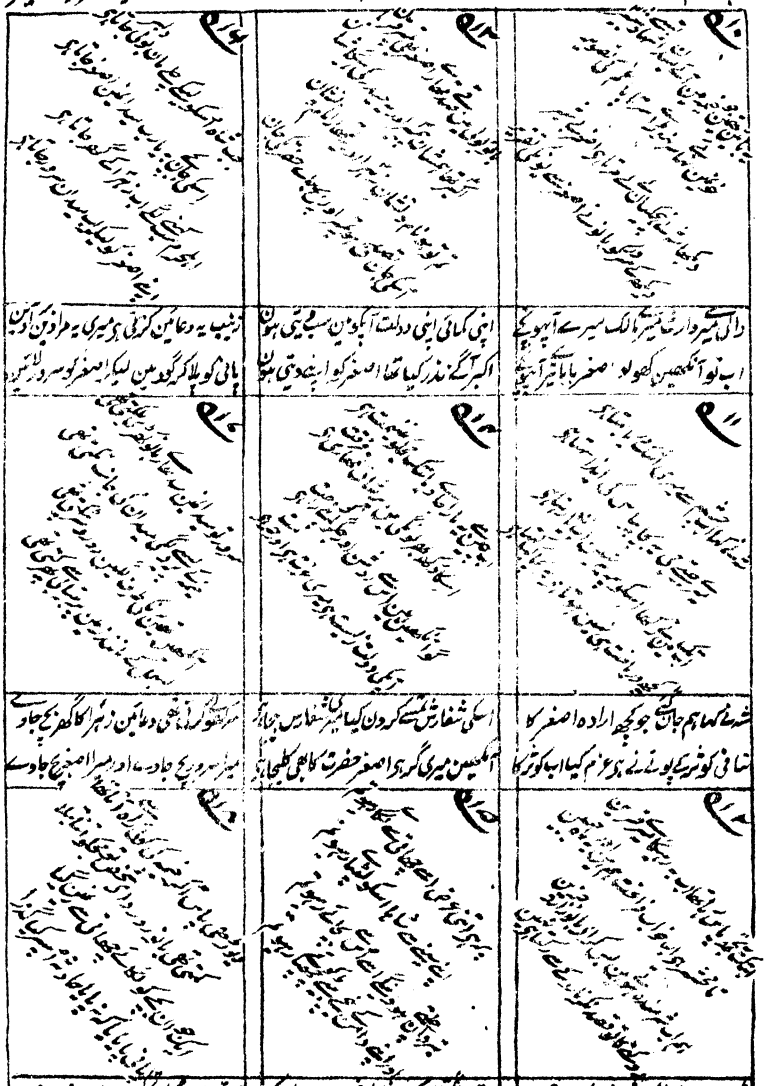

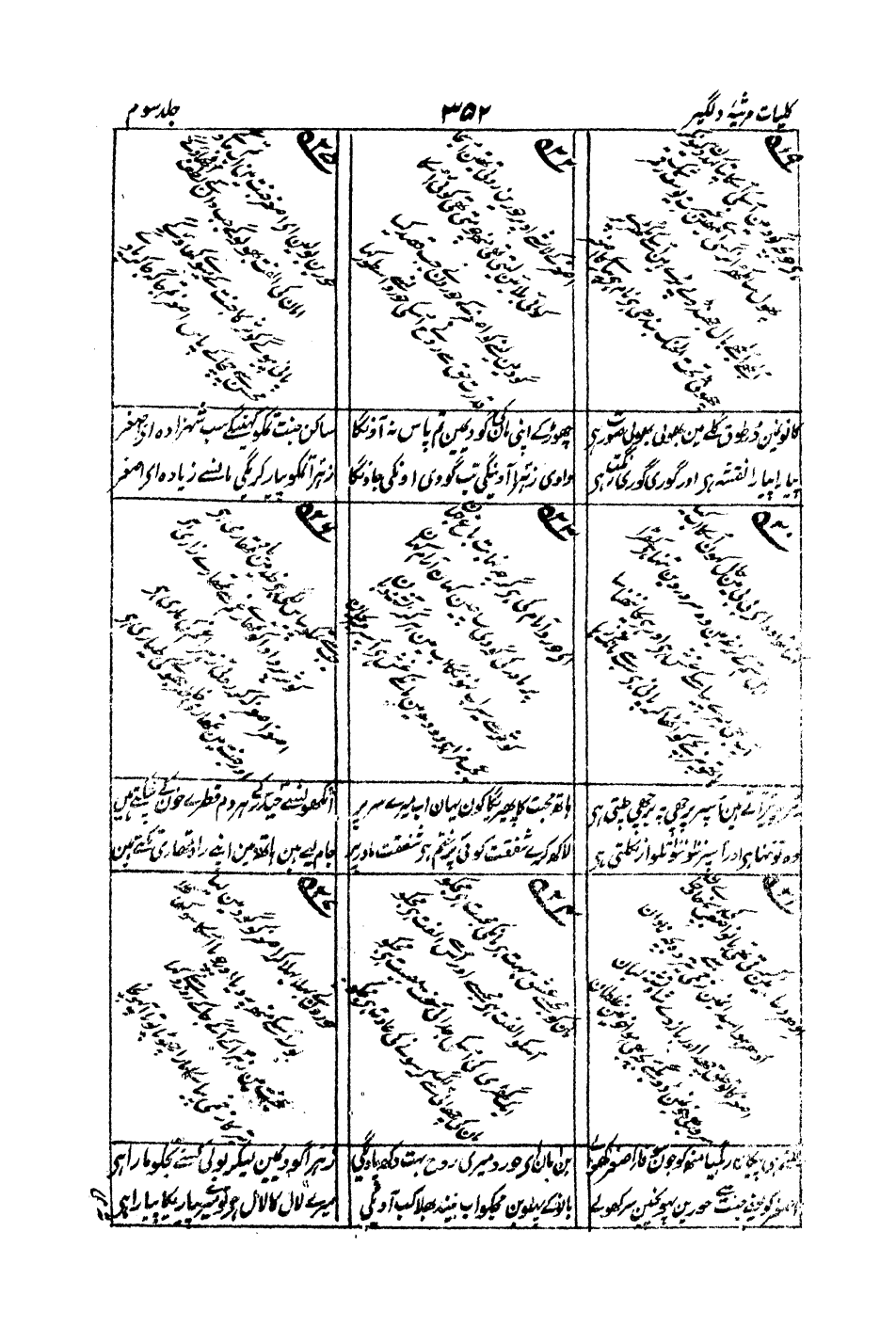

۲۸

کری چھوٹی سی کوڑی پر دادی زہراؑ ہو قربان
ہی ہر کس پہ ترحم نے مارا تیری گردن پر پیکان
منھ سے نکل آئی اصغر چھوٹی سی یہ تیری زبان
پیاس کے کیا کیا بچے اٹھائے پانی پانی پیر جان
رحم جو کرتے تجھ پر اعدا تو کیوں بیدم ہو جاتا
تجھکو اگر چلو دیتے کیا دریا کم ہو جاتا

۲۹

تجھ سے نازک کو پیاسا رکھے تھے وہ ابن زیاد
ایسے سنگین دل تھے ظالم کیا کہ کسی کی تھی اولاد
ماتے سے بچے پر کوئی کرتا ہی اتنی بیداد
وہ آباد ہونگے ہر گز جنھے کیا تجھکو برباد
رحم نہ تجھ پر اعدا کو آیا اصغر تیرے بچپن پر
تیر لگا تا ہی کوئی کبھی یوں بچے کی گردن پر

۳۰

تیر ان سا کیون دیکھ رہا ہی اے اصغر تو ادھر ادھر
ہلکے لیے پھرتا ہی تو یہ کمان تیری مادر
پاس گھر کے کا ہی تجھکو چھوڑا تیری ماں کا گھر
گود مین اپنی بھائی کی جا یہ ہی بھائی تیرا ہی گھر
ماں کا و یہان عیش ہی تجھکو ابا کب پاتا ہی
بابا کی خاطر نہ تو ہر گز کہتا بابا تیرا آتا ہے

۳۱

زہر اگوی مین آسکو لیے یہ کہتی تھی با آہ و فغان
بی بی خدیجہ ہوتی تھین صدقے تم پر دو آسیا تی قربان
گودیون گودیون پھرنے لگا معصوم یہان باپ خان
ساتھ تو کرتا اپنے پلانے اصغر کو شاہ مردان
آئے میرے لخت جگر ہین چشم من اے و لیکر آئے
نعنھون بچے دو روح ہین دو بے جنت مین بشیر آئے

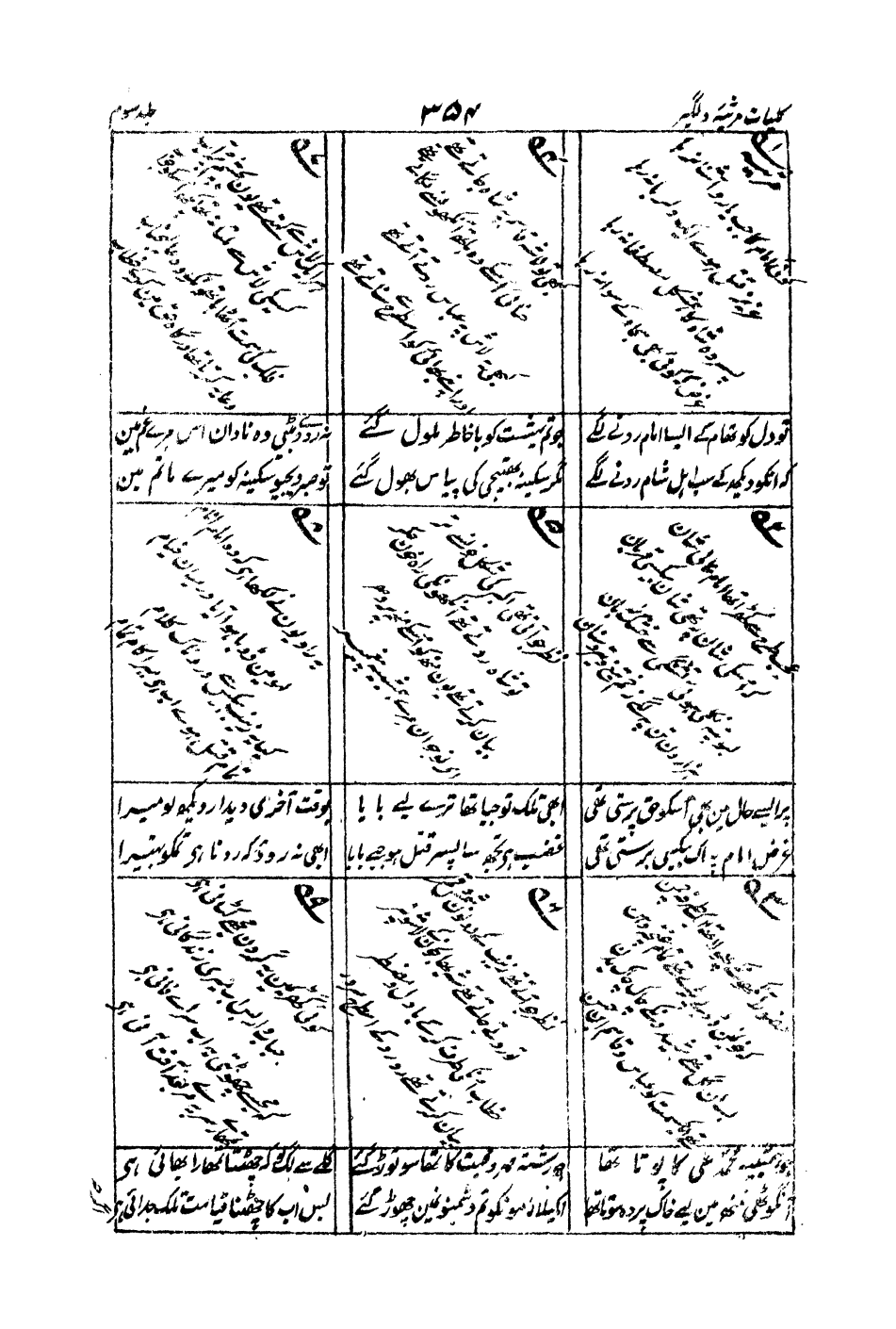

۱۱۰

کمال یہ ہے کہ نازونعم کی پالی ہے
یہ لاڈلی مری چھاتی کی سونے والی ہے

۱۱۱

محال جیتا ہے واللہ میرے بن تیرا
ہزار حیف یہ دکھ درد اور یہ سن تیرا

۱۱۲

ارادہ رکھتا ہوں دریا میں بھی اچھلنے کا
جو تو کہے تو چچا کو ترے بلا لاؤں

۱۱۳

اگر وہ چچا کے لیے وہ بگاڑ کرنے
تو کیسو تیرا چچا مشک ہو گیا بھرنے

۱۱۴

غم اسکا چاک مرا کسطرح جگر نہ کرے
کسی صغیر کو اللہ بے پدر نہ کرے

۱۱۵

کہا ملونگی جو تمکو اس آن کھوؤنگی
تمہیں نہ دیکھونگی میں اپنی جان کو کھوؤنگی

۱۱۶

اور عالیشٹے کے جھولے میں تم لٹا دیجو
سہل وہ جائیگی تم دوڑ یاں بلا دیجو

۱۱۷

کہا ہمارے حکم پہ بابا یہ ہان خدا میری
نہ مانوں آپکا ارشاد تا بہ کیا میری

۱۱۸

وہ بولی خیمہ میں اکبر کے بانو روتی ہے
پسر کی منہ خال پر جان کھوتی ہے

۱۹

کہا امام نے سر تنے کیون جھکایا ہی
ذرا ادھر تو دیکھو حسین آیا ہی

۲۰

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۲۱

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۲۲

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۲۳

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۲۴

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۲۵

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۲۶

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۲۷

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۲۸

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۲۹

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۳۰

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۳۱

کہا امام نے سر تنے کیون جھکایا ہی
ذرا ادھر تو دیکھو حسین آیا ہی

۳۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۳۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۳۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۳۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۳۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۳۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۳۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۳۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۴۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۴۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۴۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۴۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۴۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۴۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۴۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۴۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۴۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۴۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۵۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۵۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۵۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۵۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۵۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۵۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۵۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۵۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۵۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۵۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۶۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۶۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۶۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۶۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۶۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۶۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۶۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۶۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۶۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۶۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۷۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۷۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۷۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۷۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۷۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۷۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۷۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۷۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۷۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۷۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۸۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۸۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۸۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۸۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۸۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۸۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۸۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۸۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۸۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۸۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۹۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۹۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۹۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۹۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۹۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۹۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۹۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۹۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۹۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۹۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۰۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۰۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۰۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۰۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۰۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۰۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۰۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۰۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۰۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۰۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۱۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۱۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۱۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۱۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۱۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۱۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۱۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۱۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۱۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۱۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۲۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۲۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۲۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۲۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۲۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۲۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۲۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۲۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۲۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۲۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۳۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۳۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۳۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۳۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۳۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۳۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۳۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۳۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۳۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۳۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۴۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۴۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۴۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۴۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۴۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۴۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۴۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۴۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۴۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۴۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۵۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۵۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۵۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۵۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۵۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۵۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۵۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۵۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۵۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۵۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۶۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۶۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۶۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۶۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۶۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۶۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۶۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۶۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۶۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۶۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۷۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۷۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۷۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۷۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۷۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۷۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۷۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۷۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۷۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۷۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۸۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۸۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۸۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۸۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۸۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۸۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۸۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۸۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۸۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۸۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۱۹۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۱۹۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۱۹۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۱۹۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۱۹۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۱۹۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۱۹۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۹۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۱۹۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۱۹۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۲۰۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۲۰۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۲۰۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۲۰۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۲۰۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۲۰۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۲۰۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۲۰۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۲۰۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۲۰۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۲۱۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۲۱۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۲۱۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۲۱۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۲۱۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۲۱۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۲۱۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۲۱۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۲۱۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۲۱۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۲۲۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۲۲۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۲۲۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۲۲۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۲۲۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۲۲۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۲۲۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۲۲۷

بجز خدا کسی سے نہ اظہار ناراضی
کرو نہ بالم حسین مصطفےٰ فاطمہ
جو کیا ہی اُسنے تو ہی کیا ہی اُسکو نہ کہو
یہ سنکے بانو نے یکس پکاری ہا ے حسین

۲۲۸

کہو جو باپ کو ہو دیکھنا تو آ جاؤ
تم اُسکو دیکھو یہ صورت اُسے دکھا جاؤ

۲۲۹

بھلی وہ سنکے اکبر یہ بوسے دیتی تھی
پسر کا کرکے تصور بلائین لیتی تھی

۲۳۰

فرشتے رلیست کے کیونکر نہ میرا جی بھر جائے
جبکہ گے آنکھونکے اکبر سا نازنین مرجائے

۲۳۱

کہا امام نے بانو ذرا تصور سمان
نہین خیال کرو جو ہوا ہو ہو سو ہوا
جسکا بھائی ہو شاہ دین سا جلیل و جری
وہ بی بی کیونکے نہ ہو فخر سے سر بلند جہان

۲۳۲

کیا تھا وعدہ سو است کو بجتوا تا ہی
خدا رسول کی خدمت مین مجکو جاتا ہی

۲۳۳

یہ بات کتنی ہی وہ غم کی مبتلا کیسی
بنی ہو جان رہی پر جبہ تو پھر حیا کیسی

۲۳۴

کسی دھیان بغیر از خروش سکو نہین
کسے بلاؤن کہ اُٹھنے کا اُسکو ہوش نہین

۲۳۵

مدھار نے کا کہین تم خیال مت کیجو
مین صدقے جاؤن یہ مجسے سوال مت کیجو

۲۳۶

جو تم خوشی سے کہو سر کٹانے جاتے حسین
یہ سنکے بانو نے یکس پکا

۵۲۸
سنا آئی فاطمہ کربلا کو شاہ کے جو زیب
تو اس تن کا نظر آیا سنہ وہ حال عجیب
لگا یہ منہ سے فرمانے وہ امام غریب
خدا کرے کہ نہ ہووں میں کسی کے نصیب

۵۲۹
جس کے کہتی ہے شہ نے بھیجدہ چوتھا
لکھا وصیت کا غذ ایک آخر کار
وہ دیکھے خاطر کو لی اسکے چکا
کہ آئے ہوش جو وقت عابد بیمار

۵۳۰
عرض کرتا ہے کہ گھر میں بخدا کل کہ ام
سجھو نکو چھوڑ کے روتے چلے امام ام
سوار گھوڑے پہ ہونے لگے جب آہ امام
کوئی بھی اتنا نہ بتلا یا کہ ہے مقام

۵۳۱
آ فتی کہتی ہیں گھوڑے سے بھتا امام
اور آئے گرد خیمے کے تمام اہل حرم
اٹھا یا انکی طرف دیکھ کے حضرت نے جو قدم
تو چھا ئی پیٹنے لگی فاطمہ کی جائی کی

۵۳۲
جو خیمگاہ میں پہونچے امام کون و مکاں
جھک کی چار طرف نظر شفقت و فیض کے طپاں
کسی کے تن پہ نہ خالی کسی کے نہ تن پہ نہ ان
رکا بعتم نا زینب نے اپنے بھائی کی

۵۳۳
گرا زمین پہ جسدھر وہ بادشاہ دنیا
تو آیا شاہ کے نزدیک کر کے ذوالجناح
بس آئے کیا کہوں میں جن پہ تا کہ
یعنی بجھ وہ پہ قتل امام مشرقین

۵۳۴
اپنے حالت بجا دیکھ کے دلگیر
سیاہ شام کی سیدانیاں کے دلگیر

۱

مرثیہ

زخمی سے تھا جو زخمی کا لاشہ ملا ہوا
شہ کے حضور چشم چمن تھا کھلا ہوا

۲

قد غن لیا ہو پانی کا مہمان کے لیے
سامان کیسے کیسے ہیں اک جان کے لیے

۳

آمادہ سر کٹانے پہ یہ نامدار ہو
شاید کہ اب کسی کا اسے انتظار ہو

۴

کتنے تھے گاہ لاش علمدار دیکھ کر
اب روتے تم نہیں مجھے ناچار دیکھ کر

۵

کاغذ ہو اک عمامہ پہ اسکے بندھا ہوا
آتا کسی کا نام ہو وہ پوچھتا ہوا

۶

جسکو نہیں سلام کی امید اسسے ہے
آیا کوئی ملک ہو دیا قوم جس سے ہے

۷

ظاہر ہوا یہ بغض ہو قوم ملپد کا
نانا بندھا ہوا ہو سیاہ یزید کا

۸

زہرا و مصطفےٰ کا یہی نور عین ہو
جسکو پوچھتا ہو وہی یہ حسین ہو

۹

بیٹی کا بھیجا باپ کی خدمت میں آیا ہوں
بیمار کا ضعیف کا پیغام لایا ہوں

۱۰

[illegible]

لکھو لکھو کہ نام انکھوں سے سب کے اٹکا ہی
اشکوں سے حرف خط کے سب مٹائے ہین

۱۱

[illegible]

طاقت گھٹی ہی پر پہ فرقت گھٹی نہین
جب سے تم گئے ہو ہین درد ہی نہین

۱۲

[illegible]

کچھ درج مین پھنسے ہو ہی اسکا یقین مجھے
تم چھوڑ دو وفا کو توقع نہین مجھے

۱۳

[illegible]

شہ بولے اسنے یہ نہین بیجا کرائے ہین
گویا کہ منھ مین پیاسکے آنسو جوائے ہین

۱۴

[illegible]

گھر مین دوا غذا کو بھی اس آن کچھ نہین
گر مر گئی تو دفن کا سامان کچھ نہین

۱۵

[illegible]

لگنے لگا کہ خوف مجھے اب زیادہ ہی
شاید کسی کا شہ کی کمک کو ارادہ ہی

۱۶

[illegible]

تا حال اہتمام سے فارغ نہین ہوے
تم نامہ و پیام سے فارغ نہین ہوے

۱۷

[illegible]

کسکو کمک کے واسطے تمنے بلایا ہی
کسکا پیام یہ شتر اسوار لایا ہی

۱۸

[illegible]

قاصد نہ میرے تیر غضب کا نشانہ ہو
لیدو کہ بہ شتاب یہانسے روانہ ہو

۱۹

رستے میں رہ کے بند کیا دانہ پانی ہی
اسپر بھی کیسی کیسی تجھے بدگمانی ہی

۲۰

اکبر کو کھو کے جیتے رہیں ہم خدا سے ڈر
تہمت نہ کر امام پہ اظلم خدا سے ڈر

۲۱

کی عرض اور کچھ نہیں اسدم ہوس مجھے
یارب تری مدد کی حمایت ہی بس مجھے

۲۲

ہوئی ملک بلانی جو مجھ بیگناہ کو
کاہیکو پھیرتا مین جنون کی سپاہ کو

۲۳

نہ کوئی آیا ہی نہ کسی کو بلایا ہی
قاصد یہ میری بیٹی کا خط لیکے آیا ہی

۲۴

ابتک کسی نے ایسے ستم ہین سہے کہین
یا یا کہین شہید ہوا اور وہ رہے کہین

۲۵

اب تل سے اپنے الفت اصغر اٹھاؤ تم
وقت نماز عصر ہوا سر کٹاؤ تم

۲۶

اصغر کا نامہ اہل حرم کو سناؤ لون
قاصد کو جاکے لاشہ اکبر دیکھاؤ لون

۲۷

اک آیا خط ہی فاطمہ دلگیر کا لکھا
پیش آیا ہی یہ اب مرے تقدیر کا لکھا

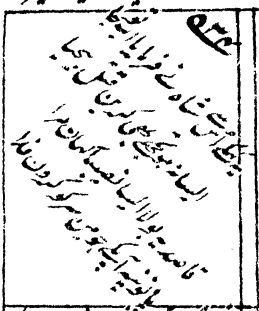

۲۸

بیہوش بیان ہو مین شہ کو ہوش آگیا
شہ سے پڑھا گیا نہ حرم سے سنا گیا

۲۹

ہو نصف سے بھی کم ابھی نامہ پڑھا گیا
ہر ہر ای ہو مین بیٹیونکو غش پہ غش آگیا

۳۰

جذبے سے سر تمہارا بدن سے جدا کرون
پھر مین نماز عصر بخوبی ادا کرون

۳۱

امت کی مغفرت کی دعا تو بھی کیجیو
جو کچھ کہ فاطمہ نے کیا تو بھی کیجیو

۳۲

فاصد جو پاس لاشکے رونا ہوا کسا
ہمشکل مصطفے کا بدن تھرتھرا گیا

۳۳

شہ نے کہا تو داخل انصار ہو چکا
بیٹی کا لایا خط مرا غمخوار ہو چکا

۳۴

صفدر کہیں کوئی نشانی نہ لایا تو
کر کے زیارت علی اکبر نہ آیا تو

۳۵۴

خواہر کا نام سنتے ہی یہ تھرتھرا گیا
اکبر کو یاد وعدہ صغرا ہی آ گیا

۳۵۵

بھائی کے لہو کی وہ پہچان جائے گی
تو کربلا میں پہونچا تھا وہ جان جائے گی

۳۵۶

دلگیر نامہ بر جو وہ پہونچا مدینہ میں
رو رو کے پیٹنے لگی صغرا مدینہ میں

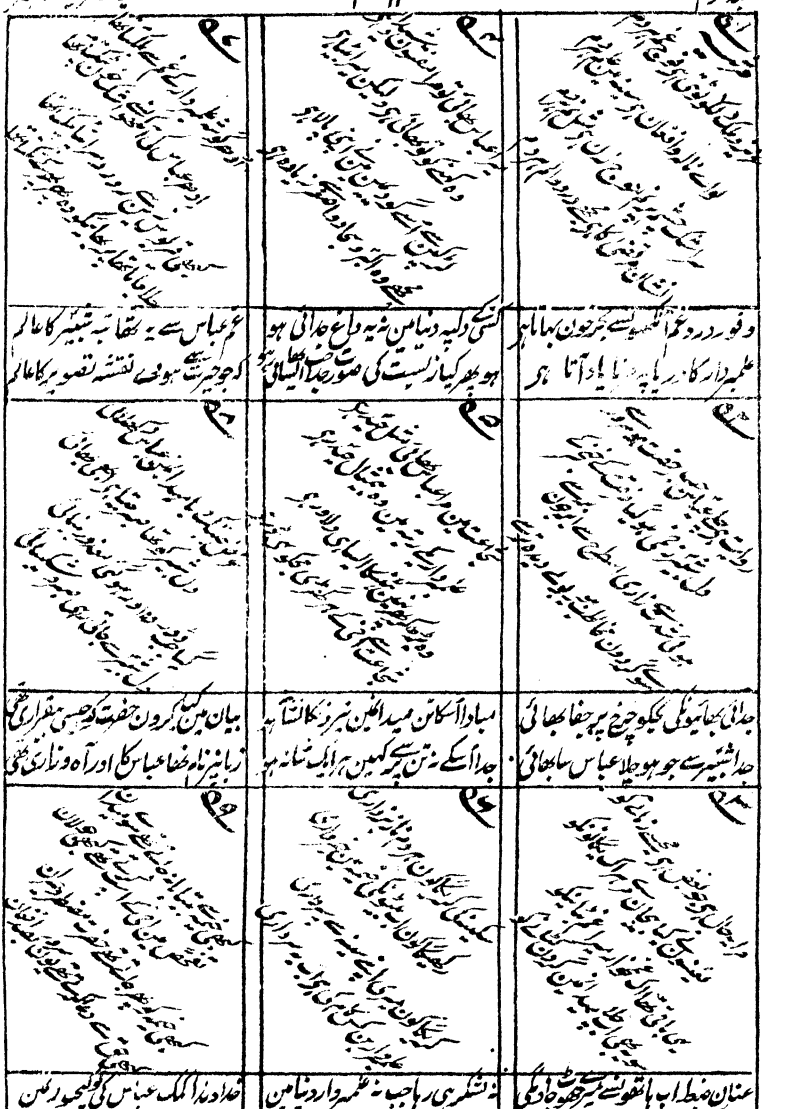

۲۹

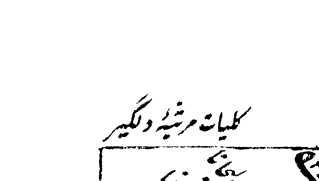

سر جھانے اب بھائی راضی تقدیر حاضر ہی
ذرا آنکھیں تو کھولو آپ کا شبیہ حاضر ہی

۳۰

مجھے تم دیکھ لو اور میں تمھیں جی بھر کے دیکھوں
ہو کام آخر مرا تم کو تو وقت آخری دیکھوں

۳۱

لگوں کیونکر نہ تجھ سے میں گلے حالت یہ میں تن میں
نہ میرے ہاتھ میں اب دل نہ دل میں حضرت کی گرد یں

۳۲

اگر اب آپ ہی اتنا کہ مضطر ہے حضرت
ذرا سینے پہ میرے اسکو ٹھہری لگا جائیے حضرت

۳۳

چچا مارا کیا ہے یہ سکینہ جان سے کہنا
یہ میرا ماجرائے قتل آسناں سے کہنا

۳۴

تو کہدیجیے گا اتنی بات حضرت اپنی دختر سے
تری خاطر گیا عباس پانی لینے کو شر سے

۳۵

سکینہ سے میرا غم میں یہ ہنود رد الم دیکھے
نہ دیکھے چھاتی مشک اور نہ یہ خون الم دیکھے

۳۶

نکلے عباس لگ کر جو سر کے تھے چلا کر
تو زینب خانہ آرائی تھی درخیمہ پہ آ آ کر

۳۷

علی اکبر رہو خرم تم اپنی زندگانی سے
ثمر عشرت کا حاصل ہو تمھیں نخل جوانی سے

۲۸

مرے قاسم سا بھائی اور بھلا عباسؑ سا اکبر
جدا ہے سے چچا ہو جا گیا جیدا رہے اکبر

۲۹

اگا تنہا ادھر عباس کا احوال جو ہوئے
ادھر اکبر لگا روئے ادھر سرور لگے رونے

۳۰

لگے کہنے ہیں اب زندہ گانی کا مزا ہی کیا
کہ دیئے سا برادر ہو گیا جیسے جدا ہی کیا

۳۱

کبھی کہتا تھا اکبر زیست ہو لیونکہ میری
کبھی کہتے تھے سرور ہائے اب لوٹی گہر میری

۳۲

روانہ سوئے خیمہ پھر ہوئے مشک و علم لے کر
چلے شہ واسطے زینب کے یہ تازہ الم لیکر

۳۳

جو یہ پرخون علم دیکھیگی وہ پیٹیگی سر اپنا
بچا کو روویگی تھامکر یہ بیان بھائی کرا اپنا

۳۴

اخی کی لاش پر دل کھولکر شبیر رو آیا
الم تازہ مبارک میں علمبردار کھو آیا

۳۵

علمبردار سر دے ہو گیا مکے یہاں رہ میں
نشان مرتضیٰ ہی ہو رہا اب نشان رہ میں

۳۶

سنین دلگیر کو تاب بیان دے رہ و گر بانی
علمبردار شہ کا ماتحشر رہی علم بانی

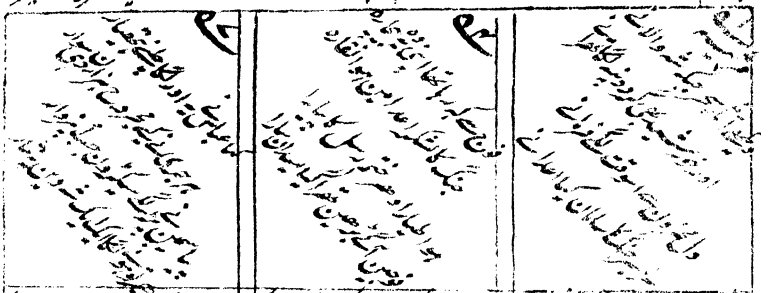

اٹھو بجا لیے ہتھیار لشکر و شبیر
سامنے اپنے رفیقوں کو بلاؤ شبیر

اسطرف شہ کے رفیقوں نے قدم بڑھنے لگے
اسطرف لشکر اعدا میں علم کرنے لگے

یاد دیا در شہ مظلوم کے سب کام آئے
حل پڑا جبکہ شجاعان عرب کام آئے

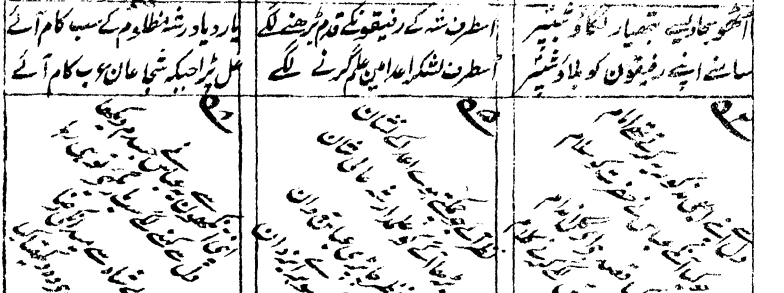

جی ہی جاتا تھا خوب سی تشہیر کرین
جب شہادت ہوئی منظور تو کیا دیر کرین

کچھ عجب جوش شجاعت ہے ہویدا اسمین
سر بسر شان علی آج ہے پیدا اسمین

سر جھکائے شہ دلگیر چلے آتے ہین
بھائی کے ہمرہ شبیر چلے آتے ہین

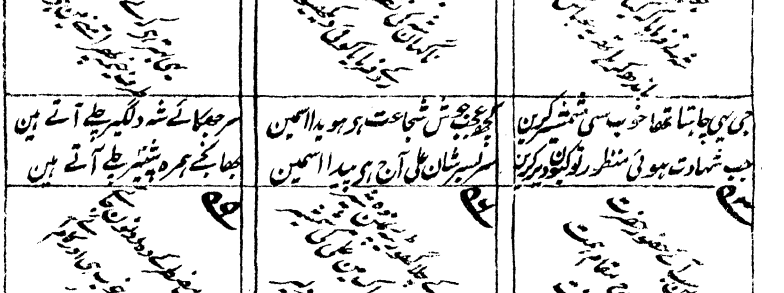

جان تو دیں گے کہ آہو بھی شہادت اپنی
لشکر شام کو دکھلاؤ شجاعت اپنی

اپنے لشکر سے کہا کھینچو تلوارون کو
مارو نام خدا لیکے ستمگارون کو

زندگی کا نہین عباس قرینہ اب ہے
بھائی کے مار گئے کیا ترا جینا اب ہے

۱۰

سر برہنہ کرے زینب کو عدو دیکھے تو
بے ردا نون سے سکینہ کے لہو دیکھے تو
چشم پوشی ہوئی زہرا سے قیامت مجکو
ہوئی خاتون قیامت سے ندامت مجکو

۱۱

دیر کیون کرتا ہے اے شہ سے اجازت عباس
ہاتھ سے کھوتا ہے کیون گنج شہادت عباس
مرنے جاتا ہے نہین دھیان کسی کا اسکو
نہ تو کچھ دھیان ہے مانکا نہ بنی کا اسکو

۱۲

کہکے یہ اشک فشان آنکھون سے وہ شیر ہوا
اب جو قاسم بھی ہوا قتل تو اندھیر ہوا
زینب اسکے لیے سر روکے تکیہ اتی ہے
اسکی مان متصل اسکے لیے غش کھاتی ہے

۲۱

سمجھے عباس سکینہ کی صدا آتی ہے
پانی بن لاؤ لما شیشہ کہ جلا آتی ہے

کہا زینب نے کہ عباس ارادہ کیا ہے
عرض کی پانی کو سقائے حرم جاتا ہے

۲۲

عوض اشکوں کے ہر اک چشم سے خوں جاری تھا
رنج خیمۂ ملک کا ایک قدم بھاری تھا

واں خطا ہو کر نہ خیال اور کسی کا تجھکو
غم فقط اللہ تری تشنہ لبی کا مجھکو

۲۳

بولی جو ساقی کوثر کی کنائے افسوس
اسقدر پیاسی ہوا بھر پانی نہ پائے افسوس

روکے وہ بولی عش آیا ہے علی اصغر کو
پیاس نے خوب ستایا ہے علی اصغر کو

۲۴

لاش قاسم پر ادھر سیدہ والا پہونچے
اور عباس ادھر جانب دریا پہونچے

۲۸

جسکھڑی پانی سے سیراب نہ ہونے پایا
اس سے پھر رن میں مقابل کوئی کم کم ہوگا

۲۹

کچھ عجب جوش شجاعت ہے ہویدا آئین
سر بسر شان علی آج ہے پیدا آئین

۳۰

شور فاقہ کا علمدار کھڑا لڑتا ہے
یا کہ یہ حیدر کرار کھڑا لڑتا ہے

۳۱

مر بسر یہ اثر شاہ مجھ رکھتا ہے
ایک عباس ہزار دنیہ شرف رکھتا ہے

۳۲

قصد پر اسکے ارادہ تھا جفاکاروں کا
اسپہ ہر مرتبہ حملہ تھا ستمگاروں کا

۳۳

جب علمدار نے کی عرض یہ مضطر ہوکر
جلد لاتا ہوں میں پانی ذرا ٹھہرو دم بھر

۳۴

دوسرے دوش پہ لی مشک نہ کچھ دیر لگی
دست دشمن سے پھر اس بازو پہ شمشیر لگی

۳۵

مشک پر تب کہ شامی نے ایسا مارا
چھد گیا سینہ بھی اور بہ گیا پانی سارا

۳۶

لاچکا تھا مرا عباس دلاور پانی
دیکھا جاتا رہا نزدیک پہونچ کر پانی

۳۷

کیسے یہ لاشے ہیں عباس کیا کٹے شاہ امم
دونون اصحاب ہیں بیکس بے کفن بے گور و دم
ہیں تین جو سر و قد عباس میں باغ ارم
کیسے ہیں وہ بلکھون میں کہ نہیں جن کا رقم

اتنے مین خلد کو دلگیر سدھارے عباس	شاہ چلاتے تھے ہی ہی مرے پیارے عباس

۱

سجاد تسلائے مصیبت بھی قید ہی
حاضری سر بھی شاہ کا عترت بھی قید ہی

۲

شہ کے گلے پہ خنجر بیداد چل گیا
شکر خدا کہ میرے عمل سے نکل گیا

۳

لاجد انتظار کی طاقت رہی نہیں
پیدل تو ساتھ اہل حرم کوئی نہیں

۴

بولا عمر کہ آج عجب دن ہی عید کا
آتا ہی سر کٹا ہوا شاہ شہید کا

۵

سجاد کے سوا کوئی باقی رہا نہیں
مرتے تلک حسین کو پانی دیا نہیں

۶

شبیر کے پسر کو ستر بان بنایا ہی
وہ تنگے پانون کوفے سے تا شام آیا ہی

۷

جو شہ جو سلطنت مین مری تھا مٹا دیا
دشمن نشان احمد و زہرا مٹا دیا

۸

ہر کون سخت بات جو اسکو کہی نہین
زینب کے منھ چھپانے کو چادر رہی نہین

۹

حاکم نے پوچھا کیا اسے پانی دیا نہین
بولا عمر دیا بھی تو اسنے پیا نہین

۱۱۱

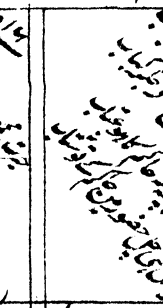

حاکم کو سنکے حال نزار نم آیا ہی
تجکو شتاب بلانے بلایا ہی

۱۱۲

مکتا ہی در کو حال یہ ہی اب یزید کا
مشتاق ہی بہت وہ اسیرون کی دید کا

۱۱۳

بھیجا کفن نہ شاہ کے لاشے کے واسطے
آئے ہو قیدیون کے تماشے کے واسطے

۱۱۴

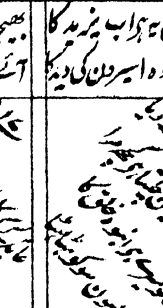

میر الم سے وادی مری ملتی ہاتھ ہی
پیدل بتول نیزہ خولی کے ساتھ ہی

۱۱۵

کسطرح اپنے کردسے خلقت کو الوتمین
زنجیر کو سنھالون کہ اشتر سنھالوتمین

۱۱۶

مجرالعین کو شمر ستمگار نے جب کیا
دربار مین اسیرونکو اسنے طلب کیا

۱۱۷

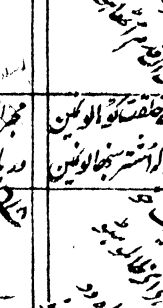

میر الم سے وادی مری ملتی ہاتھ مین
پیدل ہرے بزرگونمین سب کے میر ساتھ مین

۱۱۸

کیا غور سے سوا سر اد دیکھتے ہو تم
کیا نبی کا قید ہی کیا دیکھتے ہو تم

۱۱۹

حاکم نے اب بلایا ہی دیکھون وہ کیا کرے
سر کاٹے یا کہ قید کرے یا رہا کرے

۱۹

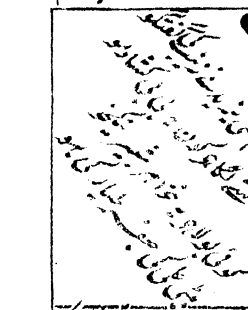

سیدانیان مضطر بلو میں چیخنے کی جا نہیں
زینب سے تا بہ فضہ کسی کے رو اتی نہیں

۲۰

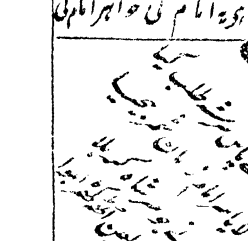

دو یا لہو کا آنکھوں نے ہر اک کے بہا دیا
زینب کو اسکھڑی نظر آنے سے رہ گیا

۲۱

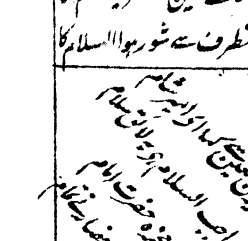

واللہ مجھکو دشمن دین جانتے ہیں یہ
اور قابل سلام نہیں جانتے ہیں یہ

۲۲

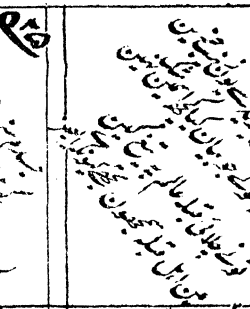

مشغول تختہ نرد تو اے روسیاہ ہے
تجھکو سلام کرنا نہایت گناہ ہے

۲۳

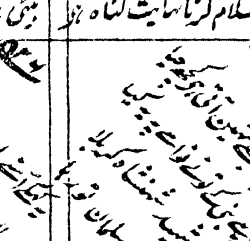

فاسق شراب خوار ہے مردود دین ہے تو
اکرد سیہ سلام کے لائق نہیں ہے تو

۲۴

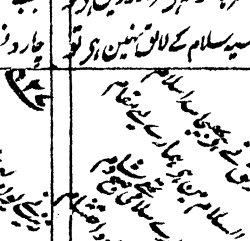

بیچر خدا کا تم ابھی نازل نہیں ہوا
صلوات سے سلام طلب اے لعین ہے

۲۵

وہ بولا کیوں نہ ہو اسے طاقت کلام کی
بیٹی ہے یہ امام کی خواہر امام کی

۲۶

جب سامنے لعین کے سر آیا امام کا
چاروں طرف سے شور ہوا السلام کا

۲۷

اسجا گڈر حیدر دستم رسل ہوا
چاروں طرف سلام ملائک کا مل ہوا

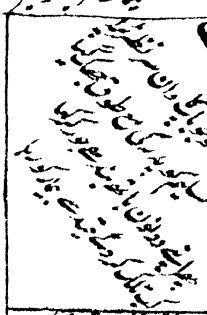

دو دلفگار رونے لگی پھوٹ پھوٹ کر
بے اختیار رونے لگی پھوٹ پھوٹ کر

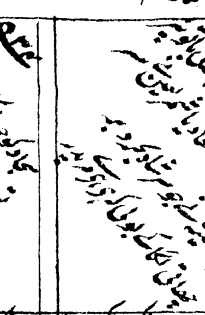

زینب سے قتل ہو مری آنکھوں کے سامنے
یہ سن زبان سکینہ کی منھ میں امام نے

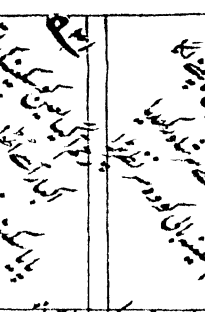

طوق گران اٹھانے کی طاقت نہیں رہی
ایجمین تازیانے کی طاقت نہیں رہی

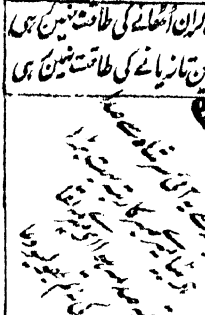

اک روز رحم تم نے مجھ پر کیا نہیں
بابا کا سر مجھے کبھی اسنے دیا نہیں

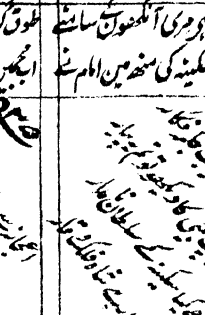

ہر عالم حیات سے جلوہ سوا ہوا
کیونکر کہے کوئی کہ یہ سر ہی کٹا ہوا

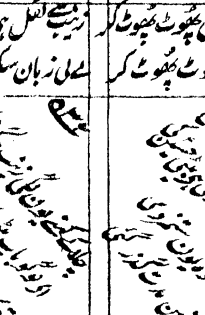

دو روز سے عاصیوں کی رہائی کریگا تو
امت کی جد کے عقد کشائی کریگا تو

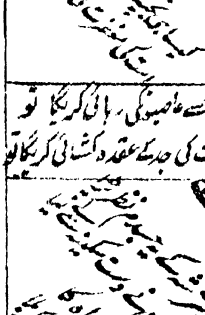

یہ جسکا سر ہو اسکی میں گودی پالی ہوں
واللہ اسکی چچائی کی میں سوئے والی ہوں

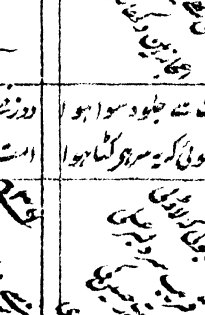

یہ سنکے لائی پاس سکینہ سر حسین
سر سے لپٹ کے رونے لگی خواہر حسین

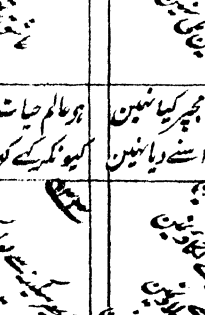

دلگیر کیا لکھے جو مصیبت گذر گئی
بالی سکینہ ہائے پدر کہکے مر گئی

۱

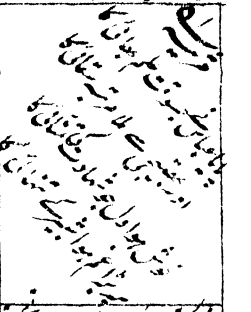

شہ کی تنہائی سے بیتاب بہت ہوتے تھے
دیکھتے تھے رخ شبیر کو اور روتے تھے

۲

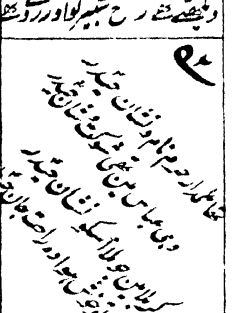

پھر تو تنہائی شبیر پہ جی کھوتے تھے
دیکھ کر کشتۂ حسین ابن علی روتے تھے

۳

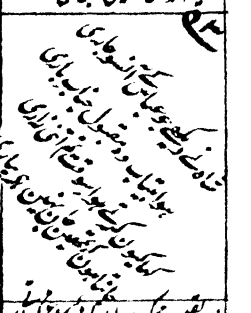

اب یقین مجکو ہوا بھائی کا ماتم کھاؤ
نالہ یا تم مری تنہائی کا ماتم کھاؤ

۴

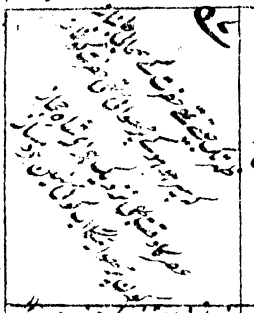

کہکو وہ غم ہی سہنے ہو الم ابکا عباس
صف جنگاہ مین تر جاؤ گے تنہا عباس

۵

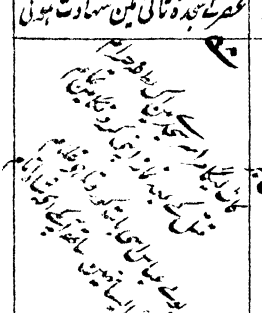

پیار سے ہاتھ مین مشکے مین ترے ہاتھ چلون
ہو محبت کا تقاضا کہ ترے ساتھ چلون

۶

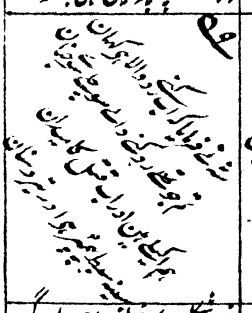

علی اکبر مین سونشتاق ہین وہ جنت کے
وقت بد مین تنین ہمراہ کوئی حضرت کے

۷

شہ نے فرمایا شہدی نہ فرصت ہوگی
عصر کے بعد ہ ثانی مین شہادت ہوگی

۸

دشمن آگے نہ بڑہین اہل دغا کو روکے
جب نماز آپ پڑہین اہل جفا کو روکے

۹

خیمہ شکل مری خوشے بھر جاوگی
جو گذرنی ہو وہ ہر شکل گذر جاوگی

۱۰

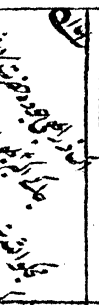

آپکے دامن دولت سے جو چھٹ جاویگی
یہیں آپکی پر دلیسمیں لٹ جاویگی

۱۱

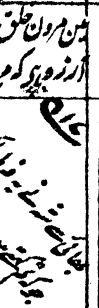

پردہ دار کیلئے کون رہے پاس ہر اب
آپکی ذات ہی یا اکبر و عباس ہر اب

۱۲

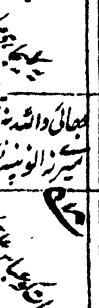

آپ پر اکبر و عباس کو قربان کرو
اپنے مرنے کا پر ای بھائی نہ تم دھیان کرو

۱۳

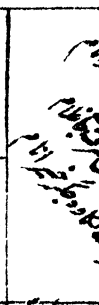

لکھی قسمت میں ہر آخر تو جدائی عباس
اسقدر جلد نہ چھوڑو مجھے بھائی عباس

۱۴

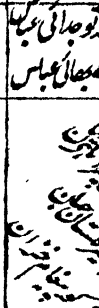

بھائی واللہ نہ تم دیکھو کے غم اکبر کا
میرے زانو پہ نکل جائیگا دم اکبر کا

۱۵

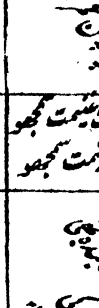

پاس آ واپ سے گو بول نہیں سکتا ہوں
دیکھوں کن آنکھوں سے میدان کی طرف تکتا ہوں

۱۶

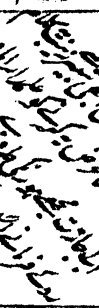

مین مرون خلق مین ہو جان نہ ہو دو اکبر
اگر زندہ پھرے کہ مری لاش پہ رو دے اکبر

۱۷

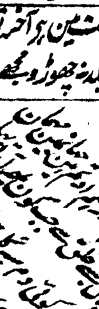

جبکہ اکبر بھی ان ظالمون نے کھدیا
جبکہ انکو بھی سر نیزہ پہ چڑھا کر لیجا

۱۸

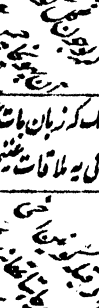

جبکہ سر راہ پہ بھائی کے نظر جاویگی
ہیچ یقین پیٹتے ہی پیٹتے مر جاویگی

۱۹

والدہ ہو مری بے صبر نہ میرے غم میں
میری مادر کو بھی ہو صبر مرے ماتم میں

کیسا کھینچے ہو شمشیر چلا آتا ہی
یہ علمدار ہی یا شیر چلا آتا ہی

۲۱

ویسے ہی کپڑے ہین تن مین ہی ہتھیار بھی ہین
ویسی ہی آمد و انداز سواری سب ہی

۲۲

آج کرتے علمدار جری کو مارا
تو بڑا نام ہی گو یا کہ علی کو مارا

کردوں سامنا اسکا تو نہ شمشیر دلسے
اس علمدار کو مجروح کرے تیر دلسے

۲۳

پہلے ہی فوج پہ عباس نے جو وار کیا
کشتون کے پشتے کیے لاشونکا انبار کیا

۲۴

ہر ستمگر کو تہ تیغ نہ عباس کرو
امت احمد مرسل کا ذرا پاس کرو

کسی صدمے سے نہ زنہار بکا کرتی تھین
انھین کے واسطے دن رات دعا کرتی تھین

۲۵

اسی امت کے لیے سر کو مین کٹواؤنگا
آپ برباد مین ہونگا انھین بخشاؤنگا

۳۰

دم بدم ضبط شہادت کو جو فرماتے تھے
تار غصے کے کھڑے بید سے تھرّاتے تھے

۳۱

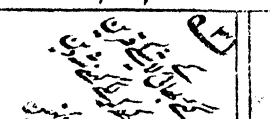

رقت آئی جو شہ دیں کو سخن سے آسکے
سوکھے لب ہلنے لگے خشک دہن سے آسکے

۳۲

مشکل زہرا نہ جھین معلو نہین ہوتی ہے
چومتی ہو وہ کٹے شانون کو اور روتی ہے

۳۳

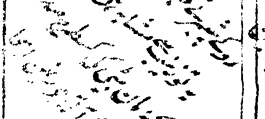

تیغ خونخوار لیے زہر ہوا کیا اعدا
دونون شانے پہ لگا کاٹنے سر شہ کا جدا

۳۴

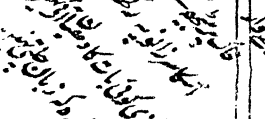

بولے شہ مرنا بہن تم اکو مرے پیارے جیتے
زخمی کسطور سے ہین ہو تا تمھارے جیتے

۳۵

تم مرے زیر بغل ہاتھ لگاؤ بھائی
مجھے تعظیم کو زہرا کی اٹھاؤ بھائی

۳۶

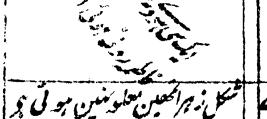

اس شہنشاہ مجازی کے تصدق عباس
بھائی کی بندہ نواز کے تصدق عباس

۳۷

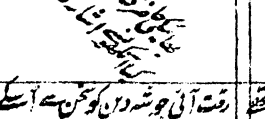

عرض کی اسنے بہن بان گہین چلانی ہے
مجکو اب گریۂ زینب کی صدا آتی ہے

۳۸

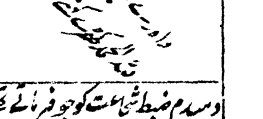

حرکتین کرنے سے تو رخ ہست پہ پار یکلا
گر ترے زخم دکھے دل مرا کیون ہو بجا

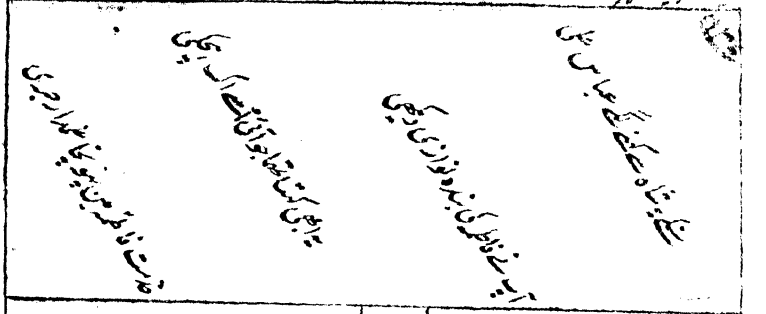

کہہ نہ دلگیر کسطرح سے جی کھوتے تھے	شاہ ہاتھوں سے کر پکڑے ہوئے روتے تھے

۱		
باپ تن سے جو لگا ہوئے وہ میسر رجدا	جا کے جھولے سے اٹھا لائی علی اصغر کو	صرف اپنے تن و جاں کا نہ میں سنبھار کروں
ماجد اشک لگی اور شہ ابرار جدا	خشکی لب کی دکھلائی علی اکبر کو	الامان فوج کے ایسی ہی تلوار کروں
۲		
کوئی تو چاہیے لاشوں کے گرانے کے لیے	امان صاحب نہیں اب بچ سہے جاتے ہیں	شیر کا شیر ہوں روباہوں سے کب ڈرتا ہوں
تو ہیں رہا ہماری چادر کے بچانے کے لیے	قافلہ جاتا ہی ہم رہ ہے پیچھے جاتے ہیں	نام رہ جائے اسی بات پہ بس مرتا ہوں
۳		
اس تنی سے مری آس نہ توڑ دیجیا	طے تجھی ہو کہیں آخری منزل میری	امان صاحب مرا جینا تو ہے اب لاحاصل
مان کا پردہ حسین تم سے ہے تجھ پر دیجیا	تم اگر چاہو تو آسان ہو مشکل میری	ہو کے بدنام جیے خلق میں تو کیا حاصل

۱۰

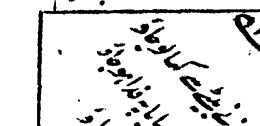

صاحبِ ثبت دو تو قبر مرا نام رہے
حشر تک قدر یہ شبیر مرا نام رہے

۱۱

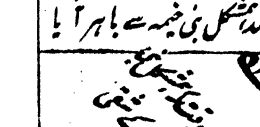

مرتبہ پیر اشہادت سے سوا ہو دیگا
پنجتن خوش ہون تو خیر سند خدا ہو دیگا

۱۲

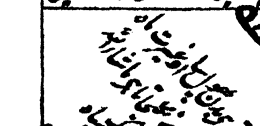

بالوے بیکس کی رخصت جا جو مین نام لیا
نرست کہے دل ہاتھو سے دل تھام لیا

۱۳

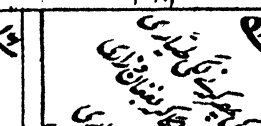

زینب نے کہا بھائی یہ کیا کرتی ہو
لخت دل اپنا کلیجے سے جدا کرتی ہو

۱۴

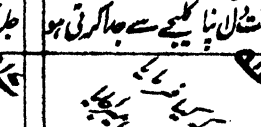

یعنی ہمشان سول دوسرا کہتے ہین
اسکو پر فاطمہ نے مخمتو سے پالا ہی

۱۵

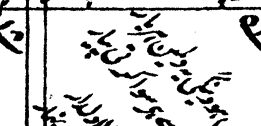

مین ظالمہ کبھی توڑی تھی ان علی کی
اسکو گود مین لیے آسا گروائی کی

۱۶

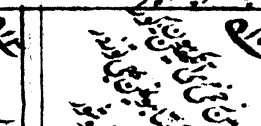

یہ بچن بانو کی جسوقت زبان پر آیا
جلد مشکل بنی غنچہ سے باہر آیا

۱۷

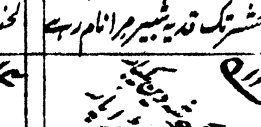

یعنی ہمشان سول دوسرا کہتے ہین
دیکھتے ہین اُسے اور صل علی کہتے ہین

۱۸

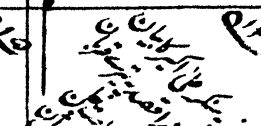

شیر سا جسکا گبھرو ید مین آجا ئیگا
وار پر اسکے بتا کون بچا جائیگا

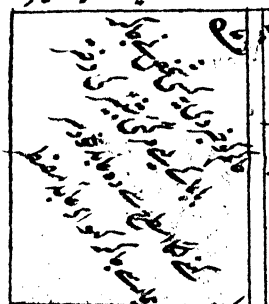

کیا آئین ہی کہا تا جو مرا جوش لہو ہی
واللہ کہ آتی مجھے شبیر کی بو ہی

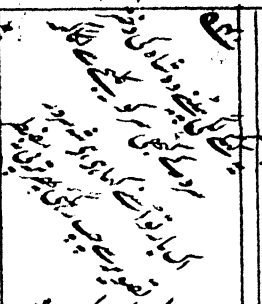

بانو نے جو دیکھا حرکت کچھ نہیں تمین
ہی جیبھ پکینہ کی گئی سر کے دہن مین

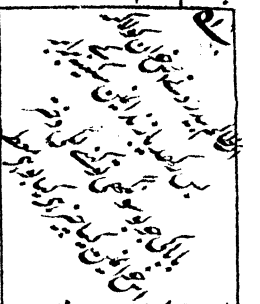

جو کچھ تھین دلدار ہو اسباب مکالو
عزت سے سکینہ کے جنازے کو نکالو

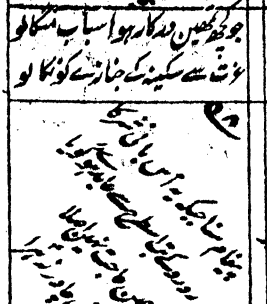

بولی کہ جو کی پاس اب مین نے نظر ہر
جو دیکھتی تھی تیر یہ مین یہ وہی سر ہی

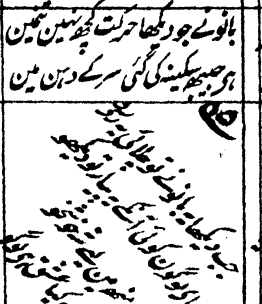

والی ہین مرے داغ مجھے دینے کو آئے
اس لاڈلی بیٹی کو یہان لینے کو آئے

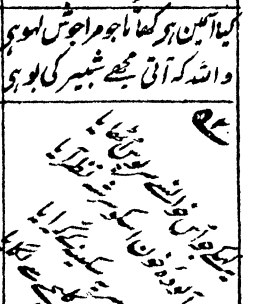

جوشِ کفن و غسل سے محروم انھیگی
مظلوم کی بیٹی ہی یہ مظلوم اوٹھیگی

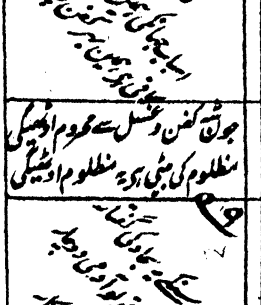

ہر اک سے کہا اور سنا بخشتا ہون اب مین
لو صاحبو ہمراہ پدر جاتی ہون اب مین

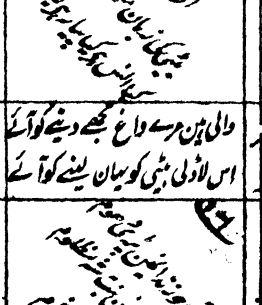

ہم جیتے رہے کھینچنے کو درد جگر کے
اے عاشق بابا گیتن تم پاس پدر کے

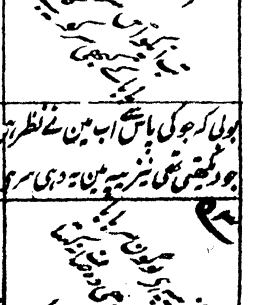

جنت سے شہ جن و بشر آپ ہین آئے
بیٹی کی جنازہ پہ پدر آپ آئے

۲۸

رودے کے بیان کرتے تھے شبیہ ماجرا بر
نہر اک اسی صحرا سے ہوئی نذر انیس طا ہر
بولی کہ جناب شبیہ یہ دادی تو ہے خاطر
موجود ہو اے شبیہ مرا لال سا فر

ہمزہ بھی ہیں اور جعفر طیار بھی آئے | احمد بھی ہیں اور حیدر کرار ہیں آئے

۲۹

زہرا کی سنی بانو نے تقریر جو ساری
کہنے لگی اس بی بی کی قسمت کے میں واری
کیا صاحب قسمت ہے یہ شبیر کی پیاری
اسکے لیے آتی ہے فوج سوا ری

سن تین برس کا ہے یہ قسمت تو بڑی ہے | اسکے لیے زہرا در زندان پہ کھڑی ہے

۳۰

ماہر نو ہیں آنکھوں سے بہت کم نظر آتا
پیچھے کرتے ہیں بن کو کبھی مڑ کر نہیں جاتا
اب حال بن کیا کہیے بھلا کیا نہیں کھاتا
دیکھیے مرے لال کو اسد خان ہے کھاتا

سنتے مرے ہر اک کا ادا دین ہو یا رب | صدقے سے سکینہ کے مجھے چین ہو یا رب

باپ بھائی مرگئے یہ سخت جان بیمار رہا
شیر جنت کو سدھارے ناتوان بیمار رہا

تپ کی شدت سے نہ میدان غاک جا سکا
ہائے خنجر سے نہ میں اپنا گلا کٹوا سکا

ہر گھڑی ہر لحظہ صغرا خستہ تن کی یاد تھی
شاہ کو غربت میں سب اہل وطن کی یاد تھی

بھائی قاسم کی ہوئی شادی نہ کی شادی کی
خانہ آبادی کے بدلے خانہ بربادی ہوئی

میں نے کھا قبر میں جا بن رسول اللہ کو
خاک میں میں نے ملایا فاطمہ کے ماہ کو

پانی پانی تو نے مجکو بھلا یا کیسو
نام پر میرے صدا پانی پلایا کیسو

سو دہی مار گئے مجکو وصیت کر گئے
مرنے والے زندہ ہیں اور جینے والے مر گئے

کون سن سکتا ہے مایوں کا لہو میں کیا ہوا
روکے احمد بیٹی زہرا ماجرا ایسا ہوا

دوستوں کو کو بکو روح میری شاد تم
گر جوانی میرے اکبر کی کرو گے یاد تم

۱۱۰

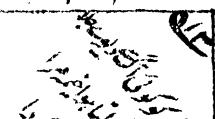

فرگیا قاسم بیاجی کھولی ہی قاسم بنی
آج تک ناسالہ اپنے روتی ہی اسکی بنی

۱۱۱

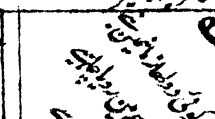

قید ہو بلوے میں گر عترت نہ کسی معصوم کی
کیجیو تم یاد حالت زینب و کلثوم کی

۱۱۲

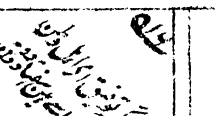

لطف ہی اپنے اسے جو مادری ہی اسکی ضرور
جو مرا مہمان ہوا تھا یاد ہی اسکی ضرور

۱۱۳

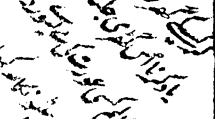

بیکسو تم سے نہیں ماتم ہی کم عباس کا
تعزیہ تم میرا لینا اور علم عباس کا

۱۱۴

آیا جب یہ میں لاشا قاسم نوشاہ کا
کھولا اسکی لاش پر گونہ رہا ہوا سہاگ کا

۱۱۵

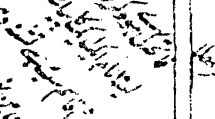

وہ جوان کہ جسکو رسول اللہ تھا
شیر حق کا صہر تھا اور فاطمہ کا ماہ تھا

۱۱۶

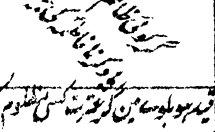

نازکر بیٹے گر کسی ناشاد کو

۱۱۷

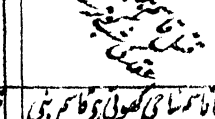

کیسو ہو بازد سے شاہ مدینہ کی نیا

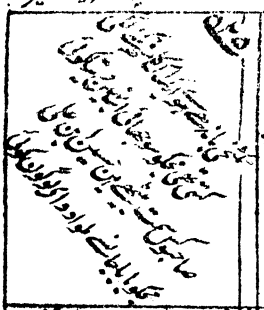

پی نوشربت نام پر سب قاسم نوشاہ کے
جو چچا پر اپنے صدقے ہو گیا دن پاک کے

کیوں نہ ہے نزدیک شاہ بحر و بر آنے نہیں
یاں نہیں آئے مجھی کو یاد نظر آنے نہیں

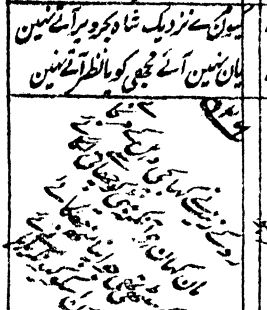

جسکھڑی رن سے لشکر کا دلانا فاتحہ
دودھ کے کو زو نپہ اصغر کا دلانا فاتحہ

لے گئی ہے بیڑیاں پہنے ہوئے
جھنجھنا دو ہاتھ میں کنگن بھی ہو

لرزگاؤ گے مرے ماتم میں سر پر ہاتھ تم
رؤ گے واللہ مجھکو فاطمہ کے ساتھ تم

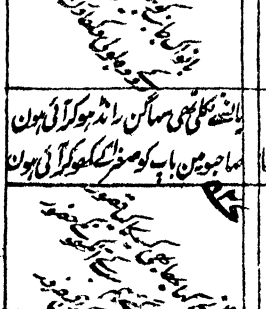

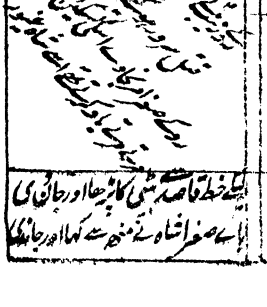

۲۸

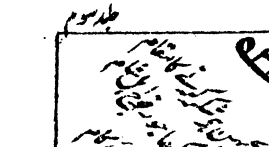

لاؤ لی کس کی زبان سے تم نے یہ سخن کیا کیا ہوا
قصہ کوتاہ قتل سب کنبہ ترا پیاسا ہوا

۲۹

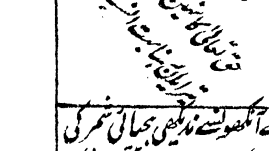

میری عرضی بھی پڑھی تھی سید دلگیر نے
کچھ مرے قاصد سے بھی فرمایا تھا شبیر نے

۳۰

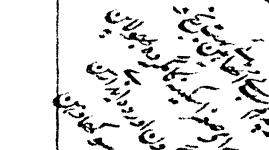

جو کہ قاصد سے کہا تھا تم نے وہ یاد ہی
صبر کی تاکید تھی بس صبر کو ارشاد ہی

۳۱

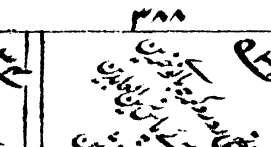

سنکے یہ عابد نے چھاتی سے لگایا پیار سے
عابد بیمار لپٹے خواہر بیمار سے

۳۲

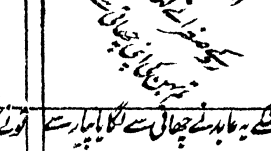

سنکے یہ تقریر دیدہ آنسو بہا کر رو اٹھی
بھائی کے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگا کر رو اٹھی

۳۳

بھائی صاحب کچھ مجھسے آپکی خدمت ہوئی
ہائے صغرا سے نہ کچھ ماں باپکی خدمت ہوئی

۳۴

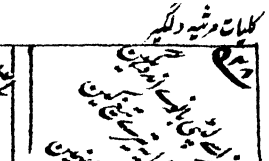

تونے آنکھوں سے نہ دیکھی بھائی تم کی
ن سکینہ تونے سیلی تو نہ کھائی تم کی

۳۵

وہ کفن اسکا بنانا خانہ زندانیں ہائے
ہائے جی اسکا گنوانا خانہ زندانیں ہائے

۳۶

چھوٹے حسن میں بیکس و مظلوم دنیا سے اٹھی
دختر مظلوم بھی مظلوم دنیا سے اٹھی

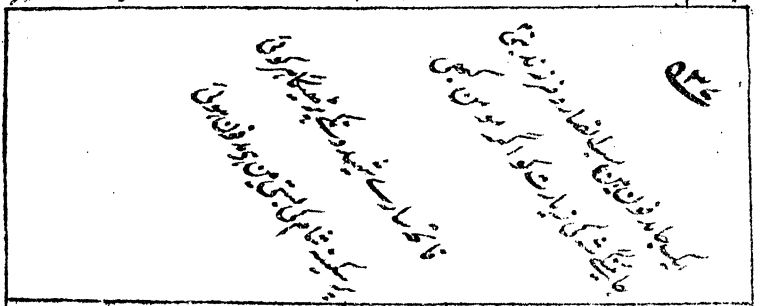

اوسکی غربت پہ ہمیشہ مجکو رونا آئیگا | ہائے اسکی قبر پر کاہیکو رویا جائے گا

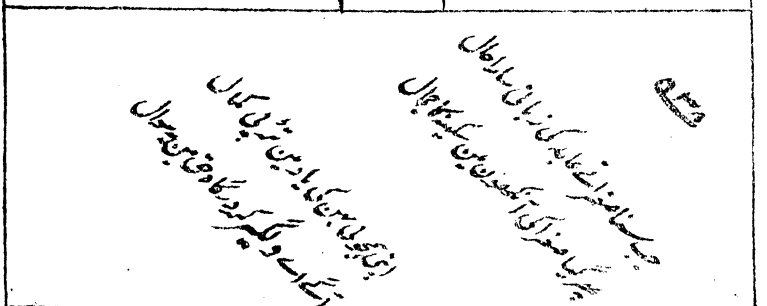

یا اکبی نام تیرا قاضی الحاجات ہے | کربلا پہونچے جو یہ دلگیر کتنی بات ہے

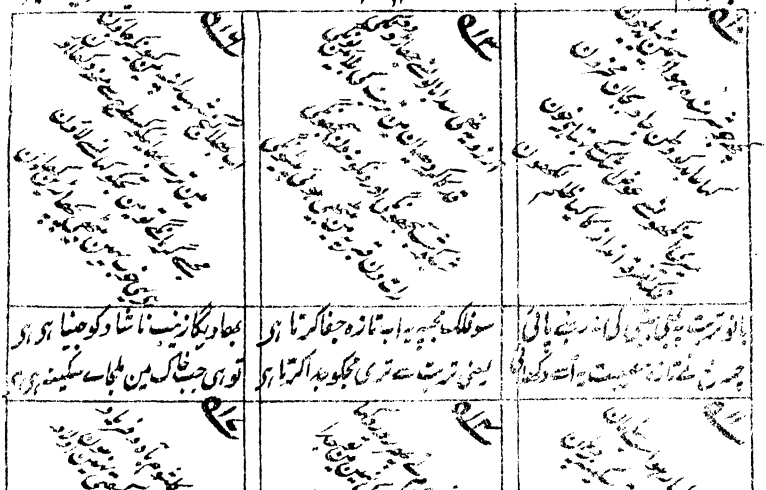

۱۹

نام پر اسکے تصدق رہے جبتک جیے
شانے کندھا دیے دریا پہ چھپتی کے لیے

۲۰

قبر من سید بیکس کی بناؤن آ کر جا
سر شبیر کو گردن سے ملاؤن اس جا

۲۱

یہ پھپولی اب بمزار شہدا جاتی ہی
تجھسے ہونی ہی جدا اکرب و بلا جاتی ہی

۲۲

بن سکینہ کے ہو بالنسے مرا کیونکر جانا
ایسے جانے سے تو بہتر ہی یہاں مر جانا

۲۳

اور یہ تازہ مصیبت مرے سر پر آئی
جو نہ چالیسوان یاں بھی کاکرنے پائی

۲۴

ایک ذرا سر تو اٹھا با نو کہ کیا ہوتی ہی
مالنسے کچھ بات تو کر سے کہ برا ہوتی ہی

۲۵

خاک اب یا نسے سو کرب و بلا جاؤن من
کہ من شق ہو تو جنتی ہی سما جاؤن من

۲۶

کسطرحسے من سہونگی یہ جدائی تیری
ہاے تقدیر نے تربت بھی جدا کی تیری

۲۷

سونپتی ہون تجھے اللہ کو پیغمبر کو
آج کی چھوٹی ملونگی میں تجھے محشر کو

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۲۴

ہر ایک گرفتار تعب تو ہی امین
پر دختر شبیر بہت چھوٹی تھی سن مین

یہ سر ہو کسی کا مجھے بھاتا ہی کیا کیا
واللہ کہ اسپر مجھے پیار آتا ہی کیا کیا

۲۵

پر دختر شبیر پہ جا گہ ہی ترس کی
جس روز چھٹی بالسے علی تن پہ بھبکی

ماتوں سہایت ہی مری جان حزین ہی
پر شاہ کو دیکھوں ہین اب محکو یقین ہی

۲۶

سنتا تو سوا باپ کی فرقت کا الم تھا
اور تشنہ ستم بچی پہ بالائے ستم تھا

جب جیب سحر چاک کیا پنجۂ غم نے
تب کوچ کا آہنگ کیا فوج ستم نے

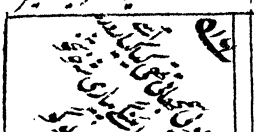

پھر تم لعین آیا جو شمشیر پکڑ کے
کونین اٹھیں لیکے مقتل کو دکھا کر
وہ چھاتی ہو جیسے کہ میسر نہیں آئی

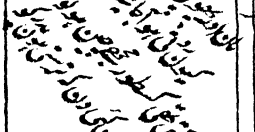

سجاد اٹھے تب سر زنجیر پکڑ کے
پھر شام کے زندان میں مقید کیا جا کر
تب سے ہو مجھے نیند بھی دم بھر نہیں آئی

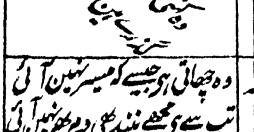

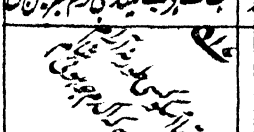

اشتر پہ بن اکبر کے چڑھائیگا مجھے کون
نے بھوک کا غم تھا نہ الم تشنہ لبی کا
بجتی نہیں درد کی ماری نظر آتی

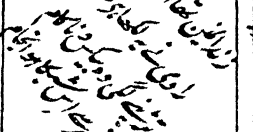

بے باک کے ہودج میں بٹھائیگا مجھے کون
تھا آٹھ پہر ذکر حسین ابن علی کا
یہ رات سکینہ پہ ہی بھاری نظر آتی

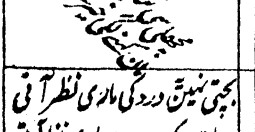

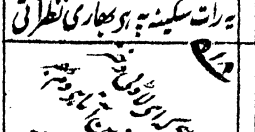

رو رو کے غم شاہ میں مت ہاتھ ملو تم
اب زار بھی اور شہر بھی کیا کیا نظر آئے
خنجر سا کلیجے پہ مرے چلتا ہوا سدم

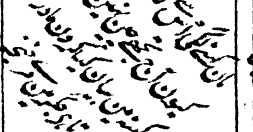

جس جا کہ تمھیں لعلمیں بے پیر چلو تم
اعون ہی نظر آئے نہ بابا نظر آئے
جھنکی ہے مرے دل کو کوئی ملتا ہوا سدم

۱۹

آتا ہو پسینا مجھے اور درد جگر ہو
کیا آج کی یہ رات شب وصل پدر ہو

۲۰

کیا خاک تری ہو گئی پیاری گئی دفنین
فردوس میں لے تیرے دھوم پڑی ہو

۲۱

وہ بول دم یہ جو شہ تشنہ دہان ہو
یہ شمر ستمگر کے طمانچوں کا نشان ہو

۲۲

مجھی تھی سدھارے ہو کہین کو شہ دین تم
اب مجکو یقین ہو گیا جیتے ہو نہین تم

۲۳

ہین وصل کا وعدہ تو مجھسے دیکے بابا
کیا ہو گئے تشریف کدھر لیکے بابا

۲۴

سرشہ کا ستمگار نے زندا نہین بھیجا
کھا نیکی طرح دیکھکے اُسے خوا نہین بھیجا

۲۵

تیار ہی کر دو وصل شہنشاہ زمن کی
مین کرتی ہون تیرے لیے تدبیر کفن کی

۲۶

بابا کی کفن ہو گئی پوشاک بدن کی
مین بھی تو ہون مٹی اسی ہیگور کفن کی

۴۱

خلق راضی ہوئی خالق کو بھی خرسند کیا
باپ کو ماؤنکو مادر کو رضامند کیا

۴۲

گو کہ بن بھیونکے کھائی تھی نہ کچھ پیتی تھی
اپنے بھائی کو مگر دیکھ کے وہ جیتی تھی

۴۳

بولی زینب کہ پہونچا ہے تمھیں کب کوئی
تم سلامت رہو گویا ہمرا سب کوئی

۴۴

ایک سرتابقدم حیدر کرار کی شکل
در سمر اجعفر طیار علمدار کی شکل

۴۵

شکر یہ دھیان تھا خواہر کی کمائی بچ جائے
اسکو یہ سوچ تھا مادر کی کمائی بچ جائے

۴۶

آج گر آپکا سر تن سے جدا ہووے گا
خلق مین خاتمۂ آل عبا ہووے گا

۴۷

لیکن این مستعد تیغ زنی تھے دونون
تیغ کے جون اسد اللہ وہ تھی دونون

۴۸

پسر مہربان ہو اولاد جو بھائی میری
آج یان نیگ لگے ساری کمائی میری

۴۹

چھوٹے سے ہاتھ سے تم نام لو امان حسین
امان صدقے گئی ہو جائیو قربان حسین

۱۱۰

تم بھی سر دینے میں مت کیجیو حیلہ پیارو
ہے یہی جنس اسی کا دسیلہ پیارو

۱۱۱

اب ارادہ ہے شہ ملک عدم دونوں کا
جو کہا تم نے ہی قصد ہے ہم دونوں کا

۱۱۲

جی نہیں رہتے ہیں دو دن کے بھی پرہم
خوں بہا دیونگا اسوقت کے پیسے پر ہم

۱۱۳

چھاتی سے اٹھ کنار لگاؤ بیٹے تمھیں
زانو پہ چڑھ کر کرار بٹھاؤ بیٹے تمھیں

۱۱۴

اپنے گھر خندہ جبیں تم کو کرے آباد چلے
نامراد آہ چلے خلق سے ناشاد چلے

۱۱۵

باندھ لو بیٹھیں رہ کل اسد اللہ سے

۱۱۶

بولا میں دونوں کی لقمہ پر کر اور پرصدقے
ہوے تم جاتے ہو شبیر کے اوپر صدقے

۱۱۷

انکے تن پر نہ کہیں تیغ و تبر لگ جاوے
ہمکو ڈر ہے نہ تمھاری ہی نظر لگ جاوے

۱۱۸

شیر کب مادر شیر تمھیں بخشیگی
لاش جب آپیگی تب شیر تمھیں بخشیگی

۱۹

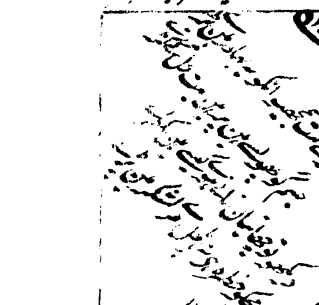

تم اگر قتل ہوے ہوگا جبھی کو ماتم
ہوگا منبر سے نہ زہرا و علی کا ماتم

۲۰

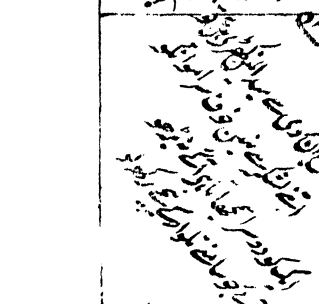

ہمکو ارمان ہے نم ڈوبھی رہی پہ چلکر دیکھو
چھوٹے ان کپوں کے تم بھی تو جوہر دیکھو

۲۱

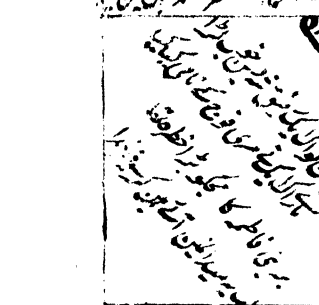

شہ کی تنہائی پہ میدان میں رونے آئے
غل پڑا جعفر طیار کے پوتے آئے

۲۲

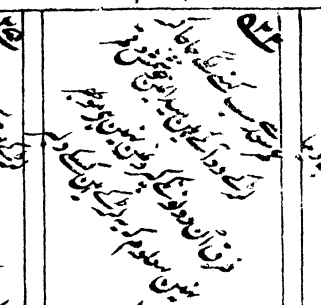

صاحب حسن ہیں اور مالک زیبائی ہیں
ایک سی صورتیں ہیں چھوٹے بڑے بھائی ہیں

۲۳

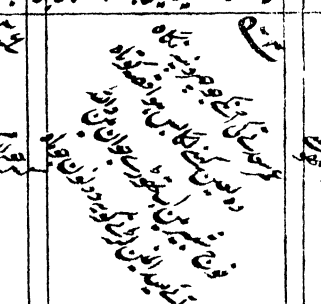

غیرت ماہ ہیں اور رشک قمر ہیں دونوں
بھائی شہ کے ہیں زینب کے پسر ہیں دونوں

۲۴

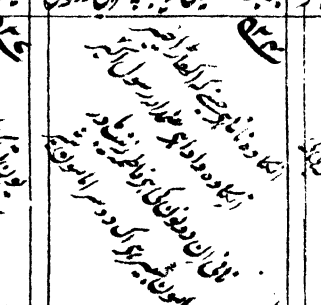

اگلی تلوار سے بھی خوف و خطر لازم ہے
تیغ سبطین پہ دونہ سے ڈر لازم ہے

۲۵

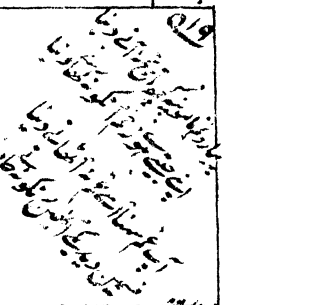

نام موسے ہیں پسر نام کریں گے روشن
چھوٹے ہاتھوں سے بڑے کام کریں گے دونوں

۲۶

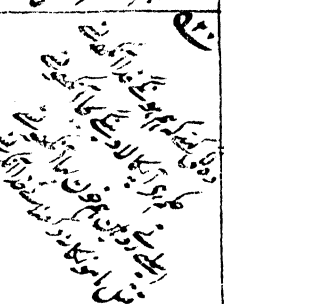

اتنی سی عمر میں جنگ کی گھاتیں دیکھیں
کیسے ہنس ہنس کے کھڑے کرتے ہیں باتیں دیکھو

۲۷

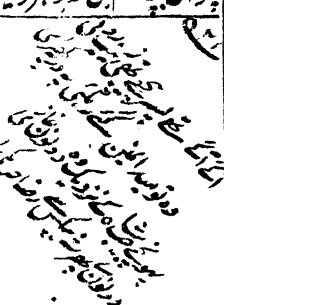

انکا یہ حال ہے جو سن میں ابھی کچے ہیں
مجکو عباس کی جرات کے بڑے خطرے ہیں

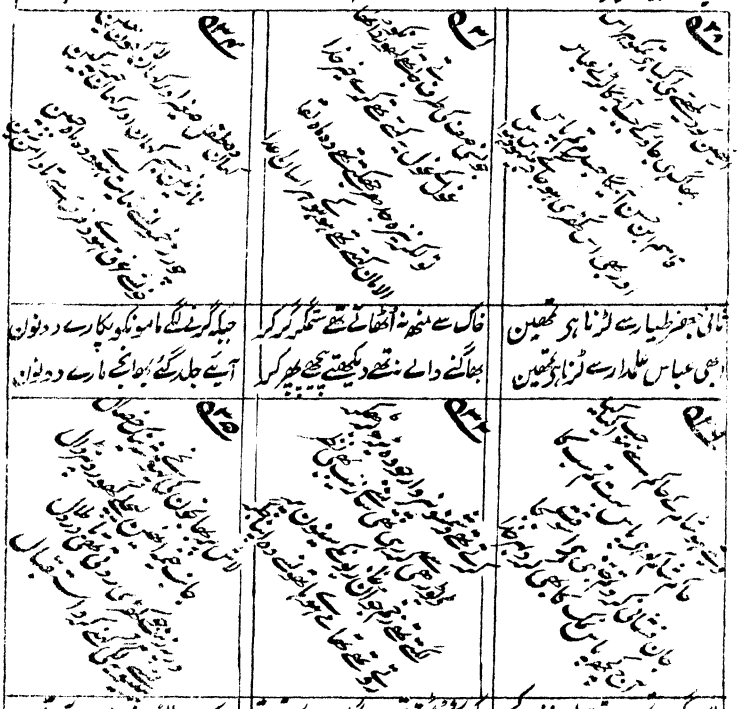

۲۴

جب سنا بانو نے مضطر لے یہ زینب کا بیان
دوڑ کر دونون کی لاشون کے ہوئی وہ قبر بان
گر دو لاشون کے ہوئین میدان مین سب فر و زبان
دفن یہان شہ زادہ عباس کیا گیا سنے بیان

اک طرف پیٹ کے سر بانو سے مغموم گری | اک طرف بھانجو نکے لاشونپہ مکتوم گری

۲۵

دیکھا جب شاہ نے خیمہ مین ہوا حشر بپا
لیکے خیمہ سے ان لاشون کو تشتل مین آیا
آکے سب کیا لون دونا سے چیلا
بس دعا مانگ کے دلگیر بھی سر دابہ سر کار مین ہو

عرض مقبول جناب شہ ابرار مین ہو | دفن دلگیر بھی سر دابہ سر کار مین ہو

شتاب میرے مسافر کی باخبر آوے الٰہی اب وہ مع الخیر اپنے گھر آوے	دوا کا ہوش تھا اسکو نہ کچھ غذا کا تھا تصور آٹھ پہر شاہ کربلا کا تھا	تمام خلق مدینہ کی شب کو سوتی تھی پدر کے واسطے صغرا مریض روتی تھی
قلق سے جان نہ کیوں دل پہ اسکی ہو پہونچے خبر غریب جسکو مسافر کی اک ذرا پہونچے	طعام غیر پدر کب مجھے خوش آتا ہے یہ کہہ کر ماں کھانا نہیں کھانا کب کھاتا ہے	کوئی ہے دل تو یہ تن ترے دل کو چین آتا ہے مدینہ میں ترا بابا حسین آتا ہے
نہ پاس باپ بھائی نہ ماں نہ خواہر تھی انیس برس کی عمر غریبان تھا اور وہ دختر تھی	پیوں یہ کسطرح سے اب میں دم حزیں پانی بلا بھی ہووے گا بابا کہ یا نہیں پانی	قریب لشکر سلطان کربلا پہونچا ہزار شکر کہ صغرا کا باپ آ پہونچا

۱۰

بھلا یہ ایسے کہاں ہیں نصیب اصغر کے
لگے گلے سے جو بابا کے اور کبر اکے

۱۱

باہر شہر کی کوس تک میں جاؤنگی
وہاں سے محمل بانو میں بیٹھ آؤنگی

۱۲

عبث بولا تھے بہو تم مجھ غریب و مضطر کو
گلے لگائیے اپنی سکینہ دختر کو

۱۳

سواری شہ کون و مکاں ادھر آوے
نصیب جاگ اٹھیں اور امید بر آوے

۱۴

ذرا تم اٹھکے مرے پاس آواے دادی
تمام بہر شہ دین پکاؤاے دادی

۱۵

خدا کے فضل سے تم خوش نصیب ہو دونوں
ہمیشہ باپ کے ماں کے قریب ہو دونوں

۱۶

ہزار شکر کہ اس تیرے دل کو چین آیا
قریب شہر کے اب لشکر حسین آیا

۱۷

کھلونے بھائی نے سب جمع کر لئے لاکر
کہ کھیلے اصغر معصوم انسے یان آکر

۱۸

وہ بولی قافلہ تو شب قریب در آیا
نہیں ہے فاطمہ لیکن ترا پدر آیا

۲۴

جمال فاطمہ زینب کا جب نظر آیا
پھوپی غریب کی آنکھوں میں خون بھر آیا

۲۵

بن کے پوچھتی تھی وہ پیام بابا کا
گلے میں بانہیں تھیں اور لب پہ نام بابا کا

۲۶

مجھے تو ہوش تھا تھمتیں ہواس کیا ہوتے
پدر کو دیکھا ہے اکبر سے وان جدا ہوتے

۲۷

ستم کے دشت میں ہیں سارے گھر کو کھو آئے
چچا کو بھائی کو تیرے پدر کو کھو آئے

۲۸

ہوس تو باپ کے دیدار کی نہ رہ جاتی
رسن میں گردن سجاد نا توان دیکھی

۲۹

برہنہ غربت سلطان انس و جان دیکھی

۳۰

کہاں امام جو بھائی تجھے بلا دیوے
غم پدر میں تجھے صبر اب خدا دیوے

۳۱

بہ پیش اونٹ پہ تا شام کیونکر جاتی تو
تھا خط آب دوا کس طرح سے پاتی تو

۳۲

بہ بارگاہ الٰہی میں کر دعا دلگیر
ترے کرم سے نہ دلگیر ہو مراد دلگیر

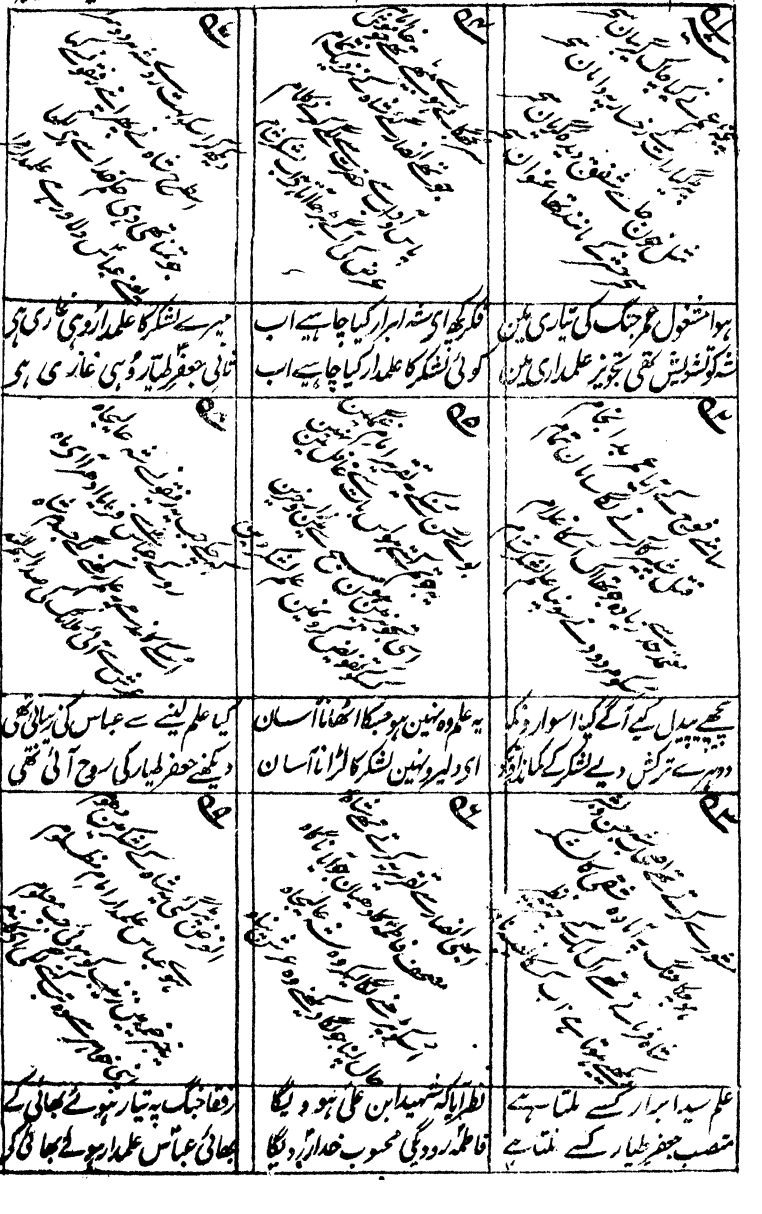

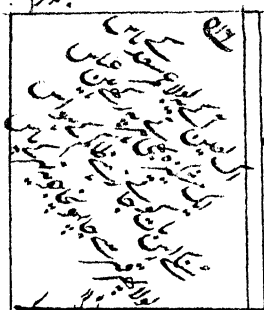

موتی نظر اگر پیاس بجھائی ہمکو
کون ہے تم میں سے دیتا جو نہ پانی ہمکو
باندھو ہتھیار شجاعت سے بہت خوب لڑو
لڑو عباس علمدار سے پر خوب لڑو
نہد و لبست اُسنے غرض کے وہ چند کیا
رستہ دریا کا ہر اک سمت سے بند کیا

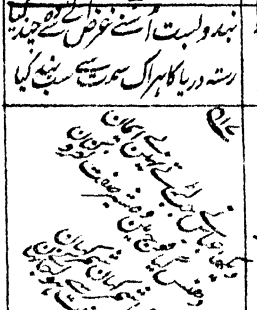

کسی انساں میں نہ پھرتی تھی کہاں اس کی طرف
ایک عباس سے میدان میں ملک کی سب کی
تو بھی چل ساتھ تو عباس کی صورت دیکھیں
شہ بیکس کے علمدار کی صورت دیکھیں
بھاگ جانے کا ارادہ کیا سواروں نے
ہاتھ سے ڈال دیے تیر کمانداروں نے

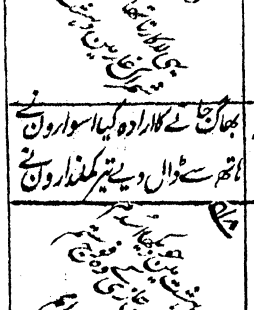

کہتے جاسوس یہ سردار کے سب آتے ہیں
لو نیزہ دار کہ میدان میں عباس آئے
تم اُدھر بھاگو گے کچھ مجھ سے نہ بن آویگی
جو مری بات بنی ہے وہ بگڑ جاویگی
شہ نے چلا کے کہا ای مرے محبوب لڑو
کر چکے خوب ہی برداشت ابن خوب لڑو

۲۱

جو ہو اسباب سے بے پرواہ سکوں اس کو
ہے یہ ارشاد خدا کا کہ ہو صابر شاکر
جو ہیں صابر تو بلا سے وہ گرفتار بلا
ماری اور فوج سے ہے گرد بلا کی بڑھ کر

۲۲

دشمن کے گلے پر ہے ہمارے سر شمشیر
یوں اور ہوا کرتے ہیں شبیر پہ تدبیر
ہے ایک طرف ملک تو اک سمت ہے جاگیر
آگے ہے عباس کے دنیا کی ہر اک شے ہیچ

۲۳

فوج کے نرغہ میں اکبر تو جھلکر لڑتے
مرنا آخر تو ہے دریا ہی پہ چلکر لڑیے
دختر شاہ مدینہ نکل آئی باہر
دیکھو عباس سکینہ نکل آئی باہر

۲۴

فقط اعجاز مجسم تھا وہ جب لڑتا تھا
ہاتھ عباس کا بس چار طرف پڑتا تھا
کار شمشیر نہیں کام جو وہ کرتی ہے
سایہ گر دیکھتے ہیں اسکو بھی دو کرتی ہے

۲۵

جناب سید سجاد کے اشعار
کیا ہے عباس نے اعجاز کا اظہار
کہ ہے ہر ایک کی زبان پہ یہ کار
فقط ہاتھ ہی سے کاٹے ہیں بازو اس نے
کہ یہاں لڑتے ہو کم دھیان کدھر ہے عباس

۲۶

کچھ بھتیجی کی بھی اب تم کو خبر ہے عباس
یا تو امید ہی نہیں تھا جاہی پڑا در پہ میں
اور علمدار دلاور ہے علی کا بیٹا
جسنے خیبر تھا اکھاڑا ہے اسی کا بیٹا

۲۷

لشکر شام میں بس شور ہے اکبر ہوا
رحمی اب سبط پیمبر کا علمدار ہوا
اب کوئی دم کو تری مشک بھری آتی ہے
آگے عباس کے ہر نے یہ دھری آتی ہے

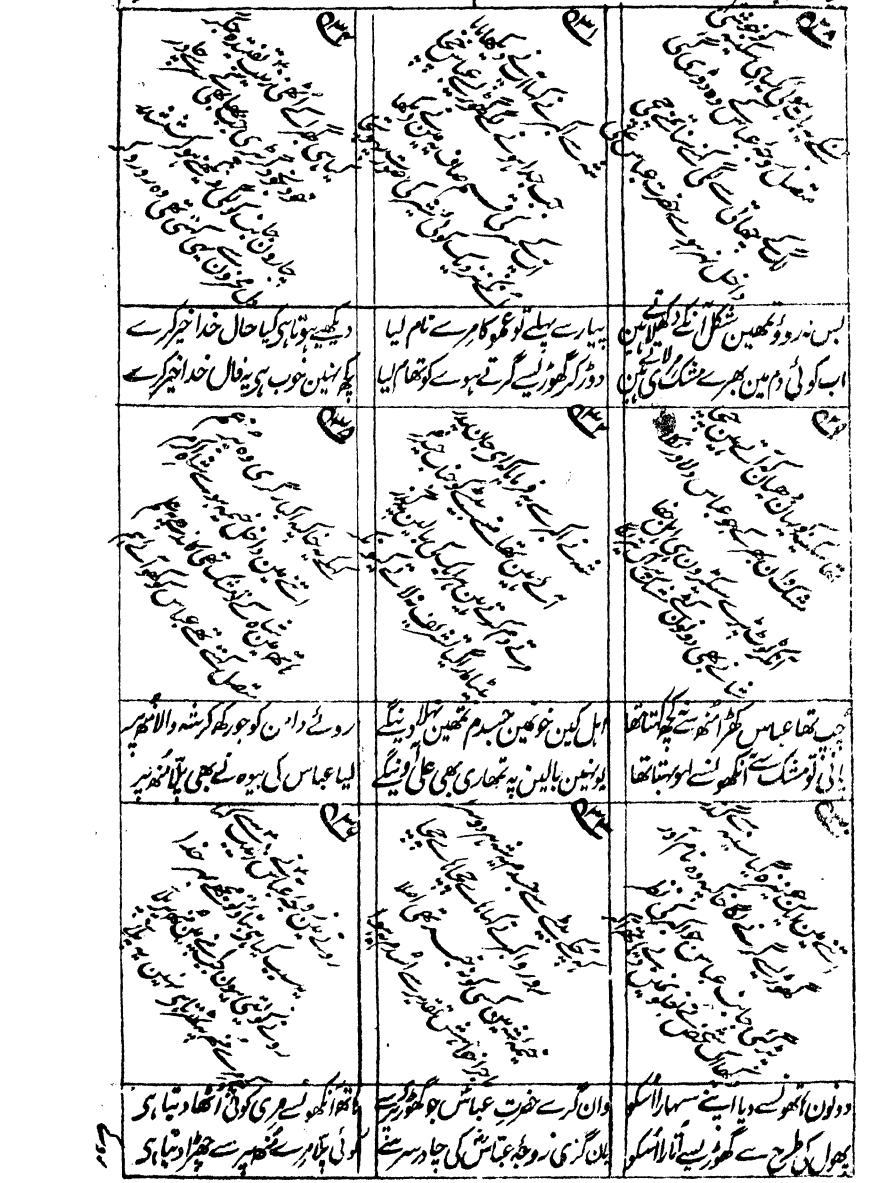

ہی یہ منھ پر سے ترے ہاتھ اُٹھاتی زہرا	ہی یہ پلا تر سے منھ پر سے چھڑاتی زہرا
آگے اکبرؑ کی شہادت نہ بیان کرتا دلگیر	شہِ مظلوم کی رخصت نہ بیان کرتا دلگیر

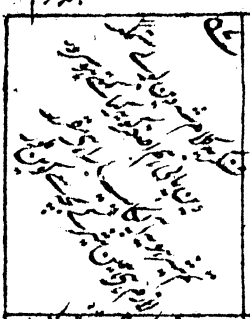

چلا کے یہ فرمایا کہ ای لو کو یہ کیا ہی
بچہ مرا مرتا ہی تمھین کچھ بھی حیا ہی

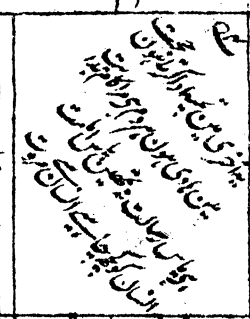

ہادی نہ مجھے سمجھو مسلمان تو جانو
قطع نظر اس سے مجھے انسان تو جانو

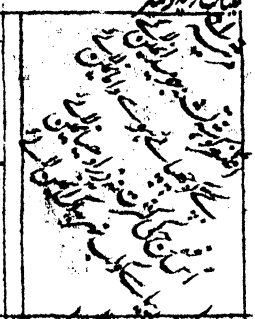

بیعت نہین کرتے ہو تو تقریر کرو مت
بس سر کے کناوے سے ہین تاخیر کرو مت

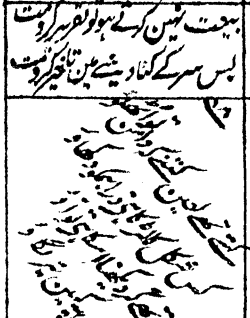

پیارا تمھین کرتا ہی بس اک حرف اسی سے
اے ظالم لوگ دن ہی تمھین کام اسی سے

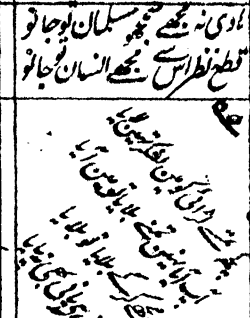

کیا خوب ہی مہمان کیا خستہ جگر کو
پانی نہین دیتے مرے شش ماہیہ پر کو

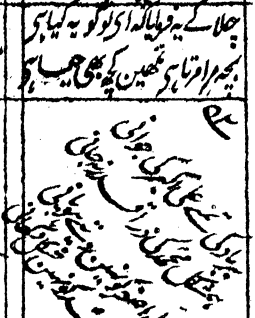

دیکھو تو کہ کیا شکل خدا نے اسے دی ہی
قابل ہی زیارت کے یہ ہفت شکل علی ہی

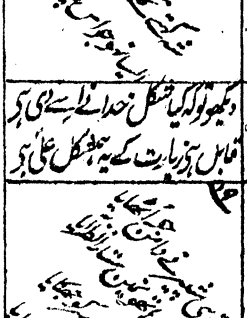

عادل ہی خدا روز عدالت سے ڈرو تم
اور گریہ خاتون قیامت سے ڈرو تم

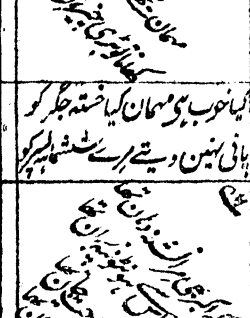

شش ماہہ بھی ہو یا نہین تجھ دودھ کا ہی
پر داشت بھلا یاس کی تصویر کہان ہی

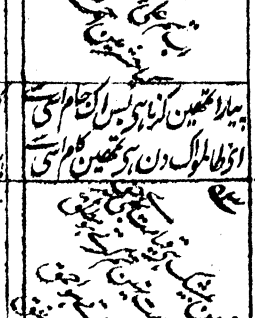

کوئی بولا کہ مین بچے کو سلواتا ہون پانی
کوئی بولا کہ جاکر ابھی لے آتا ہون پانی

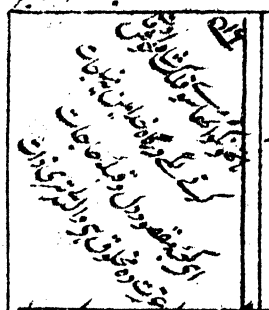

کوئی بولا عمر سے یہ مناسب تھے کب ہی
شہ شماہہ کو پانی نہیں تباہی غضب ہی

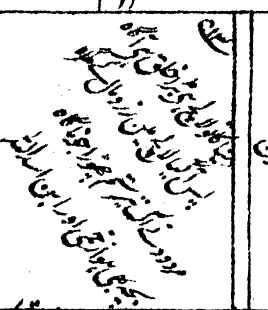

مجروح جگر دن ہوئی اس رشک قمر کی
اکبار نہ پکر لگا چھاتی سے پدر کی

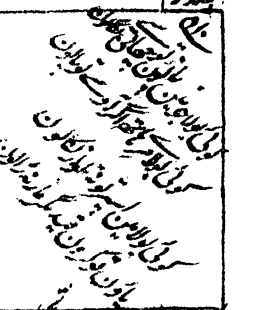

گھر دن جو گئے تیغ سے مجھ کشتہ وہ علی
رکھ لیجیو تو شرم مرے اہل حرم کی

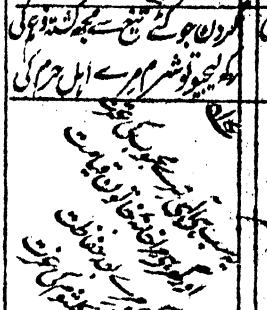

مارو گے اگر تم رحسین ابن علی کو
تو جیتا نہ چھوڑیگا وہ تم میں سے کسی کو

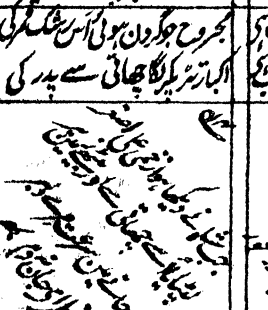

اس کوچ میں اصغر نہ کیا ساتھ ہمارا
اکدم کے لیے چھوڑ دیا ساتھ ہمارا

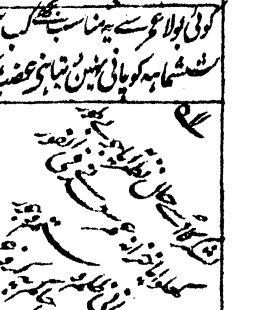

ناقو کا نگہبان بھی پیچھے پر رہا ہی
وہ بیٹیاں ہین فاطمہ کی اور یہ پھوپھی

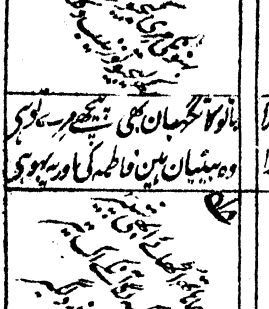

لرتہ پر اگر دن معصوم پہ بیٹھا
گویا جگر سید مظلوم پہ بیٹھا

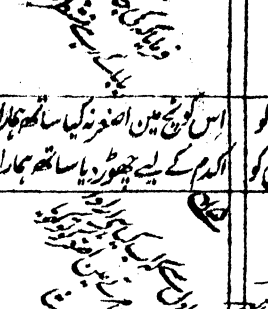

یہ چین تھا وہ راحت و آرام پیمبر
گھوڑے پہ چڑھا تھ سے لیا نام پیمبر

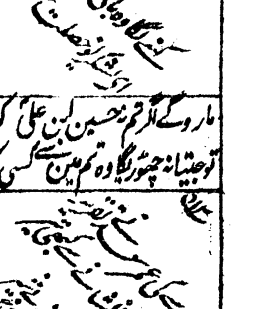

بجلی کی طرح جاکے گرے فوج عدو پہ

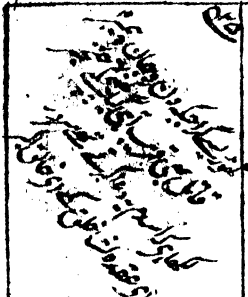

بیاسے کی زد ابر پر شمشیر کو دیکھو
اور فاطمہ کے دودھ کی تاثیر کو دیکھو

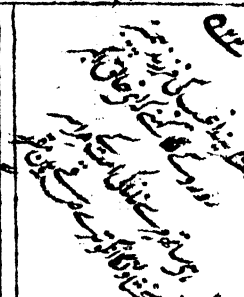

کچھ جلکے دشمن جو مری برق غضب سے
غیظ آگیا مجکو بشیر کے سبب سے

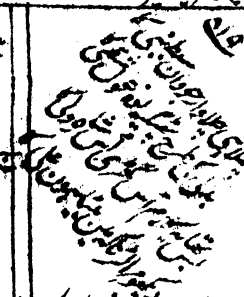

جسدم مری گردن سے جدا یہ مرا سر ہو
اُسوقت مری لاش پہ انا کا گذر ہو

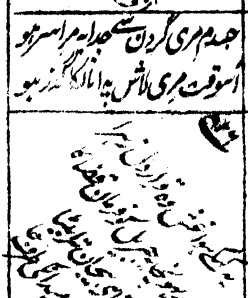

ہر چند کہ دریا پہ ہین دشمن شقی ہین
پر جان علی قوت بازو سے حسن ہین

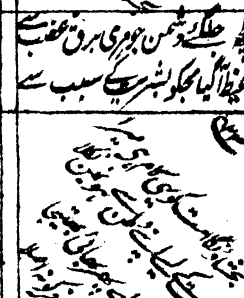

فجر سے گلا اپنا ہین کٹوا کے مرونگا
پر نانا کی امت کو ہین بخشا کے مرونگا

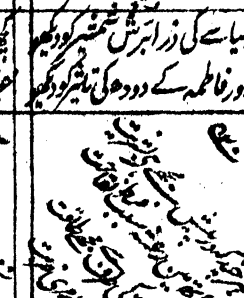

ہمشیر اکبر کو سے چھاتی سے لگا لے
مشتاق ہو بیٹا ترا چھاتی سے لگا لے

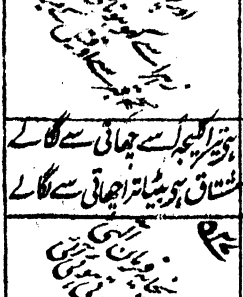

اب لوسے لڑائی ہیگی حراسطح کی اللہ
امت نہین بخشائی ہے کیا حضرت حق کی

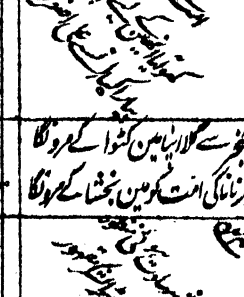

جسدم حرکت شہ کو ہوئی خانہ زین پر
آیا دو نسے ندا آئی اگر اعرش زمین پر

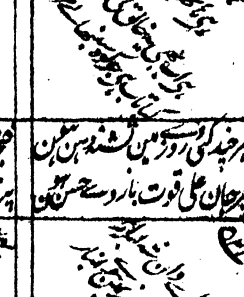

ہر بند بی جانی ہین بہا ہوتی ہے
ہر ہڈی کھانی ہین بہا ہوتی ہے

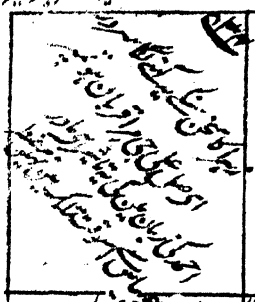

رفعت جو ہوئی بنت شہنشاہ زمن کو
چھاتی سے لگایا پسر تشنہ دہن کو
گو پیاس سے حلقوم ہر اخشک ہوا ہے
آب دہن احمد مرسل کا مزا ہے

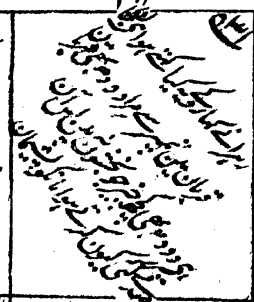

مذکور عبث دودھ کا تم لاتے ہو بیٹا
کیوں مادر ناشاد کو تڑواتے ہو بیٹا
گو پیاس سے حلقوم ہر اخشک ہوا ہے
آب دہن احمد مرسل کا مزا ہے

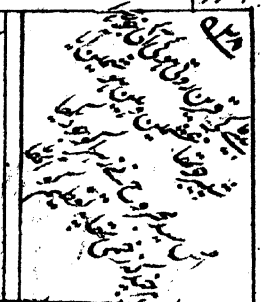

احسان ہوا مخدومۂ آفاق تمہارا
بندہ نہ ہمارا ہری دیر سے مشتاق تمہارا
گو پیاس سے حلقوم ہر اخشک ہوا ہے
آب دہن احمد مرسل کا مزا ہے

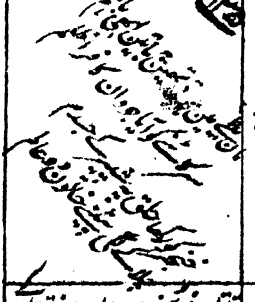

قاتل نے سنے بین جو اس مونس جاں کے
سر کاٹ لیا بیٹے کا آغوش میں ماں کے
گو پیاس سے حلقوم ہر اخشک ہوا ہے
آب دہن احمد مرسل کا مزا ہے

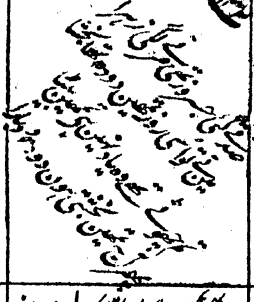

اب پھر نہ کہیں ای ماہ لقا بھول نہ جانا
اس قند مکرر کا مزا بھول نہ جانا
گو پیاس سے حلقوم ہر اخشک ہوا ہے
آب دہن احمد مرسل کا مزا ہے

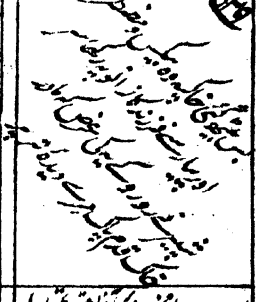

خالق نہ بجھے بجھتے ہیں یوں رو رو کے دعا
خاک قدم اپنی مری آنکھوں سے لگا دو
گو پیاس سے حلقوم ہر اخشک ہوا ہے
آب دہن احمد مرسل کا مزا ہے

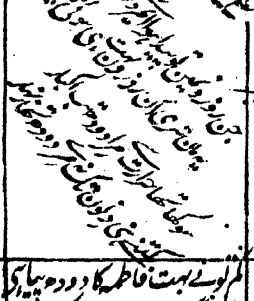

تم تو نے بہت فاطمہ کا دودھ پیا ہے
فرمانا کا مگر آب دہن بی کے جیا ہے
گو پیاس سے حلقوم ہر اخشک ہوا ہے
آب دہن احمد مرسل کا مزا ہے

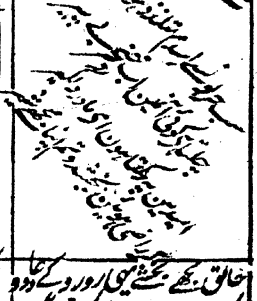

تیر ہوا یہ حال مری آنکھ کے آگے
ملا تھا ای لال مری آنکھ کے آگے
گو پیاس سے حلقوم ہر اخشک ہوا ہے
آب دہن احمد مرسل کا مزا ہے

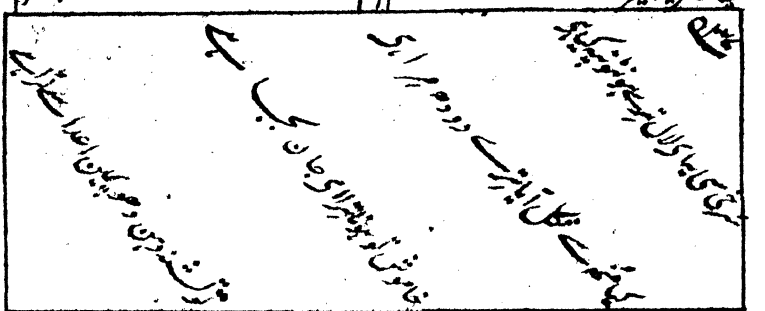

جان جاتی ہی جنت کو خدا کو تجھے سونپا | اور تیرے پدر عقدہ کشا کو تجھے سونپا

واللہ کہ اب مجھ میں نہیں طاقت تحریر | وہ حال بیان اب نہیں ہو سکتا ہی دلگیر

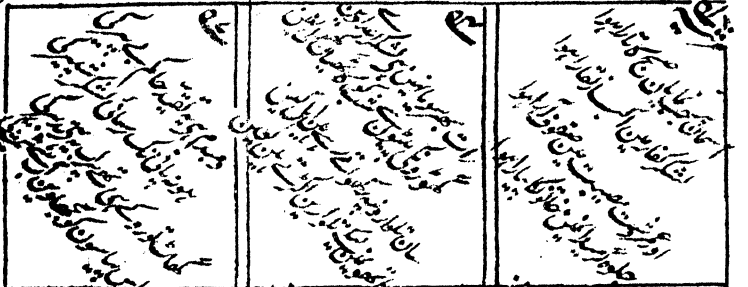

سبط احمد اپنے لشکر کے جوانوں سے کہا
کوئی کہتا تھا لڑونگا شہ کے میں انصار سے
شاہ نے فرمایا مرتے دم تک ایمان میں
رات بھر اُس قوم نے تیغ و سپر کھولی نہیں
ہو چکے اعدا ابھی آل نبی کے قتل پر
ایک میں انسان حسین ابن علی کا سا نہیں
کچھ نہیں معلوم کیا منظور ہے بیدرد کو
استقامت میں حسین ابن علی کا سا نہیں
ایک میری جان کے لینے سے سب بچ جائیں گے
پیر بیچینے گر سنتا یا عترت اطہار کو
نہ دکھانا ہوگا شکل احمد مختار کو
فی الحقیقت ہے علی کا اور نبی کا سا نہیں

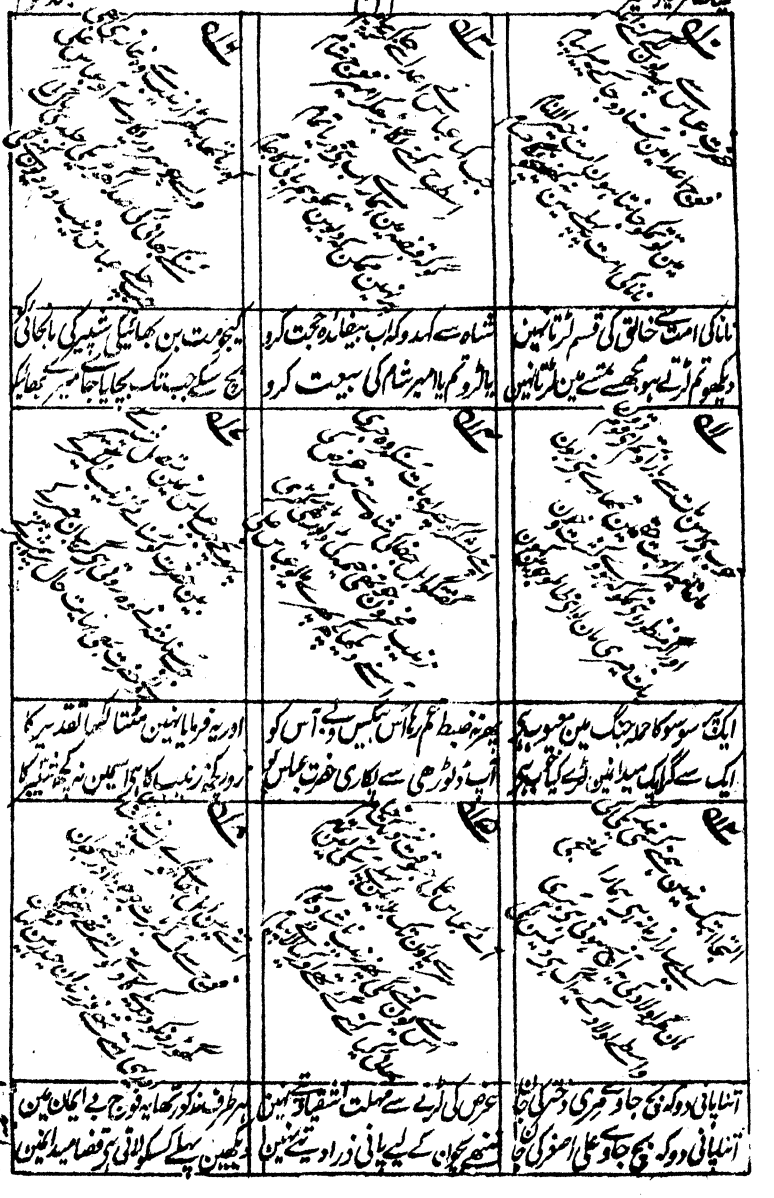

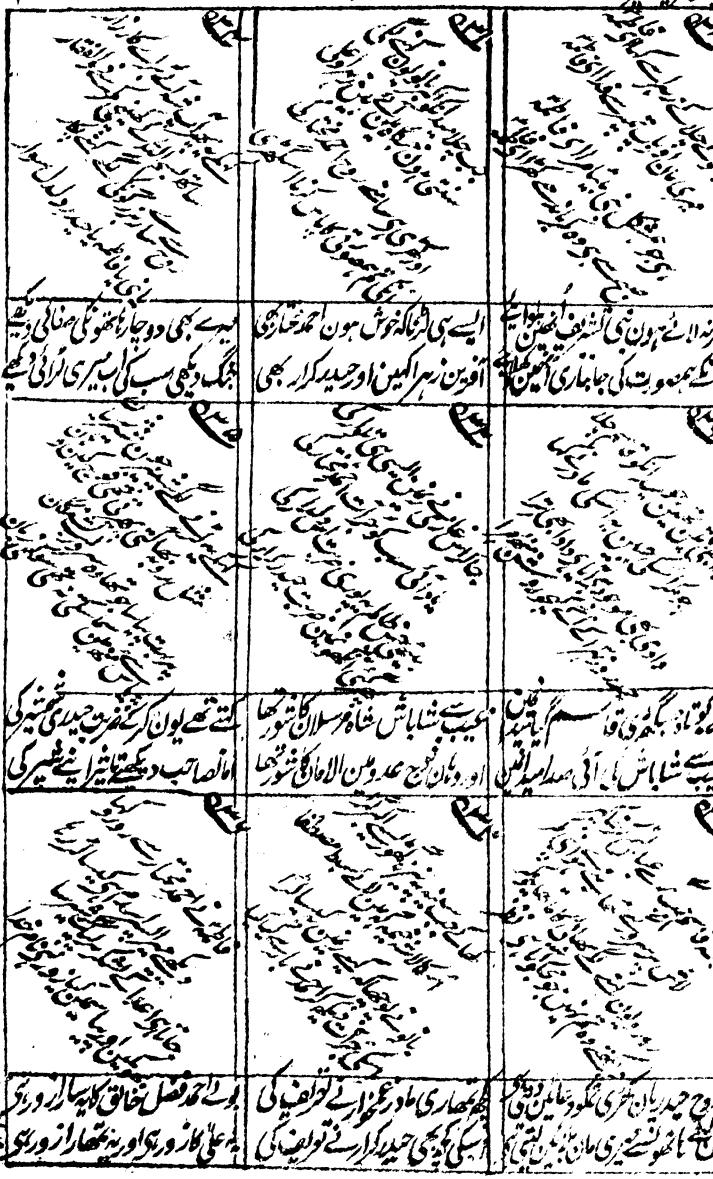

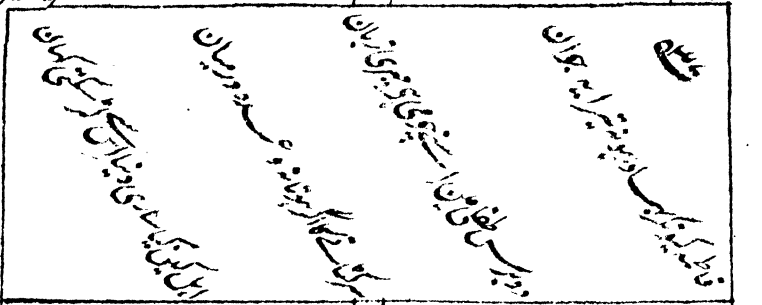

غیظ کی حالت مین گو ہوش شجاعت ہے اسے
میری امت کی مگر کیا کار رعایت ہے اسے

کرے بند آنکھین کہ اب شہر ستمگر آئیگا
حلق کٹتا تجھے بیٹے کا نہ دیکھا جائیگا

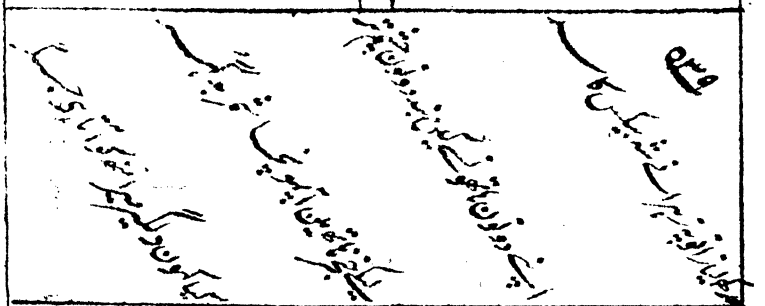

اس الم سے اب نہین ہے حال میری جان مین
شہ کا سر آخر کو زہرا کے کٹا دامان مین

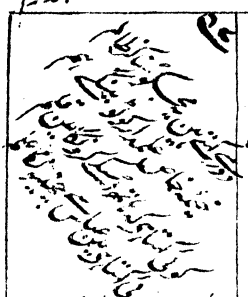

آج پیارو نکی ملاقات غنیمت جانو
ایک بن وصل کی یہ رات غنیمت جانو

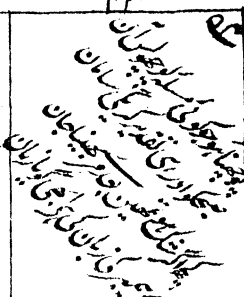

میرے فرزند کو ہی علم و عمل یاد مرا
جو کہ پوچھوگی بتا دیوگا عجب در مرا

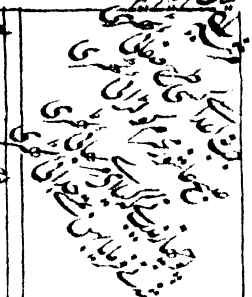

وہ تو کہتے ہیں میں اک ایک کا منھ تکتا ہوں
آپ کے خوف سے کچھ بول نہیں سکتا ہوں

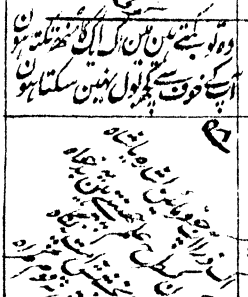

آج کی رات نہ تم پاس سے میرے سرکو
کہدو ہو کسنا ہو جد و پدر و مادر کو

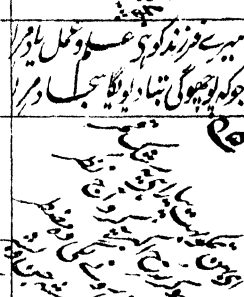

حشر تک زیست اگر خلق میں میری ہوگی
تو بھی محبوز ج اکبر سے نہ سیری ہوگی

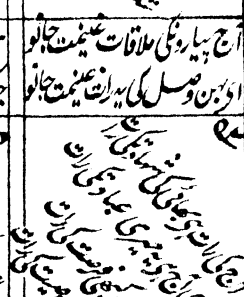

ہاتھ کیا اپنے اٹھاوین الم امت ہی
در میان اُنکے ہمارے قدم امت ہی

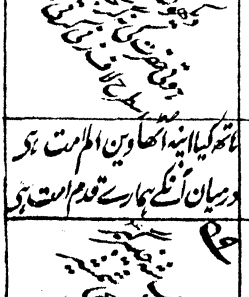

بھولنا تم نہ کبھی خیر نسا کا دستور
سر نہ تم پیٹنا یہ ہی جہلا کا دستور

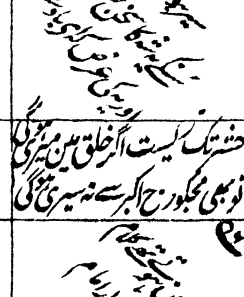

عرض کی اُسنے ہی انبوہ زیادہ اُنکا
کیا کہوں تجھسے میں یا شاہ ارادہ اُنکا

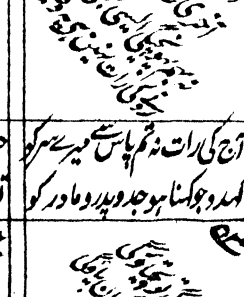

حق تعالی نے وہی بخشا ہی مقصود دل
اپنے بابا کا مگر طور ہی منظور ہمین

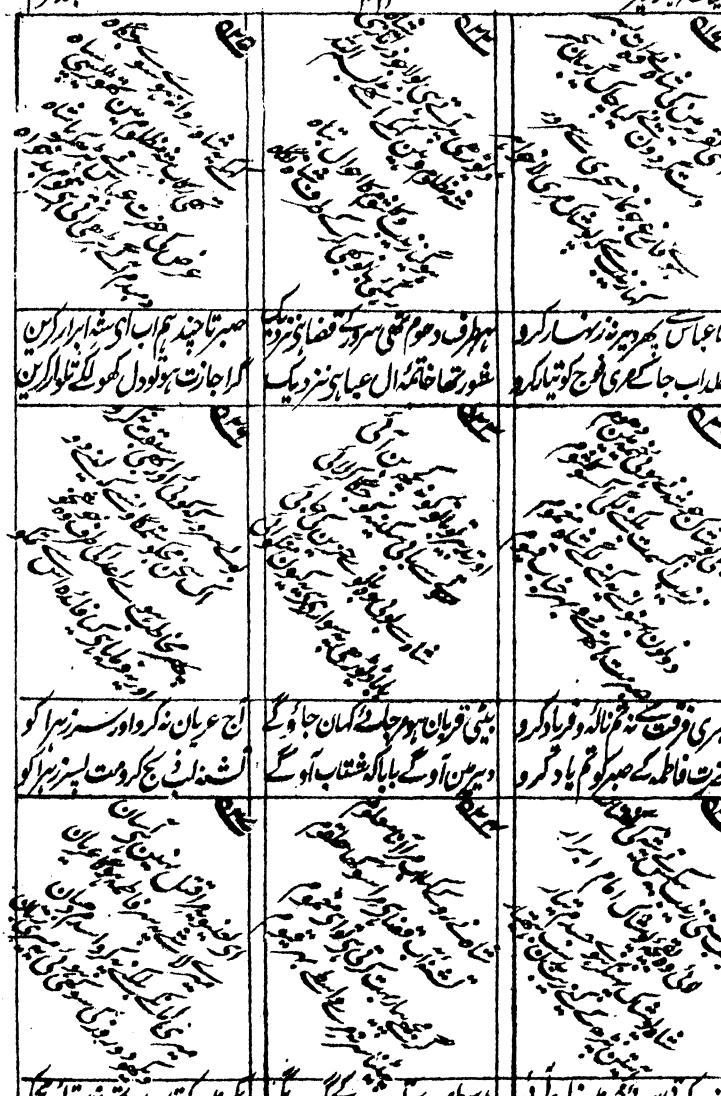

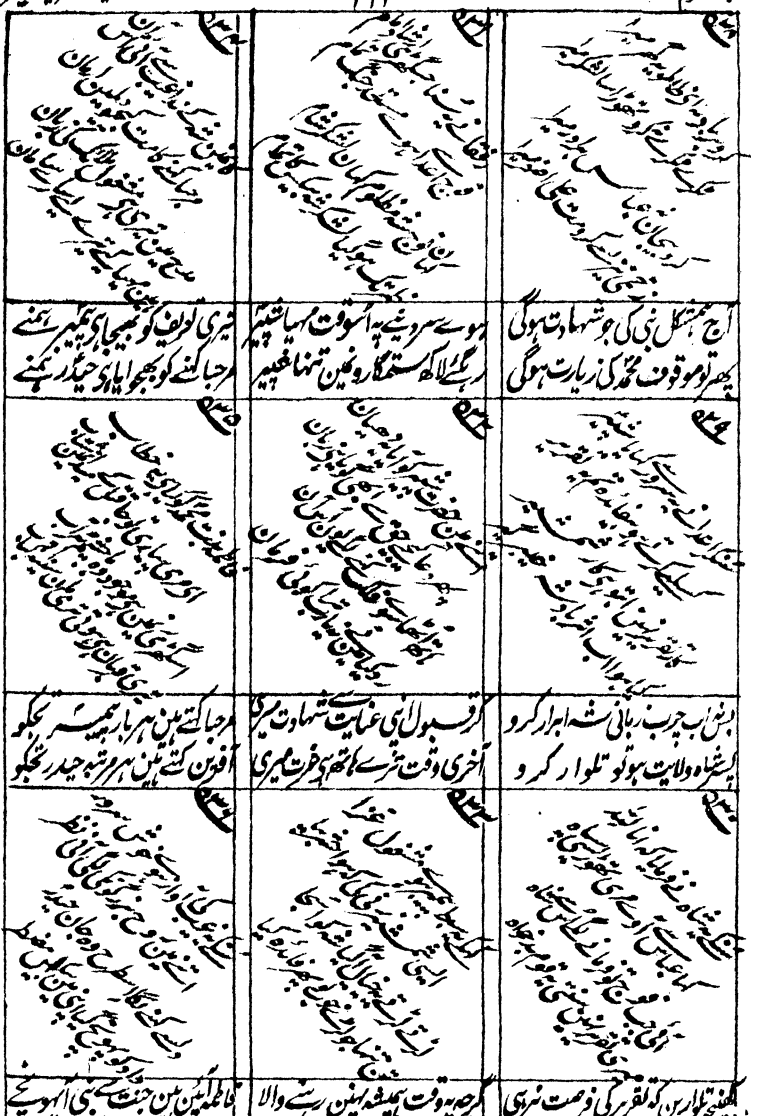

۴۲۸
آج ہم شکل نبی کی جو شہادت ہوگی
پھر تو موقوف محمد کی زیارت ہوگی

۴۲۹
ہوئے سر دینے پہ آمادہ مرے شبیر
رہ گئے لاکھ ستمگار و نہیں تنہا شبیر

۴۳۰
میری تعریف کو بھیجا ہے پیمبر نے مجھے
مرحبا کہنے کو بھیجا ہے حیدر نے مجھے

۴۳۱
بس اب چرب زبانی شہ ابرار کرو
پیشوا ولایت ہو تو تلوار کرو

۴۳۲
گر قبول اپنی عنایت سے شہادت میری
آخری وقت مرے ہاتھ ہے خدمت میری

۴۳۳
مرحبا کہتے ہیں ہر بار پیمبر تجکو
آفریں کہتے ہیں ہر مرتبہ حیدر تجکو

۴۳۴
کفیجو تلوار رین کہ تقریر کی فرصت نہ رہی
انتو اللہ کے آگے مری جرأت نہ رہی

۴۳۵
گرچہ یہ وقت ہمیشہ نہیں رہنے والا
مرحبا بھی نہیں اسدم کوئی کہنے والا

۴۳۶
فاطمہ آئیں ہیں جنت سے نبی آپہونچے
میری تعریف کے کرنے کو علی آپہونچے

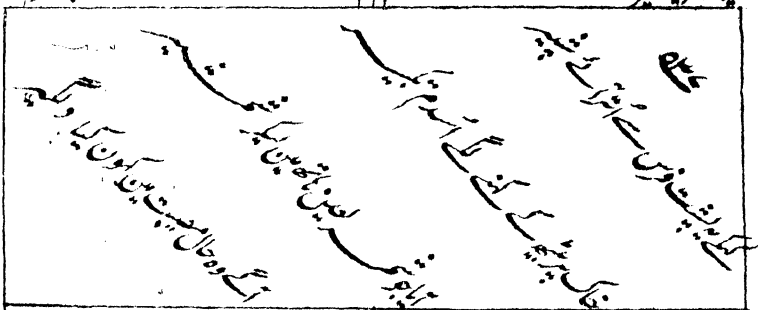

چل گیا نجف بہ بیداد شہ خوشخو پر | سر شبیر کٹا فاطمہ کے زانو پر

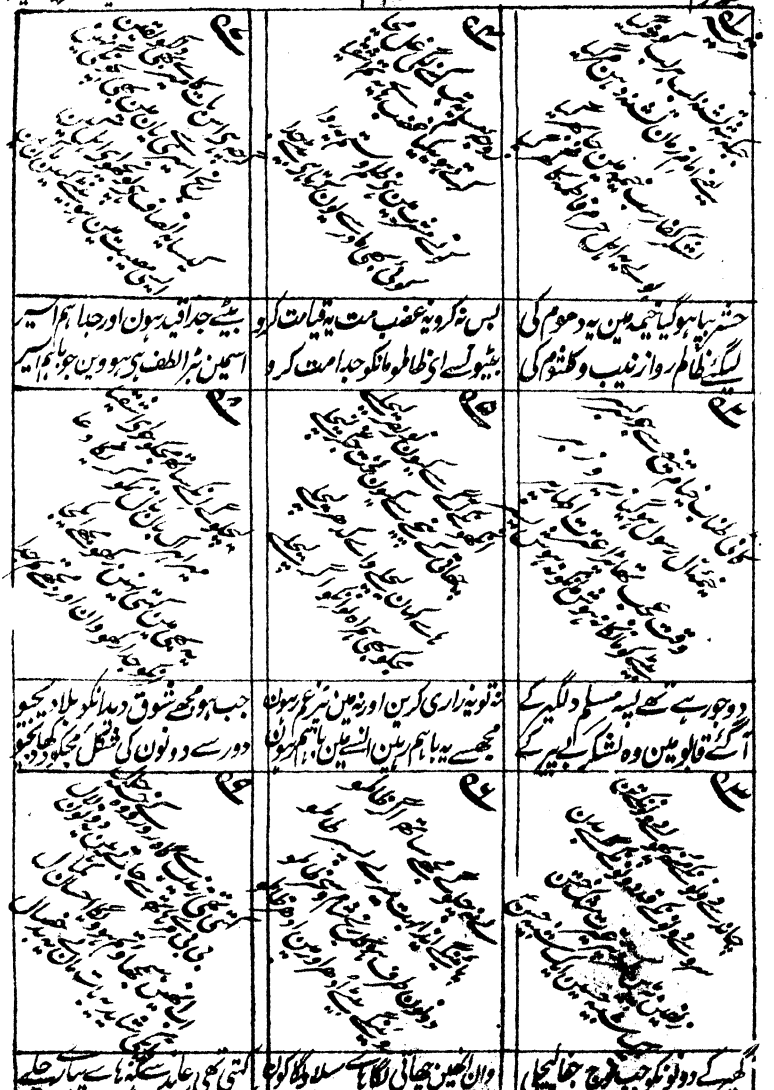

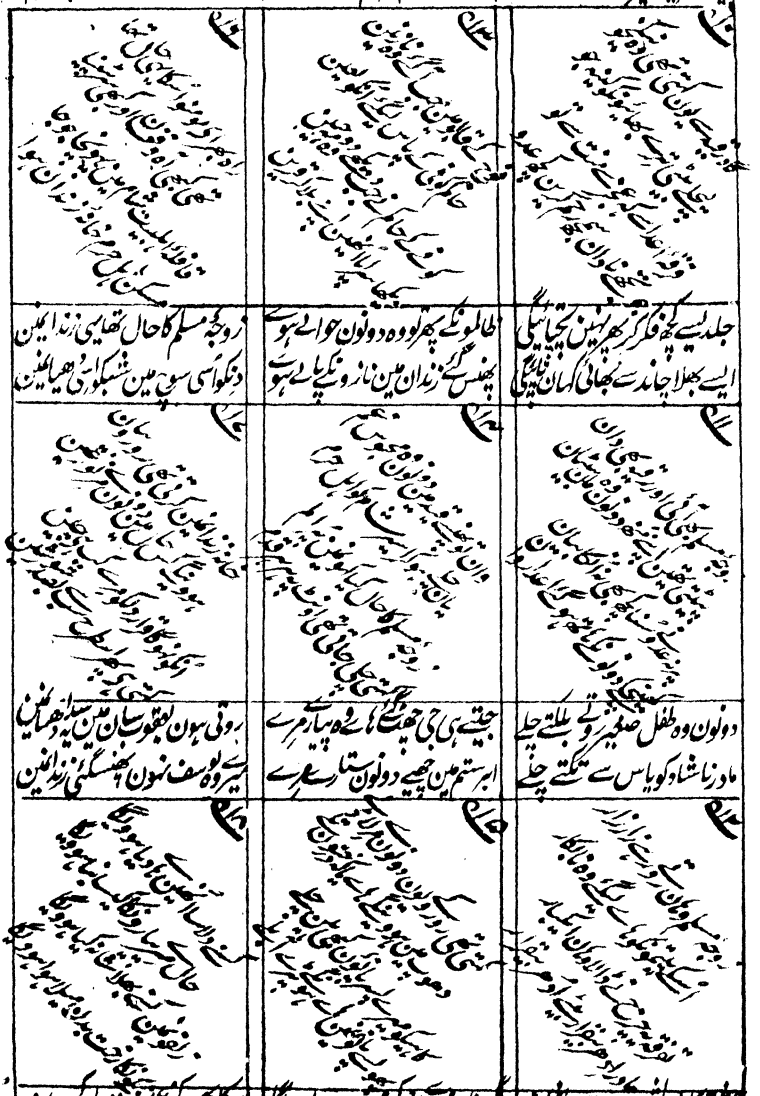

۲۱

دل سے تو نزدیک ہوں تم سے میں گو دور ہوں
تم وہاں ناچار ہو میں یہاں مجبور ہوں

۲۲

کوفہ میں ای راہ رو دونوں سپر میں مرے
دونوں مری جان میں دونوں جگر میں مرے

۲۳

صبح سے دو مسند دین گاہ بچھائی تھی وہ
شام تلک دیکھ دیکھ راہ اٹھائی تھی وہ

۲۴

یا لب بشت بام یا کہ سر راہ کبھی
تجھکو نظر آئے ہیں دونوں مرے ماہ کبھی

۲۵

دیکھ تو میری طرف فوج بد انجام نے
اکبر و اصغر لال مارے مرے سامنے

۲۶

کرتے تھے آکے دعا مجھ سے وہ بیمار حزیں
ساتھ کے وہ کھیلنے والے ہمارے تھے یہیں

۲۷

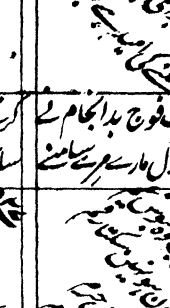

برسی ہے افشانی زلف کے ہر تار سے
گرد یتیمی عیاں انکے ہے رخسار سے

۲۸

کتنے تھے اہل وطن آنکے سارے ملے
یاں بھی نہ بچھڑے ہے ہے پیارے ملے

۲۹

پھر ہے یہ میری دعا حضرت قیوم سے
دونوں کی شادی کرن جاؤ سنا و بھوم سے

۴۲۸

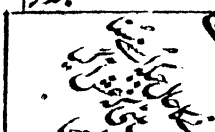

آگے بیان کیا کروں تاب نہیں جا بمین
دونون وہ جا کر پھنسے خانۂ رندانمین

۴۲۹

دینگے دعا اب ہمین دم تو اگر لینے دے
کرتا ہی آخر تو قتل سجدہ تو کر لینے دے

۴۳۰

مرگئے پر دیس مین دونون مرے حرماں
دہر سے بیکس گئے مسلم بیکس کے لال

۴۳۱

رات کو آیا جو اس بیوہ کا داماد ہاے
بولی قضا آیا ان دونون کا جلاد ہاے

۴۳۲

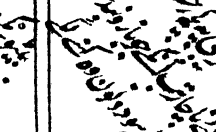

ظالم بے رحم نے رحم نہ اپنر کیا
دونو لڑکے کاٹے گلے دونو نکو بسمر کیا

۴۳۳

کہتی کہ تو اپنے ہاتھ اہل جفا کھولدے
کھولدے ظالم انھین بہر خدا کھولدے

۴۳۴

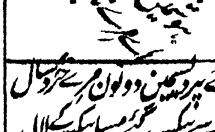

آیا سر ہاے انھین تیغ جفا کھینچکر
لیچلا ان دونون کو زلف رسا کھینچکر

۴۳۵

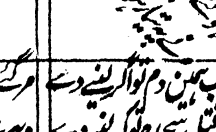

لاشو کا مرنے پہ بھی ہاے عجب حال تھا
بہتے چلے جاتے تھے ہاتھ مین سر ہاتھ تھا

۴۳۶

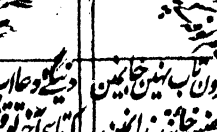

بیمار و کی آئی اجل موت نہ آئی مری
ہاے مین یون ملگئی ہاے کمائی مری

۷۶

۴

ابھی تک تو مری ہمراہی شب تھی تمہیں تنہا ہی تھی
فغاں کرنے کی تھی تاکید سینے کوٹنے کی منہا ہی تھی

جب آئیں بیبیاں اک غل ہوا گھر میں کہ ہائے ہائے
ادھر زینب نے منہ دھانکا ادھر بانو نے منہ دھانکا

وہ ہر ہر ماتم شبیر پر ہر ہر گھڑی جب بے ولوں سے
ملک بلنے لگا زینب کے اور بانو سے نالوں سے

۵

شہ مظلوم کے ماتم کی تیاری ہے ای لوگو
یہ پیاسے کی یہ بیکس کی عزاداری ہے ای لوگو

بہت غم ہے پدر کا ہے دختر شاہ مدینہ کو
مجھے پرسانہ دو پرسا فقط تم دو سکینہ کو

ہے اسکی مجلس غم زینب مجلس نہیں لوگو
مرا ہمدم نہیں مونس نہیں لوگو

۶

تمنا تھی کہ بعد از مرگ غمخواری مری کرتے
کہ میں مرجاتی بھائی تم عزاداری مری کرتے

خدا کے واسطے روتے نہ شبیر کو مجھکو
جیسے جینا ہو پرسا دو اسے پرسانہ دو مجھکو

سر شبیر جلدی بھیج جو قربان دو نیں
کٹا سر بھائی کا پہنچے کٹے سے نگاہ دو نیں

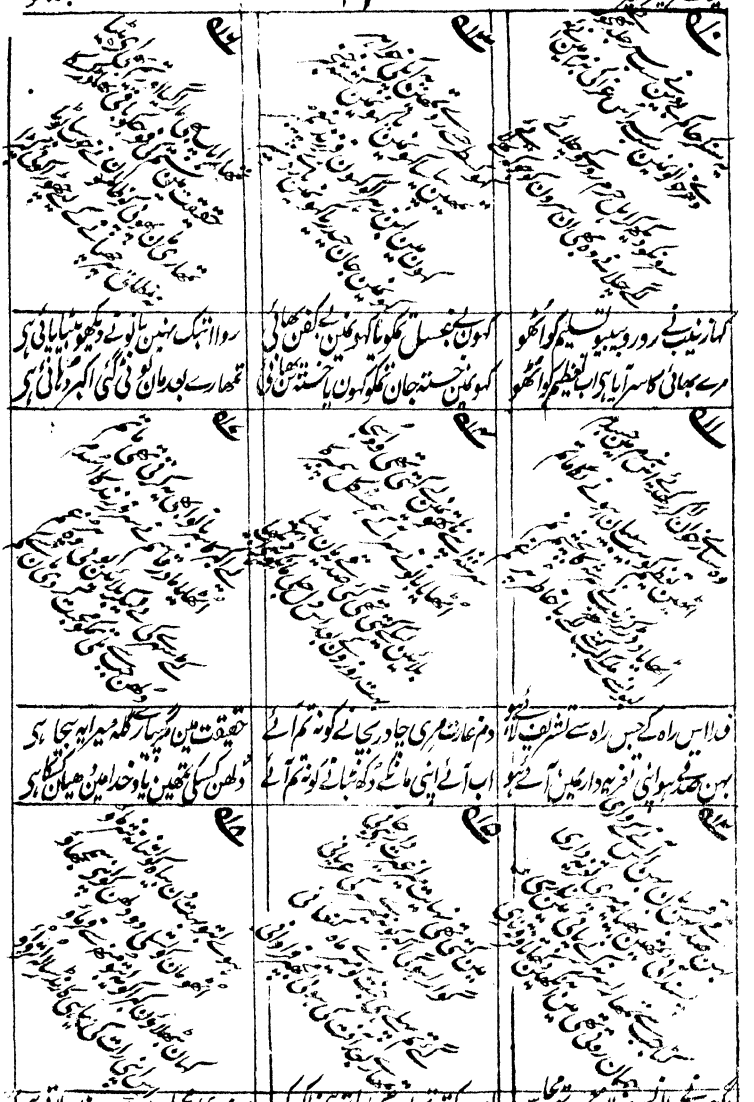

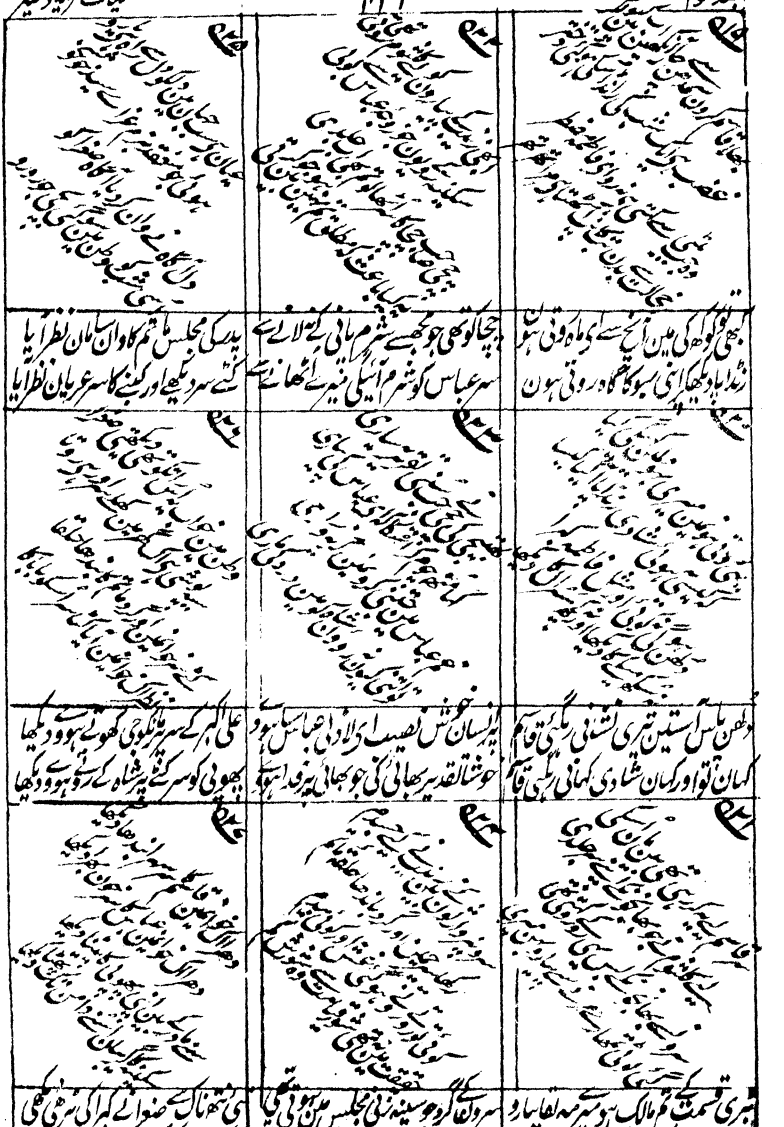

۳۳۰

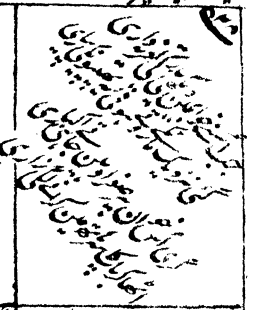

یعنی خواب صغرا نے سرشہ سے کہا بابا
گلہ باقی نہیں مجکو وفا کیا کرتے تم وعدہ

فدا اس حلق کے بیٹی اوجس سے بہا بابا
تمہارا آپ ای بھائی برابر ہو گیا وعدہ

۳۳۱

۳۳۲

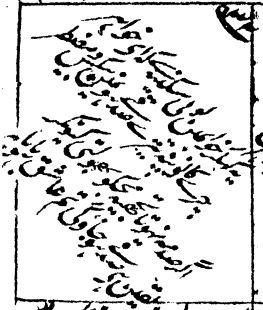

بٹھایا ہے یون تقدیر نے تمکو مصیبت مین
وطن مین مین رہی تا دم رہے بابا کی حضرت مین

۳۳۳

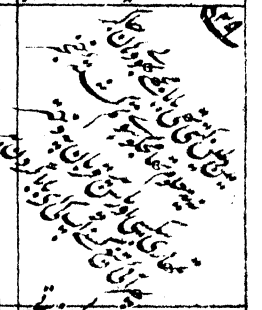

مصیبت مین جو بابا چھوٹ جاتے مجھسے جاتے تم
سکینہ روز مجھسے کہتی تھی جھگڑا ابر ہو گا

تو اس بیٹی کو ای بابا بلاتے پھر بلاتے تم
پھر اس حالت مین تمنے نیک اسکو کیا بابا ہو گا

۳۳۴

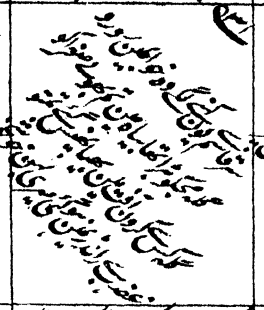

۳۳۵

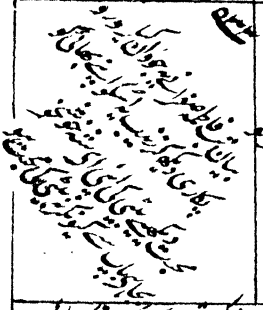

پھنسی کیا ہے یہ چوٹ مین تا یہ بانو کی جائی ہے
تمہاری تو نہ دار مین صغرا آج آئی ہے

۳۳۶

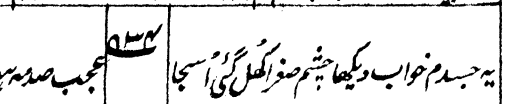

یہ جسدم خواب دیکھا چشم صغرا کھل گئی اسجا
عجب صدمہ ہوا اسکو بیان وہ ہو نہین سکتا

بیان زینب نے بھی ماتم بڑھایا اپنے بھائی کا
ملا پھر خانہ زندان وہی صدمہ وہی رونا

اب آگے کہہ نہ ای دلگیر صدمہ قید خانہ کا
نہ کر اب تو بیان سجاد کے آنسو بہانے کا

۱

آج زینب کی ہوئی گھر کی صفائی رین
آج زینب کی لئی نیک کمائی رین

۲

آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں
آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں

۳

آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں
آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں

۴

آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں
آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں

۵

آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں
آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں

۶

آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں
آج شبّیر کا مصبوب لڑا میدان میں

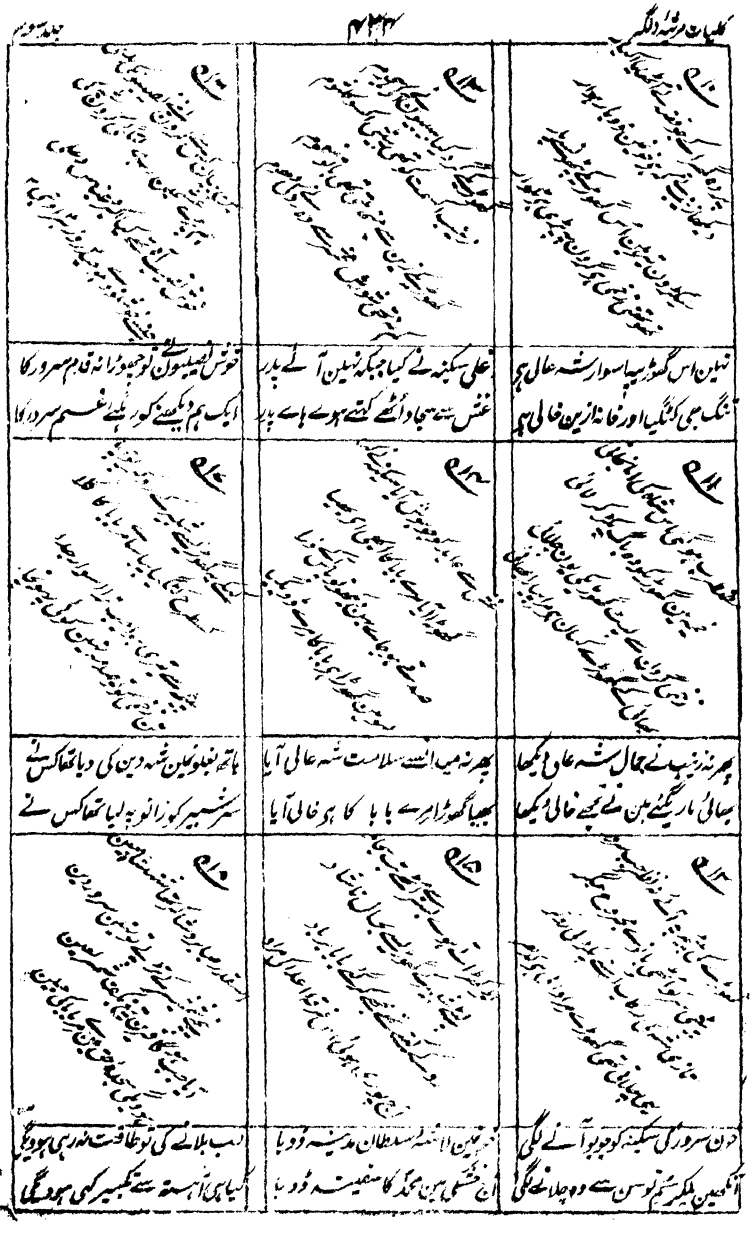

۱۰

نہیں اس گھوڑے پہ اسوار شہ عالی ہمّ
ننگ بھی کانپتی اور خانۂ زین خالی ہے

۱۱

پھر نہ زینب نے جمال شہ عالی دیکھا
بھائی مارا گئے بیٹے نہ بھتیجے خالی دیکھا

۱۲

دونوں سرور کی سکینہ کو جو بو آنے لگی
آنکھیں ملکر سم توسن سے وہ چلانے لگی

۱۳

علی سکینہ نے کیا جبکہ نہیں آئے پدر
عرش سے تاج دا اٹھے کتنے ہوئے ہائے پدر

۱۴

پھر نہ میں اسے سلامت شہ عالی آیا
بھیا گھوڑا ترے بابا کا ہی خالی آیا

۱۵

دونوں سرور کی سکینہ کو جو بو آنے لگی
آنکھیں ملکر سم توسن سے وہ چلانے لگی

۱۶

قوس لیلیوں کے تو چھوڑا نہ قدم سرور کا
ایک ہم دیکھے کو رہے غم سرور کا

۱۷

ہاتھ نبلو نہیں شہ دین کی دبا تھا کس نے
سر شبیر کو زانو پہ لیا تھا کس نے

۱۸

رب بلا لے کی تو طاقت نہ رہی ہوویگی
کیا ہی آہستہ سے تکبیر کہی ہوویگی

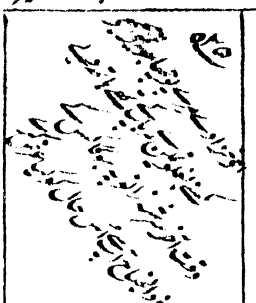

یہی حسرت تھی خدا جانے پدر کیا کہتے
کہتا بابا یہ انھیں وہ مجھے بیٹا کہتے

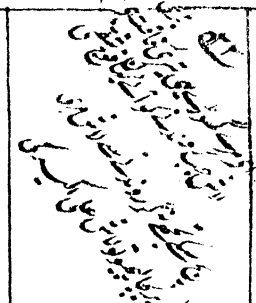

چور اکبر کا اگر ٹالو نسے لاشہ ہوگا
بعد مرنے کے مری روح کو صدمہ ہوگا

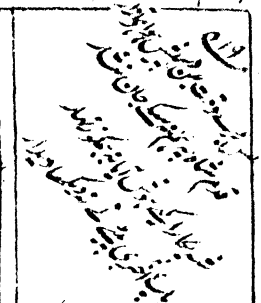

بخشی اللہ نے آسودم بہ ابصارت مجلو
ہوگئی امداد و حیدر کی زیارت مجلو

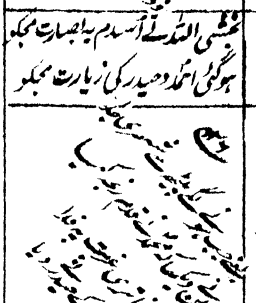

جب گرا پٹھے سے میری وہ تہمتن تنہا تھا
کیا ہی حسرت کی نگاہوں سے مجھے تکتا تھا

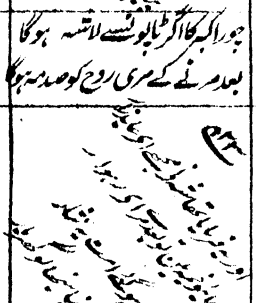

گر تمھارا نہیں کیا اور کسی کا گھر ہے
یہ محمد کا یہ زہراؑ و علیؑ کا گھر ہے

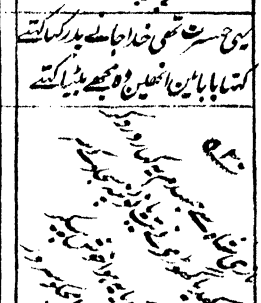

کھینچا جب خنجر کین ستم پرور نے
زانو پر رکھ لیا شبیر کا سر حور نے

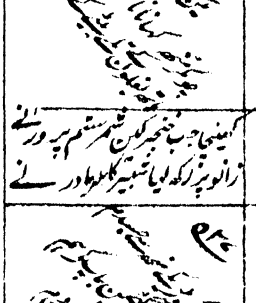

ستم کے مارنے کا ہے مفد ور نہیں
ماروں کیونکر مرے اللہ کو منظور نہیں

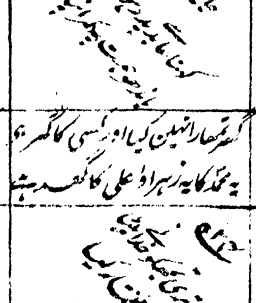

آج تک تو نے کی ناموس نبی کی حمایت
اب ترے ہاتھ ہے اولاد علی کی خدمت

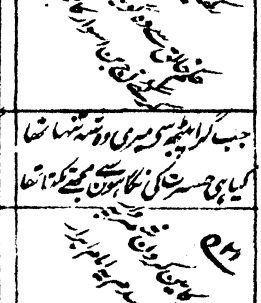

اور ارادہ یہ ہے اب فوج خفا کی گھوڑے
روند ڈالے تن شبیر بجا کی گھوڑے

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

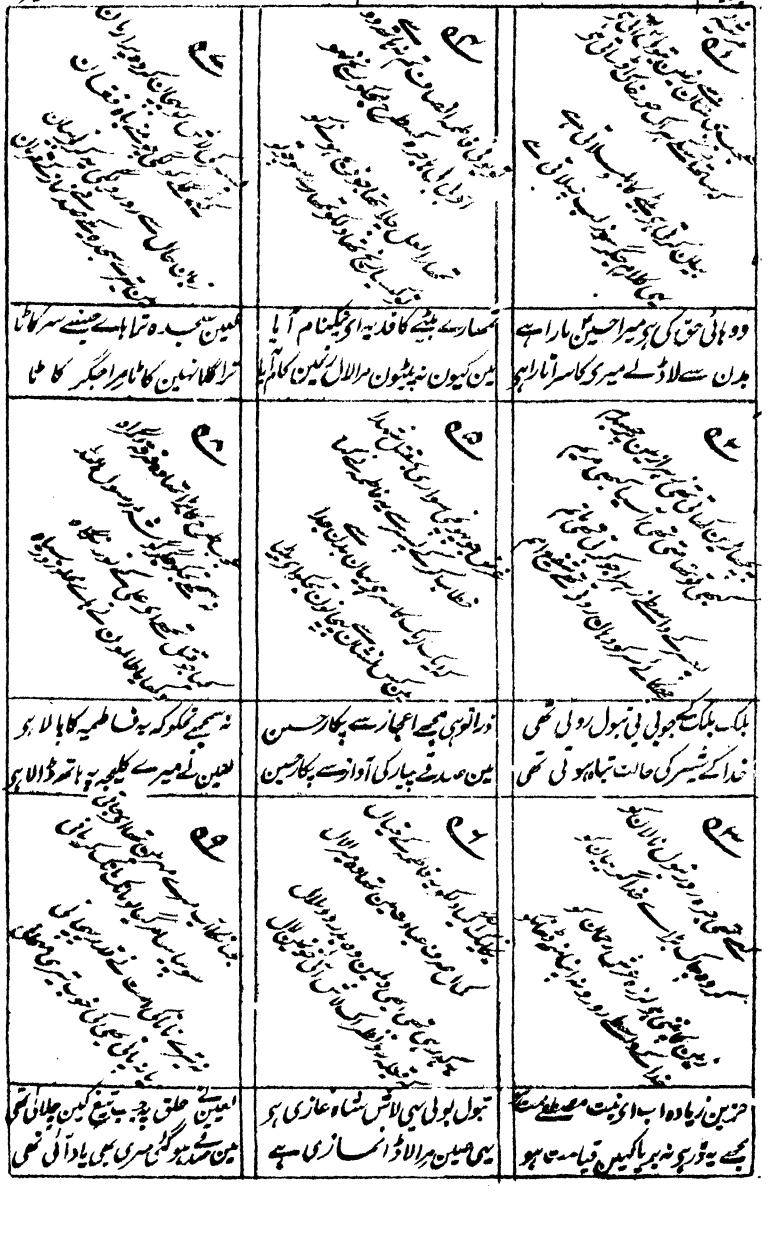

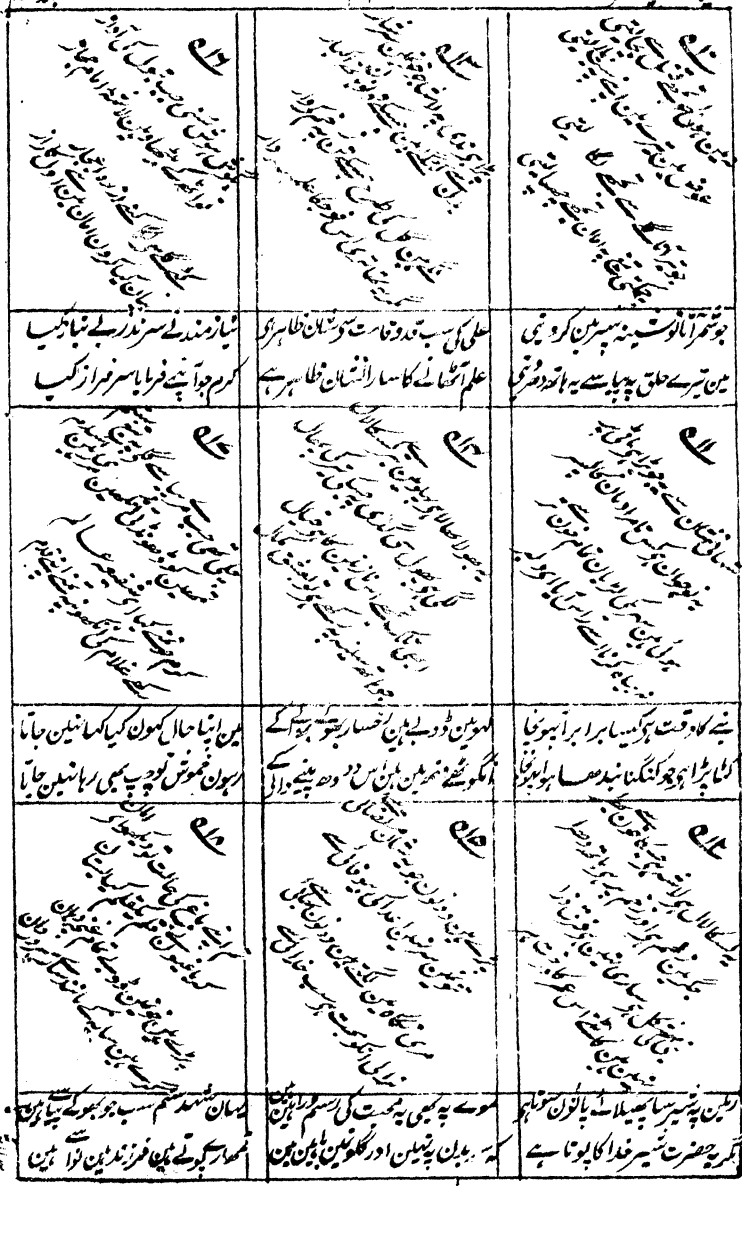

۱۹

نہ پوچھو اسکے جو مرنے کا غم ہوا مجکو
وہ یار انا کا گویا الم ہوا مجکو

۲۰

وہ ایسا بھائی تو کیا تھا باہ خالی مین
کسی کا ایسا برادر زمین خدائی مین

۲۱

گلے سے اسکے جو تیر ستم دو سار ہوا
حقیقۃً وہ کلیجے پہ میرے پار ہوا

۲۲

کمال خوش ہوں مین امان تمہاری جانی سے
کہے غریب زندہ فرزند اسنے بھائی سے

۲۳

اٹھایا سر کو نہ مین نے تلے سے خنجر کے
بچائی نانا کی امت خدا خدا کر کے

۲۴

ترے طفیل سب امت کا کام بن جاوے
غضب ہو میرا کلیجہ تمام چھن جاوے

۲۵

قبول بولے یہ مقتول ہو کرن بھائی کی
مگر صدا ہو یہ زینب فلک ستائی کی

۲۶

ای بیبیو ہر یہی وقت داد خواہی کا
کہو قبول سے سب ماجرا تباہی کا

۲۷

صفت سی ہون قد و قسم مین پٹلا ہے مجکو
لپٹی پرانی سی چادر اوڑھایے مجکو

۴۳۰

جو کچھ گذرنی تھی سو میری جان پر گذری
مجھے بھی ایسا ہوئیں زندگی سے درگذری

۴۳۱

تمہارا غیر نے دیکھا نہیں جنازہ ہی
بھویرا ایکی ہر لحظہ ظلم تازہ ہے

۴۳۲

۴۳۳

خدا کے واسطے غم میرا کھان کیا
خدا کے واسطے مجھ پر نہ ہو یہ بیدل کا

۴۳۴

غیب طرح کی بڑی تیر سر پہ خواری ہے
کہ میرے پاؤں تلے کی زمین کھاری ہے

۴۳۵

۴۳۶

لگا کے عطر بنے گود میں بٹھایا تھا
اور اپنے پیارے کی دولھن مجھے بنایا

۴۳۷

پسر کی لاس پر آنسو بہانے آئیں تم
سکینہ کو نہ گلے سے لگانے آئیں تم

۴۳۸

اب آگے کیا کہے دلگیر جیسا غم گذرا
پھونچکے خلد میں زہرا پہ جو الم گذرا

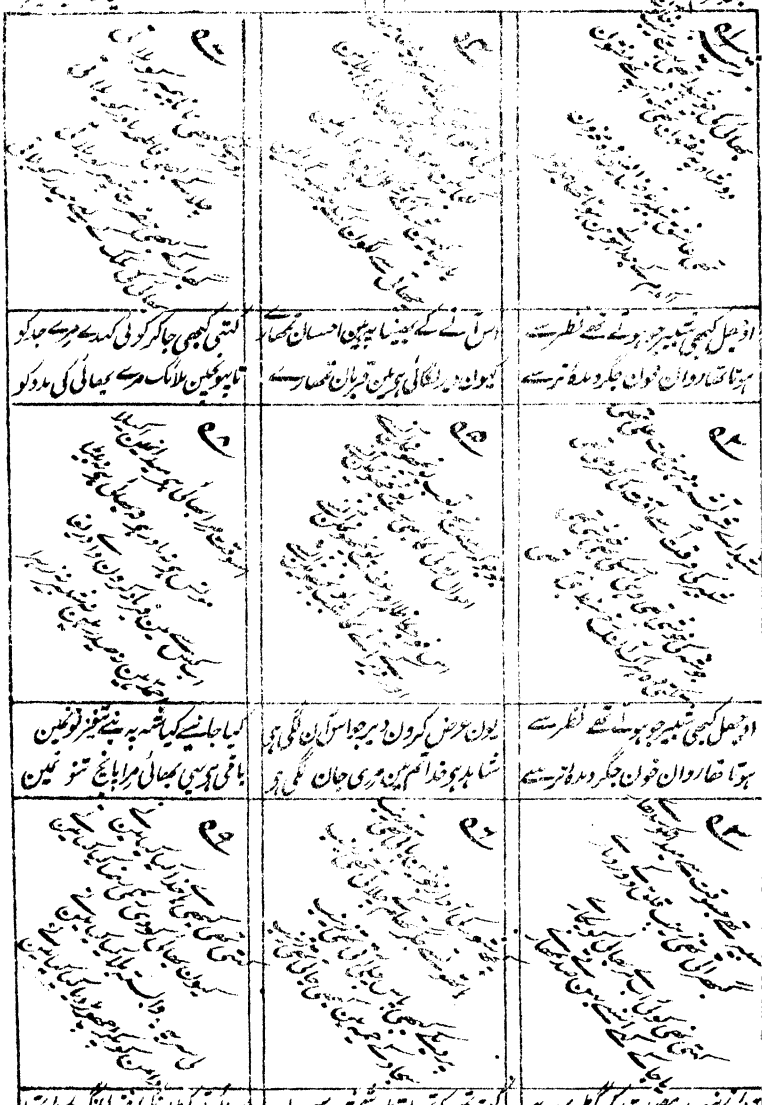

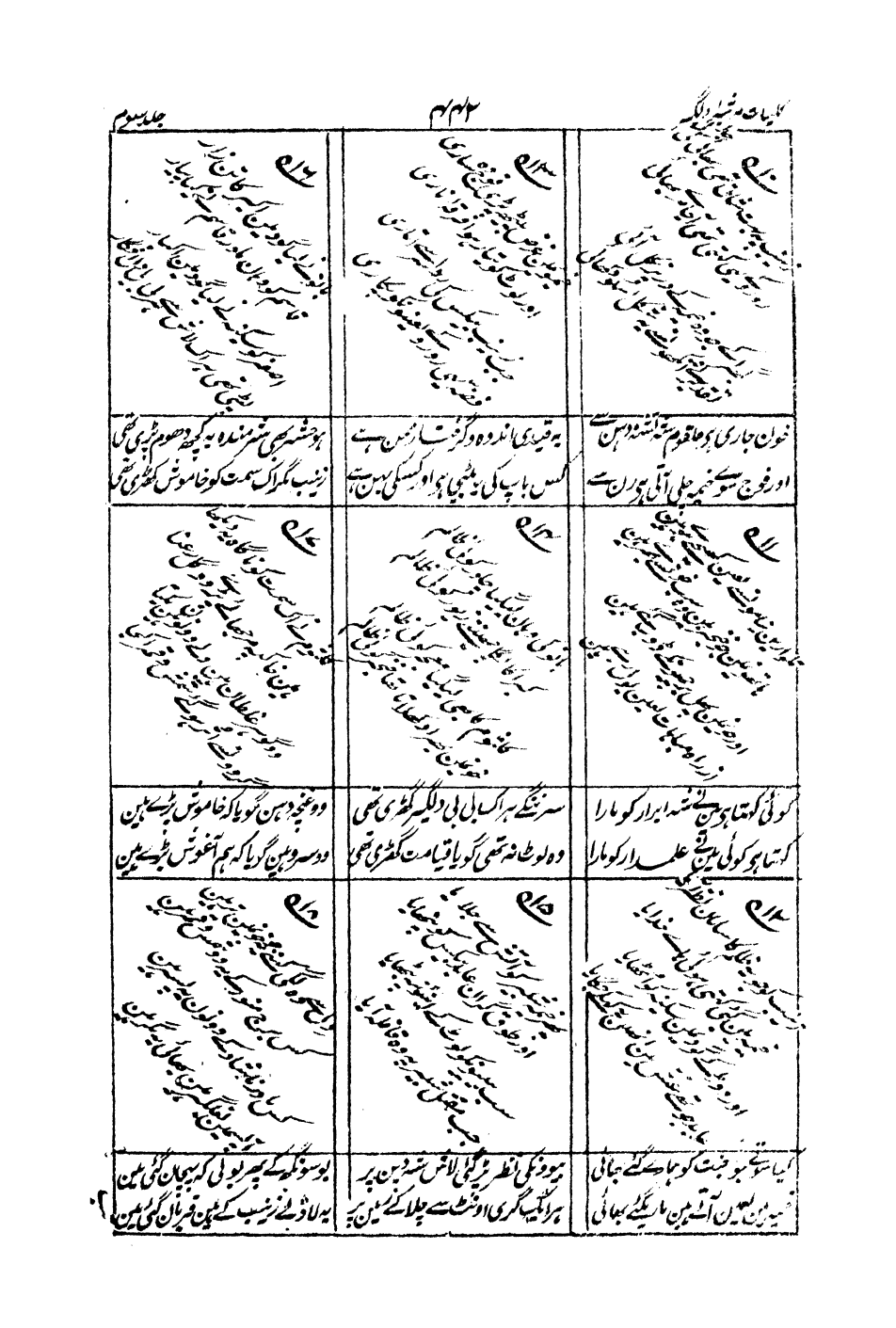

۱۹

سج یوں ہے کہ طالع ہیں بہت خوب تمہارے
شبیر پہ قربان ہوئے محبوب تمہارے

۲۰

یہ لاڈلے انکھین جو یہان کھوئے ہوئے ہین
بس راہ تمہاری ہی فقط دیکھ رہے ہین

۲۱

خون روتی ہوئی دیدہ خونبار زینب سے
پیاروں کی طرف اپنے چلی پیار زینب

۲۲

بیٹون سے بھلون پہلے یہ کیا تم نے فیصلہ ہے
پہلے مجھے بھائی کے گلے لگنا روا ہے

۲۳

پھر دل سے یہ بولی مجھے مطلوب ہی بھائی
محبوب سے کہتے ہین نہین محبوب ہی بھائی

۲۴

پہلے تو لی اپنے ہراک فرد جگر سے
پیارے تھے مجھے اپنے پسر تم سے پسر سے

۲۵

خواہر کو کہا ماں کی طرح درد جگر ہی
بھائی ہے سو بھائی ہے پسر ہے سو پسر ہے

۲۶

سر پیٹ کے کہنے لگی فریاد و فغان سے
اب آپ سا ملنا نہین پاؤنگی کہان سے

۴۰۸

فریاد کی پر کوئی نہ فریاد کو پہونچا
بیداد گر آخر نہ تری داد کو پہونچا

۴۰۹

ولیکن کہا یہ بات ہو انداز سے باہر
غیرت نے نہ سوچے دیا دل راز سے باہر

۴۱۰

اب قید ہو کیا جانے کہاں جائیگی زینب
بن بھائی کی سب خانہ میں کہلائیگی زینب

۴۱۱

کچھ بن نہیں آتی کہ وطن دور ہے بھائی
بھتیا یہاں ناچار ہے مجبور ہے بھائی

۴۱۲

بھیا تمہیں کیا یہ خلقت ہے ہمیں
فرمیش مجھے روز ولادت سے الم ہے

۴۱۳

عین کتنی تھی جب زہر دیا بھائی حسن کو
تاخیر ہے شبیر مرے گور و کفن کو

۴۱۴

عین مرثیہ حضرت شبیر کے آگے
تاثیر چلی کچھ بھی نہ تقدیر کے آگے

۴۱۵

سر ننگے بدن خاک میں لاشہ تھا لہو میں
غش آتا تھا بہن کو بھائی کے گلو میں

۴۱۶

تم جب سے گئے گھر میں نہیں ہوتی ہے سکینہ
اشکوں سے رواں ہر سر روتی ہے سکینہ

دلگیر بیان کا نہیں آگے مجھ یارا	جس حال سے وہ قافلہ کوفے کو سدھارا

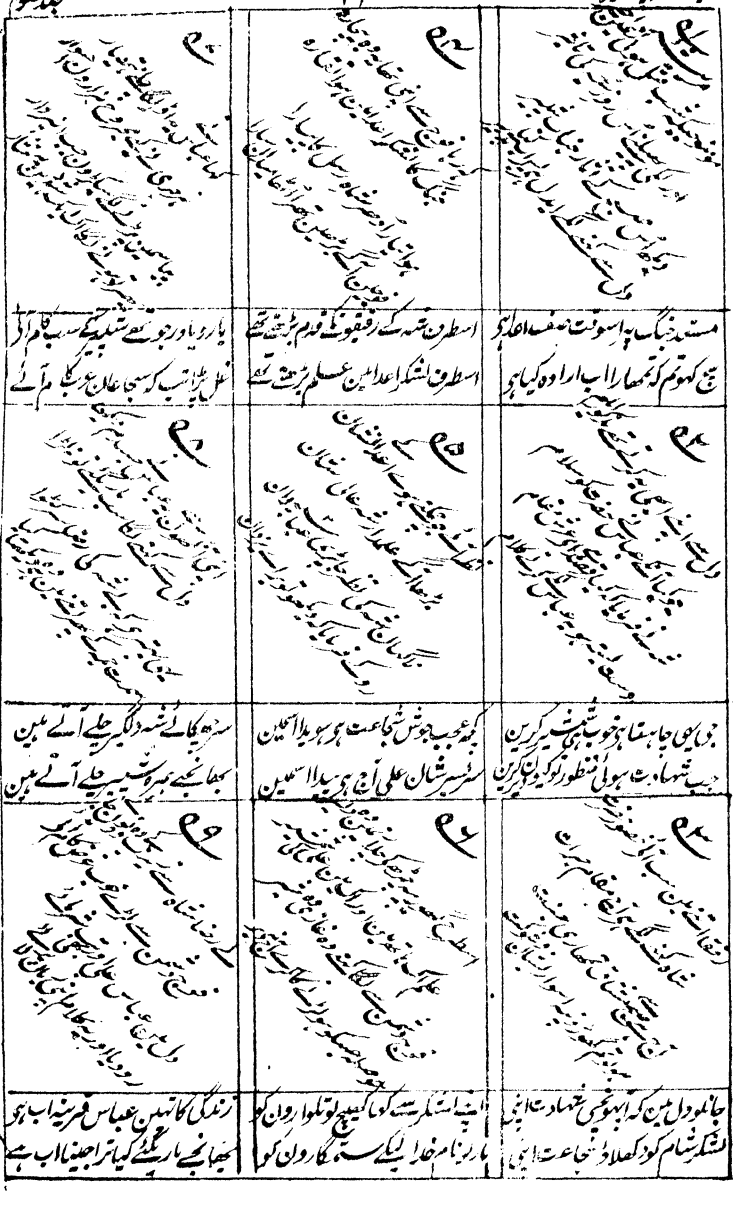

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۱۹

یوں تو بہوسناتی کو ثر کی کسے ہے افسوس
اصغر پہ پیاسی ہی ہوا اور پیاسی بنا ہے افسوس

۲۰

عرش اعظم کو کمے ہر اک قدم بھاری تھا
والسے فیصلہ تلک یک یک قدم بھاری تھا

۲۱

یوں تو ہر سمت سے اک شور فغاں جاری تھا
پر حسین ابن علی پر غم عظمیٰ طاری تھا

۲۲

اور وہ بولی غش آیا ہی علی اصغر کو
پیاسے نے خوب ستایا ہی علی اصغر کو

۲۳

خیمہ ہر گز تھا نہ دیوان اور کسی کا مجکو
غم تھا واللہ تری تشنہ لبی کا مجکو

۲۴

دی دعا سب نے بیٹی تین تمہارا حافظ
حسن و شبیر خدا حضرت زہرا حافظ

۲۵

لاش قاسم پہ آ گھبرا سیدوالا پہونچے
اور عباس آ وصر جانب دریا پہونچے

۲۶

کہا زینب نے کہ عباس اسی ارادہ کیا ہی
عرض کی پانی کو عباس علی جاتا ہی

جسکا کشور ہی پانی سے بھرا اب یہ تو ہم ہوگا
اس سے پھر نین مقابل کوئی کم کم ہوگا

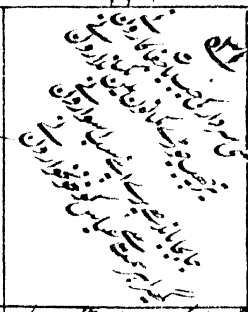

قتل پر اسکے ارادہ تھا ستمگاروں کا
اسپر ہر مرتبہ حملہ تھا ستمگاروں کا

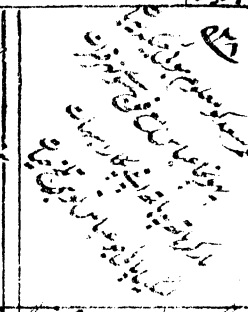

مشک پر تیر ترب اگ شامی آکے سامارا
منھ بھی زخمی ہوا اور رہ گیا پانی سارا

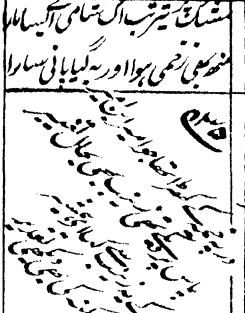

چوٹ پر کوئی وار اور کی نہ اصلا جاوے
دور سے تیر یہ مارو کہ وہ کھرا جاوے

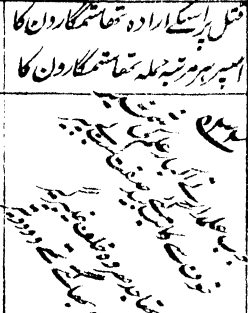

شور تماشہ کا علمدار کھڑا لڑتا ہے
یا کہ یہ حیدر کرار کھڑا لڑتا ہے

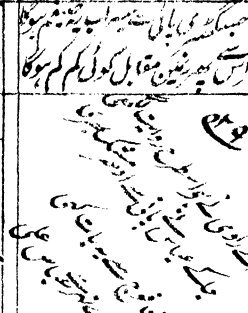

لا چکا تھا مرا عباس دلاور پانی
دیکھو جاتا رہا نزدیک یہ ہو نیچکر پانی

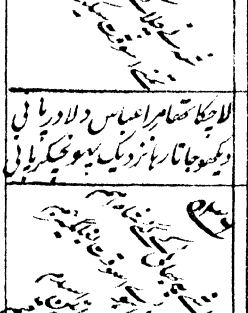

سر بسر یہ اثر شاہ بجف رکھتا ہے
ایک عباس ہزاروں پہ سبقت رکھتا ہے

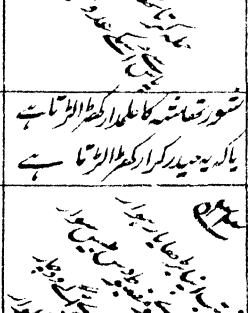

دوسرے دوش پہ اک مشک پھر اپنی لی
دست دشمن سے پھر اس نے پھر اپنی لی

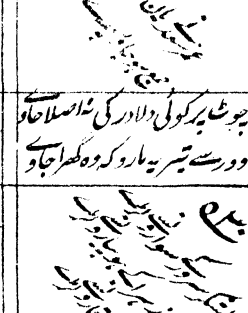

آئے ابن خلید کو دل کینہ در تھا عباس
شاہ جلالت ملے ہے در پہ یا عباس

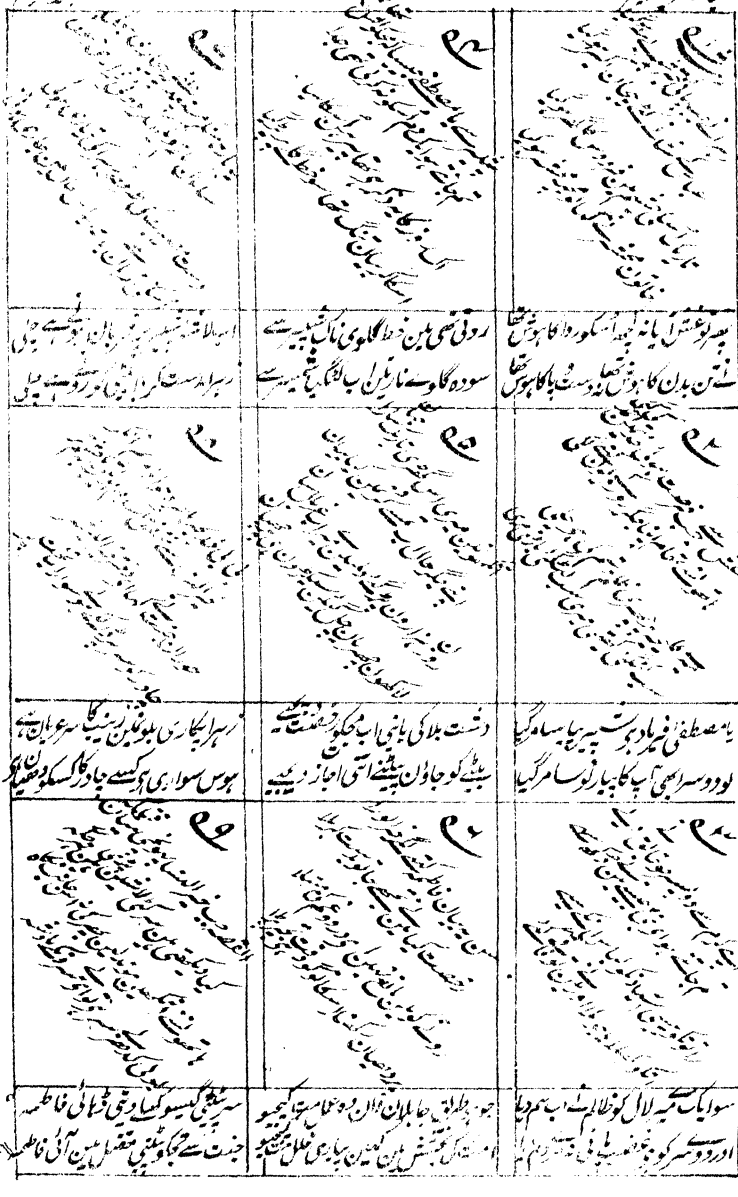

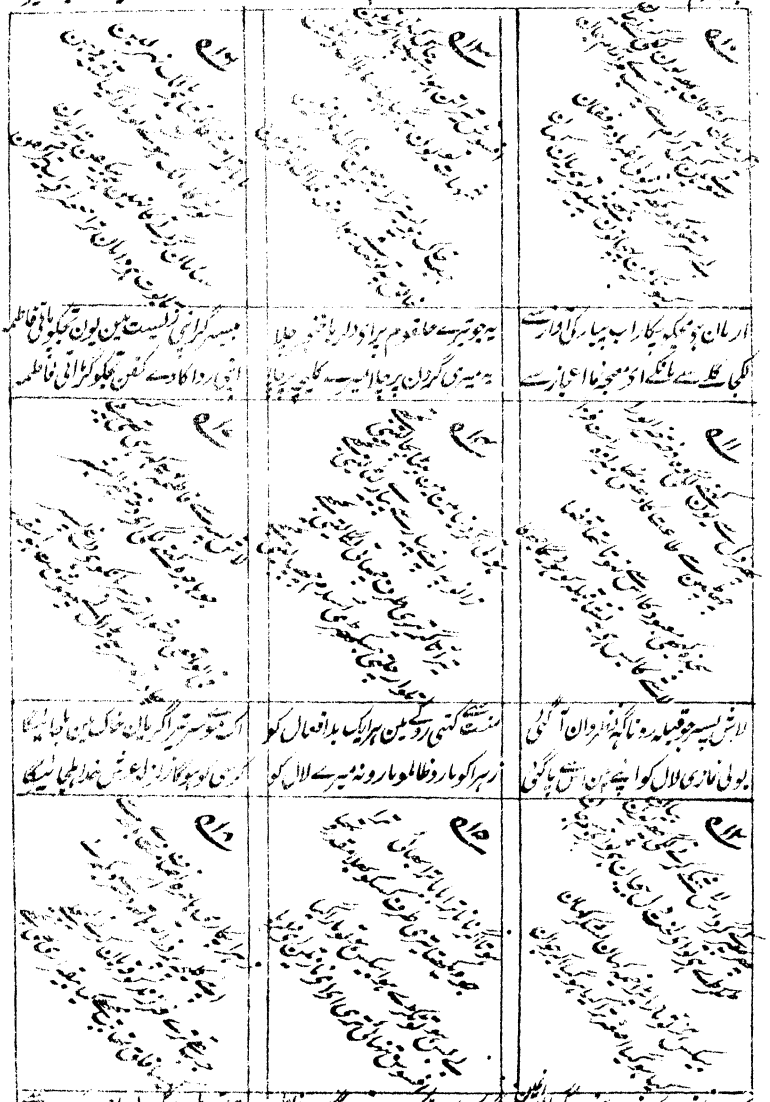

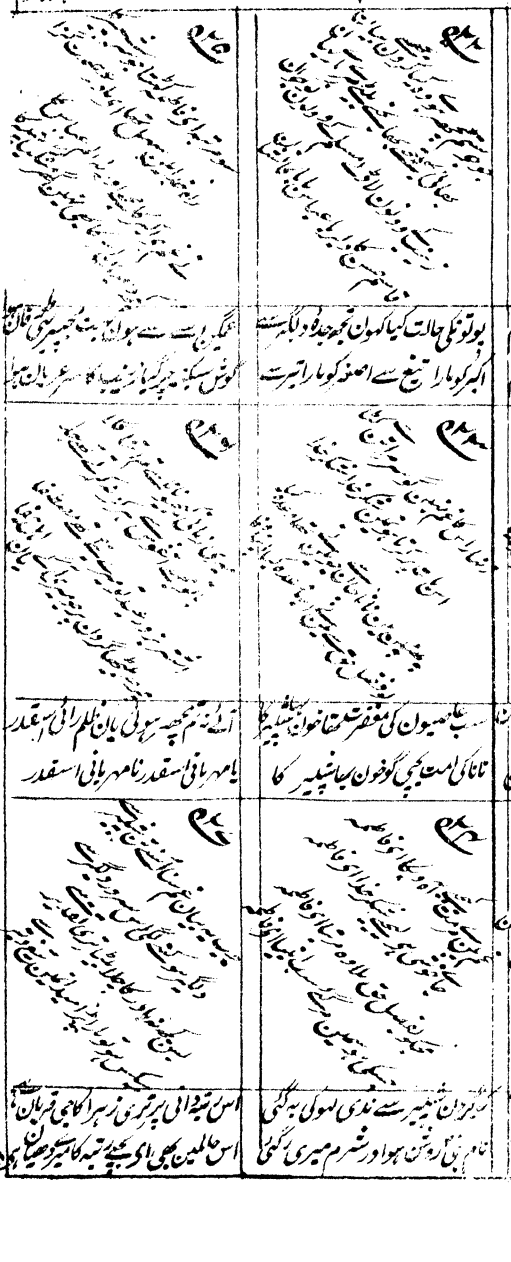

۱۹
اعجاز سے آلی صدا اُسکے گرنے خلقوم سے
مظلوم در فراز ال پولیسر مظلوم سے

۲۰
بیسہارا ہوں اس سے اپنا سر قدموں پہ رکھ سکتا نہیں
سر تا پا بیچرم ہوں لیکن تیغ کر سکتا نہیں

۲۱
اب خاک سے تا ندول برین

۲۲
کر بیٹھا ان شمشیر سے ندی لہو کی بہ گئی

۲۳
اس قبضہ الٰہی پر ترحمی زہرا کا جی قہر ان

۲۴
پولو تو کل حالت کیا کہوں تجھ دیدہ و دانستہ سے

۲۵
گنگا بہ سے ہوا ہے بہتر پیر کیا ظلم ہے

۲۶
آئے نہ تم پھر ہولی یاں ظلم رائی اسقدر
یا مہربانی اسقدر نامہربانی اسقدر

۲۷
اس حالمین بھی ہائے بچے تہہ کا سیر صیان

۲۸
اکبر کو مارا تیغ سے اصغر کو مارا تیر سے

۲۹
گوش سسکنے پر کیا زینب کا سر یاں ہوا

۳۰
آلی نہ تم پھر ہولی یاں ظلم رائی اسقدر
یا مہربانی اسقدر نامہربانی اسقدر

۳۱
اس حالمین بھی ہائے بچے تہہ کا سیر صیان

۳۲
کر بیٹھا ان شمشیر سے ندی لہو کی بہ گئی

۳۳
اس قبضہ الٰہی پر ترحمی زہرا کا جی قہر ان

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

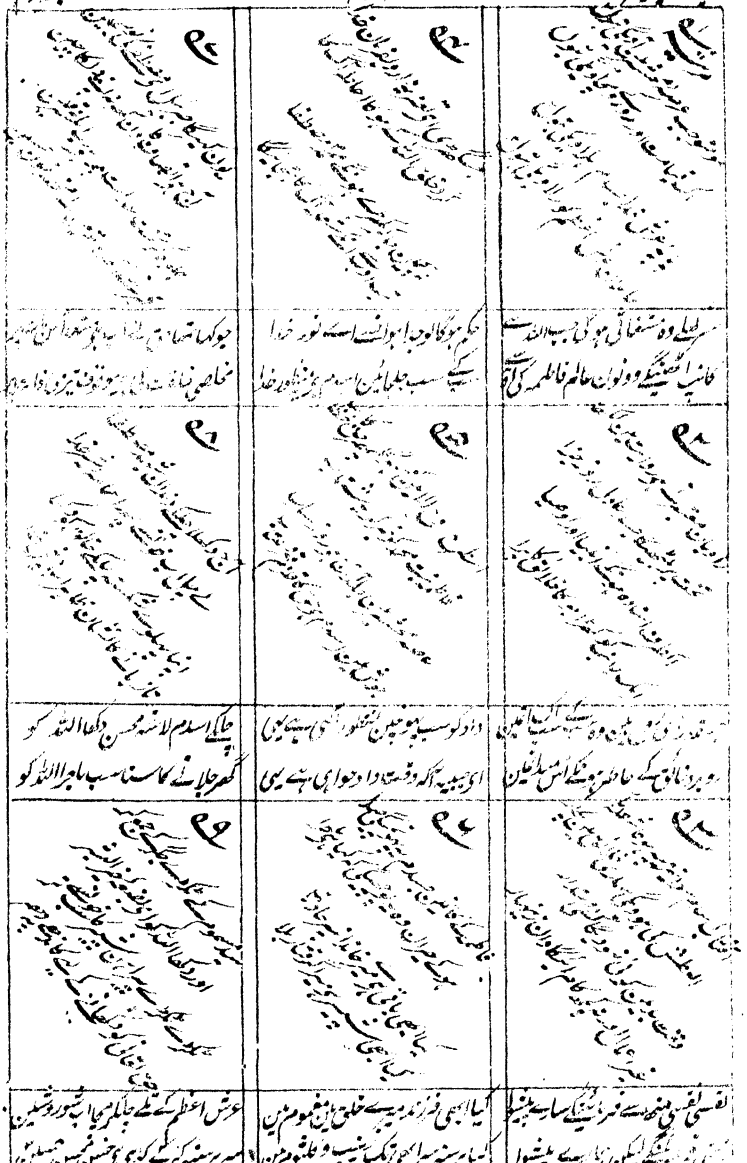

۱۰

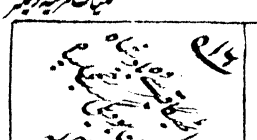

متسلسل چلائیگی فریاد سے فضا دہر
فاطمہ بے سہارا گھر ہوا برباد ہے

۱۱

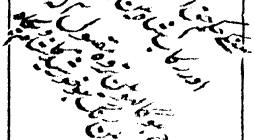

دوش پر پیراہن سبز و رگھسیگی فاطمہ
عرش کے نیچے ردا ئی آ کے دیگی فاطمہ

۱۲

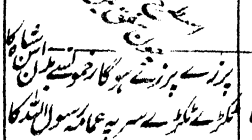

اسقدر روئی ہے کیوں کیا چاہیے ہے فاطمہ
وہ کہیگی دادا سے جا چاہتی ہے فاطمہ

۱۳

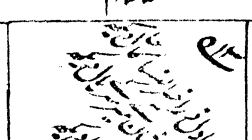

داد دے مری ہوا ہے بلند و نکا خون
ہو گیا ناحق یہ تیرے تینوں فرزند و کا خون

۱۴

آج جیسی داد و بیداد سے کیتیر کو
مارا جس صورت سے اعدا نے اسے کیتیر کو

۱۵

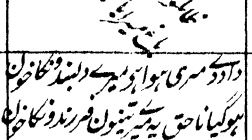

سارے خلقت اب شفاعت کی تمنا جا ہے
حق نے جو وعدہ کیا تھا تجھسے وہ دن آ ہے

۱۶

پرزے پرزے ہو گا رحمو سے بدن اس شاہ کا
ٹکڑے ٹکڑے سر پہ عمامہ رسول اللہ کا

۱۷

عرصہ محشر میں یوں عباس مسلم پیٹے
دیکھ کر صورت سکینہ کی بہت سر مارینگے

۱۸

خونمیں ڈوبا ہے فرزندان با شاہ کربلا
واہ کس شوکت سے آئی ہے سپاہ کربلا

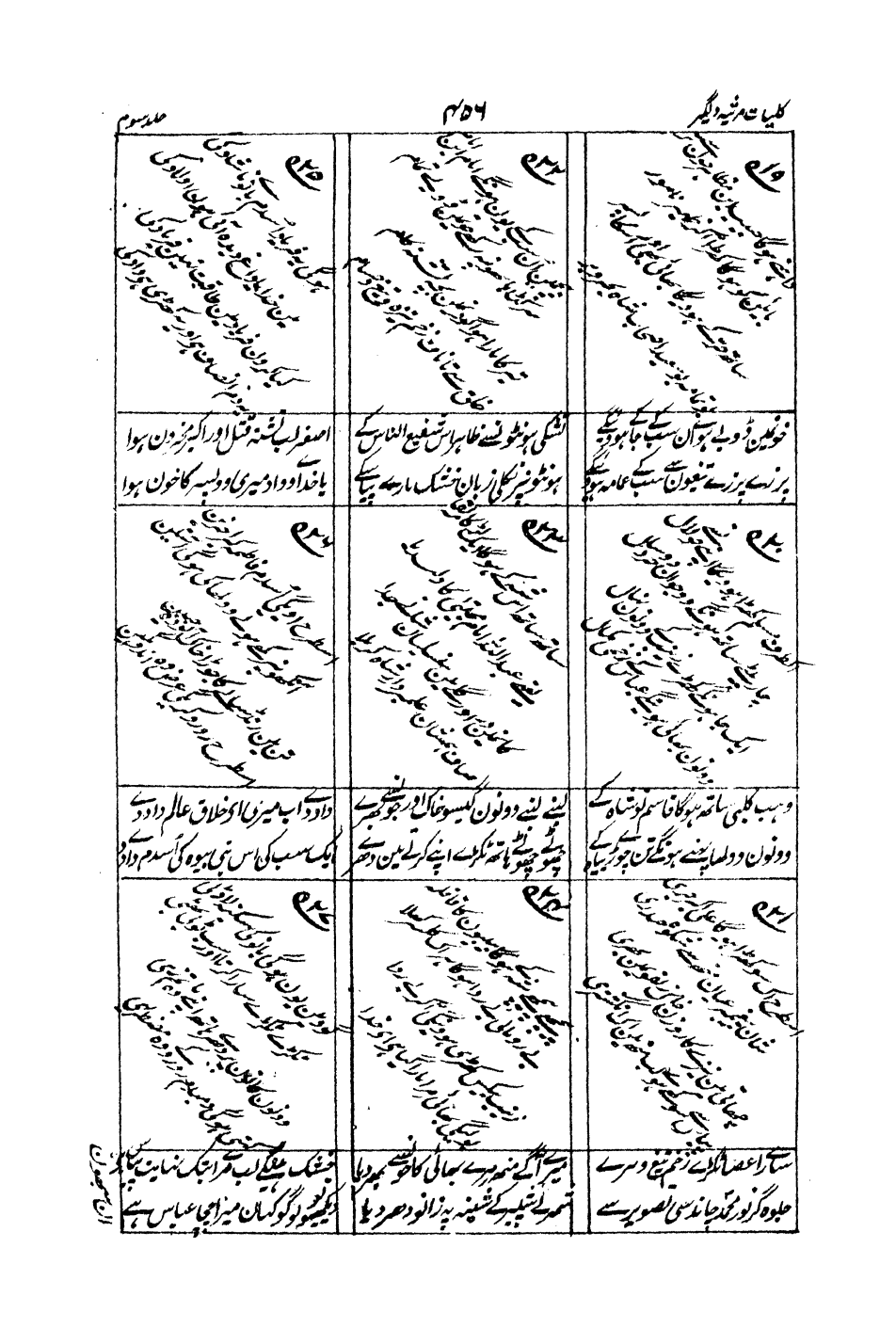

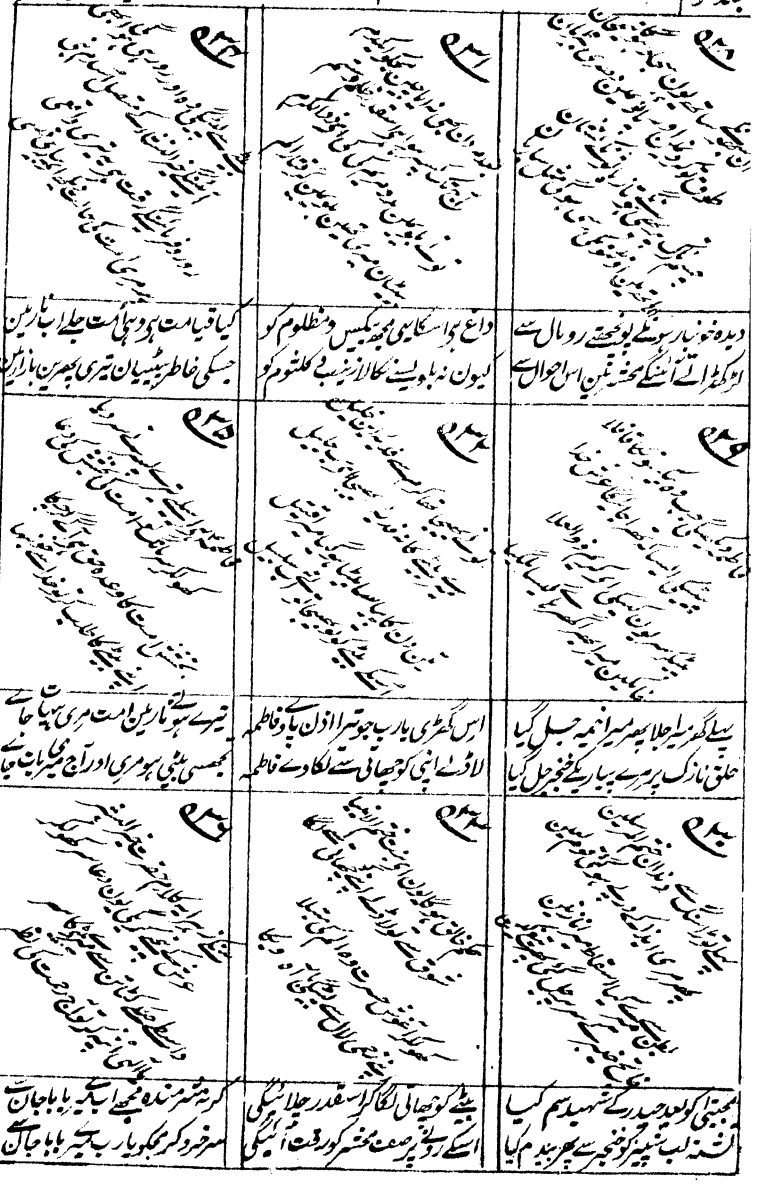

۲۷

مولیٰ غلام غیب ہے ہوگی یہ التجا
کیا شفاعت ساری امت کی ہے مجھ پر منحصر
شوق ہے تو دشمنان آل محمد کے سوا
سب کو ملیں گے خلد میں اس غیرت قمر الانبیا

فاطمہ یہ حکم رب العالمین جب پائیگی
تعزیہ داروں کو پہلے خلد میں لیجائیگی

۲۸

کہہ رہا ہے دلگیر اب در پہ ہے حاجی کھڑا
غیب سے احوال کہدو عالم و دانا خدا
برکت ان سے جو ہے یہ بات ہوا جو کہا
اب دعا لو ان کے اور رخصت کرو وقت دعا

بخش دیجو حشر میں یارب مری تقصیر بھی
پائینگے تعزیہ داران ہو یہ دلگیر بھی

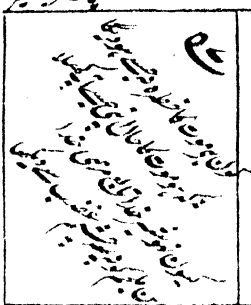

امت احمد مختار پہ احسان کیا
آپ بندھوایا گلا میٹو نکو فرمان کیا

صدمہ جو پڑتا تھا خوش ہو کے اٹھا لیتے تھے
ہو دعا دیتا تھا آپ اسکو دعا دیتے تھے

لے ہو یا ہ و الا نہ اٹھاتا کوئی
اپنے قاتل کو بھی ہر آپ جگاتا کوئی

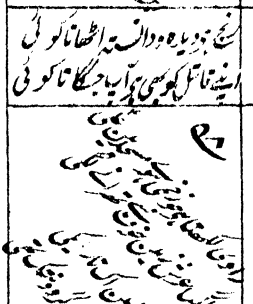

خوش ہوئے دیکھ کے اور سجدہ کئی بار کیا
سر سے خط شہادت پہ نہ انکار کیا

بعد احمد کے کہا باؤن نہ باہر دے سے
ظلم سے آکے نکالا تو وہ نکلا گھر سے

فعل تھا مقبول خدا آج ہوا ہے زخمی
نائب صاحب معراج ہوا ہے زخمی

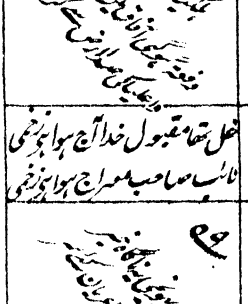

ہم غلامو نکو نہ ایذا کبھی آقا نے دی
اپنا گھر جلنے دیا ہم پہ نہ آنچ آنے دی

تکیہ قہر بھی اصلا سوے گمراہ نہ کی
دیکھا زہر اکو تڑپتے ہوے اور آہ نہ کی

کیا یہاں رو لی ہو گھر جا کے تو کلثم نہ کہیو
ساتھ لے لو ہمیں بھی ہم چلکر کہ دیکھیو

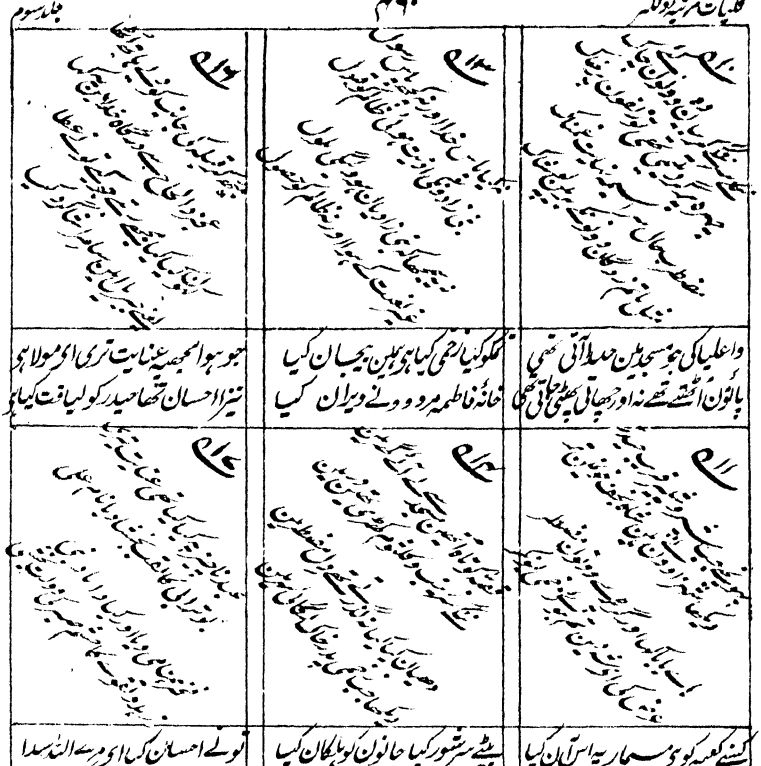

واعلیا کی جو مسجد میں حسد آتی تھی
پانوں اٹھتے تھے نہ اور چھاتی بھی بھر آتی تھی

جو ہوا مجھ پہ عنایت تری اے مولا ہی
تیرا احسان تھا حیدر کو لیاقت کیا ہی

تم کو کیا رحمی کیا ہی ہمیں بیجان کیا
خانۂ فاطمہ مردو نے ویران کیا

بیٹے سر شور کیا جانوں کو ہلکان کیا
ہائے بابا کہا اور چاک گریبان کیا

تو نے احسان کیا اے مرے اللہ سدا
جائے لشکر کرم انبار مرے ہمسراہ کیا

کتنے کعبہ کو ہی مسمار یہ اس آن کیا
کتنے اوجد میں خونین غلطان کیا

نائب احمد مختار نہ جانا تم کو
عابد و خاصۂ غفار نہ جانا تم کو

آج سے خلق میں ہمکو نہیں ابا رہنا ہی
سبب سر کرک جاؤ کہ اللہ سے کچھ کہنا ہی

مجھ سو اسکی ولادت ہی خدا کے گھر میں
غیر علی کون پلا دامن پیغمبر میں

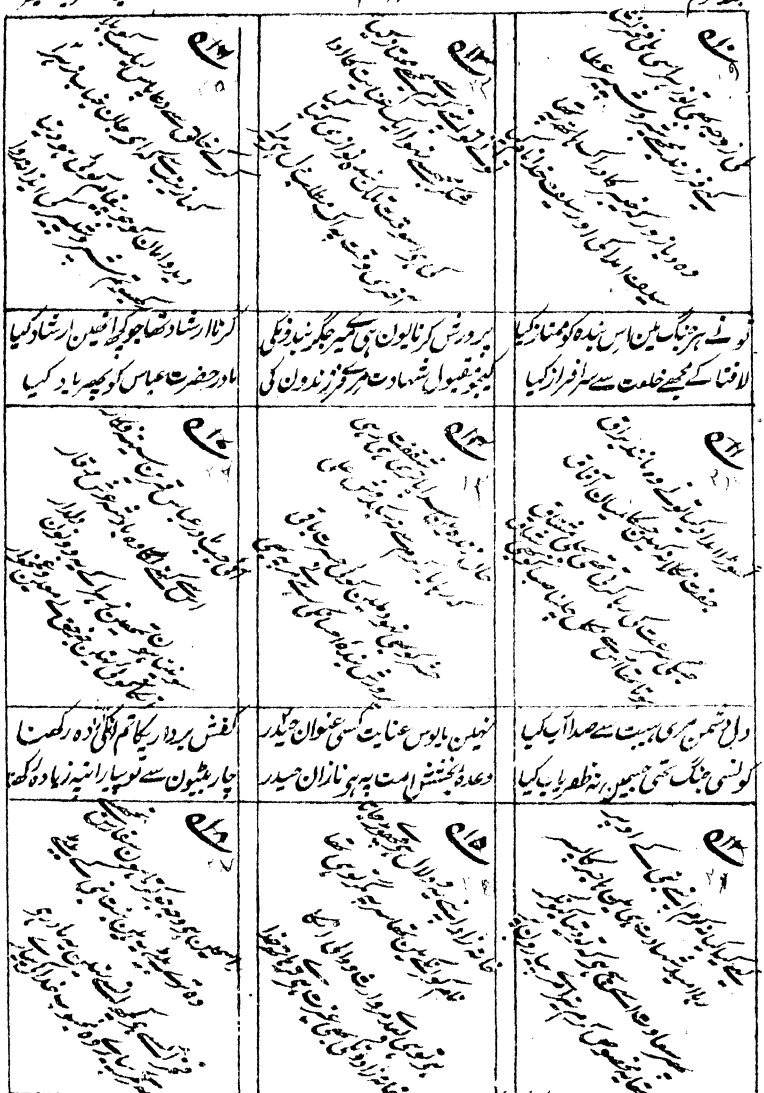

۲۱

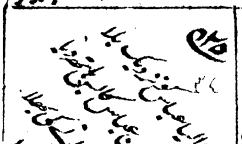

مانا انکا سدا حد سے زیادہ کہنا
انھین جب کہ سنا تو تو اینا خرادہ کہنا

۲۲

پھر تو عباس مرا خلق مین نامی ہووے
گرچہ مقبول ہے سایین انکی غلامی ہووے

۲۳

سمجھ تیم نہ کسی کام مین عاری اسکو
دیے جاتا ہون غلامی مین تمھاری اسکو

۲۴

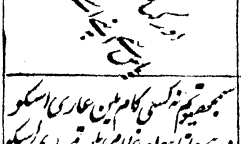

ایسے غافل کسی حالت مین نہ دم بھر رہنا
جب یہ باہر ہے تو لوٹ اوسی کے اوپر رہنا

۲۵

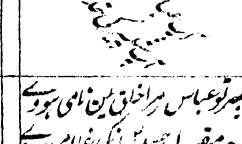

جب تلک جیتے رہے سایہ زنانہ چھوڑا
قبر سہ کا مگر بنیے نہ جانا چھوڑا

۲۶

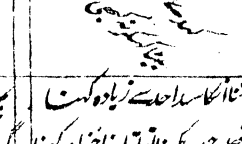

ننگے سر خاک بسر چاک گریبان سب تھے
بال کھولے ہوے گرد شہ مردان سب تھے

۲۷

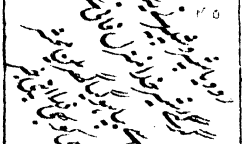

مرتبے ایسے ہی یا شاہ انام انکے ہین
مین ہون لونڈی مرے فرزند غلام انکے ہین

۲۸

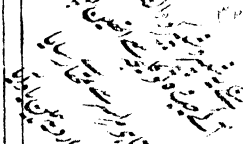

دو دلون اکبار جانے کی نہ مہلت پانا
جانا اک شام کو اور ایک سحر کو جانا

۲۹

گلشن دہر مین شادان وہ ہے خوشحال ہے
صورت خار عدو خلق مین پامال ہے

۱۰

کوئی شکل ماتم شبیر بن آتی نہیں
تعزیہ داری کی کچھ تدبیر بن آتی نہیں

۱۱

بیچ ہمکو اور ہو مصروف اس غم جانکاہ مین
فخر ہوا سکا یکے جو کوئی اسکی راہ مین

۱۲

پوچھیلون اس سے تو یہ رفع اٹھا دیتا ہون مین
گر یہ راضی ہو تو منھ اسکا دکھا دیتا ہون مین

۱۳

نام پر سبط نبی کے وہ فدا ہوتی چلی
ماں آ ادھر رولی ارے بیٹی آ ادھر رولی چلی

۱۴

بچہ ضرورت مند ہون اسواسطے آیا ہون مین
اے خسر بیدار دکنیز کب بھیجے بلایا ہون مین

۱۵

بیٹھ جاؤ ہو کہان تم یہ کہان آ گئے ہو
کون ہو کیا ہے تمہارا کہان سے آئے ہو

۱۶

پاس ہی جگہ بھلا مجھ بیکس و مغموم کا
سر کھلا ہو یکے اندر زینب و کلثوم کا

۱۷

تم اگر ٹھہرو تو مین کرکے نظارہ دیکھ لون
اپنے آقا کے قدمون کو دوبارا دیکھ لون

۱۸

موسنہ گھر پر کہ بیٹی تری تھی اس سے یون التفات
بک گئی بیٹی تری راہ مین شبیر کی

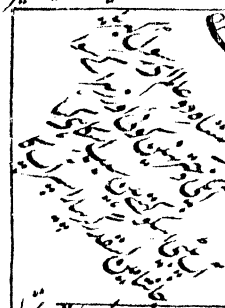

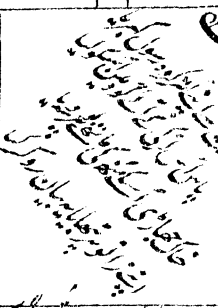

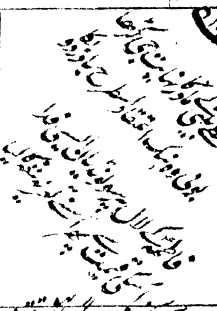

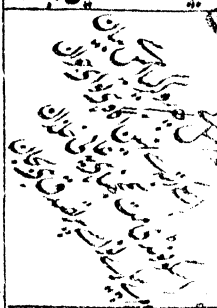

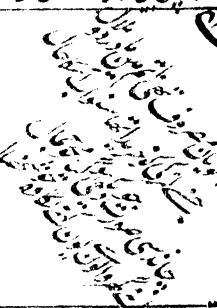

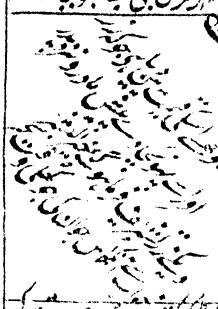

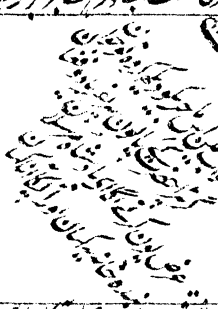

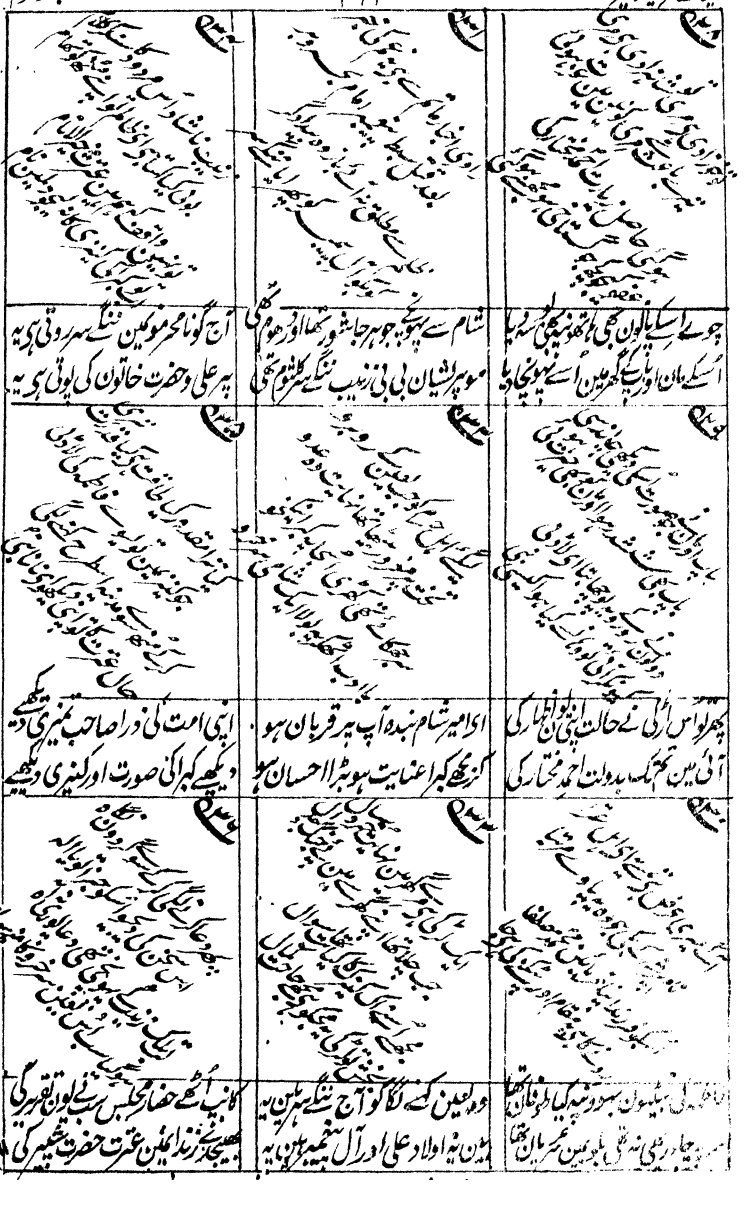

۷۳

آرزو ہے یہ دل بیتاب کی بر آئی جہاں کیا کہوں
رویہ و بلخ و بخارا سب کو بھی پائی کیا کہوں
فرقہ عین شیعہ کا سب سے بھلا مانا کیا کہوں
اور سکینہ زادی کا بھی آنچل بھرا پایا کیا کہوں

یا الٰہی عرض تجھ سے ہے یہی دلگیر کی
ہو اسے حاصل زیارت روضۂ شبیر کی

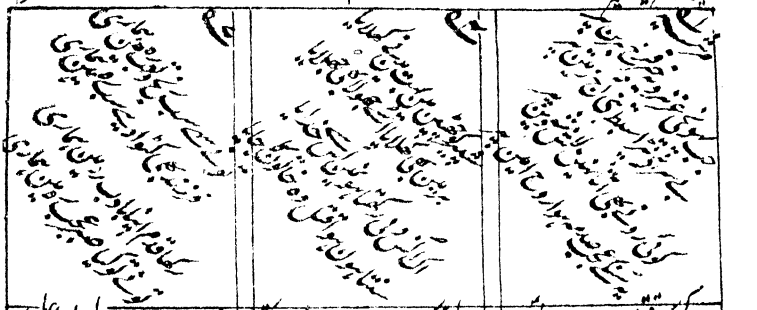

رو رو کے کہا قتل ہوا جان علی کا
داغ جائے گو تن پہ ترے پیرو نے جا نہیں سکتا
راضی ہوے ہم خوب ہی اس ابن علی سے

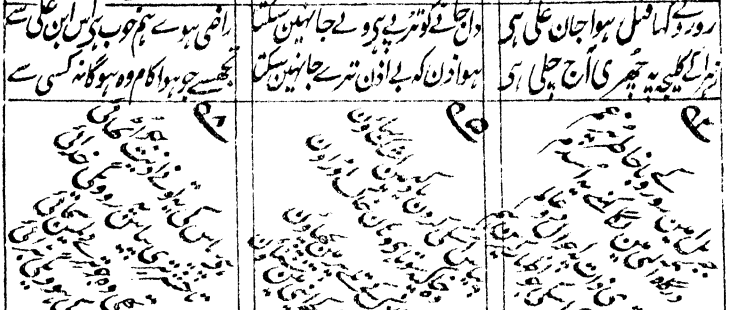

آج آئی ہے بتلانے حضینہ پہ نبی کے
خدمت گاہی ارمان میں دلگیر نکالوں
اس پیاس کا محشر میں یہ انعام ملیگا

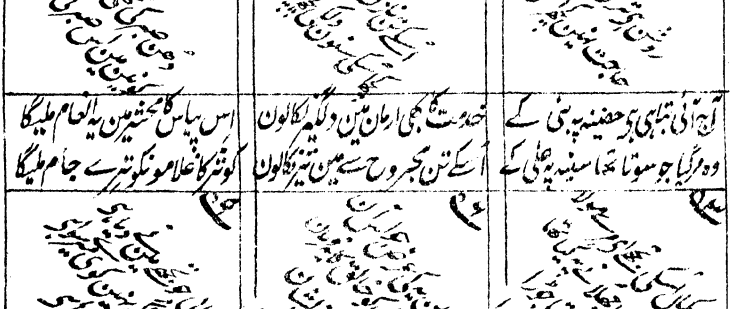

سر رکھیں وہ زانو پہ غسل کفن آج ہمارا
اس لاشکو پھر دیکھ کے پیغام ہمارا
یہ رتبہ جو حاصل ہوا تجھ خستہ جگر کو

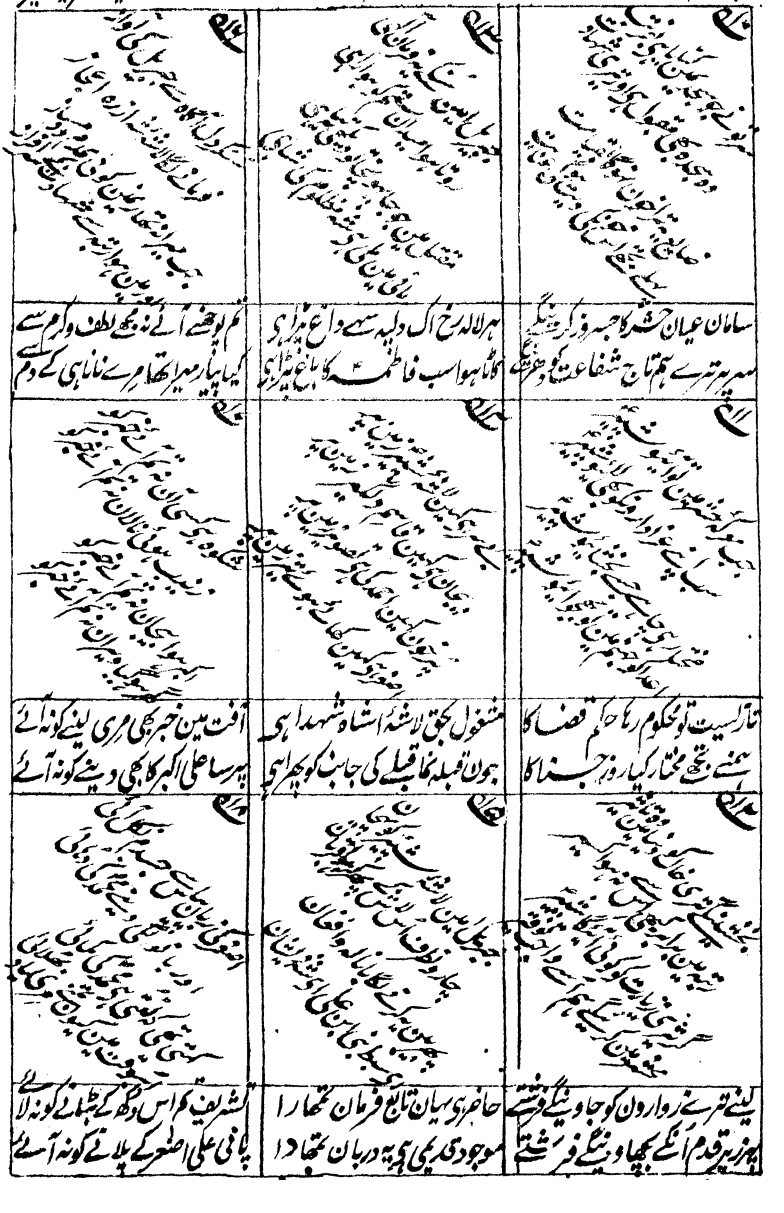

سامان عیان حشر کا جب فوج کریں گے
ہر لاله رخ اک دلبر سے داغ جدا ہے
تم پوچھنے آئے نہ مجھے لطف و کرم سے

سیدھے پہ ترے ہم تاج شفاعت کو دھریں گے
گاتا ہوا سب فاطمہ کا باغ جدا ہے
کیا پیار میرا تھا مرے نانا ہی کے دم سے

تار السیت تو محکوم رہا حکم قضا کا
مشغول بحق لاشۂ استاد شہدا ہے
آفت میں خبر بھی مری لینے کو نہ آئے

ہنستے تجھے مختار کیا روز جزا کا
ہوں قبلہ نما قبلے کی جانب کو پھرا ہے
پرسا علی اکبر کا بھی دینے کو نہ آئے

لینے ترے زواروں کو جاوینگے فرشتے
حاضر ہے یہاں تابع فرمان تمہارا
شربت کم اس دکھ کے بٹانے کو نہ لائے

پھر زیر قدم انکے بچھاوینگے فرشتے
موجود ہے یہ دربان تمہارا
پانی علی اصغر کے پلانے کو نہ آئے

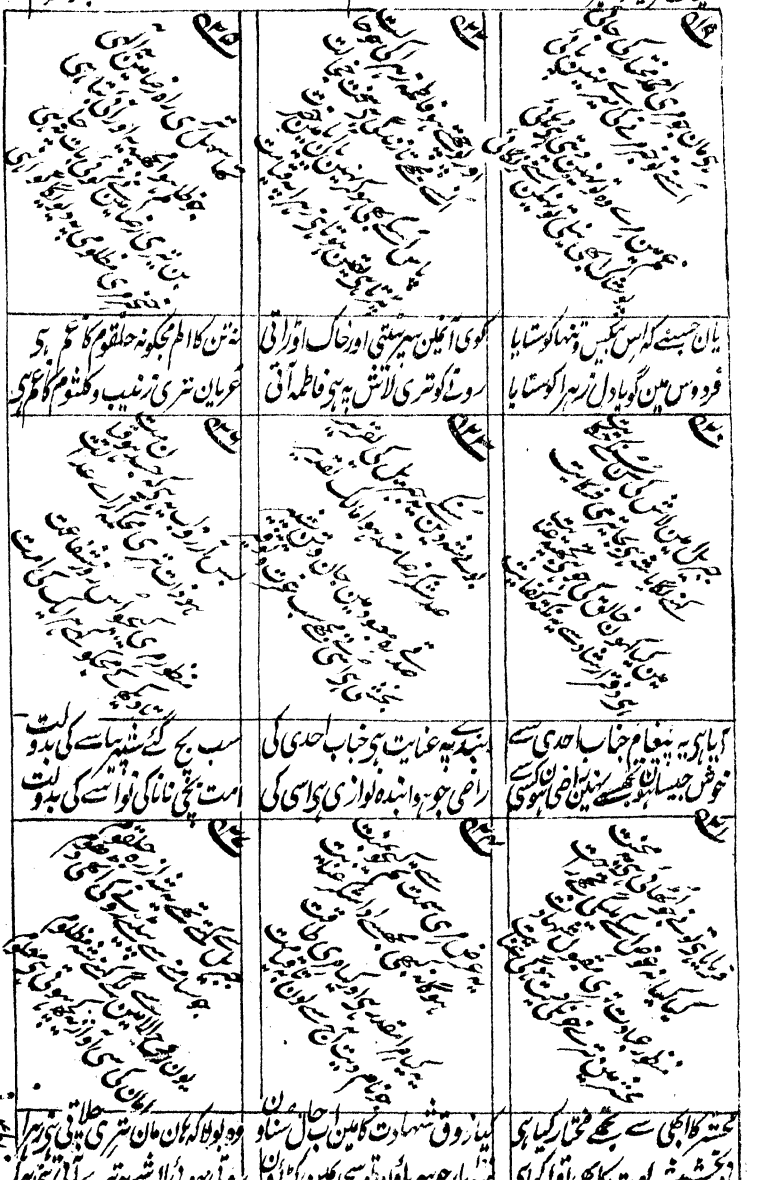

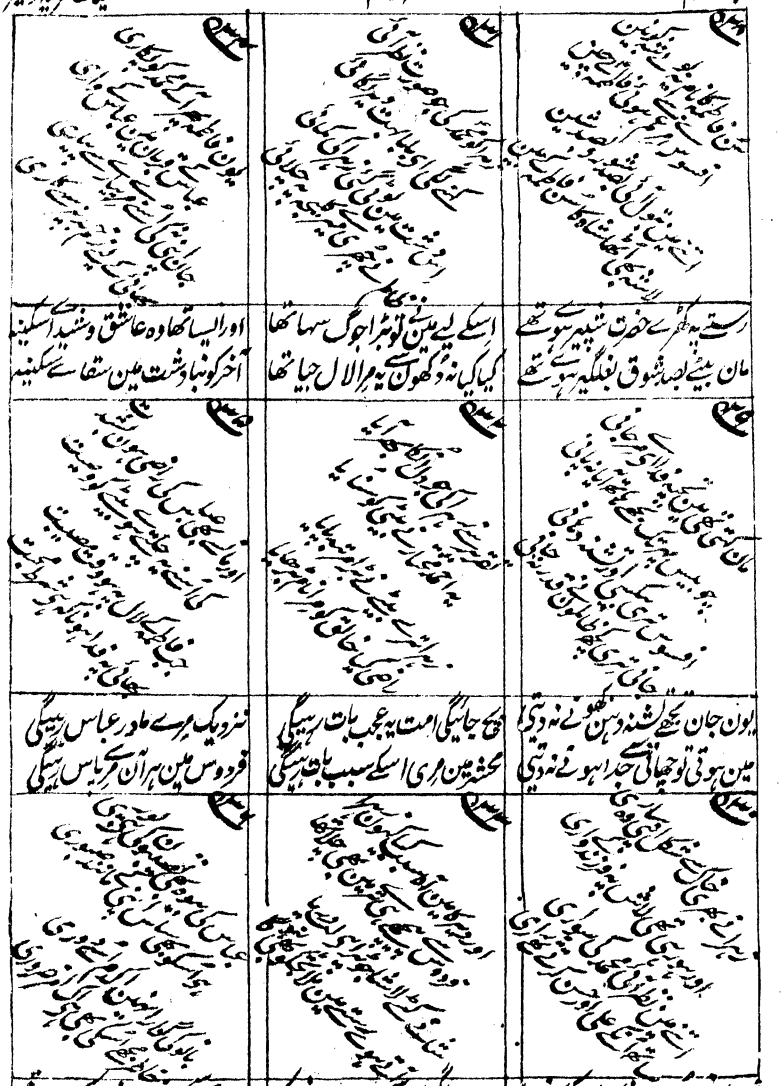

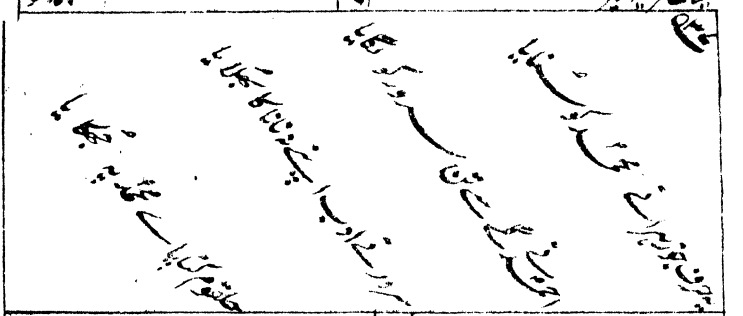

القصہ وہ تن تھا کبھی نانا کے قدم پر | بھائی کے قدم پر کبھی بابا کے قدم پر

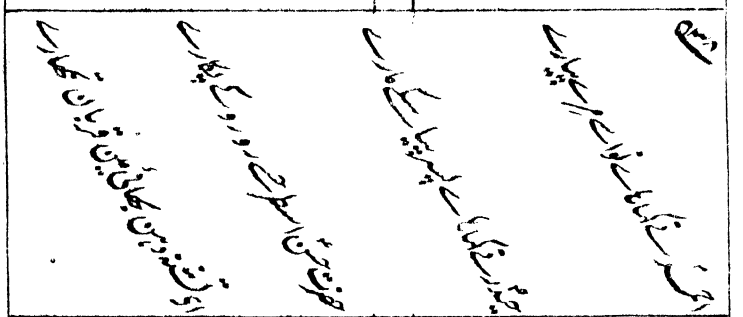

ہی ہی رہے تم پانی سے محروم برادر | مجھ سید مسموم کے مظلوم برادر

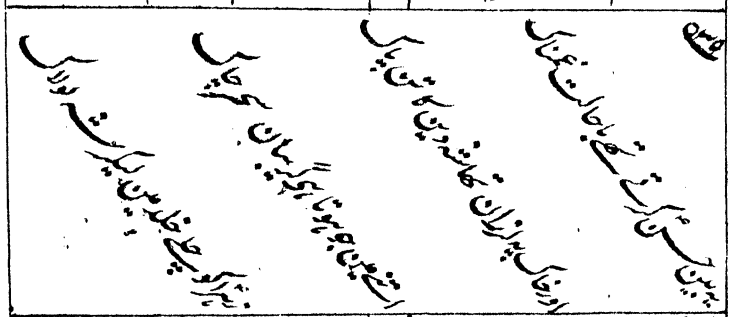

دلگیر نہیں تاب بیان لمعِ خرین میں | زہرا پہ عجب صدمہ تھا فردوس بریں میں

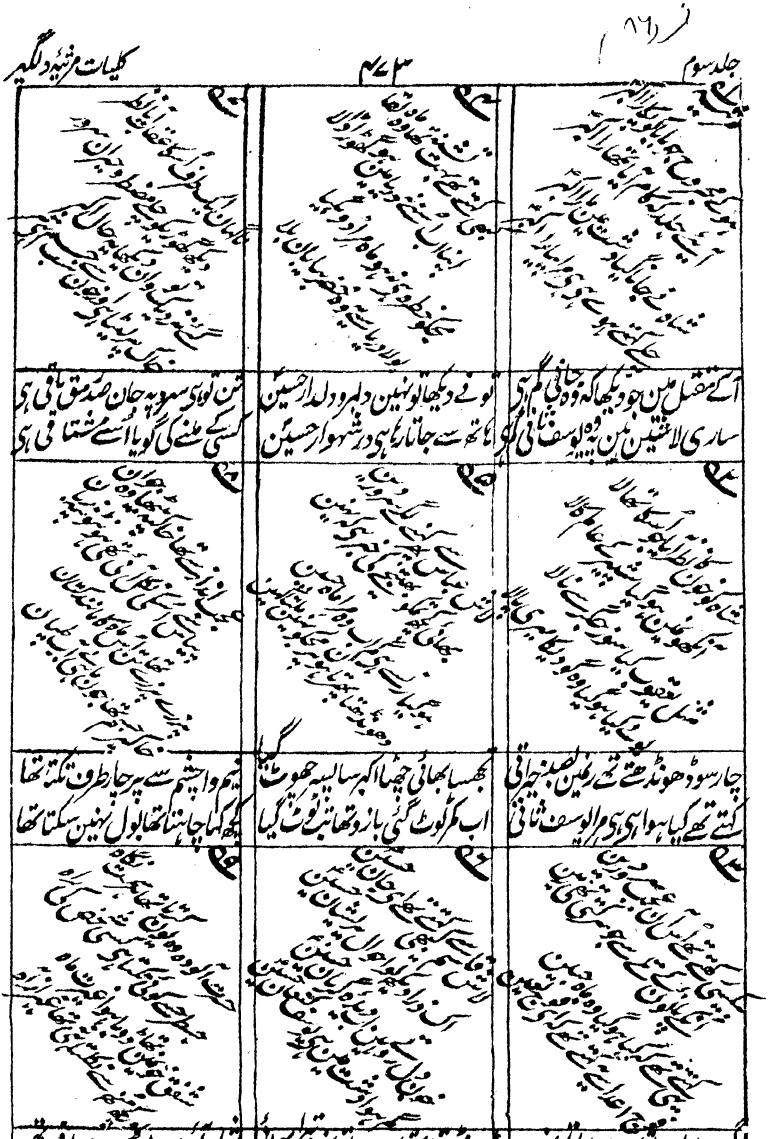

آکے مقتل مین جو دیکھا کہ وہ جانی گم ہی
ساری الاعتیں مین یہ یوسف ثانی گم ہی

تو نے دیکھا تو نہین دلبر و دلدار حسین
ہاتھ سے جاتا رہی درشہوار حسین

تن تو ہی سو پہ جان صدقے ہی
کس کے ملنے کی گویا اُسے مشتاقی ہی

چار سو ڈھونڈھتے تھے رہن بصد حیرانی
کہتے تھے کیا ہوا ہی ہی مرا یوسف ثانی

بھسا بھائی چھپا اکبر سا لبیہ جھوٹ گیا
اب مرا لوٹ گئی بازو تھا تب ٹوٹ گیا

نیم وا چشم سے پر چار طرف تکتہ تھا
کچھ کہا چاہتا تھا بول نہین سکتا تھا

گم ہی ہی لال مرا مجھ سے چھپایا تو نہین
کوئی جوان صورت احمد ادھر آیا تو نہین

ڈھونڈھتا پھرتا ہون ملتا نہین تیرا بھائی
تو نے دیکھا تو نہین اپنا حیدر ابھائی

مثل آئینہ سراپا اُسے حیرانی تھی
سر بسر گیسو مشکین کو پریشانی تھی

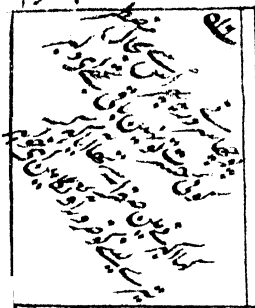

کیا صد شکر یہ حاصل ہوئی عزت تجکو
جو دم مرگ ملا ز انو سے حضرت تجکو

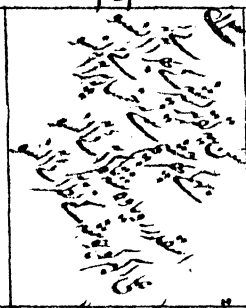

بولا تم ہوتے ہو کسواسطے قربان بابا
لاکھ اکبر سے پسر آپ پہ قربان بابا

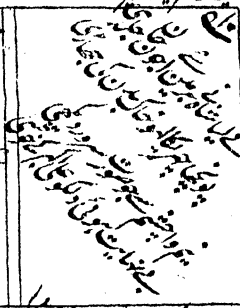

یہی دستور ہی نہ الفا ہوا سرور وعدہ
ہو گیا اس گھڑی میرا تو برابر وعدہ

دل کا مقصد تھا ای قبلۂ عالم پانا
جسکو میں ڈھونڈھتا تھا اسکو میں نے پایا

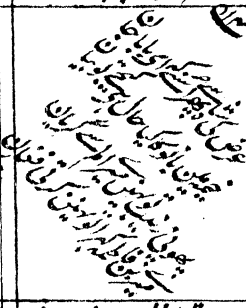

اور سب قطع نظر ہی یہ مجھے حیرانی
پایا ہو ویگا سکینہ نے کہانسے پانی

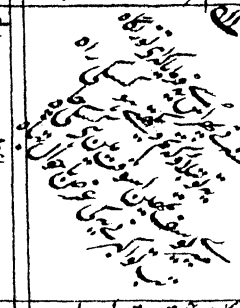

آنا گھوڑیہ عجب شکل وہ ماہ جبین
سر لٹکتا تھا کہ یہ ہاتھ کہین پانو کہین

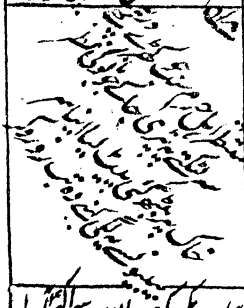

حاصل اسوقت مین حضرت کا جو پانو چومنا
دم آخر تو نہ دیدار سے مایوس ہوا

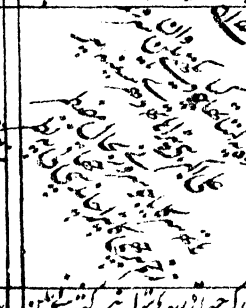

مار کر چھاتی یہ بانہا اپنے
اس کے تر سینہ مجروح پہ قربان حسین

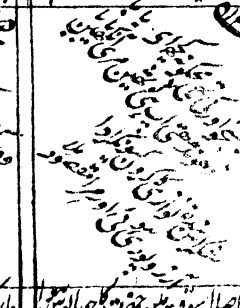

دیکھو دیکھو کہ میدان سے اکبر آیا
یا تو قربان عجب شان سے اکبر آیا

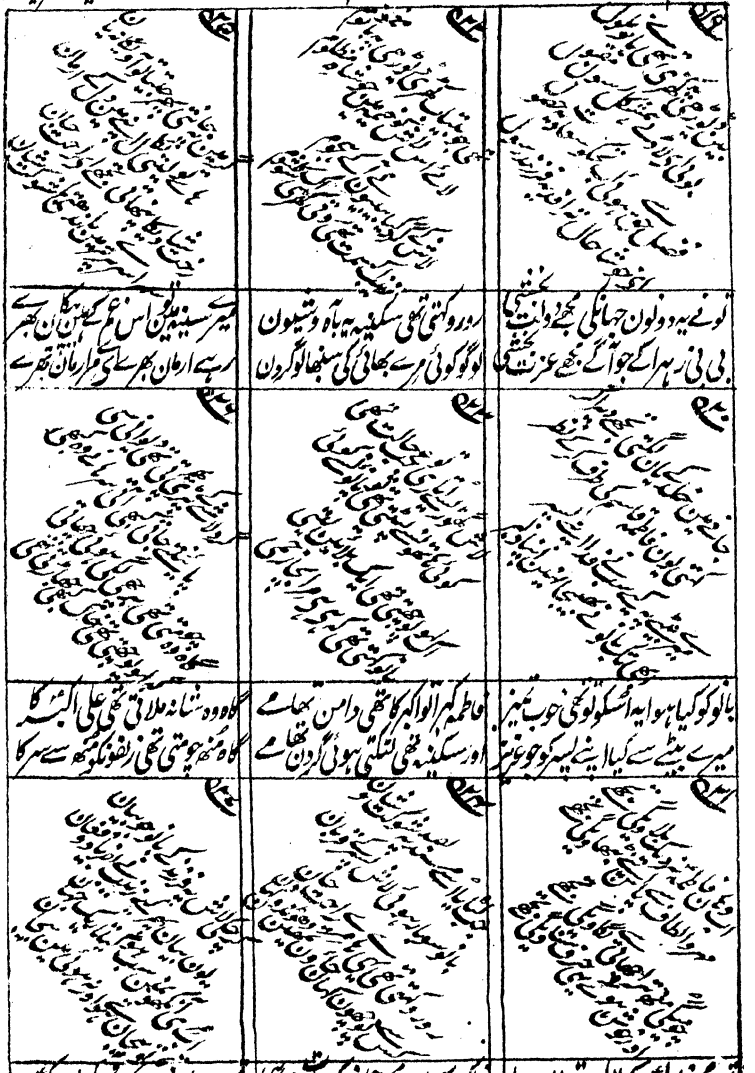

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

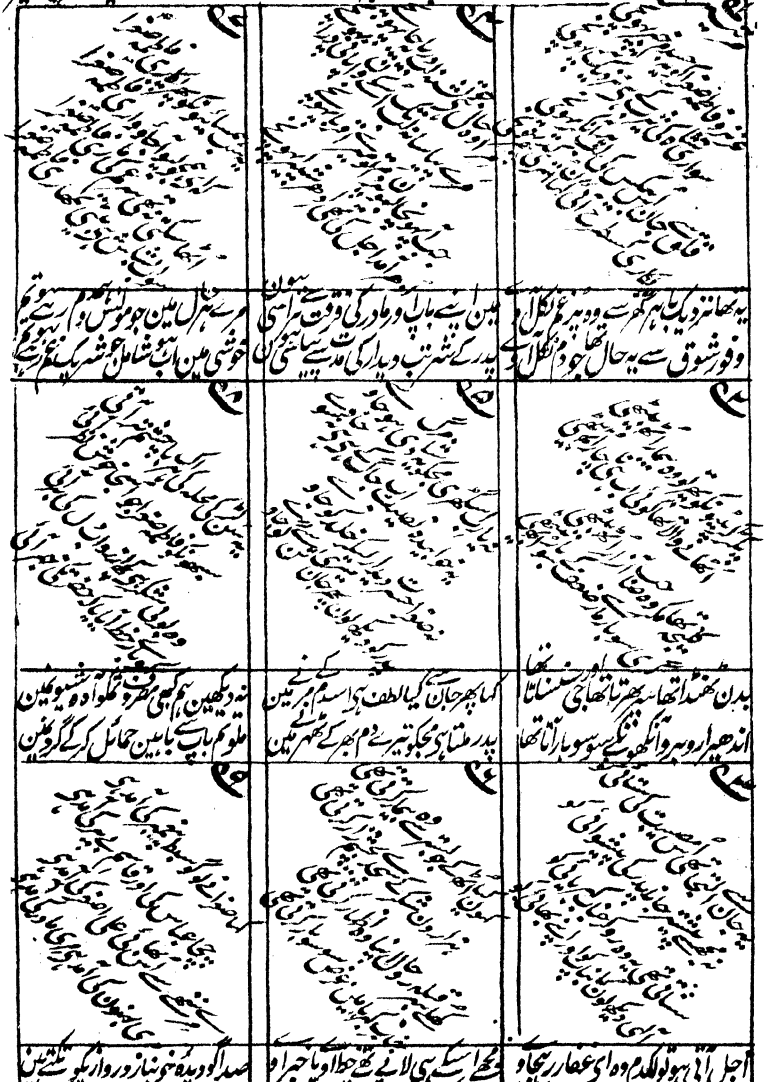

۱۰

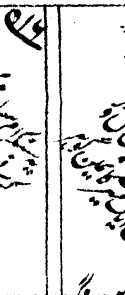

مرض میرا خدا کے فضل سے ہر روز کم ہوگا
خدا چاہے تو یوں ہرگز نہ مجلوں رنج و غم ہوگا

۱۱

خبر آمد کی سنکے رنج سب فرقت کے بھولے ہیں
خوشی کے مارے اسدم میرے ہاتھ اپانوں پھولے ہیں

۱۲

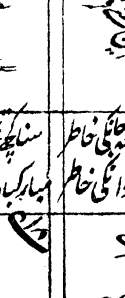

بیسا ہوا رہ اصغر کا کیا ہی ساتھ سہرے کے
پیرا نا جھار رکھو کھیلنے کو بھائی اصغر

۱۳

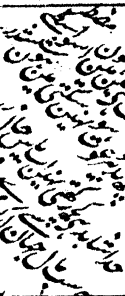

کرونگی باپ کی دعوت اسی کو آج پوچھونگی
رہے قائم وہ میرا دینے والا اور لے لونگی

۱۴

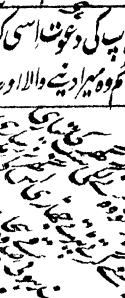

بچھائی چھوٹی سی مسند سکینہ جانکی خاطر
سجی ننھا سا جھولا اصغر نادانکی خاطر

۱۵

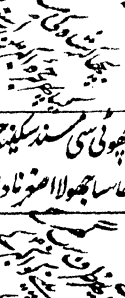

سر و پوشاک تبدیل اور پہنو گے ترے اس سب کے
آلی اسمہ رح بچھڑے ہوئے اگر ملیں سب کے

۱۶

کہا بیمار نے ہمرا جبکے دن عید صغرا کی
لگونگی کھولکر آغوش میں چھاتی سے بالکی

۱۷

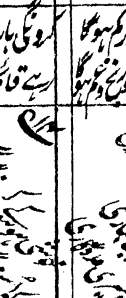

سنا کچھ منہ سے بابا جان میرے یاس آتے ہیں
بیمار کیا دادی چچا عباس لاتے ہیں

۱۸

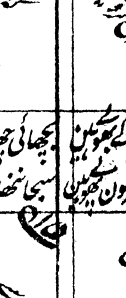

یلن کیا دینے کے لایق سوا پھلا کیا تمکو دونگی
ترے تم کی بلا لیں لونگی دونکو دعا دونگی

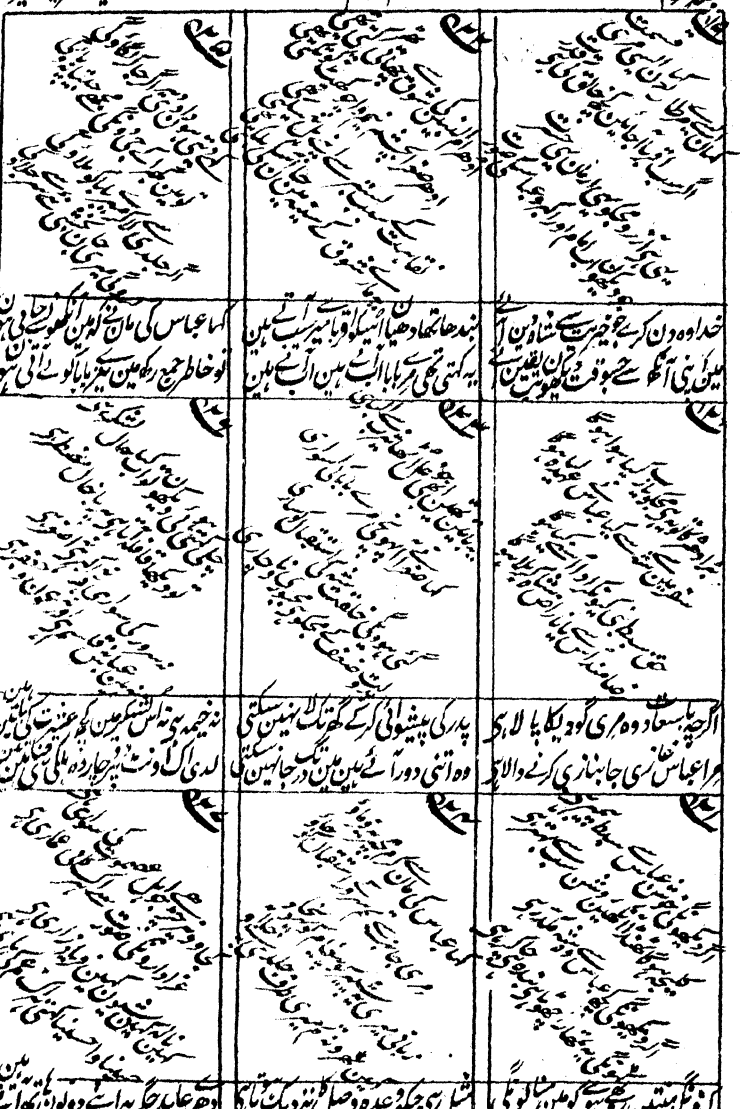

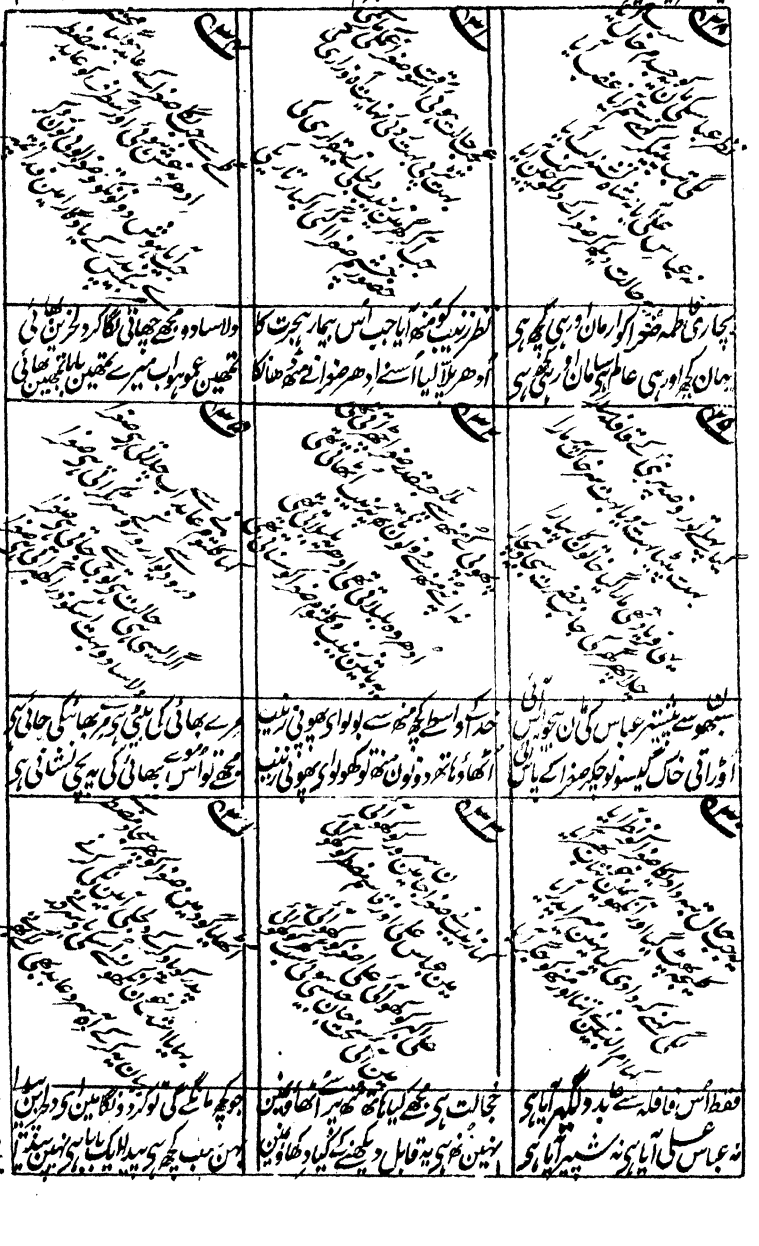

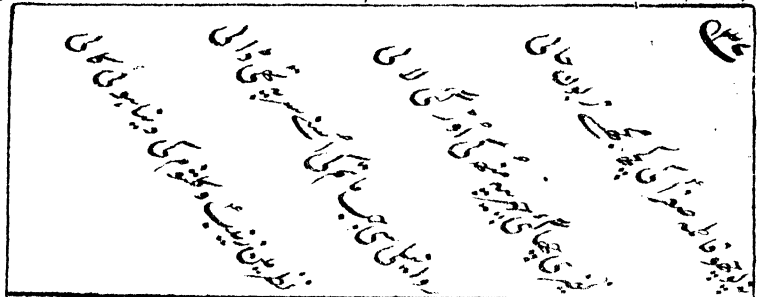

اب آگے کیا کہوں دلگیر صغرا کسقدر روئی | بیان فاطمہ بابا کے غم مین عمر بھر روئی

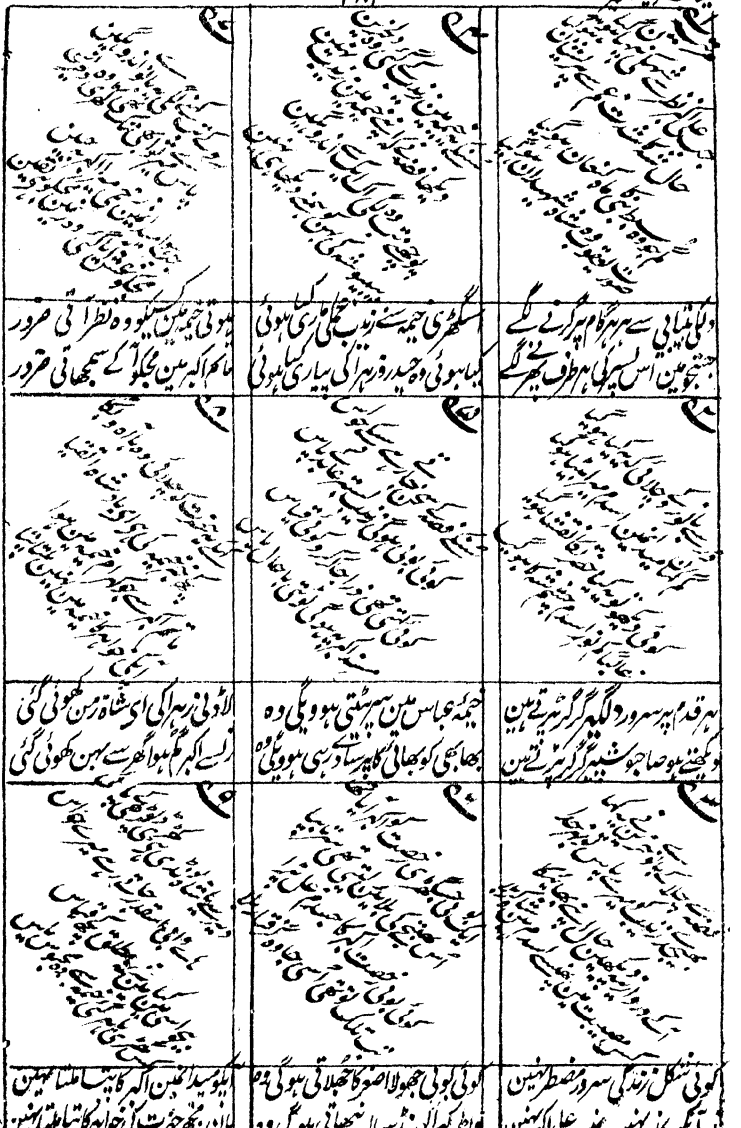

۱۰

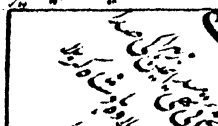

ڈھونڈھتا ہوں میں علی اکبر کو یہ کیا ہو گیا
ڈھونڈھتے جاؤ کہاں ہیں اکبر کو یہ کیا ہو گیا

۱۱

بولے سرور روکے بکر ہر گز وہ مرنے کی نہیں
بیٹی زہرا کی خلاف شرع کرنے کی نہیں

۱۲

فاطمہ سر ننگے پوتے کے برابر ہو کھڑی
لاشۂ اکبر پہ زینب سیٹتی ہے سر کھڑی

۱۳

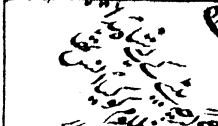

جیتے جی اپنی بہن کو گر نہ اب ملیں یا دلگا
جا کے منھ کیا فاطمہ اماں کو میں دکھلاؤنگا

۱۴

روتی تھی کبرا بھی ہمشکل نبی کے واسطے
اور سکینہ خاک اڑاتی تھی پھوپی کے واسطے

۱۵

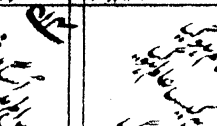

کیا کیا تمنے نہ دل اپنا سبھالا ای بہن
مرگ نے اکبر کے پہ دیسے نکالا ای بہن

۱۶

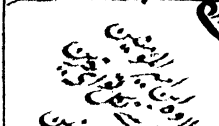

لاش زخمی کو تھا آوے تو وہ مضطر بھی ملے
لاشۂ اکبر جو ملجائے تو خواہر بھی ملے

۱۷

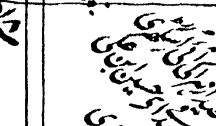

جلد واری لاش پہ ہمشکل ہمشیر کی آ
کم ہی گر نور نظر اواز پیر مادر کی آ

۱۸

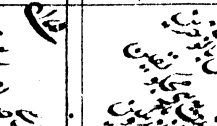

بولی زینب اٹھو اب فردوس کا اسپنک ہی
عاشقان حق کو ای بھائی تڑپنا ننگ ہی

۲۱

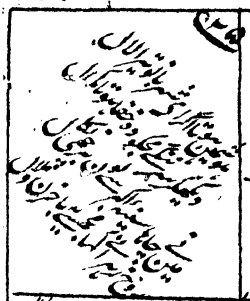

لاش اکبر پر جو رنین سر کھلے آئی ہی یہ
ہی بہن شبیر کی خاتون کی جائی ہی یہ

۲۲

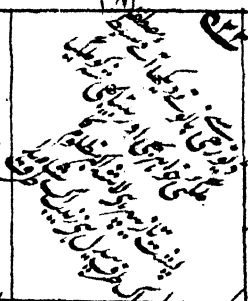

رو کے چلائی کہ اکبر کی سواری آئی ہی
لاش گھر میں تھی لیئے زہرا کی پیاری آئی ہی

۲۳

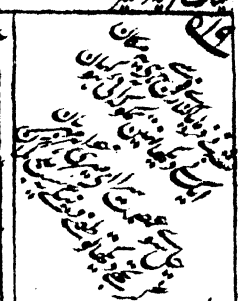

کھینچ کر برچھی تو بیشکل بنی مر جائیگا
ساتھ برچھی کے کلیجہ اسکا باہر آئیگا

۲۴

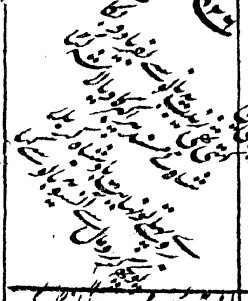

کہنہ عادت سے مجبور نہیں آنے کی
اب میں لاش اکبر کی کھائی چھوڑے جاتی ہی

۲۵

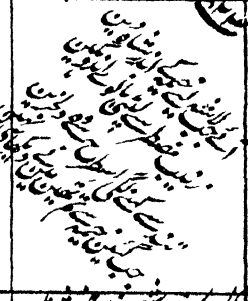

یہ کہا اکبر نے جب غش سے لیا آغوش میں
یہ تو فرماوے یہ سدم غش میں تھا یا ہوش میں

۲۶

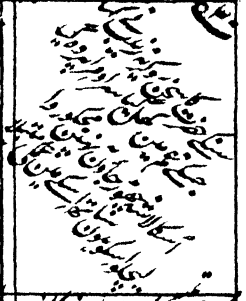

لینے آئے ہیں محمد اس جگر افگار کو
تو بھی چھاتی سے لگا لے اپنے اس دلدار کو

۲۷

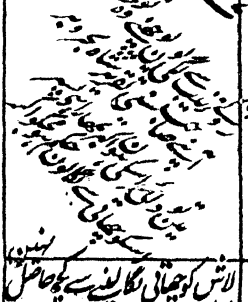

ہر قدم زینب بلائیں اسکی لیتی جاتی تھی
دختر زہرا بھتیجے کی جلو میں آتی تھی

۲۸

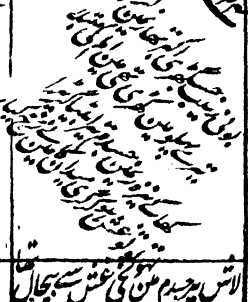

لاش پر دم میں تھی پہنچی غش سے بچا لی تھا
اشہیان رنین رکر تنا با تو تیر الال

۲۹

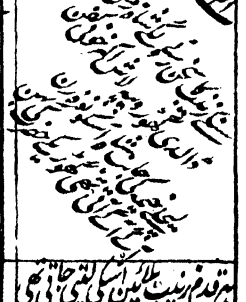

لاش کو چھاتی لگا لینے سے کچھ حاصل نہیں
کیا کہوں صاحب کے مطلق مانتا یہ دل نہیں

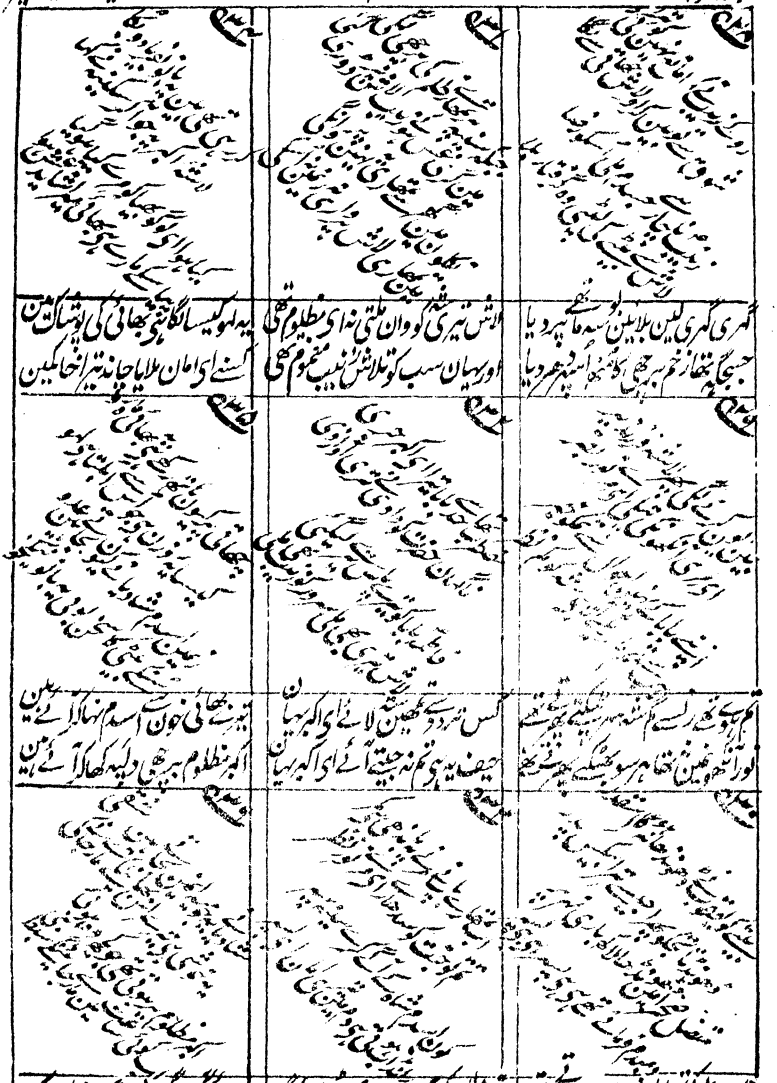

کرد عا یارب تصدق روضۂ شبیر کا | جلد مطلب ہو روا یا شاہ مجھ دلگیر کا

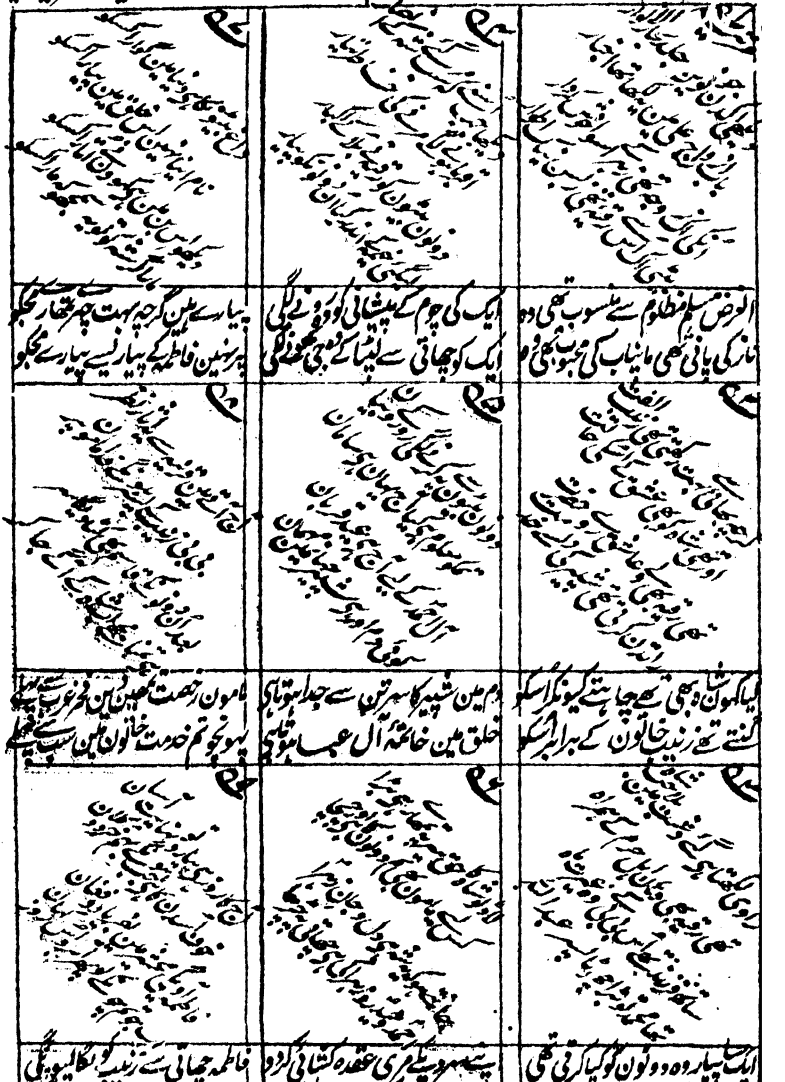

الغرض مسلم مظلوم سے ملسوب تھی وہ
ایک کی چوم کے پیشانی کو رونے لگی
پیارے مین گرچہ بہت چہر مختار مجکو

ناز کی پالی تھی مانیاب کی محبوب تھی وہ
ایک کو چھاتی سے لپٹا کے دبی گھونٹنے لگی
پر نہین فاطمہ کے پیار لیسے پیارے مجکو

کیا کہون شاہ بھی رہتے چاہتے کیونکر اسکو
دم مین شبیہ کا سر تن سے جدا ہوتا ہی
نامون رخصت مجھین دین فخر عرب سے پہلے

گنتے تھے زینب خاتون کے برابر اسکو
خلق مین خاتمۂ آل عبا ہوتا ہی
پہونچو تم خدمت خاتون مین سب سے پہلے

ایک پیارا وہ دونون کو کیا کرتی تھی
پیسے مہرونیکی مری عقدہ کشائی کردو
فاطمہ چھاتی سے زینب کو لگا لیوگی

اب تیسے ایکدم انکو نہ جدا کرتی تھی
حشر مین فاطمہ تک میری رسائی کردو
اور مری سمت سے منھ انپھیر لیوگی

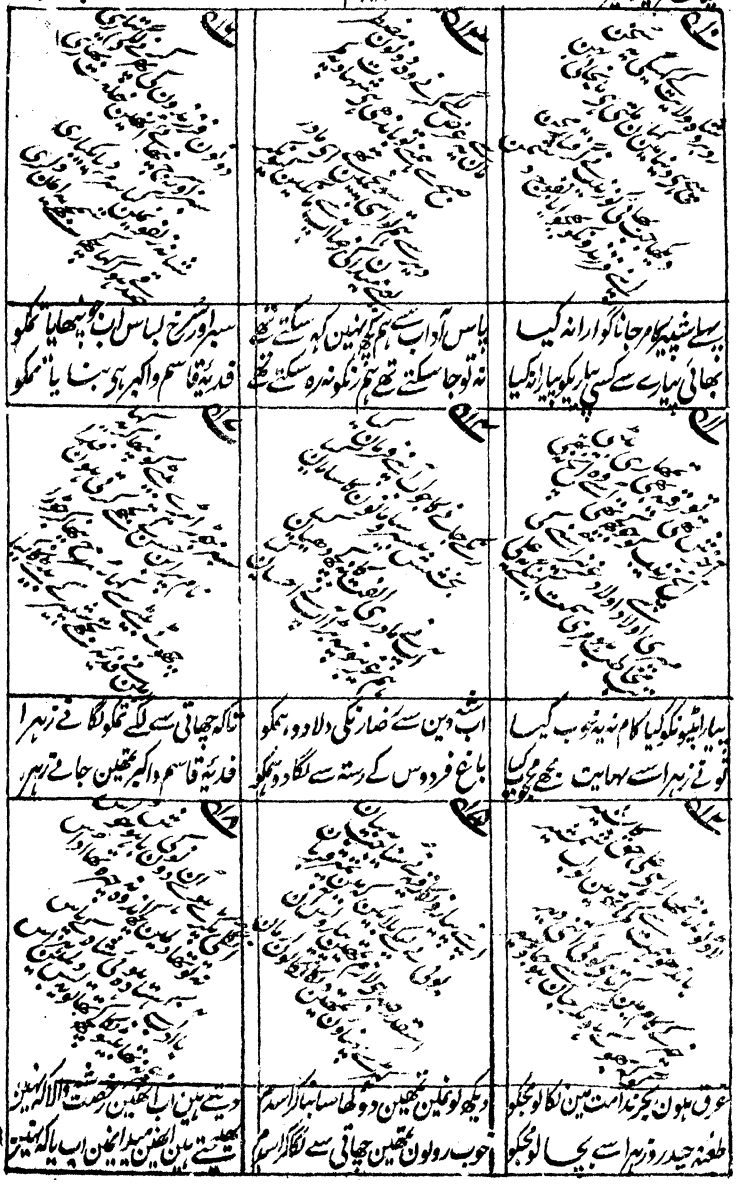

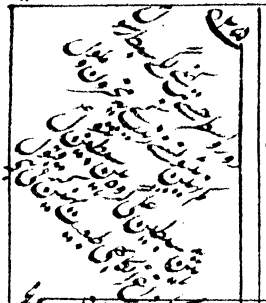

عرض کی اُسنے کہ اُسوقت جو آئی ہونگین
اپنے یہ دونوں پسر پیر یہ کو لائی ہونگین

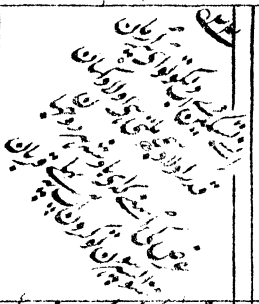

حق تعالیٰ رکھے اکبر کی ہوا نی قائم
رہے جسکے رب حضرت کی نشانی قائم

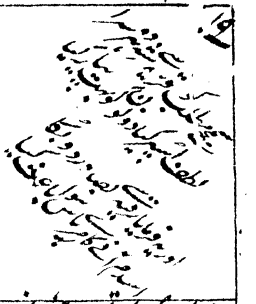

جیسے وہ پیار ہین ویسے ہی پیار ہین مجھے
بھائی بھی چار ہون محبت مین ہر ہین مجھے

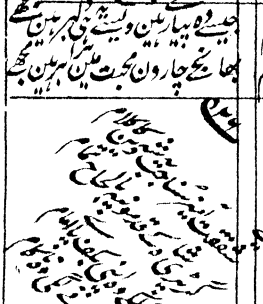

گرچہ باعث یہ ہے راحت و آرام کے ہین
آپکے کام یہ آئین تو یہ کچھ کام کے ہین

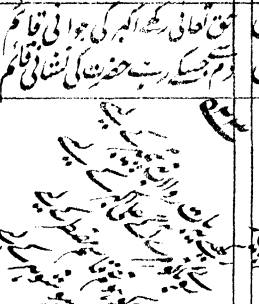

قلم پھر سانس لینے کے مجھے کرنا ہی
اب جو یہ جیتے رہے زندگی بھر مرنا ہی

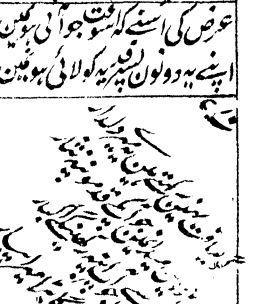

بھیجے رضا مین انھین روح نبی کے لیے
کہ ہے انکو وسیلہ ہی یہ محشر کے لیے

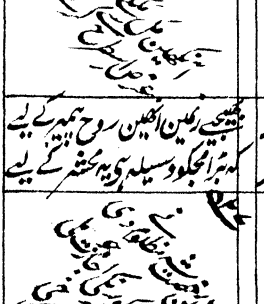

ابھی وہ طفل صغیر اپنے تو کھوٹی ہی
انسے بے آس خوانے تو ہوئی ہی

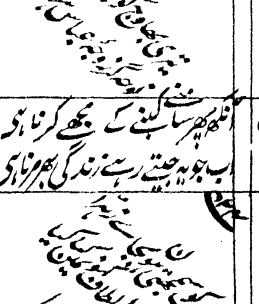

دل مرا شاد ہو درد رونے رہے
میرے بیٹے حسین ابن علی ہوئے رہے

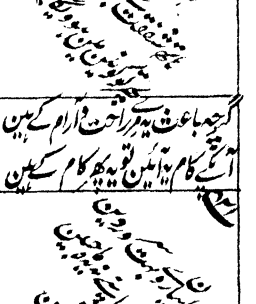

جیسے ہے نکو جو وہ قدیر شہید چلے
یہ ادھر سے چلے اعدا کے ادھر تیر چلے

۳۱

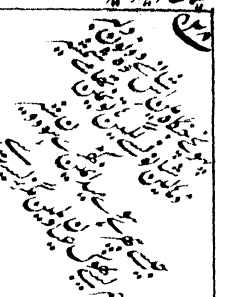

کہتے تھے دیدہ لسد کوئی زنہار کرے
جسکو دعویٰ ہو بڑا ہمسے وہ تلوار کرے

۳۲

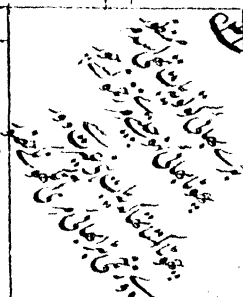

کیا کہوں عین وغا اور ہوے گیو تکر زخمی
دونون بھائی ہوے حیدر عین برابر زخمی

۳۳

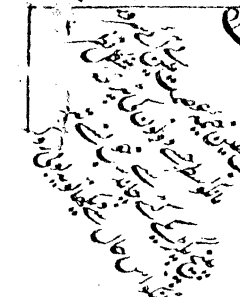

تیرو چھیدے ہوے شیشوں کے مارے آئے
سرخ رو ہو کے ہر اک سے پیارے آئے

۳۴

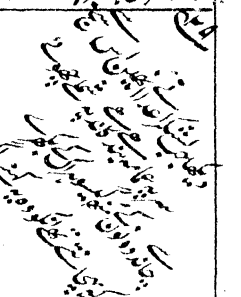

زعین مسلم کے اپھوکے پیاسے آئے
حیدری شان سے حیدر کے نواسے آئے

۳۵

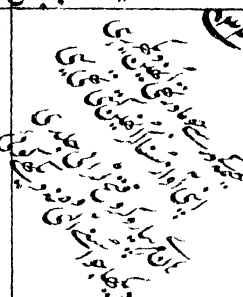

دونون پر فوج لعین کھینچی تلوار کری
وہ گرے گھوڑے سے خاکیہ اکبار گری

۳۶

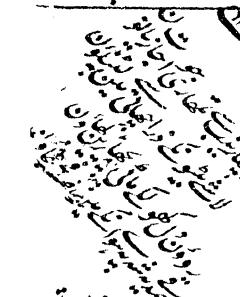

بولی وہ منع عین کرتی ہیں رہوار تجھے
جسقدر روئے تو اسدم ہی سزاوار ہے تجھے

۳۷

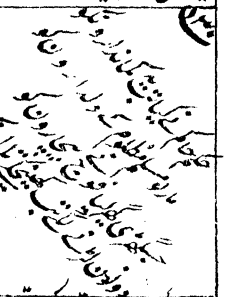

بڑا بھائی جو بڑھا دیتا تھا اکبار قدم
چھوٹا آگے کو چلا جاتا تھا دو چار قدم

۳۸

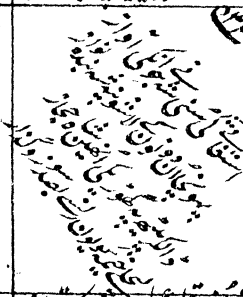

تھے انھین قاسم و عباس اور اکبر بھائی
پانون تھامے تھا کوئی اور کوئی سر بھائی

۳۹

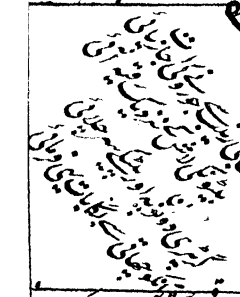

شہ پہ صدقے ہوے تم آج جو بھوکے پیاسے
سر خرو مجکو قیامت مین کیا ہر سے

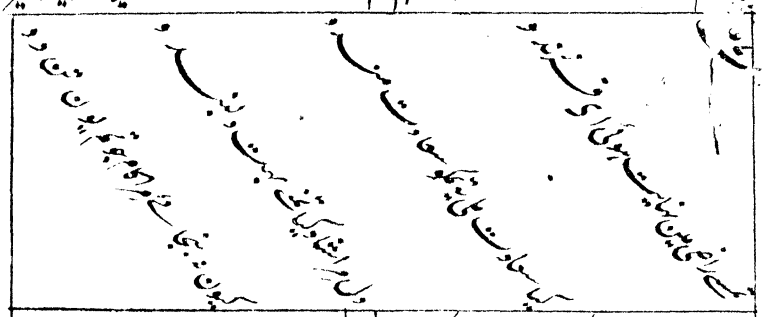

تمنے ہر طور سے امان کو رخصت کیا | جیتے بھی شاد رکھا مر کے بھی خرسند کیا

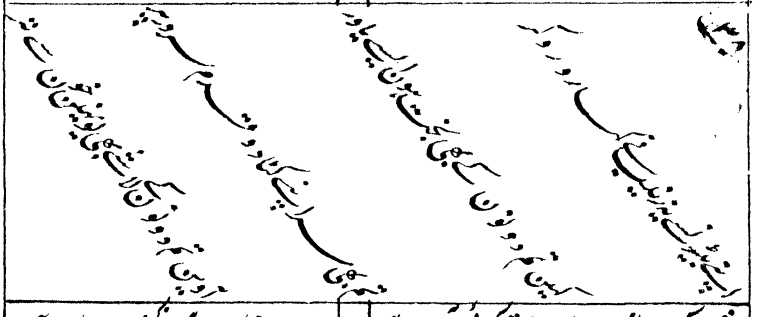

غرض کی دونون یہان جیتے کوئی آن ہین ہم | جون چراغ سحری آنکے مہمان ہین ہم

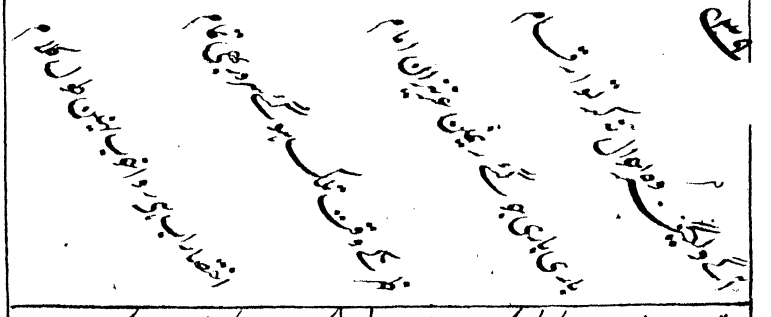

ماتم شہ مین بسر کیا کہ ملک روتے ہین | اسکو باران نہ کہو غم سے فلک روتے ہین

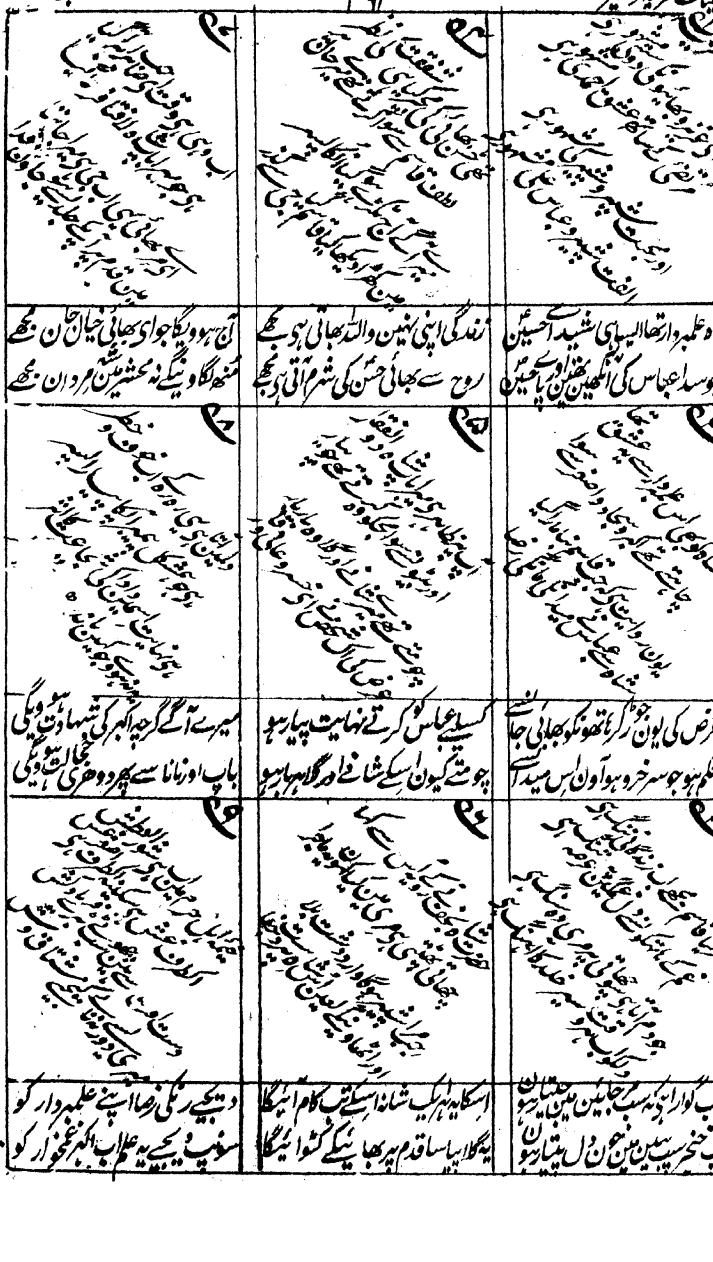

وہ علمبردار تھا ایسا ہی شہید اے حسینؑ
جو سدا عباس کی آنکھوں میں پھرتا ہے حسینؑ

زندگی اپنی نہیں میں واللہ بھائی ہے مجھے
روح سے بھائی حسنؑ کی شرم آتی ہے مجھے

آج ہووے گا جو ای بھائی خیال جان مجھے
منہ لگاوینگے نہ محشر میں شہ مردان مجھے

عرض کی یوں جوڑ کر ہاتھوں کو بھائی جانے
حکم ہو جو سرخرو ہو آؤں اس میدان سے

کیسے عباس کو کرتے نہایت پیار ہو
چوتھے کیوں اسکے شانے مرگ لاچار ہو

میرے آگے گر پدر اکبر کی شہادت ہو گی
باپ اور نانا سے پھر دوہری عجالت ہو گی

کب گوارا ہے یہ سب مرجانیں میں حیران ہو
آب خنجر سے سیں میں جوں دل پیاسا رہو

اسکا یہ ایک شانہ اسکے تن کا کام ہے
یہ گلا پیاسا قدم پر بھائی کے کٹوائیگا

دیجیے رخصت رضا اپنے علمبردار کو
سونپ دیجیے یہ علم اب اکبر غمخوار کو

رخصت

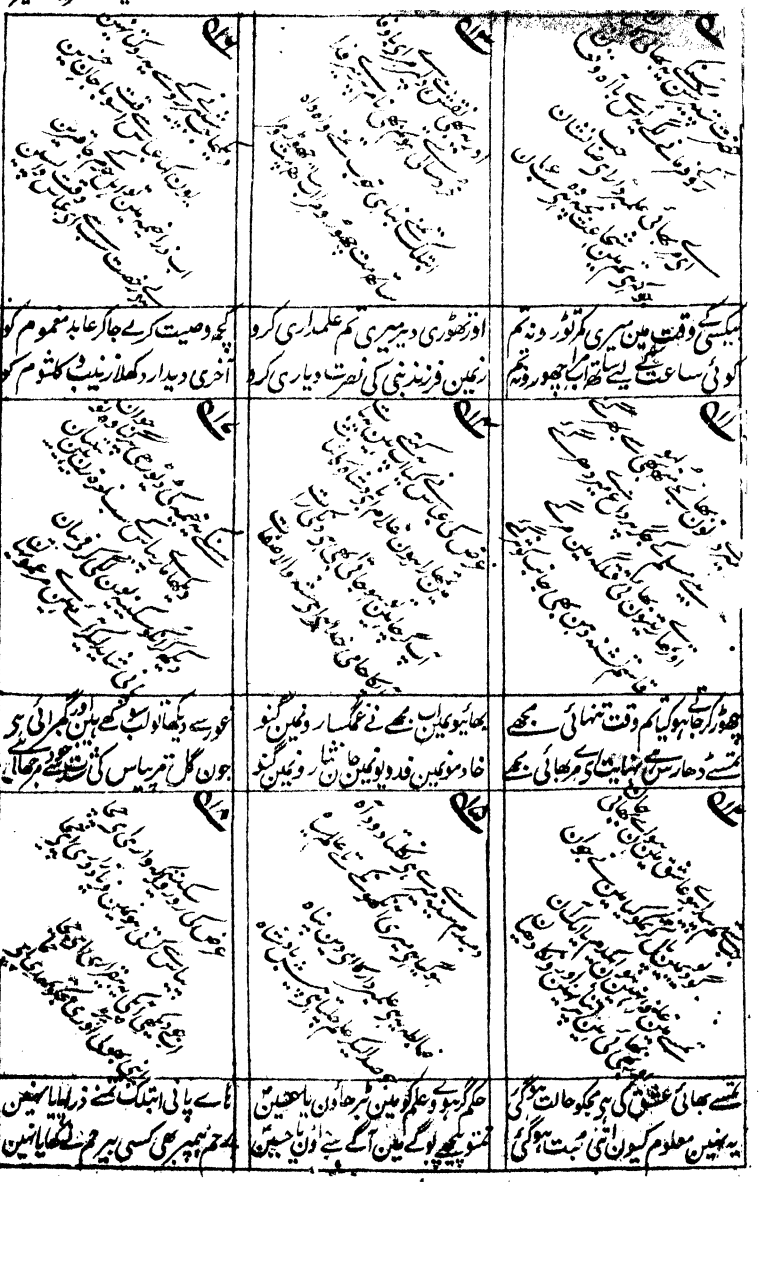

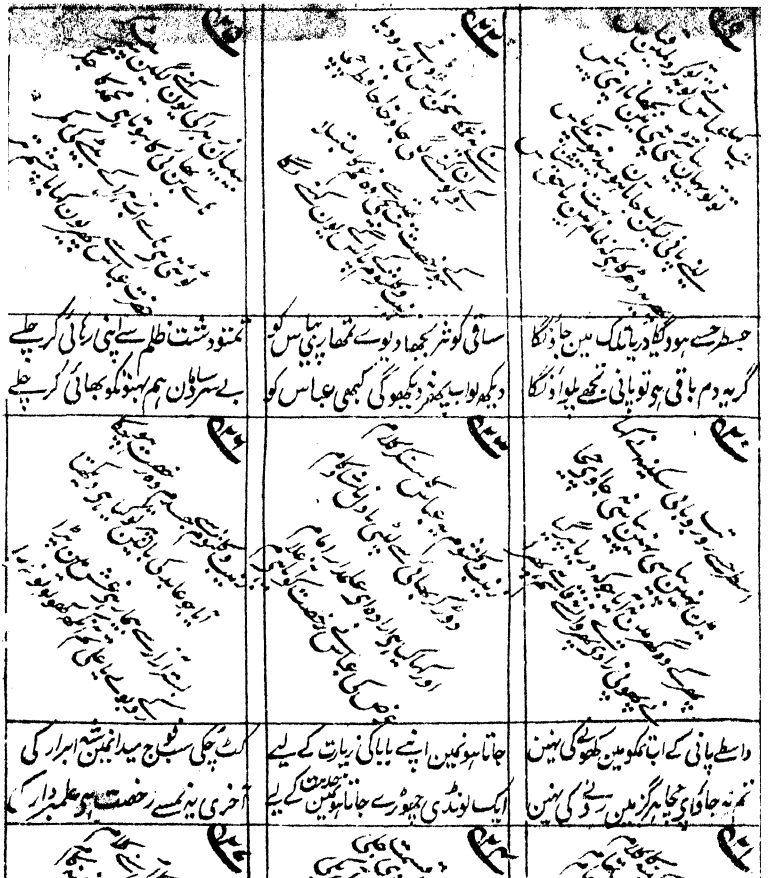

جسطرح سے ہو دیکھا دریا تلک میں جاؤنگا
گریہ دم باقی ہو تو پانی تجھے پلواؤنگا

ساقی کوثر بجھا دیوے تمھارا پیاس کو
دیکھ لو اب یہ نہر دیکھو گی کبھی عباس کو

تمنود شت ظلم سے اپنی رہائی کر چلے
بے سر و سامان ہم بہنوں کو بھائی کر چلے

واسطے پانی کے اب تم کو میں دیکھوئے کی نہیں
تم نہ جاؤ پاؤں چھاتی پر گزمیں روندی کی نہیں

جاتا ہو نہیں اپنے بابا کی زیارت کے لیے
ایک لونڈی چھوڑے جاتا ہو میں خدمت کے لیے

کٹ چکی سب فوج میدان میں شہ ابرار کی
آخری یہ نمسے رخصت ہو علمدار کی

بھائی کے لاشے پہ زینب نے کہا روکر حسین
اٹھ کہ لٹتا ہے ترا گھر اے شہ والا تبار

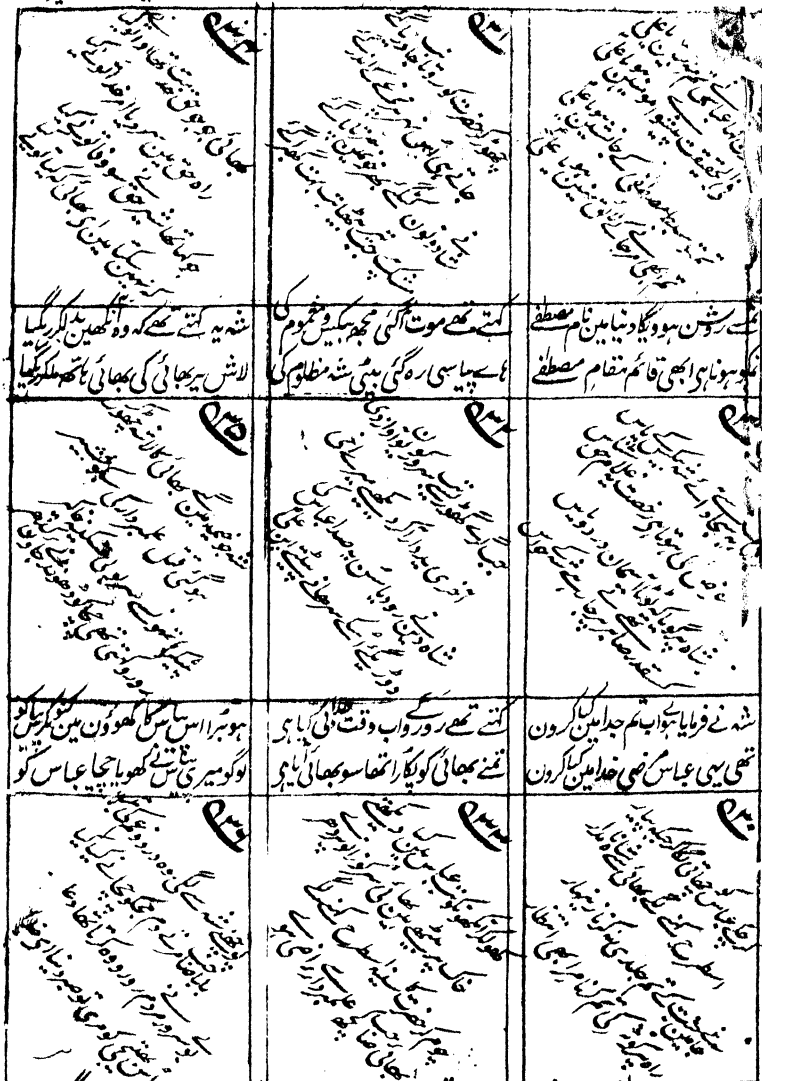

عرض کرتا ہوں یہی ہر دم خدائے پاک سے | خاک میر درد بھی بہم ہو کربلا کی خاک سے

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ کلام متانت انتظام مصائب تخمیس بے مثل و بے نظیر بمصرف جناب میر خلیق و میر ضمیر شاعران نامی و گرامی جناب منشی دلگیر کہ حاوی فن نظم و نثر تھے جلد سوم کلیات مرثیۂ دلگیر بھی تالیف پائی چونکہ یہ مجموعہ نادرات روزگار سے ہے اور کمال جستجو سے بحکم جناب معلے القاب جناب منشی نول کشور صاحب آبجہانی اس کمیاب بلکہ نایاب کو دستیاب کیا اور ہمدرد کل خوانندگان مرثیۂ و شایقان گریہ باحوال آل عبا علیہم السلام کا اسی پر ہے علی الخصوص نامی خوانندگان کا بلکہ موجد طرز سوز خوانی میر علیصاحب و سلطان علیصاحب اور اکثر اہل کمال کی سوز خوانی و خواندگی انھیں مرثیوں پر تھی اور ہزار دقت سخت و بکمال صحت ایک ایک جلد علیحدہ علیحدہ کر کے طبع ہوئی علاوہ اس جلد سوم کے حصہ اول تا حصہ ہفتم جلد ہفتم طبع شدہ مطبع مین موجود ہین یہ شاعر بڑے کامل اور کثیر التصانیف تھے المختصر یہ جلد سوم کلیات مرثیۂ دلگیر اس سے پہلے چند بار مطبع منشی نول کشور موسوم بادہ اخبار واقع لکھنؤ مین طبع ہوئی اب حسب اصرار شائقین باتمکین مطبع منشی نول کشور واقع کانپور بصاحبپرستی عالیجناب معلے القاب منشی ہیرا گ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع بصد حسن و خوبی بہراران خوش اسلوبی تصحیح تمام

وتصحیح مالا کلام بماہ مئی سنہ ۱۸۹۷ عیسوی بار اول چھپی